تاریخِ ہند

جسکو لیتھبرج صاحب ایم اے کی انگریزی تاریخ سے
گورنمنٹ بک ڈپو پنجاب کے مترجمون نے ترجمہ کیا

حسب الحکم

جناب میجر ہالرائڈ صاحب بہادر ڈائرکٹر
مدارس ممالک پنجاب وغیرہ

لاہور
کے سرکاری مطبع مین ماسٹر پیارے لال
کیوریٹر کے اہتمام سے چھپی
سنہ ۱۸۷۶ء

دفعہ اول   تعداد جلد ۷۰۰   قیمت ۱۲

فہرست مضامین تاریخ ہند

صحت نامہ مطبوعہ اخبار انجمن پنجاب مورخہ ۰ اگست سنہ

تاریخ ہند

دیباچہ

پہلی فصل - جغرافیہ طبعی

۱- ہند کے شمال مین کوہ ہمالہ اور جنوب مین بحر ہند ہے - کراچی بندر جو مغربی حد پر سب سے زیادہ دور مقام ہے وہان سے لیکر آسام کی مشرقی حدود تک تقریباً ۱۸۰۰ میل کا فاصلہ ہے اور راس کماری جو جنوب میں ہے وہان سے پنجاب کی شمالی حد تک بہی اُسی قدر بُعد ہے اور ان حدود کے مابین جو رقبہ ہے وہ تخمیناً ۱۵۰۰۰۰۰ میل مربع ہے - ہند کا شمالی عرض بلد ۸ درجہ سے ۳۶ درجہ تک اور مشرقی طول[٥] بلد ۶۶ درجہ ۴۴ دقیقہ سے ۹۹ درجہ ۳۰ دقیقہ تک ہے ❖

۲- ہند کی پہلی تقسیم جو نہایت آسان ہے دو حصون پر ہے ایک شمالی دوسرا جنوبی - پہلے حصہ کو ہندوستان کہتے ہین اور دوسرے کو دکہن جسکا نام جزیرہ نمائے ہند ہی ہے - ان دونو حصونکی قدرتی حدود خوب صاف اور واضح ہین

٥ ہند کا طول بلد لنڈن کے رصدخانہ گرینچ سے لیا گیا ہے ۱۲

ہندوستان کی حدود

۳ - ہندوستان کی شمالی حد کوہ ہمالہ ہے جو دنیا کے سب پہاڑون سے اونچا ہے اور ہندوستان کو تبت اور وسط ایشیا کے بلند میدانون سے جدا کرتا ہے - غرب کی طرف قدرتی حد دریاے سندہ اور وہ پہاڑ ہین جو اُسکے مغربی کنارہ پر ہین - جہان یہہ پہاڑ پنجاب کو افغانستان سے جدا کرتے ہین وہان کوہ سلیمان کہلاتے ہین اور اسیطرح مختلف مقامات پر مختلف نامون سے مشہور ہین - مثلاً آگے بڑہکر جنوب کی طرف جہان وہ سندہ کو بلوچستان سے جدا کرتے ہین وہان کوہ ہالہ وغیرہ کہلاتے ہین - جنوبی حد کا مغربی سرا بحیرۂ عرب پر جسمین خلیج کچھہ اور خلیج کھنبات داخل ہین واقع ہے اور اُسکا مشرقی سرا خلیج بنگالہ پر ہے اور اُن کے مابین کی سطح مین جہان ہندوستان کی سرحد دکہن سے ملتی ہے وہان قدرتی حد بندہیاچل پہاڑ اور اسی سلسلہ کے وہ حصے ہین جو چھوٹا ناگپور اور کٹک مین واقع ہین - ہندوستان کی مشرقی حد اَور حدود کے برابر واضح نہین ہے اس طرف کی حد مشرقی آسام اور منی پور کے پہاڑی سلسلے ہین جو کوہ ہمالہ کی مشرقی حد سے جنوب کی طرف پہیلتے چلے گئے ہین اور جن سرزمینون مین برہمپتر اور ایراوتی دریا گزرتے ہین اُن کے بیچ مین حائل ہین *

ہندوستان کے پانچ قدرتی حصے

۴ - ہندوستان اپنی سرزمین کی خاصیتون کے لحاظ سے ایسے پانچ حصون پر منقسم ہے جو وسعت اور منفعت کے اعتبار سے یکسان نہین ہین - اول مغرب کی تمام سرزمین جسکے کل دریا بہکر دریاے سندہ مین

جا ملتے ہین - یہہ دریا اس ملک کے شمال مغربی گوشہ سے آکر سیدھا جنوب کی طرف بہتا چلا گیا ہے - اس سرزمین کا جنوبی حصہ سوا اُن قطعون کے جو دریا کے نزدیک ہین یا جو آبپاشی کے ذریعہ سے سیراب ہو سکتے ہین عموماً خشک اور ویران ہے اور اُسکے مشرق کی طرف وہ ریگستان ہین جو چوتھے حصہ مین داخل کئے جائینگے - اور اس سرزمین کا شمالی حصہ جسکو دریاے سندہ اور اُسکے پانچ معاون دریا جن سے پنجاب کا نام نکلا ہے یعنی ستلج - بیاس - راوی - چناب - جہلم - سیراب کرتے مین نہایت زرخیز ہے -

دوسرے وہ سرزمین جس مین گنگا بہتی ہے - یہہ دریا کوہ ہمالہ کے اُس مقام سے جو دریاے سندہ کے بعض معاونون کے منبع سے کچھہ بہت دور نہین ہے نکلکر عموماً جنوب مشرق اور مشرق مین بہتا چلا گیا ہے اور ہمالہ کی جنوبی ڈہلان سے اور بندہیاچل اور اُسکے سلسلون کی شمالی ڈہلان سے جتنے دریا نکلتے ہین وہ سب اس مین آکر ملجاتے ہین - جو سرزمین گنگا کے حصۂ زیرین سے سیراب ہوتی ہے اُسکی زرخیزی اور سیرابی اور آب و ہوا کے مرطوب ہونے سے صوبۂ بنگالہ جس مین گنگا کا ڈلٹا[1] بھی شامل ہے دنیا کے نہایت سیر حاصل ملکون مین شمار کیا جاتا ہے اور جس سرزمین مین اس دریا کا اوپر کا حصہ گزرتا ہے اور جہان کی آب و ہوا مین زیادہ اختلاف

[1] ڈلٹا ایک یونانی حرف مثلث کی شکل کا ہے اور جغرافیہ کی اصطلاح مین اس سے وہ مثلث قطعہ مراد ہوتا ہے جو بعض دریاؤنکے دہانہ کے متصل اُنکی شاخون سے گھرا ہوا ہوتا ہے ۱۲

ہوتا رہتا ہے اُسکے اکثر قطعات زرخیزی مین کچھ کم نہین ہین - گنگا کے داہنے کنارہ پر سون اور جمنا اور بائین کنارہ پر گومتی - گھاگرا - گنڈک - کوسی اُس سے آکر ملتے ہین - جمنا اور اُسکی بڑی معاون چمبل ندی گنگا سے کچھ کم فیض رسان نہین ہے - گنگا کی جتنی شاخین اُسکے ڈیلٹا کو کاٹتی ہوئی گئی ہین اُن مین صرف ہگلی جوکہ غایت مغرب مین ہے ایک ایسی شاخ ہے جس مین اکثر جہاز آتے جاتے ہین - دُخانی جہاز گنگا مین دُور تک آسکتے ہین جہان جمنا اُس سے آکر ملی ہے اور کشتیان وہانتک پہنچ سکتی ہین جہان وہ پہاڑ سے گرتی ہے -

تیسرے وہ سرزمین جو برہم پتر دریا کے نیچے کے حصہ سے سیراب ہوتی ہے - ہمالہ اور وہ پہاڑی ملک جو برہما کے شمال کی طرف ہین اُنکے جنوب مشرقی ڈھلانون کا پانی اس دریا مین آکر ملتا ہے - برہم پتر اور گنگا کے ڈیلٹے باہم اس قدر ملے جُلے ہین کہ دونو مین صاف صاف تمیز نہین ہوسکتی کیونکہ ایک ہی دہانہ مین دونو دریاؤن کی شاخون کا پانی جاکر گرتا ہے -

چوتھے ریگستان اعظم - جو سرزمین دریاے سندہ کے نیچے کے حصہ سے سیراب ہوتی ہے اُسکو یہہ ریگستان اُس سرزمین سے جدا کرتا ہے جو گنگا کے اوپر کے حصہ سے سیراب ہوتی ہے اور جس مین جمنا اور اُسکے مُعاون بہتے ہین - اس ریگستان مین بڑے بڑے ریتلے میدان ہین اور اُن مین کہین کہین سرسبز قطعات بھی پائے جاتے

ہین جن مین سے بعض نہایت وسیع ہین -

پانچوین وہ سطح مرتفع جسکی مغربی حد پر اربلی پربت اور مشرقی حد پر بندیل کہنڈ کے پہاڑ ہین - یہہ سطح بندہیاچل پہاڑ سے جو اُسکے جنوب مین ہے ڈہلوان ہوتی چلی آئی ہے یہانتک کہ شمال مین آکر اُس زمین کے ہموار ہوگئی ہے جسپر گنگا بہتی ہے *

۵ - جنوبی ہند یعنی دکہن کو بندہیاچل پہاڑ ہندوستان سے جدا کرتا ہے پہلے دکہن کی شمالی حد نربدا کو خیال کرتے تھے لیکن نربدا کی سرزمین کے شمال مین جو پہاڑ ہین انکا حدِ فاصل ہونا اس دریا کی نسبت زیادہ واضح ہے اور آگے چلکر معلوم ہوگا کہ یہہ پہاڑ فی الواقع مختلف قومون کی حد فاصل ہین - دکہن ایک مثلث کی صورت ہے جسکا راس راس کماری اور قاعدہ بندہیاچل پہاڑ اور دونو ضلعے ساحل بحر ہند اور ساحل خلیج بنگالہ ہین پہلا جو مغرب کی طرف سے ساحل ملیبار کہلاتا ہے اور دوسرا جو مشرق کی طرف ہے اُسکو ساحل کورومنڈل کہتے ہین - جزیرۂ لنکا جو جنوب مین ہے اُسکو تاریخ ہند سے کچہہ ایسا تعلق نہین اسلئے یہان اُسکا بیان کچہہ ضرور نہین -

۶ - دکہن کے چار قدرتی حصے ہین -

اول وہ سرزمین جن مین دریائے نربدا اور تاپتی بندہیاچل پہاڑ کے جنوب مین مشرق سے مغرب کی طرف بہتے چلے گئے ہین اور ست پڑا اور مہادیو پہاڑ سے جدا جدا ہوگئے ہین - یہہ دونو دریا اُس پہاڑی

قطعہ سے نکلتے ہین جو وسط ہند کے مشرق مین ہے - اس قطعہ کے ایک طرف وہ سرزمینین ہین جو ان دریاؤن سے سیراب ہوتی ہین اور دوسری طرف وہ ہین جن مین بان گنگا (گوداوری کی شمالی شاخ) اور مہاندی بہتی ہے - جو سرزمین مہاندی کے اوپر کے حصہ سے سیراب ہوتی ہے وہ اس قطعہ سے متعلق سمجھنی چاہیے اور جو اسکے نیچے کے حصہ سے سیراب ہوتی ہے وہ دکہن کے تیسرے حصہ کا جزو ہے اور شمال کی جانب اُس ملک سے ملی ہوئی ہے جو گنگا کے نیچے کے حصہ سے سیراب ہوتا ہے -

دوسرے وہ سطح مرتفع جو تاپتی کی سرزمین کے جنوب مین واقع ہی اور جسکے غرب مین مغربی گہاٹ اور شرق مین شرقی گہاٹ ہے - ان مین سے پہلا سلسلہ بہت بلند ہے اور دوسرا بلندی اور تسلسل مین اُسکی نسبت کم ہے - یہہ گہاٹ جنوب مشرقی اور جنوب مغربی سمت مین اپنے اپنے پاس کے ساحلون کے برابر برابر چلے گئے ہین اور سطح مرتفع کے جنوبی گوشہ پر باہم ملگئے ہین (اور اس سبب سے وہ سطح ایک مثلث بنگیا ہے جو جنوبی ہند کے بڑے مثلث سے جسکا وہ حصۂ وسطی ہے تقریباً متشابہ ہے) اور پہر وہان سے ایک ہوکر راس کماری تک چلے گئے ہین - مغربی گہاٹ کے ندی نالے اُس ملک کو سیراب کرتے ہین جو تاپتی کے جنوب مین ہے اور اس سبب سے تمام دریا جو کسی شمار مین ہین جیسے گوداوری کرشنا کاویری ان پہاڑون سے نکلکر مشرق کی طرف بہتے ہوئے اس سطح مرتفع کی وادیون اور مشرقی گہاٹ کے اُن مقامون مین جہان اُنکا سلسلہ

لوٹ گیا ہے ہوکر خلیج بنگالہ مین جا گرتے ہین — وادی کرشنا سے یہہ بڑی
سطح مرتفع دو حصون پر منقسم ہو جاتی ہے ایک شمالی جسکو اکثر دکھن تک
کہتے ہین — دوسری جنوبی جسکو سطح مرتفع میسور کہتے ہین — ان دونو سطحون
مین پہلی سطح دوسری کی نسبت بڑی ہے — میسور کے جنوب مین مشرقی
اور مغربی گہاٹون کے ملنے سے ایک پہاڑی قطعہ نیلگیری ہے جسکو
نیلگری پربت کہتے ہین اور بسبب اسکی بلندی کے وہان کی آب وہوا
ایسی معتدل ہے جیسی فرنس کی — اور ہند مین اہل یوروپ کے لئے یہہ
جگہہ نہایت صحت بخش مقامون مین سے ہے —

تیسرے وہ پست زمینین جو مشرقی گہاٹ اور خلیج بنگالہ کے مابین
واقع ہین ان مین اکثر قطعات بہت وسیع ہین — اور وادی مہاندی کی
دکھن کے جنوبی سرے تک یہہ زمینین پھیلتی چلی گئی ہین اور ان مین وہ
سرزمینین بہی داخل ہین جو مہاندی گوداوری کرشنا کاویری کے
نیچے کے حصون سے سیراب ہوتی ہین — اس خطہ مین ہند کے بعضے نہایت
گرم اضلاع شامل ہین مگر یہہ سیر حاصل بہی بہت ہے — اسکے کنارہ پر کوئی
بندرگاہ نہین ہے —

چوتھے وہ حصہ جو مغربی گہاٹ اور بحر ہند کے بیچ مین واقع ہے اور
تاپتی ندی کے دہانہ سے راس کماری تک چلا گیا ہے — اگرچہ یہہ تیسرے
حصہ کی نسبت عرض مین کم اور ناہمواری مین زیادہ ہے مگر اس مین قدرتی
بندرگاہین بہت ہین اور معلوم نہین کہ یہہ کس زمانہ سے بحری تجارت کا

مرجع چلا آتا ہے ✤

۷ ـ بیان مذکورۂ بالا سے معلوم ہوگا کہ ہند مین باہر سے صرف سمندر کی راہ یا اونچے اونچے پہاڑون سے اُترکر آسکتے ہین ـ یہہ پہاڑ شمال کی جانب عموماً ایسے بلند او مسلسل ہین کہ انسے گزرنا محال ہے اور جہان اس قدر بلند نہین ہین اور اُن تک رسائی بہی آسان ہے جیسے مغرب اور مشرق کی جانب وہان پہاڑ کے ساتہہ کوئی نہ کوئی بڑا دریا زور شور سے بہتا ہوا سدّ راہ ہوتا ہے ـ چنانچہ دریاے سندہ اور برہم پتر کے نیچے کے حصّون کی یہی صورت ہے کہ جن سرحدون پر وہ واقع ہین اُن کو نہایت استحکام دیتی ہین گویا اُنکے پشتیبان ہین ـ پنجاب کا شمال مغربی گوشہ جو ہند کا گوشۂ منتہاے شمال ہے صرف یہی ایک ایسا مقام ہے جو اس طرح پر محفوظ نہین ہے ـ یہان اُن پہاڑون مین جو کوہ ہمالہ کو کوہ سلیمان سے ملاتے ہین وہ درے ہین جن سے افغانستان کو رستہ آتا جاتا ہے اور ان درون کے قریب ہی دریاے سندہ بعضے موسمون مین پایاب ہوجاتا ہے ـ اگلے زمانہ کے اکثر حملہ آور اسی راہ سے ہند مین آئے ہین ✤

۸ ـ لیکن یہہ رستہ جسکے سوا اور کوئی خشکی کی راہ ہند مین آنے کی نہین ہے اسکی حفاظت مین کبہی وقت نہین پڑی کیونکہ یہانکی گہاٹیان تنگ اور سب دیکہی بہالی ہین ـ اور پہاڑی رستہ طول طویل ہے ـ غالباً انہین خیالات سے اور نیز اس خوف سے کہ آس پاس کی پہاڑیون پر وحشی

اور لٹیری تو پین جو کسی حملہ آور کے مقابلہ سے باز رہنے والی نہین بود و باش رکہتی ہین اکثر اولوالعزم فتحمند حملہ کرنے سے رُک گئے ہونگے اور زمانۂ حال مین جو جنگ کے نئے نئے طریقے نکلے ہین اور اُنکے لئے جو لوازمہ مطلوب ہوتا ہے ان باتون سے افغانستان یا وسط ایشیا کی طرف سے حملہ کرنیکی دقتین اور زیادہ بڑہ گئین اور جب سے حملہ آور سپاہ کے لئے یہہ امر ضرور ٹھیرا کہ اپنے ساتھ بہاری توپخانہ اور بڑی بڑی قلعہ شکن توپین کھینچ لائے اُس وقت سے ہند کا ملک واقع مین خشکی کی جانب بالکل محفوظ ہوگیا اور غیر ملک کے حملہ آور کو اسبات مین سعی کرنی بیجا حاصل ہوگئی کہ یہان آکر اپنے قدم جمائے اور بظاہر ایہی حال چلا جائیگا - ہان مگر اُس صورت مین کچہہ ہوسکتا ہے کہ اُس حملہ آور کو بحری طاقت کے اعتبار سے اپنے ہمسرون پر ایسی فوقیت حاصل ہو کہ تین ہزار میل لمبے ساحل کو یک لخت ایسا قابو مین کرلے کہ ملک کے ہر حصہ مین پہنچنے کے لئے ایک کہلا رستہ اور لڑائی کے لئے ایک ٹہکانا ہو جائے +

۹ - آگے چلکر معلوم ہوگا کہ یہان کے واقعات پر اس ملک کی ہیئت اور قدرتی خواص نے اپنی تاثیر کس قدر کی ہے - اس موقع پر ایک دو عمدہ نمونے اس بات کی شہادت کے لئے بیان کرنے مناسب معلوم ہوتے ہین - اول اس ملک کا اور ملکون سے الگ تہلگ ہونا ایک ایسا امر تھا جسکا اثر اہل ہند کی طبیعتون اور عادتون پر بہت ہوا - اول چونکہ مدت تک یہان والونکی آمد و رفت اُن قومون مین جنکی طبیعت اُنکی نسبت ترقی کی

طرف زیادہ مائل بھی کچھہ شدّ و مدّ کے ساتھہ نہین رہی اور اسکے سوا یہان
کوئی ایسا بہاری انقلاب بھی نہین ہوا جس سے کھل بلی مچ جاتی۔ بلکہ یہانکے
لوگ ہمیشہ امن کے گنبد ہی مین رہے اس سبب سے عموماً اُن کے اطوار اور
رسوم اور طریق معاشرت ایک ایسی یکسان حالت پر جمے رہے جو ایک
انوکھی بات معلوم ہوتی ہے۔ انہی اسباب سے یہان کے لوگون کی عقل
کا یہہ حال رہا کہ خیالات مین تو ہمیشہ ڈوبے رہے لیکن کوئی فائدہ
کی بات کبھی نہ نکالی۔ اور چونکہ کوئی خارجی اثر اور تحریک نہ تھی اسلئے جو کچھہ
انہون نے کیا اپنی ہی طبیعت کی اُپج سے اور اپنی ہی عقل کے بہروسے
پر کیا اور اسی جہت سے گیان دہیان کے بہت عادی ہوگئے۔ اسی قبیل کے
خیالات کی بدولت فلسفہ اور معقولات کو اُنہون نے صرف یہی نہین سمجھا کہ
یہہ انسان کی تحصیل کے لئے نہایت عمدہ شے ہے بلکہ یہہ سمجھا کہ اسکے
سوا کوئی شے تحصیل کے قابل نہین ہے اور انہین خیالات سے برہم ودیا یعنی
علم الٰہی پیدا ہوا جس مین یا تو لغو حکیمانہ مسائل جنکو وہ مسلّم الثبوت مانتے
تھے بھرے ہوئے ہین یا واہیات کے بے سر و پا مسئلے یا دونو مذکور ہین۔ اور
انہی سے ایک ایسا علم ریاضی اور علم طبعی نکلا جس مین اُن مسائل کے
ساتھہ جن سے بڑی دانائی اور شایستگی عیان ہوتی ہے محض خیالی اور
بیہودہ مسئلے بھی پائے جاتے ہین۔ ان پر اور اسی قسم کے اَور مضامین
پر یہان کے اہل علم کی توجہ جتنی ہونی چاہیئے تھی صرف اتنی ہی نہین ہوئی
بلکہ جسقدر توجہ اَور قومون نے جو غیر ملکون سے اتنی بیگانہ نہ تہین طرح طرح

اور عمدہ علوم و فنون مین جن سے حال کی شایستگی تکمیل کو پہنچی ہی صرف کی وہ بھی اُن لوگون نے اُنہین مین خرچ کردی۔

دوسرے اگرچہ سرحدون کے استحکام کے سبب اس ملک پر حملے بہت ہوئے ہین لیکن جس نے حملہ کیا وہ کامیاب ضرور ہوا۔ شاید اسکا سبب یہہ ہوکہ یہانتک پہنچنے کی دقتین ہمیشہ ایسی خطرناک رہین کہ کوئی دانشمند حاکم جو نہایت قوی نہو اُنکا حملہ کرنیکا ارادہ نہ کرتا تھا۔ مگر یہان کے باشندے جو مدت تک امن مین رہے اور گرم و سیر حاصل ملک مین کاہل اور بیکار رہنے سے کمزور ہوتے گئے اس لئے فن جنگ سے ایسے ناآشنا کہ جو لشکر ہمالہ کے خطرات اور صعوبتین اور پہاڑی قومون کی مزاحمت مین گھس آیا اُسکو پھر میدان کے رہنے والونکا کچھہ کھٹکا باقی نرہا +

دوسری فصل۔ ہند کی ملکی تقسیم

ملک برٹش انڈیا اور خودمختار اور باج گزار ریاستون پر منقسم ہے یہہ تقسیم تاریخی حالات کے لحاظ سے کچھہ بہت بکار آمد نہین ہی کیونکہ یہہ صرف پچھلے سو برس مین رفتہ رفتہ قائم ہوئی ہے لیکن برٹش انڈیا کی تقسیم جو ضلعون اور صوبون پر کی گئی اُس مین اور باقی ہند کے حصون مین زمانہ سابق کی تقسیم کے آثار عموماً پائے جاتے ہین چنانچہ اس تقسیم کا ذکر اکثر آگے آئیگا اسی لئے طالب علمون کو اُسکے حصون کی وسعت اور یہہ بات کہ وہ کہان کہان ہین کسی قدر جاننی ضرور ہے۔

۱۱- پہلی فصل مین بیان کیا گیا ہے کہ ہند کا رقبہ تخمیناً پندرہ لاکھہ میل مربع ہے اور آبادی بائیس کروڑ - ازانجملہ نو لاکھہ میل مربع خاص سرکار انگریزی کے قبضۂ اقتدار مین ہے - اس مین سترہ کروڑ آدمی آباد ہین اور اسکی حکومت ایک نائب سلطنت یعنی گورنر جنرل کے سپرد ہے - بالفعل انتظام کی غرض سے برٹش انڈیا کو صوبجات مندرجۂ ذیل پر منقسم کر رکھا ہے

اول بنگالہ جس مین بنگالۂ خاص کے سوا آسام اڑیسہ بہار چھوٹا نا[گپور] داخل ہین - یہہ صوبہ ایک لفٹننٹ گورنر کے ماتحت ہے - بنگالۂ خاص [میں] وہ ملک داخل ہے جو گنگا اور برہم پتر کے نیچے کے حصون سے [سیراب ہے] اور اسی مین وہ بڑا ڈلٹا بھی داخل ہے جو ان دونو دریاؤن [کے دہانے پر] واقع ہے - بڑے بڑے شہر اس صوبہ مین یہہ ہین کلکتہ - مرشد آباد +

آسام مین وہ ملک داخل ہے جس مین برہم پتر بہتا ہے اس [...]

اڑیسہ بنگالۂ خاص کے جنوب مغرب مین خلیج بنگالہ کے کنارہ [...] اور اس مین وہ ملک داخل ہے جو مہاندی اور بعض اور ندیوں [سے] سیراب ہوتا ہے - اس ملک کے جو ضلعے ساحل بحر سے دور ہین وہ ویران اور پہاڑی قطعات ہین اور ان مین مشرقی گھاٹ جو شمال کیطرف پھیلتے چلے آئے ہین اور وسط ہند کے پہاڑ جو مشرق کی طرف پھیلتے چلے گئے ہین دونو آکر ملگئے ہین - اس ملک کے بڑے شہر کٹک اور پُری ہین

صوبۂ بہار بنگالہ کے شمال مغرب مین گنگا پر واقع ہے اور اسکا [بڑا] شہر

پٹنہ ہے۔
چھوٹا ناگپور ایک پہاڑی صوبہ وسعت مین آسام کے قریب قریب ہے اسکے شمال مین بہار اور مشرق مین بنگالۂ خاص اور جنوب مین اُڑیسہ اور مغرب مین ممالک متوسط اور ریوان کی خودمختار ریاست ہے اور اسکا بڑا شہر رانچی ہے +
آسام کے جنوب کی طرف صوبۂ بنگالہ کے مشرقی حصہ مین بہت سے پہاڑی قطعات ہین۔ علاوہ اُن ملکون کے جو خاص سرکار انگریزی کے ماتحت ہین کوہ ہمالہ کے وادیون اور مشرقی گھاٹون مین اور اُڑیسہ اور چھوٹا ناگپور مین کئی خراج گزار ریاستین ہین +
بنگال سے جو قلمرو متعلق یا اُس مین شامل ہے اُسکا کُل رقبہ تقریباً ۲ لاکھ میل مربع اور آبادی ۶ کروڑ ۷۰ لاکھ ہے۔ ۱۸۷۴ء مین یہان کا نظم ونسق سُپریم گورنمنٹ ہند کے علاقہ سے علحدہ ہوا اور ۱۸۵۴ء مین یہان جدا لفٹننٹی قائم ہوئی +
دوسرے ممالک مغربی وشمالی جن مین بنارس۔ الہ آباد۔ آگرہ۔ رُہیلکھنڈ۔ کماؤن۔ میرٹھ۔ جھانسی۔ داخل ہین۔ قسمت بنارس مین گنگا کی سرزمین کا وہ حصہ داخل ہے جو بہار کے مغرب اور شمال مغرب مین واقع ہے۔ الہ آباد اور آگرہ مین وہ سرزمین ہے جو گنگا اور جمنا سے سیراب ہوتی ہے۔ میرٹھ مین وہ دوآبہ داخل ہے جو ان دونو دریاؤن کے بیچ مین ہے۔ رُہیلکھنڈ گنگا کے مشرق کی طرف میرٹھ

اور آگرہ کے شمال مین واقع ہے اور ہمالہ تک چلا گیا ہے - کماؤن جس مین گڑہوال بہی داخل ہے کوہ ہمالہ پر رہیل کہنڈ کے شمال مین ہے جہانسی جمنا کے جنوب مین اور بندیلکہنڈ کی ریاستون کے مغرب مین ہے ممالک مغربی وشمالی سنہ ۱۸۳۶ع سے ایک لفٹنٹ گورنر کے ماتحت ہین - انکا رقبہ بیاسی ہزار میل مربع سے زیادہ ہے اور ان مین تین کروڑ سے زیادہ آدمی آباد ہین - ان ممالک مین اچھے اچھے شہر بہت ہین خصوصاً آگرہ - الہ آباد بنارس سب مین بڑے ہین ✦

تیسرے - ممالک پنجاب وغیرہ بہی ایک لفٹنٹ گورنر کے ماتحت ہین اس ملک کا رقبہ تقریباً ۲ لاکہہ میل مربع ہے جس مین سے نصف کے قریب خاص سرکار انگریزی کے قبضہ مین ہے - سرکاری قلمرو مین یہہ ملک داخل ہین

اول وہ سرزمین جو دریاے سندہ اور اُسکے پانچون معاونون سے سیراب ہوتی ہے

دوسرے وہ پہاڑی وادیان جو سرزمین مذکور کے شمال مشرق اور شمال مغرب مین ہین (یعنی کانگڑہ پشاور وغیرہ)

تیسرے صوبہ دہلی جو تہوڑے عرصہ سے ممالک مغربی وشمالی سے جدا ہوکر پنجاب مین شامل کیا گیا - یہہ ملک سرزمین مذکور کے جنوب اور جنوب مشرق مین واقع ہے اور اسکو جمنا ممالک مغربی وشمالی سے جدا کرتی ہے - ممالک پنجاب وغیرہ کی آبادی تخمیناً ایک کروڑ ۹۰ لاکہہ کی ہے اور لاہور - ملتان - امرتسر - دہلی اسکے بڑے شہر ہین - سنہ ۱۸۴۹ع مین جب پنجاب عملداری سرکار مین شامل کیا گیا اُسوقت یہانکا

انتظام ایک بورڈ کے سپرد ہوا تھا پھر ۱۸۵۳ء مین چیف کمشنری اور ۱۸۵۹ء مین لفٹننٹی قائم کی گئی۔

چوتھے اودہ۔ یہہ ایک وسیع اور زرخیز صوبہ ہے۔ اسکے شمال مین نیپال کی خودمختار ریاست ہے اور مشرق و مغرب اور جنوب مین ممالک مغربی و شمالی ہین۔ یہہ ملک گھاگرا اور گومتی سے اور گنگا کے اور معاونون سے سیراب ہوتا ہے۔

یہانکا انتظام ایک چیف کمشنر سے متعلق ہے اور اسکا رقبہ تخمیناً ۲۴ ہزار میل مربع اور آبادی ایک کروڑ بیس لاکہہ سے زیادہ ہے۔ یہان کے بڑے شہر لکہنؤ اور فیض آباد ہین۔ اجودہیا (یعنی اودہ) جو ایک پرانا اور مشہور شہر ہے اُسکے کہنڈر بھی فیض آباد کے پاس واقع ہین۔ لکہنؤ کی رزیڈنٹی اول ۱۷۷۳ء مین مقرر ہوئی تھی پھر ۱۸۵۶ء مین جب یہہ ملک سرکاری عملداری مین آگیا تو یہان چیف کمشنری قائم کی گئی۔

پانچوین ممالک متوسطہ یہہ بھی ایک چیف کمشنر کے ماتحت ہین۔ انکا رقبہ اَسی ہزار میل مربع کے قریب ہے اور آبادی ۸۰ لاکہہ سے زیادہ ہے یہہ چیف کمشنری ۱۸۶۱ء مین تین علٰحدہ علٰحدہ علاقون سے ملکر بنی ہے۔

(۱) ساگر و نربدا کی قلمرو۔ یہہ ایک بلند خطّہ ہے جس مین مہادیو اور بندہیاچل پربت کے سلسلون کا ایک حصہ داخل ہے اور نربدا جو مغرب کی طرف بہکر جاتا ہے اور گنگا جمنا کے بہت سے معاون جو شمال کی طرف بہتے ہین انکے جو حصّے منبع کے قریب ہین وہ بہی اسی مین ہین یہہ قلمرو جو ۱۸۱۸ء

مین مرہٹون نے سرکار انگریزی کے حوالہ کی تہی صوبہ الہ آباد کے جنوب مین واقع ہے (۲) ناگپور جو قلمرو ساگر و نربدا کے جنوب مین ہے اور جو سرزمین مہاندی اور بان گنگا کے اوپر کے حصون سے سیراب ہوتی ہے وہ اس مین شامل ہے۔ یہہ قلمرو ۱۸۵۳ع مین جب ناگپور کا اخیر راجا لاولد مرگیا تو سرکار انگریزی کے تحت مین آگئی (۳) محالات خراجگزار یہہ قلمرو ناگپور کے مشرق مین ہین +

ممالک متوسطہ چار کمشنریون پر منقسم ہین۔ ناگپور۔ جبل پور۔ نربدا چہتیس گڑہ +

چہٹے برار یعنی اضلاع مفوضۂ نظام حیدرآباد۔ اس مین وہ اضلاع ہین جو نظام نے ۱۸۰۱ع اور ۱۸۵۳ع کے عہدنامونکے[۱] بموجب سرکار انگریزی کو قرضہ کی عوض تفویض کیئے یہہ اضلاع ممالک متوسطہ کی جنوب اور مغرب مین اور خاندیس واقع احاطۂ بمبئی کے مشرق کی طرف ہین اور جنوب کی جانب قلمرو نظام سی ملے ہوئے ہین۔ رقبہ انکا ۱۷ ہزار میل مربع اور آبادی پچیس لاکہہ کی ہی اور ان مین دو کمشنریان مین ایک شرقی برار جسکا صدر مقام ایلچ پور ہے۔ دوسرا غربی برار جسکا صدر مقام اکولا ہے +

ساتوین احاطۂ بمبئی جو ایک گورنر اور کونسل کے ماتحت ہے۔ یہہ قلمرو بالکل ہند کے غرب مین واقع ہے۔ اس مین مغربی ساحل کا اوپر والا نصف حصہ اور دکہن کی اندرونی[۲] سطح مرتفع کا کچہہ حصہ داخل ہے۔ ملک سندہ

---

[۱] (باب ۳ دفعہ ۱۷۳ کو دیکہو)

[۲] اندرونی سطح یا حصہ سے وہ سطح یا حصہ مراد ہے جو ساحل بحر سے دور ہے ۱۲

جس مین دریاے سندہ کا نیچے کا حصہ بہتا ہی اُسکے علاوہ اس احاطہ مین یہہ ملک داخل ہین قدیم صوبہ گجرات کا حصہ جو خلیج کھمبات کے سرے پر واقع ہے +
خاندیس کا حصہ جو تاپتی پر اور نربدا کے نیچے کے حصہ پر واقع ہے +
شمالی اور جنوبی کانکن کے اضلاع جو مغربی گھاٹ اور سمندر کے مابین ساحل بحر پر واقع ہین +
اضلاع احمدنگر و پونا اور صوبہ ستارا جو کہ مغربی گھاٹ کے مشرق مین ہین۔ یہہ دکھن کے سطح مرتفع کا ایک جزو ہین۔
ان صوبون کا رقبہ سندہ سمیت ایک لاکھ چونتیس ہزار میل مربع ہے اور خاص سرکار انگریزی کے علاقہ مین ایک کروڑ چالیس لاکھ آدمی آباد ہین +

آٹھوین۔ احاطۂ مدراس مع اُن باجگذار ریاستون کے جو اُس سے متعلق ہین جزیرہ نما کے جنوبی حصہ پر راس کماری سے لیکر مشرقی ساحل کی طرف حدود بنگالہ تک اور مغربی ساحل کی طرف حدود بمبئی تک پھیلا ہوا ہے مگر بیچ مین گوا کا چھوٹا سا علاقہ جو پرتگال والون کے قبضہ مین ہے وہ اس سے مستثنے ہے۔ اس احاطہ کا رقبہ ایک لاکھ چوراسی ہزار میل مربع اور آبادی تین کروڑ سے زیادہ ہے اور صوبے اسمین اتنے ہین۔
(۱) شمالی سرکار جسکے شمال مین کٹک واقع اڑیسہ اور مغرب مین مشرقی گھاٹ ہے۔ یہہ ایک قطعہ ساحل بحر کا ہے جسکا عرض کم ہے اور جس مین دریاے کرشنا ہو کر گزرتا ہے۔ اس صوبہ کا بڑا شہر مچھلی بندر

ہے جو دریاے کرشنا کے دہانہ کے قریب واقع ہے۔

(۲) کرناٹک کا بڑا صوبہ جس مین جنوبی ہند کا بڑا حصہ داخل ہے اسکے دو حصے مین ایک کرناٹک زیرین جو مشرقی ساحل پر مشرقی گھاٹ کے نیچے واقع ہے۔ دوسرا کرناٹک بالائی جو ایک اندرونی سطح مرتفع اُسی گھاٹ کے اوپر کی طرف واقع ہے۔ اس صوبہ مین مدراس آرکٹ اور اور بہت سے بڑے بڑے شہر ہین۔

(۳) کوئم بتور جو ایک چھوٹا سا اندرونی علاقہ کرناٹک کے مغربی حصہ مین ہے۔

(۴) ملیبار جو مغربی ساحل پر کوچین کی باجگذار ریاست کے شمال مین ہے۔

(۵) کانڑا جو ملیبار کے شمال مین ہے۔ اسکی وسعت مغربی ساحل پر پرتگیزون کے علاقہ گوآ تک ہے۔

ہندوستانی ریاستین

۱۲۔ ہند کی قلمرو چھہ لاکھہ میل مربع سے زیادہ اُن ہندوستانی رئیسونکی حکومت مین ہے جو سرکار انگریزی کی حفاظت مین ہین۔ یہہ ریاستین سرکاری حفاظت کے عوض عہدنامون کی رو سے اسبات کی پابند ہین کہ سرکار کی مطیع و خدمتگزار رہین مثلاً بعض ریاستون کو واجب ہے کہ لڑائی کے وقت سرکار کو کمک بھیجین ؛

یہہ ریاستین پانچ قسمون مین بہ آسانی تقسیم ہوسکتی ہین۔

دکھن اور جنوبی ہند کی ہندوستانی ریاستین

مرہٹون کی بچی کھچی ریاستین

راجپوتون کی ریاستین

کوہ ہمالہ اور پنجاب کی باجگذار ریاستین

دیگر ریاستہائے محفوظہ جن مین سے اکثر وسط ہند اور بندیلکہنڈ مین واقع ہین

(۱) دکھن کی ہندوستانی ریاستون مین نہایت بڑی ریاست نظام الملک نواب حیدرآباد کی ہے جس کا رقبہ ایک لاکہہ میل مربع کے قریب ہے اس ریاست مین دکہن کی سطح مرتفع جوکہ جزیرہ نمائے ہند کا وسطی حصہ ہے داخل ہے اور یہہ گوداوری اور کرشنا اور اُنکے معاونون سے سیراب ہوتی ہے۔ حیدرآباد کے علاوہ اس مین اور بہی اچھے اچھے شہر مثل اورنگ آباد وغیرہ کے داخل ہین۔

میسور جوکہ جزیرہ نمائے ہند کا جنوبی سطح مرتفع ہے نظام کی قلمرو کے جنوب مین واقع ہے اور مدراس احاطہ کا ایک قطعہ ان دونو کے بیچ مین حائل ہے۔

کوچین ایک چہوٹی سی ریاست جنوب مغربی ساحل پر ملیبار کے جنوب مین ہے۔ کوچین کے جنوب مین راس کماری تک تراونکور کی ریاست چلی گئی ہے۔

(۲) مرہٹون کی ریاستون مین مہاراجہ سیندہیا کی ریاست بہت بڑی ہے بعض اوقات یہہ ریاست اپنے دارالحکومت کے نام سے ریاست گوالیر کہلاتی ہے۔ اس ریاست کی صورت بہت بیڈول ہے اور خلیج کہمبات کے سرے سے لیکر جمنا کے کنارے تک پہیلی ہوئی ہے۔ مالوہ کی تمام سطح مرتفع اس مین داخل ہے اور اس کا رقبہ ۳۳ ہزار میل مربع سے زیادہ ہے۔

گائکواڑ کی ریاست مین گجرات کا اکثر حصہ مع کسیقدر حصہ جزیرہ نمائے

کاٹھیاواڑ کے داخل ہے اور اسکا دارالحکومت بڑودہ خلیج کھمبات کے قریب ہے ۔ وسعت اسکی چار پانچ ہزار میل مربع ہے ۔

اندور یعنی خاندان ہلکر کی ریاست نہایت بے ڈول صورت کی ہے اس مین بہت سے جدا جدا حصے داخل ہین ۔ کچھ حصہ بندھیاچل کے شمال مین اور کچھ جنوب مین واقع ہے ۔ پہلا حصہ دریاے چمبل سے اور دوسرا نربدا سے سیراب ہوتا ہے ۔ دارالحکومت اسکا اندور ہے جو مالوہ کی سطح مرتفع پر واقع ہے ۔ اس قلمرو کی وسعت نو ہزار میل مربع سے زیادہ ہے ۔

انکے سوا دو اور چھوٹی مرہٹون کی ریاستین کولاپور اور ساونت واری ہین جو کہ احاطہ بمبئی کے جنوبی حصہ سے گھری ہوئی ہین +

(۳) راجپوتانہ کی ریاستین شمار مین بیس ایک ہین جنمین سے دو یعنی اجمیر اور میرواڑ سرکار کے قبضہ مین ہین اور پندرہ ریاستین راجپوتون کی ہین ۔ ان مین میواڑ یعنی اودیپور اور جے پور جو قدیم زمانہ مین امبر کہلاتا تھا اور مارواڑ یعنی جودھپور سب سے بڑی ہین ۔ ریاست اودی پور کا دارالحکومت اب شہر اودیپور ہے اور اگلے زمانہ مین چتور گڑھ تھا جسکی تاریخ ہند مین بڑی شہرت ہے ۔ راجپوتانہ مین انکے سوا دو ریاستین جاٹون کی ہین ۔ بھرت پور اور دھولپور جسکو گوہد بھی کہتے ہین اور ایک ریاست ٹونک مسلمانون کی ہے ۔

راجپوتانہ مین اربلی پربت کی سرزمین داخل ہے اور اسکی وسعت سندھ

سے لیکر مشرق کی طرف جمنا کی سرزمین تک چلی گئی ہے - رقبہ اسکا ایک لاکھہ بیس ہزار میل مربع اور آبادی تقریباً ایک کروڑ ہے -

(۴) پنجاب مین بہت سی جلیل القدر ریاستین ہین جنہون نے سرکار انگریزی سے یہہ عہد کر رکھا ہے کہ ضرورت کے وقت سرکار کو سپاہ وغیرہ سے مدد دینگے - ان مین سب سے بڑی یہہ ہین - اول سکھون کی ریاست کپورتہلہ جو بیاس اور ستلج کے مابین دوآبہ جالندہر مین واقع ہے - دوسرے اِس روے ستلج کی ریاستین جو ستلج کے جنوبی اور جنوب مشرقی کنارہ پر ہین - ان مین پٹیالہ - جیند - نابہ سب سے بڑی ہین - اِن تینون ریاستون کے راجا جاٹ ہین (یہہ ایک قوم ہے جو راجپوتون کی ذیل مین شمار کیجاتی ہے) اور ایک ہی شخص یعنی پہول کی اولاد سے ہین اسی سبب سے بعض اوقات انکو پہول کی ریاستین کہتے ہین +

پہاڑی ریاستین کوہ ہمالہ کی وادیون مین یا انکی متصل واقع ہین جنمین سرمور - بلاسپور بسہر - نالاگڑہ بڑی ہین - سکم کی چھوٹی سی ریاست جو کہ بہت پرے مشرق کیطرف نیپال اور بہوٹان کے مابین واقع ہے وہ بھی انہین مین داخل کرنی چاہیے - تفرج گاہ دارجیلنگ جو گورنمنٹ بنگال سے متعلق ہے سکم ہی کے راجا سے خریدا گیا تہا +

(۵) بندیل کہنڈ کی ریاستین -

بہوپال کی بڑی ریاست جو کہ مالوہ کے جنوب مشرقی گوشہ مین ہے اور نربدا سے لیکر شمال کی طرف بندہیاچل کے اوپر تک پہیلی ہوئی ہے -

ریوان کی ریاست جو بندیل کہنڈ کے مشرق مین ہے

کچھہ کی ریاست جو گجرات کے شمال مغرب مین ایک جزیرہ نما کی شکل پر واقع ہے یہان کا رئیس راؤ کہلاتا ہے - ان کے سوا گجرات - مالوہ اور ہند کے اور بہت سے حصون مین کئی چھوٹی چھوٹی ریاستین ہین +

خود مختار ریاستین

۱۳- خود مختار ریاستون مین کشمیر جسکا دار الخلافہ سری نگر ہے پنجاب سے شمال کی طرف کوہ ہمالہ کی ایک پرفضا وادی مین واقع ہے اور یہہ ریاست دریائے جہلم سے سیراب ہوتی ہے - پہلے یہہ ریاست سکھون کی عملداری مین تھی لیکن ۱۸۴۶ء سے یہان ایک خود مختار ریاست قائم ہوگئی

نیپال کی ریاست ہمالہ کے جنوبی ڈہلان پر تخمیناً پانسو میل تک لمبی چلی گئی ہے - اسکا دار الخلافہ کٹ منڈو ہے اور گورکہونکی یہان حکومت ہے -

بہوٹان کی ریاست نیپال کے مشرق مین ہے - اسکے جنوب اور جنوب مشرق مین برہم پتر اور شمال مین کوہ ہمالہ ہے +

[illegible]

۱۴- فرانسیسیون کے قبضہ مین پانڈی چری - چندر نگر - کاریکل - مہی - اور ینام اور انکے متصل کی سرزمین ہے اور پرتگیزون کے قبضہ مین گوآ - ڈیو - اور دمن ہین +

مقبوضات ہند مقبوضہ سرکار انگریزی

۱۵ ہند کے باہر جو ملک سرکار انگریزی کے قبضہ مین ہین ان کا کچھ زیادہ ذکر کرنا ضروری نہین ہے صرف نام بیان کر دینے کافی ہین اور وہ یہہ ہین - جزیرہ لنکا جو ہند کے جنوب مین ہے - برٹش برہما جو خلیج بنگالہ کے مشرق مین ہے اور اس مین اراکان پیگو اور تناسرم داخل ہین +

تیسری فصل - ہند - کی قومین اور زبانین

مختلف قومون کا اختلاف

۱۶- ہند مین بہت سی مختلف قومین آباد ہین جنمین بعض کی عادات اور رسمیات اور بولی اور مذہب اور نیز صورت مین اوروں کی نسبت بڑا فرق ہے اور جیسے لفظ اہل یوروپ مین یوروپ کی تمام قومین داخل ہین اسیطرح لفظ اہل ہند مین یہانکی ساری قومین داخل ہین - اب ہم ان قومونکی تفریق اور تقسیم بیان کرتے ہین جو بالفعل یہان موجود ہین - آگے چلکر معلوم ہوگا کہ قدیم زمانہ کی تاریخ کے مطالعہ کے لئے قومون کے امتیاز کو بخوبی سمجھنا ناگزیر ہے اور زمانہ حال کی تاریخ کے مطالعہ سے فائدہ اُٹھانے کے لئے بھی کچھ کم ضروری نہین ہے

غیر نسل مین

۱۷- یہہ بات بہتر معلوم ہوتی ہے کہ یہان کی قومون کی تفریق اور تقسیم سے غیر نسل کے لوگ خارج کئے جاوین - اہل یوروپ جن مین کرانی بھی اہل ہین اور چینی اور ایشیائی قومین جو اہل ہند نہین ہین اور بہت سی اور پردیسی قومین جو حال مین آکر آباد ہوئی ہین صرف یہی غیر نسل کی نہین ہین بلکہ کوچین اور بعض اور مقامات کے یہودی اور آرمینون اور پارسیونکی جرگے بھی اسی ذیل مین شمار ہونے چاہئین - یہہ لوگ گو مدت سے یہان رہتے ہین لیکن انکی تعداد کبھی زیادہ نہین ہوئی اور وہ اپنے ملک کے رسم و آئین کے بدستور پابند چلے جاتے ہین اور اس ملک کی تاریخ پر کچھ اُنکا اثر بھی نہین ہوا -

غیر نسل مسلمان

۱۸- علے ہذا القیاس جو مسلمان اُن ہندوؤن کی نسل سے نہین ہین جنہون نے دین بدلا وہ بھی غیر نسل کے ہین اور اس تفریق سے وہ بھی

خارج ہونے چاہئین۔ ایسے مسلمان یہان کے کل اہل اسلام مین سے
آدہے کے قریب ہین۔ جو قطعات گنگا کے اوپر کے حصّے سے سیراب
ہوتے ہین اُن مین یہہ لوگ اکثر پائے جاتے ہین لیکن شمالی ہند کی آبادی
کا جزو اعظم یہی ہین۔ انکی چار قومین ہین۔ سیّد۔ مغل۔ پٹھان اور
شیخ۔ سیّد اپنے تئین پیمبر کی اولاد بتلاتے ہین اور اپنے نام سے پہلے
سیّد یا میر اور بعض اوقات نام کے اول یا آخر شاہ کا لفظ لگاتے ہین۔
مغلون کے نام ہی سے مفہوم ہوتا ہے کہ یہہ اُن تُرکون کے ہمراہیون کی
اولاد ہین جنہون نے ہند کو فتح کیا تھا۔ یہہ لوگ شمار مین اور تینون
قومون کی نسبت کم ہین انکا رنگ اورونکی نسبت عموماً اُجلا ہے اور
چہرہ کی وضع تاتاریون کیسی ہے۔ انکے نام کے بعد اکثر لفظ بیگ ہوتا
ہے اور ان کے نام سے پہلے میرزا کا لفظ استعمال کرتے ہین۔
پٹھان افغانون کی نسل سے ہین اور نام کے بعد خان کا لفظ ہونے سے
ہمیشہ پہچانے جاتے ہین۔ شیخ ایک ملی جلی قوم ہے ان مین عموماً وہ
تمام مسلمان داخل ہین جو ان تینون قومون سے متعلق نہین۔
عمائد و شرفاے اسلام فارسی اور عربی سے جو کہ اُنکے آبا و اجداد کی زبانین ہین بہت
اُنس رکہتے ہین اور توجہ کے ساتہہ اُنہین حاصل کرتے ہین لیکن اُنکی عام بولی ہندوستانی
ہے جو کہ ہندوستان کے تمام حصون اور تمام قومون مین بول چال اور خط و کتابت
مین برتی جاتی ہے۔ ابتدا مین یہہ زبان صرف اُردو یعنی مسلمان حملہ آورونکی لشکر کی بولی
تہی اور جو ملک گنگا سے سیراب ہوتے ہین وہانکی دیسی بہاشا اور فارسی وغیرہ سے

ل جنکی یہہ زبان بنی تہی۔

تاریخی زمانہ کے آغاز سے جو قومین آباد ہین

۱۹- باقی اہل ہند اُن قومون مین سے ہین جو اُس ملک مین تاریخی زمانہ کے آغاز سے آباد چلی آتی ہین اور یہی کُل آبادی کا جزو اعظم ہین لیکن ان مین بیشمار قومین ایسی شامل ہین کہ اُنکی قومی خصوصیت یعنی صورت اور اوضاع واطوار اور بولی ایک دوسرے سے اُتنی ہی مختلف ہے جتنی کہ اُن غیر قومون سے جو تفریق سے خارج رکہی گئی ہین۔

ہند مین حملہ آورون کے مختلف گروہ

۲۰- تمام ملک جنکے تاریخی حالات بخوبی معلوم ہین اُنکی آبادی کی یہہ صورت ہوئی ہے کہ مختلف گروہ ایک دوسرے کے بعد حملہ آور ہوتے گئے اور قدیم لوگون کو مغلوب کرکے وہان بستے گئے اور چونکہ ان قدیم باشندون کی اصلیت کا حال اس سے زیادہ دریافت نہین ہوسکتا اسلئے مورّخ عموماً اُن کو اصلی باشندے کہتے ہین- یہہ بہی ہمیشہ دیکہنے مین آیا ہے کہ فتحمند قوم نے ملک کی نہایت زرخیز سرزمینون پر اور خصوصاً اُنپر جنمین دریا گزرتے ہین اپنا تسلط کرلیا ہے اور اصلی باشندون کو یا تو اپنا غلام بنالیا یا وہان سے نکال دیا اگر ایک فتحمند قوم کے بعد کوئی دوسری قوم حملہ آور ہوئی اور پہلی قوم پر غالب آگئی تو پہلی قوم بہی مجبور ہوکر دور کے ضلعون مین جا بسی اور وہانسے اصلی باشندون کو اور بہی پرے پہاڑون کی کہوون اور جنگلون مین پہنچا دیا- یہہ بات مدت سے تحقیق ہوگئی ہے کہ ہند بہی اس قاعدہ کلیہ سے مستثنی نہین ہے- جملہ تحقیقات سے ثابت ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ مین اس سرزمین پر بہی

فتحمند حملہ آورونکا کم سے کم ایک گروہ آیا اور علم السنہ اور قومونکے خط
وخال کی مطابقت سے اُسکی فتح کا حال بہی اچہی طرح معلوم ہوگیا
چنانچہ اسکا مختصر حال پہلے باب مین لکہا جائیگا۔ انہی ذریعون سے یہہ
بہی معلوم ہوتا ہے کہ ایک حملہ اس سے بہی پہلے اس ملک پر ہوا
ہے۔ صفائی بیان کے لئے ہم پہلے آریا قومونکو لیتے ہین جنکے حملہ کا
حال بخوبی معلوم ہے اور جنکی اصل اور یہان آنیکا مختصر حال آگے لکہا جائیگا
ان قومون کی اصلی زبان سنسکرت تہی۔ مختلف بولیان جو زمانۂ حال مین
مستعمل ہین اور جنکا ماخذ وُہی سنسکرت ہے اُن سے اور اسبات سے
کہ سنسکرت ان مین آکر کس قدر بدل گئی ہمکو اس امر کے دریافت کرنے
مین مدد ملتی ہے کہ ہند کی آبادی پر اس حملہ کا پورا پورا اثر کیا ہوا۔

آریا قومین

ام۔ آریا لوگ شمال مغربی درون کی راہ سے پہلے پنجاب مین داخل ہوئے
اور پہر اُن ملکون مین پہنچکر جہانسے گنگا گزرتی ہے اُن کو اقتدار اور
فضیلت اور ترقی کا وہ مرتبہ حاصل ہوا جس سے وہ مشہور ہین۔ چنانچہ
ہندی زبان کی دونو شاخین یعنی قنوجی اور متہلی اپنے ماخذ یعنی
سنسکرت سے بہت میل رکہتی ہین۔ ان مین سے پہلی شاخ شمال مغرب
اور اودہ مین اور دوسری شاخ یعنی متہلی بہار مین بولی جاتی ہے
پنجابی یعنی جٹ سکہی جو دریاے سندہ کے اوپر کے حصہ کے ملکون مین
سکہہ بولتے ہین اور سندہی جو اسی دریا کے نیچے کے حصہ کی سرزمین
مین بولی جاتی ہے اور گجراتی اور مرہٹی جو جزیرہ نمائے ہند کے شمال

مغربی حصوں مین بولی جاتی ہے اور بنگالی جو گنگا کے نیچے کے حصہ کی
سرزمین مین بولی جاتی ہے اور اُریا جو اُڑیسہ مین گنگا سے لیکر
مہانّدی تک جاری ہے ان سب زبانون سے معلوم ہوتا ہے کہ انکے
بولنے والون مین کچھہ نہ کچھہ آریا کا میل ہے ۔ بنگالی مین جو بہت سے
غیر سنسکرت الفاظ مخلوط ہین اس سے واضح ہے کہ آریا لوگون کا اگلا
گروہ مشرقی سرحد پر پہنچکر مغلوب شدہ قومون مین بہت رل ملگیا تھا۔
علی ہذا القیاس سندہی زبان سے جو اس ملک کی مغربی سرحد پر بولی
جاتی ہے ثابت ہوتا ہے کہ اُسکے بولنے والون مین بلوچون کے خون
کی بہت آمیزش ہے اور اس سے ظاہر ہے کہ کبھی وہان بلوچون کا
دَور دَورہ تہا۔ مرہٹی جو دکہن کے شمال مغرب اور ہندوستان خاص
کے اُن قطعات مین جو اُسکے متصل ہین بولی جاتی ہے اور اُریا جو اُس سے
تہوڑی جگہ مین مشرق کی طرف بولی جاتی ہے ۔ یہہ دونو سرحدی
زبانین ہین اور انکے بولنے والون مین غیر آریا قومون کی بہت آمیزش
معلوم ہوتی ہے ۔

۲۴ ۔ ہند کی باقی قدیم قومین غیر آریا ہین یعنی آریا کی نسل سے جدا ہین
اور اکثر محققین کے نزدیک ان سب مین وہ مشابہت پائی جاتی ہے جو
ایک خاندان کے لوگون مین ہوتی ہے اسلئے اُن کو ایک ہی جماعت
مین شامل رکہنا ٹہیک بیٹہتا ہے لیکن ان مین مطابقت اسقدر نہین
اختلاف ہے جن مین سے ایک صریح اختلاف تو آنکھہ اُٹھاتی ہی

نظر آتا ہے۔

۴۲- ان باقی قدیم قومون مین سے اکثر ایسی ہین جو شایستگی اور تہذیب مین آریا نسل کی قومون سے کچہہ کم نہین اور قصبون اور شہرون اور دیہات مین اور میدانون اور دریائی سرزمینون مین رہتی ہین۔ یہہ سچ ہے کہ اُنکے مسکن اُن پہاڑون کے جنوب مین ہین جو دکہن کو ہندوستان سے جدا کرتے ہین اور اسلیئے وہ شمال کے عمدہ زرخیز میدانون سے دور ہین لیکن جس زمین مین وہ تردد کرتے ہین وہ عموماً اچہی اور اکثر سیر حاصل ہے اُن کا مذہب اُنکے ہمسایون آریا کے برہمنی مذہب پر کسی نہ کسی قدر مبنی ہے اور اُنکے اوضاع و اطوار اور رسمیات بہی عموماً ان سے کچہہ مختلف نہین اور ان سب سے بڑہکر یہہ بات ہے کہ اُنکی زبانین شستہ اور منجہی ہوئی ہین چنانچہ ان مین سے ایک یعنی تامل مین بہت سی کتابین ہین۔ مگر اُنکی صورت اور رنگت سے معلوم ہوتا ہی کہ آریا قومون کی نسل سے اُنکا میل نہین اور اُنکی زبانون سے قطعاً ثابت ہوتا ہے کہ وہ ایک اور ہی نسل کے آدمی ہین جنکو دراوڑ کہتے ہین۔ کسی زمانہ مین جنوبی ہند کے ایک وسیع خطّہ کا نام دراوڑ تہا سو اسی نام سے یہہ قوم مشہور ہے۔ دراوڑ کی زبانون مین سے جنوبی ہند کی بہت سی شایستہ قومین تلنگی زبان بولتی ہین۔ اہل یوروپ اس زبان کو اسکی سلاست اور حلاوت کے سبب مشرقی زبانون مین ایسا سمجہتی ہین جیسے مغربی زبانون مین اطالیہ کی زبان۔ یہہ قومین دکہن کی مشرقی جانب

ایک بڑے حصہ مین آباد ہین جسکی حدود قدیم سلطنت تلنگانہ کی حدود
سے کسی قدر مطابق ہین - اسکی شمالی مغربی حد پر وہ قومین بستی
ہین جو مرہٹی بولتے ہین - اور شمالی حد پر وہ قومین آباد ہین جنکی
زبان اُڑیا ہے مشرقی اور مغربی گہاٹون کے مابین جو سطوح مرتفعہ اور
وادیان ہین اُنکی دیسی بہاشا کانڑی زبان ہے اور یہہ ساحل مغربی پربہی
کچہہ کچہہ بولی جاتی ہے -

اس زبان کا نام قدیم سلطنت کرناٹک کے نام سے نکلا ہے اور انگریزی
اضلاع کانڑا اور کرناٹک کے نامون کا ماخذ بہی یہی ہے - لیکن طالبعلمون
کو ان نامون کے یکسان ہونے سے دہوکا کہانا نہ چاہیئے کیونکہ یہہ دونو ضلعے
کانڑی زبان کی حدود سے اکثر باہر ہین - ایسی ہی احتیاط تامل زبان
کی نسبت بہی ملحوظ رکہنی ضرور ہے جسکو اکثر ملیباری بھی کہتے ہین
حالانکہ وہ زیادہ تر ساحل کورومنڈل پر بولی جاتی ہے - تامل زبان اور
ملئی یا ملیباری زبان جو تامل کے بدلے جانے سے پیدا ہوئی
ہے یہہ دونو ہند کے کل جنوبی گوشہ مین بولی جاتی ہین جس مین دکہن کا
تیسرا اور چوتہا حصہ جو ہمنے بیان کیا داخل ہے - تامل ایک بہت شستہ
اور پاکیزہ زبان ہے اور اس مین بہت سی کتابین موجود ہین عمارات[له] کے
آثار وغیرہ جو اس سرزمین مین پہیلے ہوئے ہین اُن سے اور
یہان کی زبان سے ان روایتون کی تصدیق ہوتی ہے کہ غالباً آریا

له اول باب کی دفعہ ۹۱ کو دیکھو

کے حملہ آور ہونے سے مدتون پہلے اس زبان کے بولنے والون
نے بڑی شایستگی حاصل کرلی تہی۔

۴۴۔ ہند کی غیر آریا قومون اور زبانونکی دوسری بڑی شاخ مین
اصلی باشندون کی وہ پراگندہ ذرّیات داخل ہین جو اکثر اب دور دست
اور دشوار گزار قطعات مین رہتی ہین مثلاً شمال مشرقی سرحد کے
ناہموار پہاڑون اور ہمالہ کے نیچے کے خطّہ اور ترائی اور وسط ہند کے
بڑے بڑے جنگلون اور پہاڑیون اور دونو گہاٹون اور اُنکے متصل
کے پہاڑی اضلاع مین پائی جاتی ہین اور انہی مین ملک کی ان رذیل
قومون کو بہی داخل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جنہون نے جلاوطنی
سے غلامی کو بہتر سمجہا اور جنکا نام برہمنون نے شمالی ہند مین شودر
رکہا۔ شودرون[1] کو علٰحدہ کرکے باقی اصلی باشندے تین حصّون مندرجہ
ذیل مین منقسم ہوتے ہین۔

۴۵۔ اول وہ غیر آریا قومین جو ہمالہ کے متصل کی پہاڑیون اور وادیون
مین آباد ہین۔ یہہ تعداد مین بیشمار ہین مگران مین سے مشہور یہہ ہین۔
بوڈو۔ کوچ اور دیمل۔ جن مین گارو اور کچاری بہی داخل ہین یہہ
بنگالہ کی شمال مشرقی حد پر رہتی ہین اور لیپچا آسام مین اور لوپا
بہوٹان مین اور کرانٹی اور بہت سی اَور قومین نیپال مین۔

۴۶۔ دوسرے بہت سی وہ قومین جو وسط ہند کے جنگلون اور پہاڑیون

---

[1] پہلے باب کی دفعہ ۳ دیکہو

وسطی ہند کی اصلی قومین

مین مشرق کی جانب اڑیسہ کے جنگلون سے لیکر مغرب کی طرف گجرات کے جنگلون تک بستی ہین اور جنوب کی طرف دونو گھاٹون پر اور شمال کی طرف ان پہاڑیون پر جو بنگالہ کے جنوب مغرب مین ہین اور راجپوتانہ کی پہاڑیون پر اور بیچ کے میدانون کے اکثر حصّون پر پھیلی ہوئی ہین — ان مین اڑیسہ کی کھونڈ قوم ہے جسکی نسل ساگر اور نربدا کے قرب وجوار کے گونڈ لوگون سے بہت ملتی ہے اور چھوٹا ناگپور کے کول لوگ جنکے دو فریق ہین ایک منڈا دوسرا اوراؤن اور سنتال اور بھومج اور بنگالہ اور بہار کی اور قومین بھی انھی کی بھائی بند ہین۔ مغرب مین گجرات کے کولی اور مارواڑ کے بھیل وغیرہ اور ان کے درمیانی اضلاع مین بہڑ اور چیرو اور اور بہت سی قومین ہین ◆

جنوبی ہند کی اصلی قومین

۳ — تیسرے جنوبی ہند کے وہ اصلی باشندے جو نیلگری پربت اور دونو گھاٹون کے جنوبی حصّہ کی پہاڑیون اور وادیون مین بستے ہین۔ نیلگری پربت کی ٹوڈا قوم مشہور ہے اور اسکے سوا کوٹا اور کورمبا اور اور بہت سی قومین بھی ہین۔

پہلا باب

ہندوؤن کا زمانہ

پہلی فصل - آریا لوگون کا حملہ اور ویدون کا حال

۱- ہر ملک کی تاریخ کے عموماً دو زمانے ہوتے ہین ایک زمانہ قدیم جسکے حالات دریافت کرنے کے وسائل کم اور اکثر غیر معتبر ہوتے ہین - دوسرا زمانہ حال جسکے واقعات مفصّل اور مسلسل معلوم ہوتی ہین - پہلے کو اکثر افسانون کا زمانہ کہتے ہین کیونکہ اُس زمانہ کے حالات دریافت ہونے کا مدار اکثر قصہ کہانی اور پُرانی عام پسند حکایتون پر ہوتا ہے اور دوسرے کو تاریخی زمانہ بولتے ہین - ہند کے حالات مسلمانون کے حملہ سے پہلے کے اکثر زمانہ قدیم سے متعلق ہین کیونکہ جو واقعات ان کے حملہ سے پیشتر ہو چکے ہین اُن کا حال مسلسل معلوم نہین ہو سکتا -

اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان دونو زمانون کے بیچ کا زمانہ جسکو بعض اوقات زمانہ تغیّر و تبدّل کہتے ہین اُسکے حالات کچھہ قصّے کہانیون پر مبنی ہوتے ہین اور کچھہ تاریخی ہوتے ہین لیکن یہہ بات جسقدر اور ملکون کی تاریخ کی نسبت صادق آتی ہے اُس قدر ہند کی تاریخ کی نسبت ٹھیک نہین بیٹھتی کیونکہ ہندوؤن کے قدیم حالات کی نسبت اُنکے پچھلے زمانہ کی تاریخ کچھہ زیادہ صاف اور صحیح نہین ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ افسانون کے زمانہ کی بعضی باتین بسبب بعض اسباب

اتفاقیہ کے ایسی پوری پوری اور ٹھیک ٹھیک معلوم ہوجاتی ہین کہ اُن کو تاریخی واقعات کہنا بجا ہے اور وہ اسباب اتفاقیہ یہہ ہین (۱) عارضی میل غیر قومون کے ساتھہ جنکی تاریخ زیادہ احتیاط کے ساتھہ قائم ہے (۲) شہادت بعضے مصنفون کی جنکی کتابین نہایت معتبر سمجھی جاتی ہین (۳) شہادت کتبون کی جو دہات کے ٹکڑون اور یادگار مینارون اور عمارتون اور سکّون پر پائے جاتے ہین +

آگے چلکر معلوم ہوگا کہ ان اسباب سے تاریخ ہند کے بعض متفرق زمانون کے قدیم حالات خوب روشن اور ہویدا ہوگئے ہین

۲- دیباچہ کی جس فصل مین ہند کی قومون اور زبانون کا ذکر کیا گیا اُس مین ہم لکھہ چکے ہین کہ ہند کے اصلی باشندون کو تاریخی زمانہ سے بہت پہلے آریا قوم کے حملہ آورون نے مغلوب کرکے کسی قدر بیدخل کردیا تھا-

قدیم آریا جو اس ملک پر حملہ آور ہوئے اور جو لوگ اُن سے پہلے یہان آباد تھے ان دونو کے حالات ویدون سے جو آریا کی نہایت پرانی کتابین ہین اور مختلف آریا قومونکی زبانون کی تحقیقات سے اور غیر آریا قومین جو بالفعل ہندوستان کے بعض حصّون مین پائی جاتی ہین اُنکے اوضاع و اطوار اور رسمیات اور زبانون کے مقابلہ سے منکشف ہوتے ہین

وید چار ہین- رگ وید- یجر وید- شام وید- اتھروَن وید- اور ہر وید کے دو حصّے ہین ایک سنہتا یعنی منترون کا مجموعہ جنسے

پوجا کرنے والونکی مرادین اور حاجتین ظاہر ہوتی ہین اور اُنکے طریق معاشرت کا حال معلوم ہوتا ہے ۔ دوسرا برہمن جس مین اکثر مذہبی رسمیات کا ذکر ہے ۔ ان مین سے رگ وید جو سب سے پُرانا وید ہے اُسکے منتر بڑے پایہ کے ہین اور آریا زبانونین وہ نہایت پُرانی کتاب ہے اور یہہ وید سن عیسوی سے تخمیناً ۱۴ سو برس پہلے کی تالیف خیال کیا جاتا ہے ان تمام منترون مین اندر[1] اور اگنی[2] اور ورن[3] اور ساوتری[4] سُریا[4] متر[4] اور وایو[5] اور مرت[6] اور اُشا[7] اور اشون[7] وغیرہ دیوتاؤن کی طرف خطاب کیا گیا ہے ۔

(۳) رگ وید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہند کے اصلی باشندے جنکو اس کتاب مین دَسیو اور راکشس اور اسر اور پشاچ لکھا ہے سیاہ فام تھے اور آریا کے دیوتاؤن کی پوجا نہ کرتے تھے ان مین سے بعضی قومین بہت قوی تہین جنہون نے آریا قوم کا خوب مقابلہ کیا ۔ انہی مین سے ایک سردار کا نام سمبر تھا کہتے ہین کہ وہ چالیس برس تک پہاڑون مین حکومت کرتا رہا اور ننانوے مضبوط شہر اُسکے قبضہ مین تھے ۔ آخر کو غیر آریا قومین مغلوب ہوکر کچھہ تو پہاڑون اور بنون مین بھاگ گئین جہان آجتک پائی جاتی ہین جیساکہ دیباچہ مین بیان ہوچکا ہے اور کچھہ غالباً جنوبی ہند مین اپنی حکومت

۱ بادل کا دیوتا جسکو تمام دیوتاؤن کا راجا مانتے ہین ۔ ۲ آگ کا دیوتا ۔ ۳ جل کا دیوتا ۔
۴ یہہ تینون سورج کے نام ہین ۔ ۵ پون کا دیوتا ۔ ۶ تند ہوا کا دیوتا ۔ ۷ صبح کا دیوتا ۱۲

قائم رہین اور بڑی شایستہ ہوگئین - جو باقی رہے وہ غلام بنکر رہے اور آخر کو فتحمندون کے ساتھہ ل جُلکر حال کے زمانہ مین ہندؤن کی سب سے نیچ قوم قرار پائے -

۴ - علمِ اَلسنہ کے وسیلہ سے تحقیق ہوا ہے کہ ہند پر حملہ کرنے والے لوگ اور قدیم یونانی اور اہلِ رُوما اور اہلِ فارس اور یوروپ کی اکثر موجودہ قومین جیسے انگریز اور جرمن اور فرانسیسی وغیرہ یہہ سب ایک ہی نسل کے ہین جو آریا کے نام سے مشہور ہے - ابتدا مین یہہ سب قومین ایک تھین اور کسی ایسے ملک مین اکٹھی رہتی تھین جہان پہاڑ اور جھیلین اور جنگل کثرت سے تھے اور آب وہوا سرد تھی اور غالباً یہہ سرزمین وسط ایشیا کے پہاڑون اور جنگلون مین دریاے جیحون کے کنارون پر تھی - اول وطن مالوف کو اُن قومون نے ایک ایک کرکے چھوڑا جو یوروپ مین جاکر آباد ہوئین مگر پارسی اور ہندو آریا مدت تک اکٹھے رہ گئے آخر یہہ بھی علحدہ علحدہ ہو گئے اور ہندو آریا ہندوکش اور ہمالہ سے اُترکر ہند کے میدانون مین چلے آئے -

۵ - آریا قومین جو ہند مین آئین وہ سیکڑون برس تک جنکا ویدون مین مذکور ہے پنجاب مین آباد رہین - سرسُوَتی ندی جو کبھی ستلج اور جمنا کے درمیان بہتی تھی اور اب ریگستان مین غائب ہے اُن دونون دریاؤن سے سندہ مین جاکر گرتی تھی چونکہ اس ندی کو ہندو لوگ پوِتر یعنی پاک مانتے ہین اس سے یقین ہوتا ہے کہ اُس وقت

یہہ ندی آریا کی بڑی بڑی بستیون کے بیچ مین ہو کر گزرتی تھی اور وہ غالباً صدہا سال تک اسکے کنارون پر آباد رہے ۔

یہہ لوگ کچھہ گائے بہینس چراتے تھے اور کچھہ کہیتی باڑی کرتے تھے ۔ ان کا کسی قدر شایستہ ہونا ان باتون سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ مکانات مین رہتے تھے ۔ رتھون مین سوار ہوتے تھے ۔ جہاز چلاتے تھے ۔ زرہ بکتر لگاتے تھے ۔ تجارت کرتے تھے ۔ حکومت کا طریقہ ظاہرا ویسا ہی تھا جیسا قدیم زمانہ مین جاری تھا یعنی ہریک خاندان کا بزرگ اُسکا سردار کہلاتا تھا اور وُہی اُسکا پوجاری ہوتا تھا ۔ جس سرزمین مین آریا لوگ اپنے دیوتاؤن کی آمد و رفت خیال کرتے تھے یا یہہ جانتے تھے کہ اُسکو اُنہون نے پیدا کیا ہے اُسکا نام مَنُو نے برہما وَرت لکھا ہے ۔ غالباً اس نام سے پنجاب کا وہ کُل حصّہ مراد ہے جہان آریا ہندوستان مین آگے بڑہنے سے پہلے آباد تھے ۔

دوسری فصل
آریا کا ہندوستان فتح کرنا

آریا کا ہندوستان فتح کرنا

۸ ۔ آریا نے رفتہ رفتہ سَرَسوَتی سے آگے بڑہکر ہندوستان مین جنوب اور مشرق کی طرف اپنی فتوحات پہیلانی شروع کین ۔ یہہ زمانہ ہندوؤن کے اقبال اور بہادری کا زمانہ کہلاتا ہے اور غالباً کئی صدیون پر مشتمل ہے ۔ آریا نے اوّل اُس سرزمین پر تصرف کیا جو سَرَسوَتی اور گنگا کے بیچ مین ہے اور جسکو مَنُو نے برہم رشی دیس یعنی حکماے

علمِ آلٰہی کا ملک لکھا ہے یہہ برہمنون کا خاص ملک تھا پہر مدّہ دیس یعنی ورمیانی ملک مین پہنچے جسکی حد جمنا اور گنگا کے اتصال تک پہنچتی ہے اور جس کے جنوب مین بندہیاچل اور شمال مین ہمالہ ہے اور آخر کو اُس تمام ملک کے مالک ہوگئے جسکی وسعت بحیرہ عرب سے لیکر خلیج بنگالہ تک ہے۔ اُنہی کے نام سے یہہ ملک آریاورت یعنی آریا کا ملک کہلاتا ہے۔

۷۔ ظاہر ہے کہ جن صدیون مین آریا لوگ رفتہ رفتہ جمنا اور گنگا کی سرزمینون مین پہیلے اُس عرصہ مین اُن کے طریق معاشرت اور مذہب اور آئین مین ضرور بڑے بڑے تغیرات ہوئے ہونگے۔ اس زمانہ کے شروع شروع مین غالباً اُن مین ویدون کے زمانہ کیسی سادگی قائم تھی یعنی ہر ایک گہرانے کا بزرگ اُسکا سردار اور پیشواے دین ہوا کرتا تھا لیکن جب لڑائی کی ضرورت کے سبب رفتہ رفتہ کئی کئی قبیلے باہم متفق ہوتے گئے تو اُن مین سے بعض قبیلون کے سردار اورونکی نسبت زیادہ طاقتور ہوکر راجا کہلانے لگے اور اُنہون نے اپنے قبیلون کے پروہت ہونے سے کنارہ کیا اور اپنی عوض اورون سے یہہ کام لینے مین آرام دیکھا یہہ عوضخدمت آہستہ آہستہ موروثی پروہت ہوگئے اور غالباً برہمنون کے پروہت ہونے کا طریق اسیطرح اس زمانہ مین نکلا۔ کچہہ شک نہین کہ اول اول برہمن لوگ سپاہ پیشہ جماعت یعنی چہتریون کے مطیع رہے اور جب تک آریا کو ہندوستان

علوم مذہبی اور پروہتانی کا عروج

کی تسخیر مین لڑائیان اور ہنگامے پیش آتے رہے یہی صورت رہی لیکن جب آریا لوگ اس نئی سرزمین مین امن اور آسایش کے ساتھہ آباد ہو گئے تو برہمنون نے چھتریون کے حقوق اور اختیارات پر دست اندازی کرنی شروع کی اور آخر کو اُنپر غالب آگئے۔
غالباً برہمنون نے چھتریون کو سالہا سال مین مغلوب کیا ہوگا لیکن افسانون مین یون لکھا ہے کہ اُنھون نے ایک ہی خونریز لڑائی مین یہہ بات حاصل کرلی تھی۔ کہتے ہین کہ چھتریون نے ایک قوم کو جو بھرگو کہلاتی تھی ہلاک کرڈالا تھا اسکے عوض مین پرسرام نے چھتریون کی کُل قوم کو اکیس بار نیست کیا۔ اس بیان مین صریح مبالغہ پایا جاتا ہے شاید اصل حقیقت یہہ ہوگی کہ جن چھتریون نے برہمنون کا طریق قبول کرنے سے انکار کیا اُن کو برہمنون نے یا تو مغلوب کرکے مار ڈالا یا دیس سے نکال دیا۔

۸- آریا نسل کے قدیم ہندوونکی زبان یعنی سنسکرت جسکی سب سے پہلی صورت ویدون مین پائی جاتی ہے دنیا کی نہایت پاکیزہ اور کامل زبانون مین سے ہے شمالی ہند کی اکثر موجودہ زبانون کا ماخذ یہی ہے مہابھارت اور رامائن جو ہندوون کی رزمیہ نظم کی دو بڑی مشہور کتابین ہین اُنکی زبان نہایت شستہ اور عمدہ سنسکرت ہے۔

۹- جو حالات ان کتابون مین درج ہین وہ ہندوون کی بہادری

لہ دیباچہ کی دفعہ ۱۱ کو دیکھو

کے زمانہ مین واقع ہوئے ہونگے - انکی تاریخ اور سنہ ٹہیک ٹہیک معلوم نہین ہوتے اور ان نظمون مین بہت سی باتین بڑہا کر اکثر واقعات مبالغہ کے ساتھ لکھے ہین[1]

تیسری فصل

مہابہارت کے قصّے

مہابہارت مین اصل قصہ پانڈوون اور کوروون کی لڑائی کا ہے

۱- مہابہارت قصّون کا ایک بڑا ذخیرہ ہے جس مین ایک لاکہہ اشلوک ہین - اس کتاب کو بیاس جی کی تصنیف بتاتے ہین لیکن بیاس کے معنی صرف ترتیب کرنے والے کے ہین اسیلئے بعض محققون کی یہہ رائے ہے کہ یہہ کسی خاص شخص کا نام نہین - ویدون کے مولف کو بہی بیاس ہی کہتے ہین -

مہابہارت مین اصل قصہ تو اُس بڑی لڑائی کا ہے جو پانڈوون اور کوروون مین ہوئی مگر اسکے ضمن مین اور بہی داستانین بیشمار ہین -

مہابہارت کی بڑی لڑائی کا قصہ یہہ ہے -

ایک راجاؤن کا خاندان جسکو چاند کی اولاد بتاتے ہین اور جو اسی سبب سے چندر بنسی کہلاتا ہے پریاگ یعنی الہ آباد سے ہستناپور چلا آیا تہا - یہہ شہر گنگا[2] کے کنارے دہلی سے کچہہ بہت دور نہ تہا بہرت اس شہر کا راجا تہا اُسکی چہٹی پشت مین دو بہائی ہوئے چہوٹا پانڈو اور بڑا دہرت راشٹر - پانڈو کچہہ عرصہ تک نیکنامی کے

[1] دفعہ ۱۱ کو دیکہو۔ [2] دفعہ ۱۱۰ کو دیکہو

ساتھہ حکومت کرتا رہا لیکن آخر کار راج چھوڑا اور اپنی رانی اور پانچون بیٹون یعنی پانڈوون کو ساتھہ لے کوہ ہمالہ کے بنون مین چلا گیا۔

بہائی کے چلے جانیکے بعد دہرت راشٹر راج گدی پر بیٹھہ گیا۔ تہوڑے دنون بعد پانڈو نے وہین بنون مین وفات پائی اور اُسکی رانی کنتی اور پانچون بیٹے یدہشٹر۔ بہیم۔ ارجن۔ نکل اور سہدیو ہستناپور مین اپنے چچا راجا دہرت راشٹر کے پاس چلے آئے۔ اس راجا کے سو بیٹے تھے جو کورو کہلاتے تھے۔ ان مین سب سے بڑے کا نام دُریودہن تہا۔ پانڈوون اور کوروون مین باہم بڑا رشک تہا اور وہ اس سبب سے اور بہی زیادہ بڑہ گیا کہ یدہشٹر کو اُسکے چچا یعنی راجا نے جو آپ اندہا ہوگیا تہا یوراجا یعنی ولیعہد مقرر کردیا۔ ان سب لڑکون کا اتالیق دُرُدن آچارج نام ایک برہمن تہا پنچال کے راجا نے اُسکی کچہ توہین کی تہی اسلئے ہستناپور مین رہنے کو چلا آیا تھا۔

آخر باہمی رشک اسقدر بڑہ گیا کہ راجا دہرت راشٹر نے یہی صلاح دیکھی کہ پانڈوون کو وارناوت یعنی الہ آباد بہیجدیجے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہان بہی اُنکے چچا زاد بھائی دُریودہن نے اُنکا پیچھا نچھوڑا اُن کے واسطے لاکہہ کا گہر بنوایا اور یہہ ارادہ کیا کہ اُسے آگ لگواکر پانڈوون کا نام ونشان مٹادیجے۔ وہ اسبات کی خبر پاتے ہی بہاگ گئے اور اس اغواہ کے سبب کہ وہ آگ مین جل بہن گئے ان کو صحیح سلامت نکل جانے کا موقع مل گیا۔

اسی عرصہ مین پنچال کے راجا دُرُوپدنے اپنی قبول صورت بیٹی دُروپدی کا سوئمبر رچایا - پانڈو بہی وہان پہنچے - دُرُوپدی ارجن کے ہاتہہ آئی اور پانچون بہائیونکی بیوی بنی - ایسی زبردست قرابت کے سبب کورووّن نے پانڈووّن کو ہستناپور کی ریاست کا ایک حصہ دینا قبول کرلیا - چنانچہ جس جگہہ اب شہر دہلی آباد ہے وہان اُنہون نے شہر اِندرپرسٹ بسا کراپنا دارالسلطنت قائم کیا -

اب یدہشٹر نے جو پانڈووّن مین سب سے بڑا تہا گرد وپیش کے دشمنون پر غالب آکراپنی خود سر حکومت ثابت کرنے کو راجسوجگ[1] کرنا چاہا - کورووّن کا رشک اُنکی یہہ شان وشوکت دیکھکر دوبالا ہوگیا - دریودہن نے یدہشٹر کو جوا کہیلنے کے لئے بلایا - اُس نے آکر جو کچہہ تہا سب ہاردیا یہانتک کہ اپنے تئین اوراپنی بیوی دروپدی کو بہی داؤ پر لگا کر ہار گیا کورووّن نے بازی جیت کر دروپدی کی بڑی بے عزتی کی آخر کوراجا دہرت راشٹر جو بڈہا اورنابینا ہوگیا تہا اُسکے کہنے سے دروپدی کو پانچون پانڈووّن کے ساتہہ جانے دیا اوروہ سب بارہ برس کے لئے وطن چہوڑکر بنون مین چلے گئے - ترکِ وطن سے تیرہوین برس وہ شہر وراٹ مین بہیس بدلکر آئے اور وہان کے راجاہ کو کورووّن کی ساتہہ لڑنے مین مدد دی - ہری کرشن جو وشن کے اوتار تسلیم ہوکر پوجے جاتے ہین اوراول درجہ کے بہادر یا دیوتا کہلاتے ہین مختلف اوقات

[1] دفعہ ۴۴ کو دیکھو

مین پانڈوون کے حامی اور مددگار رہے - مہا بہارت مین سری کرشن کے کام ایسے بڑے بڑے مذکور ہین کہ بعض اوقات اصل ممدوح اس کتاب کا انہی کو خیال کرتے ہین - ہرچند انہون نے چاہا کہ ان چچیرے بہائیون مین اتفاق کرادیجے لیکن کچہہ سودمند نہوا آخروہ معرکہ گرم ہوا جسکا مہا بہارت مین بیان ہے +

دونو فریق کا اپنے اپنے مددگارون سمیت کروچہتر کے میدان پر مقابلہ ہوا - سری کرشن اور وراٹ اور پنچال کے راجا پانڈوون کے حامی تہے اور درون آچارج اور سندر کا راجا کورون کے مددگار تھے - ان کے سوا اور اکثر راجا ایسے تھے جو دونو مین سے ایک نہ ایک فریق کے ساتہی ہوکر جنگ مین شامل ہوئے تہے +

اٹہارہ دن تک لڑائی کا بازار گرم رہا سب کورو میدان جنگ مین کام آئے صرف تین شخص زندہ بچے اور لڑائی ختم ہوگئی مگر ان تینون نے اگلی رات پانڈوونکی فوج کو دغا سے سوتے مین قتل کرڈالا صرف پانچون پانڈو اور انکی بیوی درو پدی سلامت بچی - بہرحال کہیت پانڈوون کے ہاتہہ رہا اور ید ہشٹر ہستناپور اور اندپرست دونو جگہہ کا راجا ہوا لیکن ان کو اپنے تمام رشتہ دارونکے مارے جانے کا بڑا قلق ہوا اور اسلئے راج کو چہوڑ جورو سمیت کوہ ہمالہ پر چلے گئے جہان سے اندر انکو آسمان پر لے گیا +

۱۱ - مہا بہارت مین اور ہی بہت سی مشہور داستانین ہین کروچہتر

کی لڑائی شروع ہونے سے پہلے جو حکیمانہ گفتگو سری کشن اور ارجن مین ہوئی ہے وہ بہگوت گیتا کہلاتی ہے اس مین جوگ کے مسائل کی شرح ہے اور غالباً مہابہارت مین پیچہے داخل کی گئی ہے

ایک اور دلچسپ داستان ساوتری کا قصہ ہے جس مین یہہ مذکور ہے کہ ساوتری اپنے خاوند ستیون کی عاشق زار تہی اور اس نے جم راج یعنی موت کے دیوتا کی منت سماجت کرکے اپنے خاوند کی جان بخشی کرائی اور اسکو ٹکی اجل سے بچایا

ان داستانون مین راجا نل[1] اور دمن کا عمدہ قصہ نہایت مشہور ہے دمن ملک ودربہہ یعنی برار کے راجا بہیم کی بیٹی تہی جسکی حسن وجمال کا شہرہ تہا اور اسکے پاس ہی ایک ریاست نشد نام تہی وہان کا نوعمر راجا نل تہا یہہ دونو ایک دوسرے پر عاشق تہے اور چار دیوتا بہی دمن پر فریفتہ تہے مگر سویمبر کی بازی مین وہ راجا نل ہی کے ہاتہہ آئی اس سبب سے کالی دہٹ کو بڑا رشک ہوا جسکے فریب مین آکر نل نے اپنا تمام مال ومتاع جوئے مین ہار دیا اور مایوس ہوکر بنون مین چلا گیا اسکی وفادار بیوی دمن اسکے ساتہہ گئی لیکن اس دہٹ کے اغوا سے راجا اسے جنگل مین چہوڑ کر چل دیا۔ اس قصہ مین دمن کی دشت نوردی اور پہر اپنے باپ کے ہان واپس پہنچنا اور نل کے تلاش کرنے اور آخر کار دونو کی ملاقات ہونے اور عیش وعشرت سے بسر کرنیکا ذکر ہے

[1] دفعہ ۳۰ کو دیکہو

ہری بنس یعنی خاندان وشنو مہابہارت کا ایک قسم کا ضمیمہ ہے جس مین سری کرشن کی اولوالعزمی اور اُنکے خاندان کی سرگزشت کا بیان ہے لیکن اسکے شروع مین دنیا کی پیدایش اور رشیون اور بادشاہون کے خاندانون کا حال بہی لکہا ہے

مہابہارت مین ایک اَور قصہ منو کے طوفان کا مذکور ہے وہ حضرت نوح کے طوفان سے بہت مطابقت رکہتا ہے سکنتلا کا حال بہی جس سے پچہلے زمانہ مین کالی داس شاعر نے اپنے ایک ناٹک کو زینت دی ہی مہابہارت مین بطور ایک داستان کے لکہا ہوا ہے اور اسکے سوا اَور بہی بہت سے قصّے مین غرض تقریباً پونی کتاب ان داستانون ہی سے بہری ہوئی ہے۔

چوتھی فصل - رامایَن

رامائن کے واقعات

۱۲- جو معرکے مہابہارت مین مذکور ہین اُنکے مواقع اکثر ہندوستان کے شمال مغرب مین تہے مگر جن کا رامایَن مین ذکر ہے اُن کے مقامات اُنکی نسبت دور تک پہیلتے ہین رامایَن سے معلوم ہوتا ہے کہ اجودہیا اور متہلا جو اب اودہ اور ترہت کے نام سے مشہور ہین صرف یہی سیرحاصل اور زبردست ریاستین آریا ہندوون کے قبضہ مین نہین بلکہ وہ گونڈوانہ کے جنگلون اور دکہن تک پہنچگئے تہے اور لنکا پر بہی حملہ آور ہوئے تہے یہہ امر اسبات کی ایک دلیل ہے کہ جن واردات کا

سلہ دفعہ ۱۱۰ کو دیکھو

اس کتاب مین مذکور ہے وہ غالباً اُن واقعات سے پیچھے کے ہین جنکا مہابہارت مین ذکر ہے۔

مصنف

۱۳- اس کتاب کا مصنف بالمیک شاعر ہے بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ وہ اس کتاب کے ممدوح یعنی رامچندر کے زمانہ مین تھا

راجہ رامچندر جی کا حال

۱۴- رامچندر جی جنکو وشن کا اوتار سمجھکر ہندو لوگ پرستش کرتے ہین شہر اجودہیا کے راجا جسرتہہ کے بڑے بیٹے تھے یہہ شہر اُسوقت مین بہت سیر حاصل اور آباد تہا- ابتدا اس خاندان کی راجا اکشواکو سے ہوئی جسکو سورج کی اولاد بتاتے ہین اور اسی وجہ سے یہہ سورج بنسی خاندان کے راجا کہلاتے ہین رامچندر جی کے ایک بہائی لچھمن جی اور دو اَور سوتیلے بہائی تھے جن مین سے ایک کا نام بہرت تہا- بہرت راجا جسرتہہ کی دوسری رانی کیکئی سے تہا متہلاپوری کے راجا جنک کے ہان مہادیو کی ایک بڑی کمان تہی اس راجا نے جسکی بیٹی سیتا بڑی حسین تہی عہد کیا تہا کہ جو شخص اس کمان کو توڑدیگا اُسی کے ساتہہ سیتا کی شادی کرونگا- رامچندر جی نے اس کمان کو توڑکر سیتا کو جیت لیا راجا جسرتہہ اپنے بیٹے کی بہادری کا حال سنکر نہایت خوش ہوئے اور بڑی دہوم کے ساتہہ اُنکی شادی رچائی اور اُنکے بہائیونکی شادی متہلاپوری کے راجا کی اَور تین راج کنواریون سے کردی اور پہر اجودہیا مین آکر رامچندر جی کو یوَوراجا یعنی ولیعہد مقرر کرنیکا ارادہ کیا

رامچندر جی کا بن باس

۱۵- اسوقت ایک بد نہاد لونڈی اس خوشی مین خلل انداز ہوئی
اُس نے رانی کیکئی کو رشک دلایا اور سمجہایا کہ تو راجا سے یہہ کہہ کہ
یُوَٹْ راجا میرا بیٹا بہرت ہو راجا جسرتہہ نے کبہی پہلے کیکئی سے یہہ
وعدہ کیا تہا کہ جو وچن تو مجہہ سے مانگے گی مین پورے کرونگا اب رانی
نے پانو پہیلائے اور کرودہ گہر مین خفا ہو کر جا پڑی اور گریہ و
زاری کرنے لگی آخر راجا لاچار ہو کر نہایت بیزاری کے ساتہہ اسبات پر
راضی ہوا کہ رامچندر جی کو چودہ برس کا بن باس ہو اور بہرت یُوَٹْ راجا
بنایا جائے -

رام چندر جی اپنی سعادت مندی سے باپ کا حکم بجالانے کو تیار ہوئے
اور اپنی ما کوشلیا اور رانی سیتا اور بہائی لچہمن کی تشفی کرنے لگے
لچہمن اور سیتا نے اُنکی مفارقت گوارا نکی اسلیئے وہ انکو ہمراہ لیکر
شہر سے چلے اور لوگون نے چارون طرف سے آہ و نالہ کا شور بلند کیا

رامچندر جی کی آوارہ گردی

۱۶- رامچندر جی کے ایام بن باس کی ایک ایک بات کا حال مشہور ہے
اور جہان جہان اُنکے قدم پہنچے ہین وہان آجتک ہزارون لوگ
جاترا کے لیئے جاتے ہین وہ اول گہاگرا ندی کے کنارہ سے گومتی
کے کنارہ اور پہر وہان سے آلہ آباد کے قریب گنگا کے کنارہ پہنچے
اور یہان سے بندیل کہنڈ کو گئے اس جگہہ رامچندر جی کے بہائی بہرت
جی جنہون نے راج سے انکار کیا اور کیکئی کی فطرتون کو برا سمجہا محبت
سے اُن کے پاس آئے اور باپ کے مرنے کا حال بیان کرکے اُنکی

منت سماجت کی کہ اُسکے لئے چلئے اور راج کیجئے - لیکن رامچندر جی نے اس بات کو منظور نہ کیا اور کہا کہ باپ کے حکم کی بجا آوری فرض ہے اور دس برس تک ڈنڈک بن مین جس سے غالباً وسط ہند کے جنگل مراد ہین سیتا جی اور لچھمن جی لہ سمیت ایک ایک منی کی منڈہی دیکھتے پہرا کئے

راون کا سیتا جی کو لیجانا

۱۷ - آخر کو اگست منی نے جسکا نام مشہور و معروف ہے ایک کمان اور اَوزار ہتیار عجیب و غریب صنعت کے اُنکو دیے اور یہہ کہا کہ بن باس کے باقی ایام گوداوری کے کنارہ پر جنستہان میں بسر کرو ان بنون مین اُن دنون رکہشس اور بندر بستے تھے جن سے غالباً اُس ملک کے اصلی باشندے عہ مراد ہین اُن رکہشسون مین کی ایک عورت رامچندر جی پر عاشق ہو گئی اُنہون نے اُسے کچہہ مونہہ نہ لگایا بلکہ لچھمن جی نے اُسکی ناک کاٹ ڈالی اسلئے وہ اپنے بہائی راوَن کے پاس جو لنکا کا راجا تھا گئی اور اُس سے کہا کہ تو رامچندر جی سے بدلا لے چنانچہ راوَن فریب سے سیتا جی کو جو ایک پارسا عورت تہی اُڑا کر لنکا کو لیگیا اور اپنے محل مین جا اُتارا -

رامچندر جی کا لنکا پر حملہ کرنا

۱۸ - رام چندر جی یہہ خبر سنکر راوَن سے لڑنے چلے جٹاگوگدون کا راجا اور سُگریو بندرون کا راجا اور اُسکا سپہ سالار ہنومان اُنکے حامی بنے - ان نامون سے بیشک اُس رابطۂ اتحاد کیطرف اشارہ ہے

لہ دفعہ ۱۰ کو دیکھو

عہ دفعہ ۳ کو دیکھو

جو کہ رام چندر جی یعنی جنوبی ہند پر حملہ کرنے والے آریا اور وہان کے اصلی باشندون مین قائم ہوگیا تھا۔ غرض کہ دیوتاؤن اور بندرون کی مدد سے ہند اور لنکا کے مابین جو آبنا ہے ہے اُسپر پل بندہ گیا اور جب کئی لڑائیون کے بعد راون مارا گیا تو سیتا پھر رامچندر جی کے ہاتھہ آگئی سیتا اپنی عفت اور پارسائی ثابت کرنے کے لئے آگ مین گری اور رام چندر جی نے اُسے اگنی دیوتا کے حکم سے خوشی خوشی قبول کر لیا اور پھر اپنے بھائی اور بیوی اور رفیق بندرون اور راون کے بھائی سمیت جو ان سے مل گیا تھا فتح اور ظفر کے ساتھہ اجودھیا مین آئے جب یہان پہنچے تو بھرت جی نے بہت خوشی سے اُنکا استقبال کیا اور راج پاٹ سب اُنکے حوالہ کر دیا۔

پانچوین فصل

مہابھارت اور رامائن سے تاریخی واقعات کیا کیا معلوم ہوتے ہین

ان قصون کی بنا واقعات پر ہے

۱۹- جس طرح مہابھارت مین درحقیقت اُن واقعی جھگڑون کا بیان ہے جو ہندوستان کی فتح کے وقت آریا حملہ آورون مین باہمدگر یا اُن مین اور اصلی باشندون مین واقع ہوئے اسیطرح رامائن کے قصے کہانیون مین بیشک اُس حملہ کا ذکر ہے جو درحقیقت اگلے زمانہ مین ایک آریا فتحمند نے جنوبی ہند اور لنکا پر کیا لیکن ان فتوحات کا کوئی حصہ آریا کے پاس نہین رہا کیونکہ اس زمانہ سے پیچھے تک یعنی ان

مہابھارت اور رامائن کے زمانون کا مقابلہ

عیسوی سے پانسو چھیالیس برس پہلے لنکا مین راکہشس ہی رہتے تھے
اور راکہششون سے غالباً مراد وہ اصلی باشندے ہین جو آریا کے مطیع
نہین ہوئے کہتے ہین کہ اُنکو پیچھے ایک جنگجو ہندو بجے نے مغلوب کیا
ہند کے جنوبی کنارہ پر جو دراوڑ قومین آباد ہین اُن مین اب بھی ایسے
قدیم خاندان پائے جاتے ہین جو اکشواکو یا اکاکو کے لقب سے مشہور ہین
اور اکشواکو رام چندر جی کے آبا و اجداد مین سے تھا

۴۰- دفعہ ۹ مین بیان ہو چکا ہے کہ جن واقعات کا اُن کتابون مین
مذکور ہے اُنکا ٹھیک زمانہ معلوم نہین کہ ہندوؤن کے زمانۂ
بہادری مین کب کب واقع ہوئے غالباً مہابھارت کے بعضے حصّے
رامائن سے پیچھے کے تالیف ہین لیکن عموماً تاریخی حالات جو اُسکے
افسانون سے نکلتے ہین غالباً بہت پہلے کے ہین مگر اکثر ہندو جو
عالم فاضل ہین اس رای سے اتفاق نہین کرتے وہ صرف یہی نہین
سمجھتے کہ رامائن مہابھارت کی نسبت زیادہ پُرانی کتاب ہے بلکہ یہہ بھی
یقین کرتے ہین کہ اُس مین اُسکی نسبت حالات بھی پہلے کے ہین لیکن
معلوم یہہ ہوتا ہے کہ جس زمانہ کا مہابھارت مین مذکور ہے اُس مین
آریا لوگ گنگا اور جمنا کے اوپر کے حصّونکی سرزمینون مین اکثر آباد تھے
برخلاف اسکے رامائن کے زمانہ مین وہ اودہ پر بخوبی قابض تھے اور
ہند کے جنوب مین اپنی فتوحات پھیلاتے جاتے تھے ٭

۴۱- لوگون کے خصائل اور عادات جو مہابھارت مین لکھے ہین انسان کی

ابتدائی حالت کے معلوم ہوتے ہین اس زمانہ مین ہر گھرانے یا قبیلہ
کا سردار اُسکا حاکم ہوتا تہا اور وہ جو چاہتا تہا سو کرتا تھا مگر اُسکی حکومت
نرم ہوتی تہی اور گہرون کا انتظام سیدھا سادہ ہوتا تہا جن لوگون کو
ان قصون مین راجا لکہا ہے وہ بہی مویشی چراتے تھے اور بنون کو جلا
جلا کر زمین آباد کرتے تھے اوقات مقرری پر اپنے ریوڑ کے جہڑون
پر نشان کرتے تھے اور کسانون اور دہقانیون کے اکثر معمولی
کام برابر کرتے رہتے تھے اُن کا کھانا بھی سیدھا سادہ ہوتا تھا
مان یا بیوی کھانا پکاتی تھی اور عورتین انکساری سے مردون
کے بعد کہانا کھاتی تھین ضیافتون مین گوشت اور شراب بہی ہوتی
تھی ایک کُنبے کے سب لوگ ایک ہی جگہہ تربیت پاتے تھے اور
کہیتی اور مویشی کو دشمنون اور قزاقون سے بچانا سیکہتے تھے اسلئے
سب کے سب مُشت زنی اور کُشتی اور تیر اندازی اور گوپیا پہرانا
اور پہندا ڈالنا اور اُس زمانہ کے انگہ ہتیارون کا استعمال کرنا
خوب جانتے تھے اِن باتون کے سوا اُس جنگ و جدال کے زمانہ
مین یہہ دستور بھی تھے کہ (۱) جو شخص کسی عورت کے خاوند کو مغلوب
کرلیتا وہ اُس عورت کو جیت کرلیجاتا (۲) جو کوئی کسی کو لڑنے کے لئے
ٹوکتا اُس سے لڑنا واجب ہوجاتا تہا اور دو لڑنے والون مین تیسرا
شخص مداخلت نکر سکتا تھا موت کو بیعزتی سے بہتر سمجہتے تھے اور
انتقام لینا کسی نہ کسی قدر ثواب مین داخل تھا ستی ہونیکی رسم جو

مہابھارت اور راماین مین مذکور زمانون کا زمانہ

پچھلے زمانہ مین نکلی اسکی وجہ یہہ معلوم ہوتی ہے کہ لوگ یقین کرتے تھے کہ پیاری استری کے ساتھہ ہونے سے مردہ کی روح کو آرام پہنچتا ہے لیکن اس رسم قبیح کا رواج غالباً کئی صدیون بعد تک نہ ہوا تھا نہایت مبتذل رسم اُس زمانہ کی یہہ ہے کہ ایک عورت کئی کئی مردون کے ساتھہ بیاہی جاتی تھی جیسا دروپدی کے حال سے ظاہر ہوتا ہے[۱] اور قمار بازی کثرت سے ہوتی تھی۔

۲۲ — جن زمانون کا مہابھارت اور راماین مین مذکور ہے اُن مین بہت سے برس بلکہ شاید کئی صدیون کا پس وپیش ہے اسی بیچ کے زمانہ مین آریا ہندو ہندوستان کو فتح کرکے یہان بخوبی قائم ہوئے اس زمانہ کا حال بجز اُن باتون کے جو اُن کتابون کے بعض اشارون سے مفہوم ہوتی ہین مطلق معلوم نہین۔ مہابھارت کی بہت سی داستانین جو غالباً اُس مین پیچھے داخل کی گئی ہین وہ زمانہ مذکور کے حال سے متعلق معلوم ہوتی ہین اُن مین یہہ حال ہے کہ بھادر آریا سیاہ فام اصلی باشندون سے جنکو بعض جگہہ دَیت اور اَسُر کہا ہے اور اکثر راکھشس اور ناگون سے تعبیر کیا ہے لڑائیان لڑ رہے ہین۔

---

[۱] یہہ سچ ہے کہ پانڈو کی پیاری رانی مادری یہہ جتانے کو کہ مجھکو راجا بہت چاہتا تھا اپنے خاوند کے ساتھہ ستی ہو کر جل گئی لیکن یہہ حال اصل قصہ مین پیچھے داخل کیا گیا ہے اور مہابھارت کی اور کسی داستان مین اس کی کوئی تمثیل نہین پائی جاتی ۱۲

[۲] دفعہ ۱۰ دیکھو ۱۲

[illegible]

۴۳ - راماین مین مہابہارت کی نسبت لوگون کی عادت کو زیادہ شائستہ اور عیش و آرام کی طرف مائل لکھا ہے اسوقت مین وہ قدیم سادگی کی باتین نہ تہین کہ ہر ایک خاندان کا بزرگ اُسکا سردار مانا جائے اور گھرون کا انتظام تکلف سے خالی ہو - گو حالات مبالغہ سے بہرے ہوئے ہین لیکن اس مین شک نہین معلوم ہوتا کہ مہاراجاؤن کے ہان دولت بہت تہی اور عیش و عشرت کا بازار گرم رہتا تہا - اس زمانہ مین ایک عورت کی کئی مردون سے شادی ہونیکی رسم ہی بالکل اُٹہہ گئی تھی مگر سوئمبر رچانے کا طریقہ ابتک چلا جاتا تہا اور ایک ایک مرد کئی کئی استریان کرنے لگا تہا بلکہ ایک مرد ایک استری کر لینے پر ہی قناعت کرنے لگا تھا چنانچہ رام چندر جی نے سیتا جی کے سوا دوسری استری نہین کی اور رامائن کا بڑا مطلب یہی معلوم ہوتا ہے کہ راجا جسرتھہ کے کئی رانیان کرنے سے جو اُسکے خاندان مین جھگڑا کھڑا ہوا اسکی خرابیان ظاہر کیجائین

سوئمبر – [illegible]

۴۴ - اب وہ بڑی بڑی رسمین بیان کیجاتی ہین جنکا ذکر ان کتابون مین اکثر آیا ہے سوئمبر یعنی یہہ رسم کہ عورت اپنے خواستگارونکی جماعت مین سے جسے چاہے علانیہ پسند کر لے ویدون کے قدیم سے قدیم زمانہ مین کچھہ کچھہ جاری تھی چنانچہ لکھا ہے کہ اسیطور پر تہون کی دوڑ مین دو اشونون کے ہاتہہ ایک بیوی آئی - اسیطرح

---

۵۱ دفعہ ۴۴ کو دیکھو

دروپدی پانڈوون کے ہاتھہ آئی اور تیراندازی کی بدولت یہان ستی
دریودھن کو ملی اور نل نے دمن کو جیتا - یہہ رسم اسطرح پرتہی کہ
جب لڑکی بیاہنے کے قابل ہوتی تھی تو اُس کا باپ جن خواستگارون
کو اپنی لڑکی کے قابل سمجہتا تہا اُن سب کو ایک محفل مین بلاتا تھا جو
شخص اُن مین سے زور اور ہنر کی آزمائش مین سبقت لیجاتا تھا
وہ منتخب ہوکر لڑکی کا خاوند ٹہیرتا تھا - یوروپ کے زمانہ شجاعت
مین جو سوارونکی نیزہ بازی کا رواج تھا وہ سوئمبر کی بدلی ہوئی صورت
معلوم ہوتی ہے راجسوجگ کچہہ تو راجا کی تخت نشینی یا گردو پیش
کے راجاؤن پر غالب آنیکی مبارکباد کا جشن ہوتا تہا اور کچہہ مذہبی قربانی
ہوتی تھی - قربانی یہہ تہی کہ جانورون کو ذبح کرکے ہوتے تھے اور پہر
منتر پڑہکر دیوتاؤن کو بہوگ لگاتے تھے اور ضیافت مین رشتہ دارون
اور ہمسایون اور خراج گزار راجاؤن کو یہہ گوشت کھلاتے تھے
اشومیدہ جگ یعنی گہوڑے کی قربانی وہ راجا کرتا تھا جسکو یہہ
جتانا منظور ہوتا تہا کہ مین سب راجاؤن پر غالب ہون یہہ جگ
راجسوجگ سے بڑہکر تھا ایک گہوڑا اسکی پایا جسکا رنگ مہتاب
جیسا سفید ہو اور دُم زرد اور دایان کان سیاہ ہو بہت سے پوجا کچہہ
رسمیات کے بعد راجا اُسکو مطلق العنان کردیتا تھا اور اُس دن سے
لیکر سال بہرتک وہ راجا اپنی سپاہ سمیت گہوڑے کے پیچھے پیچھے
پہرتا تہا یہہ رسم گیا تہی گویا اُن راجاؤن سے لڑائی مانگنی تھی

جنکی قلمرو مین وہ گھوڑا گزرتا تھا اگر یہہ راجا سب راجاؤن پر جو برسر مقابلہ آتے یا گھوڑے کو لے لینا چاہتے غالب آجاتا تو فتح اور ظفر کے ساتھہ سال بہر بعد اپنے ملک کو واپس آجاتا اور سب مغلوب راجا اسکی ہمرکاب ہوتے اور وہ گھوڑا قربانی مین چڑہایا جاتا اور ایک دہوم دہام کی ضیافت ہوتی جس مین راجا اور اُسکے نہایت معزز مہمان گھوڑے کا گوشت تناول کرتے ۔

چھٹی فصل ۔ برہمنونکا عروج ۔ منو کی قوانین

برہمنون کا عروج

۴۵ ۔ جس زمانہ کا حال مہابھارت اور رامایَن مین مذکور ہے اور جس مین آریا نے ہندوستان کو فتح کیا اُس مین برہمن صرف جانورون کی قربانی کرایا کرتے تھے اور اُس وقت تک امور ملکی مین کچھہ دخل نہ رکھتے تھے آریا ہندؤون کی سلطنتون کے عروج مین برہمنون نے اپنی بزرگی قائم کرنے کے لئے جو کبھی کچھہ ہاتھہ پانو مارے تو راجاؤن کیطرف سے سخت مزاحمت ہوئی اگلے وقتون مین راجا مہاراجا اپنے گھرون مین پروہت کا کام آپ کرتے تھے اور بیاہ شادی کی رسمیات دلہن کا باپ کراتا تھا لیکن جب رفتہ رفتہ آریا قوم کی فتوحات کو قیام ہوتا گیا اور عیش وعشرت اور دولت کی ترقی ہونے لگی تو قربانیان بہی بڑی بڑی ہونے لگین اور مذہبی رسمیات کا انصرام راجا لوگ اپنی عوض برہمنون سے کرانے لگے اسطرح لوگ برہمنون کو

دیوتاؤن سے گفتگو کرنے کا وسیلہ خیال کرنے لگے وہ علم نجوم جانتے تھے اسلیئے اُن باتون کا دعوے کرنے لگے جو انسان کی قدرت سے باہر ہین اور آخر یہہ کہنے لگے کہ ہم برہما یعنی خالق کے مُنہہ سے نکلے ہین اور اُس کو وید کے سب دیوتاؤن سے بزرگ اور برتر ماننے لگے اور اَور دیوتا جنکو لوگ مانتے تھے اُنکی عظمت گھٹانے کے درپے ہو گئے نئے نئے مذہبی مسائل مقرر کیئے اور اَور بیشمار رسمین پوجا پاٹ اور اشنان دھیان کی نکالین۔ کیا شادی کیا غمی کیا پیدایش ہر موقع پر اُنکا ہونا ضرور ٹھیرا۔ ہر شخص کی عمر کی درازی اور اقبالمندی۔ تخم ریزی کے لئے نیک ساعت معلوم کرنی پیداوار کا افراط سے ہونا۔ ہر امر مین کامیابی حاصل کرنی۔ کوؤن کی صفائی۔ بنیادون کی استواری۔ ہر بلا کا رد کرنا۔ سب باتون کا مدار انہی کی دعا اور منتر پر تھا اسیطرح رفتہ رفتہ لوگون کے دلون مین اُنکی وہ تعظیم و تکریم سما گئی جسکا مذکور منو کے دہرم شاستر مین ہے اور جسکے سبب وہ ایسے خودسر پروہت بنگئے کہ اُنکی نظیر تاریخ مین کہین پائی نہین جاتی۔ رہی یہہ بات کہ برہمنون کو کبھی اُس زمانہ مین بھی جسکا مذکور منو شاستر مین ہے حقیقت مین اُتنا اقتدار حاصل ہوا یا نہین جتنا اُنکی ذات کے ساتھہ منسوب کیا گیا ہے سو اس مین بہت کلام ہے لیکن اس مین کچھہ شک نہین کہ اُن کا اقتدار بہت بڑہگیا تھا۔

۴۶ — منو کے قوانین ہی ایک اسمرتی یا دہرم شاستر ہین[1] یہہ قوانین برہمنون کا اقتدار بخوبی قائم ہونے سے بہت پیچھے تالیف ہوئے ہین اور یہی وجہ ہے کہ ان مین ہر طرح اُنکی طاقت کو بڑہایا ہے ان سے ہند کی عام حالت اور یہان کے لوگون کے طریق معاشرت کی کیفیت اُس زمانہ سے لیکر بودہ مذہب والون کے عہد تک یعنی سن عیسوی سے تین سو برس پہلے کی کئی صدیون کا حال بخوبی معلوم ہوتا ہے۔

۴۷ — غالباً یہہ مجموعہ سن عیسوی سے تین سو برس پہلے بلکہ اس سے بھی پیچھے کی تالیف ہے فی الحقیقت منو شاستر مین صاف لکھا ہے کہ ہند کے بڑے بڑے وسیع حصے اور زبردست ریاستین ملیچھون کے قبضے مین تہین۔ ملیچھون سے مراد بودہ مذہب والے معلوم ہوتے ہین[2] اُس وقت آریا تمام ہندوستان گجرات سے لیکر بنگالہ تک فتح کر چکے تہے لیکن غالباً برہمن مشرق کی جانب قنوج سے جو گنگا پر ہے آگے نہ بڑہے تھے آریا لوگ برہم رشی دیس سے برہمنون کو بلا کر اپنا گرو مقرر کیا کرتے تھے[3]

۴۸ — منو کے دہرم شاستر کی بڑی بڑی خاص باتون مین سے ایک چار برنون یعنی ذاتون کی تفریق ہے جو مستند مانی جاتی تہی اور وہ چارون برن یہہ ہین (۱) برہمن یعنی پروہت (۲) چہتری یعنے سپاہی (۳) ویش یعنی محنتی و زراعت پیشہ (۴) شودر یعنی خدمتی

[1] دفعہ ۱۹ دیکھو [2] دفعات ۶۶-۴۷ دیکھو [3] دفعہ ۶ دیکھو

پہلی تین ذاتین دوجنمی یعنی جنیو پہننے والی کہلاتی ہین اور منو کے مجموعہ قوانین مین اُنکی تعظیم اور شُوذرون کی تحقیر کی گئی ہی ذاتونکی تفریق جیسی کہ ان قوانین کے زمانہ مین پائی جاتی تہی اُسکی نہایت حیرت انگیز باتین یہہ ہین - اوّل برہمنون کا بڑا رتبہ اور تقدّس بیان کیا گیا ہی اور لوگ یہہ سمجہتے تھے کہ اَور سب آدمی اور چیزین اُنکی آسایش کے لئے بنائی گئی ہین - اُن کے بعض حقوق چہتریون اور وَیشس کو بہی حاصل تھے مگر بہت کم - دوم شُوذرون کی نہایت درجہ کی تحقیر اور اُن سے تنفر ظاہر کیا ہے - اُنکا فرض صرف یہہ تہا کہ اَور برنون خصوصاً برہمنون کی خدمت کرین لیکن اگر کوئی خدمت نہ ملے تو دستکاری کرکے بُری بہلی طرح گزران کرنیکی اجازت تھی مگر دولت مند بن جانیکی ممانعت تھی - شُوذرونکی ایسی ذلیل حالت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مغلوب شدہ قومون کا بقیہ تھے اور فتحمند دوجنمی تھے[1] سیوم یہہ نہین لکہا کہ جو خدمت شُوذرون کے لئے اُن قوانین مین مقرری جب اُن کو وہ خدمت مل سکے تو صنعت اور دستکاری کے کام کونسا فریق انجام دیا کرے غالباً جیسی اب صورت ہے اسیطرح یہہ کام اُن سنکر برن یعنی دوغلی نسل کے لوگ انجام دیتے تھے - یہہ بات بہی بیان کرنے کے قابل ہے کہ بعض لوگ یہہ سمجھتے ہین کہ چہتری اور ویش کی قومین بالکل نیست ونابود ہوگئین حالانکہ رجپوت اور بعضی اَور قومین

[1] دفعہ ۳ کو دیکھو

اپنے تئین چہتریون کی اولاد مین بتاتی ہین اور کئی پیشہ ور قومین اپنے تئین ویش کہتی ہین ہندوونکی اکثر قومین گو اب غلط ملط ہوگئی ہون مگر ذات کا امتیاز جیسا پہلے زمانہ مین تھا ویسا ہی بلکہ اُس سے بھی بڑھکر ہے —

۲۹ — ہر ریاست کی حکومت ایک راجا کرتا تھا اور منو شاستر کے موافق ہر طرح خود مختار ہوتا تھا اگر پابندی تھی تو صرف یہہ تھی کہ برہمنون کی صلاح پر چلے — یہہ بات بھی بیان کرنے کے قابل ہے کہ جسقدر برہمنو کی طاقت اور بڑہتا گیا اُسیقدر راجا زیادہ خود مختار ہوتے گئے — راجا کے ماتحت ہزار ہزار گانو کے سردار اور پہر اُن کے ماتحت سو سو گانو کے سردار ہوتے تھے اور یہہ سو سو گانو کا حلقہ ایسا ہوتا تھا جیسے آج کل پرگنہ ہوتا ہے پہر انکے ماتحت گانو کے لمبردار ہوتے تھے جو منڈل یا پٹیل کہلاتے تھے اور یہہ سب راجا کے ملازم خیال کئے جاتے تھے —

۳۰ — گانو کے زمیندارون کا طریقہ انتظام بالکل ویسا ہی تھا جیسا کہ ہند مین صدہا سال سے چلا آتا ہے گانو کا لمبردار راجا سے رقم مالگزاری کی بابت اقرار مدار کرلیتا تھا اور گانو والون پر اُسکی باچہہ ڈالتا تھا — ادای مالگزاری اور راہل دیہ کی نیک چلنی کا ذمہ دار ہوتا تھا کسی قدر اراضی لاخراج اُسکے قبضہ مین ہوتی تھی اور گانو والون سے بہی کچہہ حق المحنت لیتا تھا اور بعض اوقات راج سے

بھی کچھہ تنخواہ مقرر ہوتی تھی - گانو کے سارے جھگڑون مین وہ سرپنچ مقرر ہوتا تھا اور اُن کے تصفیہ مین اُن پنچون سے مدد لیتا جنکو متخاصمین نامزد کرتے تھے گانو کے اَور مختلف ملازم اُسکی مدد کرتے تھے جن مین پٹواری اور چوکیدار سب سے بڑے شمار کئے جاتے تھے - ان سب ملازمون کی اجرت فیس سے ادا ہوتی تھی یا زمین لاخراج ملجاتی تہی اور بعض وقات تنخواہین بھی مقرر ہوجاتی تہین -

۱۳ - منو کے شاستر مین جو فوجداری کے قوانین لکھے ہین اُن مین یا تو بیرحمی ہےین مگر بڑی ناشائستہ ہین - ہان قوانین متعلقۂ مال معقول اور اچھے ہین اور دونو طرح کے قوانین مین روزمرہ کے جزوی معاملات کی نسبت ہدایتین لکھی ہین مگر بڑے نقص کی یہہ بات ہے کہ اونچی ذاتونکی رعایت اور شودرون پر ظلم جایز رکھا گیا ہے -

۱۴ - جو قوانین مذہب اور رسمیات سے متعلق ہین اُن مین بھی وہی قباحتین پائی جاتی ہین اور برہمنون کی عظمت اُن مین بھی ہر طرح بڑہائی ہے باقی اَور اعتبار سے مذہبی مسائل ویدون کے احکام سے کچھہ بہت مختلف نہین ہین دیوتاؤنکی جن پوجا لکھی ہے تقریباً سب وُہی ہین جنکا ویدون مین ذکر ہے - بشن اور شیو وغیرہ جنکی پوجا پہلے زمانہ مین ہونے لگی اُنکا کچھہ ذکر نہین اور اُنکے اوتارون رام اور کرشن کا کہین اشارہ بھی نہین اور ستی ہونے کے دستور کا کہین پتا بھی نہین ہان مگر یہہ لکھا ہے کہ برہمنون کی بیوہ عورتون کو لازم ہے

کہ عفت اور پارسائی کے ساتھہ عمر بسر کرین -

۴۳ - منو شاستر مین ایک بڑی بات یہہ ہے کہ اُس مین پُرانی رسمونکا لحاظ رکھنے کی بڑی تاکید ہے بیاہ شادی کے قاعدے معقول اور واجبی ہین بیاہتا کو اپنے خاوند کی اطاعت کی سخت تاکید ہے اور باقی عورتون کو اپنے مربیونکی فرمان برداری کا حکم ہے اور عورتونکی بہبودی کے لئے ہر طرح کی تدبیرین لکھی ہین برہمنون کے لئے حکم ہے کہ اپنی عمر کو چار حصّون پر تقسیم کرین طفولیت مین طالب علمی کرین اور مجرد رہین دوسرا حصہ عمر کا بیوی اور کُنبے کے ساتھہ بسر کرین اور برہمنون کے معمولی فرائض بجا لائین - تیسرا حصہ تارکِ دنیا ہو کر جنگلون مین بسر کرین اور جان بوجھکر بہت سخت صعوبتین اُٹھائین - چوتھا حصہ صرف گیان دھیان مین گزارین اور اس مین ظاہری رسمیات کی پابندی ضرور نہین اس زمانہ کے فن اور گزران کے طریقے گو سیدھے سادے تھے لیکن وحشی قومونکے سے نہ تھے اور بیشمار پیشے جنکا منو شاستر مین ذکر آتا ہے جیسے لوہار نقاش سنگتراش وغیرہ اُن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہان کے لوگون کو اکثر چیزین جو شایستگی کے لئے ضرور ہین حاصل تہین -

ساتوین فصل شُدرون یعنی حکیمون کے فرقونکا حال

۴۴ - ہندو ہمیشہ سے علم حکمت کے شایق چلے آتے ہین طالب علمون کو چاہئے کہ اس علم کی کیفیت پر کسی قدر توجہ کرین کیونکہ اسکا اثر قومی

خصلت پر بہت ہوا ہے اور بعض یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہی علم
بودہ مذہب کا باعث ہوا ہے جسکے سبب سے مذہبی اور ملکی معاملات مین
بڑا تغیر واقع ہوا۔[1] منوشاستر مین حکیمونکے فرقونکا کچہہ حال درج ہنین لیکن
علم حکمت کی نسبت جو کچہہ لکہا ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکیمانہ
مباحث جنکے سبب آخرکار یہہ فرقے پیدا ہوئے وہ ہندوؤن کو پہلے
سے بخوبی معلوم تھے۔ فرقۂ حکما کا ٹہیک ٹہیک زمانہ معلوم نہین ہو سکتا
جب برہمنون کا اقتدار بخوبی قایم ہوگیا تو انہین علم الٰہیات پر توجہ کرنیکی
بیشک رغبت ہوئی کیونکہ اُن کو ہدایت تہی کہ اپنی عمر کا ایک حصہ
وبیابان مین بسر کرین اسلئے غالب قیاس یہہ ہے کہ حکیمون
کے فرقے یا اُن مین سے بعضے اُس زمانہ مین نکلے جس زمانہ کے حال
پر اب ہم آپہنچے ہین۔

۳۵ - ویدون کے پُرانے حصے دو ہین ایک سنہتا[2] دوسرا برہمن
ان کے سوا بہت سی اور پچہلے زمانہ کی تحریرین ہین جنکی بنا ویدون پر
ہے یا اُن مین داخل کردی گئی ہین۔[3] اُن مین سے نہایت عمدہ
اُپنشدین یعنی علم معرفت کے رسالے ہین جو حصۂ برہمن کے ساتہہ ملحق ہین
اور جن مین مسائل حکمت کی بحث ہے۔ ہندوؤن کے تمام حکما کے
فرقون کی بنا انہی پر خیال کیجاتی ہے اُنسے یہہ بات واضح ہوتی ہے
کہ ہندو خدای واحد و قادر کی معرفت حاصل کرنے مین سعی کرتے تھے

[1] آٹہوین فصل کو دیکہو۔ [2] دفعہ ۳ کو دیکہو [3] دفعہ ۱۰۶ کو دیکہو۔

اُن سے یہہ بہی مفہوم ہوتا ہے کہ انسان کا تعلق عالمِ فانی اور عالم جاودانی دونو سے ہے اور اُن مین اس بات کی بہی تحقیقات ہے کہ انسان کو کیا کیا قوتین اور استعدادین عطا ہوتی ہین اور اُن کو کیونکر استعمال مین لانا چاہیئے تاکہ عالمِ فانی سے نجات ہو اور عالمِ جاودانی حاصل ہو۔

۶۳ – اس خیال کا ثمرہ یہہ ہوا کہ چہہ درشن پیدا ہو گئے اور چہہ شاستر بنگئے ان سب شاستروں کا اصل مسئلہ اواگون یعنی مسئلہ تناسخ ہے اور بودہ مذہب کیطرح ان سب کا اصل مقصد یہہ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی طریقہ ایسا دریافت کیجئے کہ جسکی بدولت آواگون سے نجات ہو کر کسی نہ کسی طرح کا آرام یا خوشی حاصل ہو وہ سب اس بات پر بہی متفق ہین کہ یہہ مطلب صرف گیان سے حاصل ہوسکتا ہے ان چہہ شاستروں کے نام یہہ ہین (۱) کپل کا سانکہہ شاستر (۲) پتنجلی کا جوگ شاستر (۳) گوتم کا نیای شاستر (۴) کناد کا ویشیشک شاستر (۵) جیمنی کا پورو میمانسا (۶) بیاس کا اُتر میمانسا یعنی ویدانت ان مین سے پہلے دوسرے کا اور تیسرے چوتھے کا اور پانچوین چہٹے کا ساتہہ ہے اسلئے دو دو کا حال ساتہہ بیان کیا جاتا ہے۔

۶۴ – سانکہہ شاستر کے اکثر مسائل کپل کے مقولات مین پائے جاتے ہین اُنکا اصل منشا خدا کی ذات سے منکر ہونا معلوم ہوتا ہے کپل نے اس بات کے ثبوت مین بڑا زور لگایا ہے کہ انسان اور تمام

کائنات فانی ہے مگر روح کو فنا نہین ہے اور جو کچھہ عالم اجسام سے
اُسکو تعلق ہے اُس سے نجات پاسکتی ہے پتنجلی جو جوگ فرقہ کا بانی
ہے وہ بھی کچھہ کچھہ اسی طریق پر چلتا ہے لیکن وہ خدا کے وجود کا
قائل ہے اور اسکو بہت شد و مد کے ساتھہ ثابت کرتا ہے اسلئے اُسکا
فرقہ بھی خدا کا قائل گنا جاتا ہے -

نیای شاستر اور ویشیشک شاستر

۳۸ - گوتم نے اپنے نیاے شاستر مین منطق اور علم قواے عقلیہ کا
پورا پورا حال بیان کیا ہے اُس نے انسان کے قواے عقلیہ کی تشریح
کی ہے اور یہہ بھی بیان کیا ہے کہ اُن کو کس کس کام مین لانا چاہئے
اُسکا قول ہے کہ خدا پرماتما یعنی روح اعظم اور علم کا سرچشمہ اور سب
چیزونکا پیدا کرنے والا ہے - کنادنے اپنے ویشیشک شاستر مین
اس بات کی تائید کی ہے کہ دنیا اجزاے لایتجزی کی ترکیب یا اجتماع سے
بنی ہوئی ہے اور گو یہہ ترکیب عارضی اور فانی ہے مگر وہ اجزا اپنی
ذات سے غیر فانی اور ابدی ہین اسلئے اُسکے پیرو جز لایتجزی کے
ماننے والے کہلاتے ہین -

پورو میمانسا اور اُتر میمانسا

۳۹ - پورو میمانسا کو پورو یعنی پہلا اسلئے کہتے ہین کہ اُس مین پرانے
ویدون یعنی سنہتا اور برہمن کے مضامین پر عقلی دلائل قایم کی گئی
ہین اسکا اصلی منشا خاص مذہبی تعلیم اور بڑا مسئلہ ہمہ از وست ہے
اُتر میمانسا کو اُتر یعنی پچھلا اسلئے کہتے ہین کہ اُس مین ویدون
کے پچھلے حصون یعنی اُپنشد کی تشریح ہے اُسکا مصنف بیاس ہے

جو پورو میمانسا کے مصنف یعنی جیمنی کیطرح مسئلۂ ہمہ از وست کا قائل ہے اُسکا قول ہے کہ کائنات کا ماخذ برہم یعنی پرماتما ہے انسان کی روح اور پرماتما اصل مین ایک ہین اور جسوقت آدمی یہہ پہچان لیتا ہے کہ میری روح اور پرماتما ایک ہی ہے اُسوقت آواگون سے نجات پاتا ہے۔

یہہ بھی بیان کرنا ضرور ہے کہ حکیمون کے چھون فرقے ویدون کو مقدس اور مستند جانتے ہین مگر میمانسا کے دونو فریق اُن کو الہامی بھی مانتے ہین

آٹھوین فصل۔ بودہ مذہب والونکا زمانہ

بودہ مذہب کا عروج ۶۰۰ قبل مسیح

بودہ مذہب کے زمانہ کے حالات کی کیفیت

۱۔ جو حالات طالب علم ابتک پڑہتا چلا آیا ہے اُنکی صورت کچھہ اَور تھی اور اب کہ بودہ مذہب کے عروج کا زمانہ شروع ہوا یہان سے تاریخ کی صورت بدل جاتی ہے ویدون کا زمانہ اور شجاعت کا زمانہ اور برہمنون کا ابتدائی زمانہ اِن سب کا حال فقط ہندؤون کے بیانات سے لیا گیا ہے ماخذ اسکا صرف ہندؤون کی مذہبی کتابین ہین اور کسی واقع کی تاریخ ٹہیک ٹھیک تو کیا ظنِ غالب کے ساتھہ بھی بیان نہین کرسکتے پُرانے ویدون کی تعلیم اور اُسکی اصلاح جو برہمنون کے زمانہ مین ہوئی دونو باتین ہندؤون سے مخصوص تھین غیر قومونکی مذہبی دعوت کے لئے واعظ بھیجنے کا تو کیا ذکر ہے بلکہ اس مذہب والون

نے ہند کی مغلوب شدہ قوموں کو بھی اپنی ملت مین داخل کرنے سے
انکار کیا اور داخل کیا تو ایک مبتذل حالت کے ساتھہ کیا چنانچہ
شودرون کے حال مین اسکا بیان ہوچکا ہے[1] غرض کہ ہندو لوگ ان
ابتدائی زمانون مین سب سے الگ تھلگ رہے مگر بودہ مذہب والون
کے زمانہ مین اَور ہی صورت تہی یہہ مذہب ہند سے نکلا اور لنکا تبت
برہما سیام بلکہ چین منگولیا اور شمالی ایشیا تک جلد پھیل گیا
اور اس ذریعہ سے ہند مین اور ان ملکون مین خوب آمد و رفت جاری
ہوگئی اکثر غیر ملکون کے جاتری ہند کو اپنے مذہب کے بانی کا ملک
سمجھکر بیان جاترا کو آنے لگے[2] اِنہون نے جو کچھہ حالات لکھے ہین اُن سے
اور اُن غیر ملکون کی مقدس کتابون سے ہند کا بہت کچھہ حال منکشف
ہوتا ہے سب سے بڑہکر یہہ ہے کہ بودہ مذہب کے زمانہ کے شروع
مین یونانیون نے ہند پر حملہ کیا پہر[3] تہوڑے عرصہ بعد یونان کا ایلچی
ہند کے ایک راجا کے دربار مین آکر رہے اور یہہ واقعات جو کہ یونان
کی تاریخ سے معلوم ہوتے ہین ان سے اُن تمام حالات کی سن و سال
جو ان سے متعلق ہین دریافت ہو سکتے ہین پس اس کتاب مین یہہ
اوّل ہی موقع ہے کہ ہم اس فصل کی پیشانی بقید تاریخ لکھتے ہین یہہ
بُدہ کی وفات کا سال ہے۔ تحقیقاتِ مذکورۂ بالا سے معلوم ہوا ہے
کہ اُس نے سنِ عیسوی سے تقریباً ۴۷۷ برس پہلے وفات پائی +

---

[1] چہٹی فصل دیکھو۔ [2] دفعہ ۸۷ دیکھو۔ [3] دفعہ ۸۴ دیکھو۔

بودہ مذہب کی اصل

۴۱ - دفعہ ۴۳ مین بیان کیا گیا ہے کہ برہمنون کی دہیان گیان کی عادت کے سبب تہوڑے سے عرصہ کے بعد حکیمون کے کئی فرقے پیدا ہو گئے ان کو مذہب سے بہی ایک نوع کا تعلق تھا یہہ سب طریقے ویدون پر مبنی ہونے کے سبب برہمنون کے ہاتہہ مین تھے لیکن غالب ہے کہ یہہ تحقیقات صرف برہمنون ہی مین محدود نہ تھی بلکہ بیشک بعض اوقات اُن کے سوا اَور ذاتون مین بہی شائع ہو جاتی تہی بہرحال ایک دانشمند اور اپنے ہمجنسون کا ہمدرد ذات کا چھتری (بُدہ) ویدونکی مدد بغیر ان حکیمانہ اور مذہبی خیالات مین مستغرق رہکر ایک تپسّی یعنی مُرتاض اور اپنی تعلیمات کا پہیلانے والا ہو گیا اس نے ایک ایسے مذہب کی بنیاد ڈالی جس سے ملکی اور مذہبی معاملات مین بڑا تغیّر پیدا ہوا اور تمام ایشیا کی تاریخ پر اُسکا بڑا اثر ہوا۔

بودہ مذہب کا طریق معاشرت کی اصلاح اور تہذیب اخلاق پر مبنی ہونا

۴۲ - غالباً بودہ مذہب کے پہیلنے کا بڑا باعث یہہ ہے کہ وہ طریق معاشرت کی اصلاح پر مبنی اور سیدہے سادہے پاکیزہ اخلاق پر مشتمل تہا اور عام لوگونکی اغراض اور طبائع انہی باتون سے متعلق ہوتی ہین نہ کہ مذہبی مسائل کی مضبوطی سے جو کہ اہلِ علم کے سوا کسیکی سمجھ مین نہین آتے *

بودہ مذہب مین ذات کا امتیاز نہ تھا اس سبب سے شُودر

* یہان یہہ بات بہی یاد رکہنی چاہئے کہ ہند سے تو ذات کا بالکل امتیاز اٹہا نا ہا در کنار اور اس مذہب نے سنگلدیپ مین بہی ذاتونکی تفریق کر دی ॥

اور ملی جُلی ذات والے اور ذات سے نکلے ہوئے لوگون کو یہہ مذہب اُس ظلم سے بچانے والا تہا جو برہمنون کے طریقے کے موافق اُنکو بھگتنا پڑتا تھا اور باوجودیکہ کئی صدی پیچھے جب بودہ مذہب کو زوال ہوا تب برہمن اپنے منصب اور بزرگی پر بحال ہو گئے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ پہر پہلے زمانہ کا سا ظلم قبیح تازہ نہین ہوا یہہ تو اس مذہب کی اصلاح معاشرت کا حال تہا اب اُسکے سیدہے سادہ اور پاکیزہ اخلاق کا حال سنئے جیسا کہ سانکہہ شاستر وغیرہ مین لکہا ہے کہ کمال کا حاصل ہونا اور آواگون سے نجات ملنی صرف گیان پر موقوف ہے یا جیسا کہ بعضے برہمن تعلیم کرتے تھے کہ ریاضت شاقہ[لہ] اور حیوانات کی قربانی اور ظاہری رسمیات کی پابندی سے مقاصد مذکور حاصل ہوتے ہین اس مذہب مین یہہ بات نہ تہی بلکہ یہہ اغراض سچ بولنے پویتر رہنے دیانت داری کرنے اور خاصکر پُن دان اور تمام خیر سگالی سے حاصل ہوتی تہین +

۳۴ - بدہ کے حکیمانہ مسئلون پر طالب علمون کو کچہہ زیادہ غور کرنی ضرور نہین اسکا خلاصۂ تعلیم یہہ تہا کہ دنیا مین دُکہہ کے سوا اور کچہہ نہین - دُکہہ خواہشون سے پیدا ہوتا ہے - دُکہہ کی جڑ کاٹنے کے لئے خواہشون کو دل سے دور کرنا چاہئے - گیان اور دہیان سے آدمی محبت اور جذبون اور خواہشون کو مار سکتا ہے اور اس وسیلہ سے انجام مین نربان یعنی فنا حاصل کر سکتا ہے بودہ مذہب کا بڑا مقصود نربان سے

لہ دفعہ ۲۸ دیکہو

اور اسیکو بعض پہلے زمانہ کے مبتدل بودہ مذہب والون نے ایک
قسم کا سُرگ یعنی بہشت بیان کیا ہے۔

۴۴۔ ساکہی منی یعنی گوتم جو پیچھے بدہ یعنی عارف کے نام سے مشہور ہوا ذات کا چہتری اور کپل وشت کے راجا کا بیٹا تہا یہہ ریاست غالباً دامن کوہ ہمالہ مین اودہ کے شمال کیطرف گورکہپور یا نیپال کے اندر واقع تہی بدہ بچپن مین خوبصورت اور صاحب کمال تہا جب جوان ہوا تو گیان دہیان مین شہرت پائی لیکن کہتے ہین کہ وہ شجاعت اور طاقت مین بہی نامی تہا۔ اُسکی بیوی گوپا نام بہت حسین تھی۔ گیان دہیان مین مصروف رہنے سے اُسکے دل پر یہہ نقش ہوگیا کہ زندگی چندروزہ اور دُکہہ درد سے بہری ہوئی ہے دنیا کے عیش و آرام پر فخر کرنا عبث ہے۔ ایک دن رتہہ مین بیٹہہ کر شہر کی سیر کو نکلا بہت سی باتین ایسی دیکہین جنسے دل کے خیالات کی اَور بہی تصدیق ہوگئی اُس نے جان لیا کہ دنیا مین دُکہہ اور موت چارون طرف سے گہیرے ہوئے ہے۔ ایک بہکشو یعنی فقیر جو شہر کے دروازہ کے پاس ملا اسکا حال بالکل برعکس دیکہا کہ کسی طرح کی فکر نہین رکہتا اور اسکی طبیعت کو اطمینان حاصل ہے یہہ حال دیکہکر فوراً باپ کا محل چہوڑ فقیری اختیار کی دو نامی گرامی پنڈتون کی شاگردی کی مگر اُنکی تعلیم سے کچہہ خوشی نہ پائی اور نہ نجات کا رستہ ملا۔ پہر چہہ برس تک تپشا کی تکلیفین اور مصیبتیں سہتا رہا لیکن جب

آخر کو یقین ہوا کہ اسطرح بھی نجات حاصل نہین ہو سکتی تو اُسکو بھی چھوڑ دیا
اب جو پانچ شخص تپسّا کے ایام مین اُسکے ہمراہی رہے تھے وہ بھی
اُسکو چھوڑ کر چلے گئے تنہا رہگیا مگر اسی سوچ مین غرق رہتا کہ زندگی کے
دُکھ سے کسطرح نجات حاصل ہو سکتی ہے انجام کار اُس نے وہ
بودھ مذہب کے مسائل نکالے جنکا اوپر ذکر ہوا اور اُسوقت سے
اُس نے اپنا لقب بدھ رکھا

پہلے وہ بنارس گیا اور بہت سے آدمی اپنے مذہب مین ملائے۔
پھر اُسکو راجا بمبسار نے راجگرِہ مین جو مگدھ کا پایۂ تخت تھا بلا لیا اور کئی
برس تک اُسکا حامی اور مرید بنا رہا آخر بمبسار کو اُسکے بیٹے اجات سترو نے
مار ڈالا اور بدھ کوسل کے پایۂ تخت سراوستی مین چلا گیا یہان کے راجا
نے اُسکا مذہب قبول کر لیا۔ وہ ایک بار کپل وستو مین آیا اور اپنے تمام
خاندان کو اپنے نئے مذہب مین لایا۔ اجات سترو مگدھ کا راجا جو شروع مین بدھ
کا بڑا دشمن تھا وہ بھی آخر اُسکا مرید ہو گیا اُسکی بڑی آؤ بھگت اور مہمانداری
کی اُسوقت بدھ کی عمر ستّر برس کی تھی۔ آخر راجگرِہ سے واپس آتے ہوئے
کُسینا گڑھ کے قریب ایک بن مین اُسنے قیام کیا اور سال کے درخت کے نیچے بیٹھا
ہوا نربان کو پہنچ گیا۔

بدھ مذہب کی سنگت اور بڑی سنگت

۵۴ - بدھ کے مسائل بہت جلد پھیل گئے اُسکی وفات کے تھوڑے
عرصہ بعد اُسکے پیروؤن نے ایک سنگت یعنی مجلس منعقد کی پھر
اُسکے بعد ایک اَور مجلس ہوئی پھر راجا اشوکہ کے جلوس کے ستر ہوین

سال تیسرا جلسہ منعقد ہوا[1] اس زمانہ مین بودہ دہرم راج دہرم ہوگیا تہا بودہ مذہب والونکی مقدس کتابین جنکو تری پتک[2] کہتے ہین انہی جلسون مین سے کسی نہ کسی جلسہ مین مرتب ہوئین ۔

نوین فصل ۔ دارا اور سکندر کے حملے

سن عیسوی کے ۵۱۰ برس پہلے سے ۳۲۶ برس پہلے تک کا حال

۷۶ ۔ اگرچہ برہمنونکا مذہب سکندر کے وقت تک ہی ہند مین بڑے اوج پر تہا مگر اہل فارس اور یونانیون کے حملے اور جو واقعات انکی بدولت ظہور مین آئے وہ بودہ مذہب کے حالات مین بطور جملہ معترضہ کے ہین ۔ ان حملون کا حال یونانی مورخون کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے اور ان سے پیچہے کے وقعات ان سکون سے معلوم ہوتے ہین جو اکثر مقامات مین دستیاب ہوئے ہین اور جنپر بادشاہون کے نام اور ان کا مختصر حال لکہا ہوا ہے[3] +

۷۷ ۔ دارا جسکو اہل فارس شاہ گشتاسپ بہی کہتے ہین بدہ کا ہمعصر تہا ۵۱۲ اور ۵۱۰ قبل مسیح کے اندر اندر اسنے ہند پر حملہ کیا اور دریائے سندہ سے اس پل پر ہوکر عبور کیا جو اسکے یونانی میر بحر سائی لکیس نے بنایا تہا یہہ میر بحر دریاے سندہ کو دیکہتا ہوا خلیج فارس یا بحر قلزم

---

[1] دفعہ ۶۹ دیکہو [2] لغت مین اسکے معنی تین پٹاریان ہین [3] دفعہ ۵۵ دیکہو

کی راہ اپنے وطن کو چلا گیا۔ اس حملہ کا حال تفصیل وار معلوم نہین لیکن ہند کے بعض صوبے جو غالباً دریاے سندہ کی نواح مین تھے وہ ایرانیون کے قبضے مین آگئے اور فارس کا صوبہ بنگئے۔ جب ہم یہہ دیکھتے ہین کہ اب ہند مین سونا کم پیدا ہوتا ہے تو حسابات کے معلوم ہونے سے تعجب ہوتا ہے کہ ہند کے صوبون سے دارا کو خراج مین سونا بھیجا جاتا تہا اور فارس کے خزانۂ شاہی مین سونے کا بڑا جزو یہی ہوتا تھا +

سکندرِ اعظم

۴۸۔ مقدونیہ کے بادشاہ سکندرِ اعظم نے مقدونیہ کی سپاہ اور اَور یونانیون کو ساتھ لیکر سنِ عیسوی کے ۳۳۱ برس پہلے شاہِ فارس یعنی دارا پر چڑہائی کی اور اُسکو شکست دیکر اُسکا ملک فتح کر لیا۔ پہر چار برس مین فارس کی سلطنت کے اَور صوبے جو بلوچستان کابل اور ترکستان مین تہے تسخیر کر کے سنِ عیسوی سے ۳۲۷ برس پہلے ہند کی طرف چلا۔ باختر[۱] مین جسکو اب بلخ کہتے ہین یونانیون کی حکومت قایم کی پھر کابل ہوتا ہوا اٹک کے قلعہ پر جو پنجاب کے انتہاے شمال مین ہے آپہنچا اور دریاے سندہ سے بے مزاحمت عبور کیا۔ اس دریا کے مشرقی کنارہ پر ٹکسلا کا زبردست راجا جسکا علاقہ سندہ سے جہلم تک تہا سکندر کی خدمت مین حاضر ہوا اور اُسکی

[۱] کوہِ ہندوکش کے شمال مین ہے۔ کوہِ ہندوکش افغانستان کے شمالی حصہ مین واقع ہے اور اُسکے کچھ حصہ کو ترکستان سے جدا کرتا ہے ۱۲

اطاعت قبول کی - جہلم سے عبور کرتے وقت گجرات کے قریب پورؔو خاندان کا راجا پورؔ اسکا سدِ راہ ہوا راجہ پور کی سپاہ یونانیوں سے تعداد مین بہت تھی اور علاوہ اِسکے دو سو ہاتھی اور تین سو لڑائی کے رتھہ اُسکے ساتھہ تھے غرض یہہ کہ جہلم پر اہل ہند اور یونانیون مین بڑی لڑائی ہوئی - یونانیون کی تحریر کے بموجب اہل ہند بہی توڑ توڑ کر لڑے مگر سکندر کی قواعد دان فوج کے سامنے ٹہیر نہ سکے - راجہ پور کے دو بیٹے لڑائی مین کام آئے اور اُسکی سپاہ بہاگ نکلی لیکن وہ خود میدان سے نہ ہٹا - اُسکی شجاعت اور بہادری سے خوش ہوکر سکندر اُسکے ساتھہ بہت اچھی طرح پیش آیا اور صرف اُسکا ملک ہی اُسکو واپس نہ دیا بلکہ اسکے سوا کچھہ اَور قلمرو بھی اُسکو عطا کی اور اسوقت سے راجہ پور یونانیوںکا ایک وفادار دوست بن گیا +

۵ - اس مقام سے سکندر مشرق کیطرف آگے بڑہا اور چناب اور راوی سے اُتر کر ستلج[^1] کے کنارے پر پہنچا اور چاہتا تہا کہ اس دریا سے پار ہوکر پالی بوترا پر چڑھائی کیجئے - یہہ شہر اس زمانہ مین مگدہ کی سلطنت کا پایۂ تخت تہا اور اسکی شوکت کا حال سکندر سُن چکا تہا لیکن اُسکی سپاہ نے ستلج پار جانے سے انکار کیا منت سماجت سنی نہ دہمکی مانی ناچار سکندر پنجاب کو اپنی فتوحات کی حد ٹہیرا کر الٹا پہرا[^2]

سکندر کا ستلج سے لوٹنا

[^1]: اس دریا کو یونانی ہار دلیس بیز کہتے تھے ۱۲

[^2]: یہان ۱۸۴۶ء مین سکھون نے اخری شکست کہائی - آٹھوین باب کی دفعہ ۲ ، ۱ دیکھو

سکندر کی وطن کو مراجعت

۵۱- اب اول اُس نے یہہ کام کیا کہ اپنی سپاہ کو ستلج سے
دریاے سندہ اور وہان سے اپنے ملک مین پہنچانے کے لیئے
ایک بیڑا تیار کرایا کچہہ سپاہ تو اُس مین سوار ہوکر بڑی شان و شوکت
سے دریاے سندہ کو طے کرتی ہوئی چلی اور باقی کنارہ کنارہ
روانہ ہوئی- یہانتک کہ وہ پٹالہ جا پہنچا- کہتے ہین کہ یہہ مقام دریاے
سندہ کے دہانہ کے متصل تہا- رستہ مین طرح طرح کی مشکلین اور
مزاحمتین پیش آئین خاصکر ایک جنگجو قوم ملّی جو ملتان کے قرب و جوار
مین رہتی تہی اُسکی سدِّ راہ ہوئی اور اُس سے لڑنے مین
سکندر کے ایک زخم شدید آیا-

بابل مین سکندر کی وفات

۵۲- پٹالہ کے گرد و پیش کے لوگ سکندر سے دوستانہ طور پر
پیش آئے اور اُسنے یہان ایک شہر بنوایا اور کچہہ یونانی سپاہی
وہان چہوڑ گیا- پہر اُس نے اپنے میر بحر نیارکس کو سمندر کی راہ وطن
جانیکا حکم دیا اور آپ تہوڑی سی سپاہ کے ساتھہ جدروشیا (بلوچستان)
کے جنگلون کی خاک چہانتا ہوا فارس کو واپس چلا- نیارکس
سنِ عیسوی سے ۳۲۶ برس پہلے دریاے سندہ کی دہانہ سے
روانہ ہوا اور دریاے فرات کے دہانہ پر جا پہنچا اس سفر پر سکندر
کو فخر کرنا بجا تہا کیونکہ وہ سفر یادگار روزگار رہے- سکندر کی
نیت مین تہا کہ دوبارہ آکر سارا ہند فتح کرے لیکن زندگی نے
وفا نہ کی- تہوڑے عرصہ کے بعد اس نے شہر بابل مین سنِ عیسوی

سے ۳۲۳ برس پہلے وفات پائی۔

دسوین فصل - باختر اور ستھیا کی خاندان

سنہ عیسوی کی ۳۱۲ برس پہلے سے ۲۶ برس پہلے تک کا حال

۵۳ - ملکِ شام کی سلطنتین صوبۂ باختر سمیت اور ہند کے ملک جو سکندر نے فتح کیئے تہے - یہہ سب سلوکس کے حصہ مین آئے جوکہ اُسکی فوج کے عمدہ سرداروں مین شمار کیا جاتا تہا - یونانیون نے جو حالات لکھے ہین اُن کے بموجب اس زمانہ مین سنڈریکوٹس مگدہ کا فرمانروا تہا جس نے یہان کے پہلے راجا سے پالیبوترا چہین لیا تہا [۱] - اس مین شک نہین کہ ہندو راجا چندر گپت جو راجا مہانند کی اولاد کو قتل کراکر ملک پر قبضہ کر بیٹھا تھا اور پاتلی پتر کو اپنا دار السلطنت بنایا تہا یونانیون نے اُسیکو سنڈریکوٹس لکھا ہے سلوکس اس راجا سے لڑنے کے لئے گنگا تک آیا یہہ بات تو تحقیق نہین کہ لڑائی ہوئی یا نہین لیکن باہم صلحنامہ ضرور لکھا گیا مگدہ کے راجا سے سلوکس نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی اور دریاے سندہ کے مشرق کیطرف کے ضلعے اُسکو دیدیئے اور اسکی عوض مین پچاس ہاتھی خراج ٹہیرا [۲] میگستھنیز مگدہ کے دربار مین یونانیون کیطرف سے سفیر مقرر ہوا اس نے اس زمانہ کے اہل ہند کا حال مفصل لکھا ہے - یہہ بات

---

[۱] دفعہ پچاس دیکھو [۲] دفعہ ۵۹ دیکھو -

کہ سینڈرکوٹس اور چندر گپت ایک ہی شخص کا نام تہا لاکلام ثابت ہوگئی ہے اور طالب علمون کو یاد رکہنا چاہیئے کہ اسی بات سے ہندوؤن اور یونانیون کے حالات مین ربط پیدا ہوتا ہی اور اسی سے ہم ہند کے اُس زمانہ کے حالات کی تاریخین قائم کرسکتے ہین *

باختر مین یونانی سلطنت کا قائم ہونا

۵۴ - سلوکس کے بعد اُسکا بیٹا اینٹیوکس سوٹر شام کے ملک پر فرمانروا ہوا اسکے عہد مین باختر کے صوبہ دار تہیوڈوٹس نے بغاوت اختیار کی اور حالانکہ دریاے سندہ کے کنارے کے کچھ اور ملک عوض مین لیکر چندر گپت نے بہی اینٹیوکس کی مدد کی لیکن یہہ باغی صوبہ دار غالبًا اینٹیوکس دوم کے عہد مین خود مختار بادشاہ ہوگیا اور سنہ عیسوی سے تخمینًا دوسو پچاس برس پہلے باختر کی یونانی سلطنت کا بانی ہوا - اس سلطنت مین اُسوقت ترکستان اور افغانستان اور بلوچستان کے وہ حصے بہی شامل تہے جو یونانیون کے قبضہ مین رہ گئے تہے *

اسکے حالات معلوم ہونیکا ذریعہ بڑا اور پرانے سکّے ہین

۵۵ - یونانی مورخون نے جو حال باختر کی سلطنت کا لکہا ہے وہ بہت قلیل ہے اور اُس سے یہہ نہین معلوم ہوتا کہ وہان کے بادشاہ ہند مین بہت بڑا اقتدار رکہتے تہے مگر بیشمار سکّے جو اکثر پنجاب اور افغانستان مین دستیاب ہوئے ہین اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس سلطنت کو ہند سے بڑا تعلق رہا ہی سکندر کے بعد ہی جو اُسکے جانشین ہوئے اُنکی بہی نشانیان بعضی پرانے سکون پر پائی جاتی

ہین اور اُنپر جو عبارت کندہ ہے وہ یونانی زبان مین ہے لیکن پچھلے
سکّون پر دوہرے کتبے ہین ایک یونانی زبان مین دوسرا بگڑی
ہوئی سنسکرت یا کسی اَور مشرقی زبان مین ۔ اور انپر ہاتھی اور کوہان دار
گائے کی تصویرین بنی ہوئی ہین ۔ ان سکّون کے کتبے اور اُنکا جابجا ملنا
اور اَور باتین جو اُنکی نسبت دریافت ہوئی ہین اُن سے اُن غیر
مشہور سلطنتون کا حال زیادہ تر معلوم ہوتا ہے جنکی بدولت ہندوؤن
اور یونانیون مین صدہا سال تک ایک نوع کا تعلّق رہا +

۵۶ ۔ سلطنت باختر کے بانی کے بیٹے تہیوڈوٹس ثانی کو ایک یونانی
یوتہیڈیمس نامی نے تخت سے اُتار دیا تھا سنہ عیسوی سے ۲۱۴ برس
پہلے شام کے بادشاہ اینٹیوکس اعظم نے باختر پر حملہ کرکے یوتہیڈیمس
کو مطیع کر لیا مگر آخر کو اُسکی سلطنت اُسی کے قبضہ مین چھوڑ دی یوتہیڈیمس
کا بیٹا ڈیمٹریس جو چوتہا بادشاہ باختر کا ہوا ہے اُس نے فارس کے
بہت سے علاقے اور نیز ہند مین ساحل گجرات پر کچھہ علاقے فتح کیے
مگر انجام کار اُسکو یوکرٹیڈس نے پہلے باختر خاص سے اور پھر ہند
کی قلمرو مقبوضہ سے بیدخل کر دیا ۔

۵۷ ۔ یوکرٹیڈس کے عہد مین باختر کی سلطنت عروج پر تھی وہ سوٹر
خاندان کا پہلا بادشاہ تھا اور اُسکا نام سوٹر اسواسطے پڑ گیا ہے کہ اس
خاندان کے بادشاہون کے نام کے ساتھہ یہہ لفظ سکّون پر کندہ ہے
پارتہیا والے مغرب سے اور سک ستہین شمالی ماوراءالنہر کے دور دراز

خطوں سے اُسکی سلطنت پر یورش کرنے لگی اور یوکرٹیڈس دوم
جو اُسکے بعد بادشاہ ہوا اُسکے عہد مین سک ستھین تمام باختر خاص
پر متسلط ہو گئے یہہ واقعہ سنہ عیسوی سے تقریباً ایکسو چھبیس
برس پہلے کا ہے اور اس زمانہ سے سوتر خاندان کے قبضہ مین صرف
ہند کے ممالکِ مفتوحہ جن مین سندھ اور شمال مغربی اضلاع کا ایک حصہ
اور پنجاب اور افغانستان شامل تھے رہ گئے اس خاندان مین
سب سے زبردست اور اقبال مند بادشاہ مناندر ہوا ہے۔ سوتر
خاندان کے اخیر عہد مین ایک اور یونانی خاندان جسکو اُنکے کہتے ہین
اُنکی سلطنت کے ایک حصہ پر قابض ہو گیا ٭

ایک اور خاندان جو ساہ کے نام سے مشہور رہے کئی صدی تک گجرات
مین حکومت کرتا رہا اس خاندان کے راجا ابتدا مین باختر کی سلطنت
کے تابع تھے بعضے ان کو ہندو کہتے ہین اور بعضے پارتھیا والون
مین سے بتاتے ہین غالباً وہ ابتدا مین بودھ مذہب رکھتے تھے
کیونکہ اس خاندان کے بانی ناہاپان نے بشمول راجہ ریو اُبھتی کے
جو سنگا خاندان سے تھا پونا اور بمبئی کے مابین ایک غار مین ایک
مشہور مندر بنوایا تھا ساہ خاندان کو گپتہی خاندان نے جو گپت بنس
کہلاتا ہے ۳۹۵ع کے قریب مغلوب کیا۔ بعضے یقین کرتے ہین کہ
ساہ خاندان اور یوچی خاندان جسکا ذکر دفعہ ۸۰ مین آئے گا

---

۵۱ دفعہ ۶۷ دیکھو　　۵۲ دفعہ ۸۳ دیکھو

دونو ایک ہی ہین*

۵۸- جس وقت ساہ خاندان کو گجرات مین عروج ہورہا تھا اُسی زمانہ مین سکتہین نے کہین مغربی ہند مین اپنی سلطنت قائم کرلی تھی ان کو سنہ عیسوی سے تقریبًا ۸۰ برس پہلے راجا بکرماجیت نے مغلوب کیا۔ کہتے ہین کہ اسکے بعد اُسی صدی مین بکرماجیت کو قوم یوچی نے شکست دی اور باختروالونکی سلطنت جو ہند مین تھی اُس کو سنہ عیسوی سے قریب چہبیس[۲] برس پہلے اسی خاندان نے برباد کیا*

گیارہوین فصل

ہند کی حالات جو یونانیون نے لکھے ہین

۵۹- ہند اور اہل ہند کے حالات جو یونانیون نے سکندر کی حملہ کے وقت اور سلوکس کے عہد مین یعنی ۳۲۶ء لغایت ۳۱۲ قبل مسیحی مین دیکھے تہے وہ یونانی مورخون کی کتابون سے ہمکو معلوم ہوتے ہین۔ ان حالات مین سے جو احوال مگیس تہنیز نے لکھا ہے وہ بہت بکار آمد ہے مگیس تہنیز چندر گپت کے دربار مین سلوکس کیطرف سے ایلچی تھا اور مگدہ مین رہا کرتا تہا اسکے لکھے ہوئے حالات کسی قدر دوسری صدی کے مؤرخ ایرین نام کی تصنیفات مین پائے جاتے ہین مگیس تہنیز نے مگدہ کے لوگون کو پر اسی اور

[۲] دفعہ ۱۸ کو دیکھو

اُنکے پایۂ تخت پاٹلی پتر کو پالی پوتر کہاہے اسکے بیان کے موجب یہہ شہر دریاے گنگا اور ارینوبواس کے اتصال پر واقع تھا اور وسعت بہت رکہتا تہا چارون طرف ایک اونچی فصیل تہی جس مین پانسو ستر برج اور چونسٹھہ دروازے تہے بعض کا قول ہے کہ پاٹلی پتر وہان تہا جہان اب پٹنہ ہے بعضے وہان بتاتے ہین جہان اب آلہ آباد ہے ❖

۶۰- اُس نے لکھاہے کہ سنڈریکوٹس (یعنی چندرگپت) کی ریاست دور تک پھیلتی تھی مگر ہند کے مختلف حصّون مین ایک سواٹھارہ خودمختار حکومتون سے کم نہ تہین-

۶۱- یونانیون نے ہندؤون کی ذاتون کی تفریق کا حال بہی لکھا ہے اور بیان کیاہے کہ ایک ذات کے لوگون کو دوسری ذات مین شادی کرنیکی اجازت نہین- ذاتونکے شمار مین اُنسے غلطی ہوئی ہے ذاتون کی تفصیل اسطرح لکہی ہے- اول سوفسطائی یعنی برہمن- دوسری عہدہ داران مال- تیسری ارکانِ ریاست- چوتہی سپاہی یعنی چہتری- پانچوین کسان یعنی ویش- چہٹی دستکار اور پیشہ ور (جنکو منوُنے ملی جُلی قومین لکھاہے) ساتوین گڈریے جو پہاڑون پر رہتے اور شکار کہیلتے ہین- ان سات مین سے پہلی تین مین تو غالبا سب برہمن تہے اور ساتوین سے غالبًا اصلی باشندون کی ذریات مراد تہی جو آج کل پہاڑون پر رہتی ہین[۱]

[۱] دیباچہ کی دفعہ ۴۴ کو دیکھو

برہمن یا پنڈت

دیہاتی سرکاری حکام

ارکان ریاست

سپاہی

کسان

دستکار

اور شُودروُن کو بالکل چھوڑ دیا ہے انکا کچھ بیان ہی نہین - شودرون کی نسبت یہہ بات بیان کرنے کے قابل ہے کہ غالباً اس زمانہ مین غلامون کی سی سختی اُنپر نہ رہی تھی کیونکہ یونانی لوگ بالاتفاق یہہ بات کہتے ہین کہ ہند مین غلامی نہ تھی

۶۲ - تپسّیا کی سختیان جو ہند کے بن باسی لوگ اُٹھاتے تھے اُن کو دیکھکر یونانی حیران رہگئے غالباً یہہ لوگ جنکا اُنھون نے حال لکھا ہے یا تو وہ برہمن ہونگے جو اپنی زندگانی کا تیسرا زمانہ یعنی بان پرستھہ تپسّیا مین بسر کرتے تھے یا اَور کسی فرقہ کے جوگی اور فقیر ہونگے اِن تارک الدُّنیا فقیرون مین سے کیلینُس نامی جوگی کو سکندر ہند سے واپس چلتے وقت سمجھا کر اپنے ساتھہ لیگیا مگر ایران مین پہنچکر وہ بیمار ہوگیا اور اہلِ فارس کی دوا کھانے سے انکار کیا اور چتا پر چڑھکر جل گیا یونانی اُسکا یہہ حال دیکھکر بڑے حیران اور متعجب ہوئے -

۶۳ - ہند کے راجا جو تحفے تحائف دیتے تھے اُن سے اُنکا دولتمند ہونا ظاہر ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام ملک خوب آباد اور رعایا شاد تھی بہت سے شہرون مین تجارت کا بازار گرم رہتا تھا اور بہت سی بندرگاہین ایسی تھین جن مین غیر ملکون کے تاجرون کے ساتھہ لین دین ہوتا تھا پولِس کا انتظام عمدہ تھا اور جان اور مال دونو کو کچھہ خطرہ نہ تھا اچھی حفاظت رہتی تھی - راجا اور اُس کے

تشیر دادرسی کرتے تہے۔ دیہات کا طریقۂ انتظام بھی یونانیون نے لکہا ہے اُنکے نزدیک دیہات کے زمینداروں کا انتظام انتظام جمہوری تہا۔

۶۴ - یونانیون نے اہلِ ہند کو بڑا عالم و فاضل بیان کیا ہے اور لکہا ہے کہ اُنکا طریقہ حکمت اس زمانہ ہی مین پختگی کو پہنچگیا تہا معماری اور موسیقی پر کچہہ توجہ نہ تھی لیکن باقی فنون سے اُسوقت بہی ایسی ہی واقفیت رکہتے تھے جیسے کہ اس زمانہ مین ہے اہلِ ہند کی تہوارون کی دہوم دہام کا حال لکہا ہے اور لباس جو ایک دہوتی اور ایک چادر ہوتی تہی جیسا اب بنگالہ مین دستور ہے اُسکی صفائی اور ستہرائی اور رنگون کی آب و تاب کی تعریف بہی درج کی ہے اور زراعت کا طریقہ اور فصلون کی پیداوار ایسی ہوتی تھی جیسے اب ہوتی ہے

۶۵ - یونانیون نے جو حالات لکہے ہین اُن مین نہایت حیرت انگیز باتین یہہ ہین

(۱) منو شاستر مین جو حال لکہا ہے اس سے اُن حالات کا مطابق ہونا

(۲) جب سے ابتک دو ہزار برس گزری۔ اس عرصہ مین کوئی بڑا تبدل نہونا

(۳) یونانیون کا ہندوؤن کے اوضاع و اطوار اور حالت کو اچہا سمجہنا یہان کے لوگون کو ایشیا کی اُن تمام قومون سے جنکی ساتہہ یونانیون کو اُسوقت تک ملنے کا اتفاق ہوا تھا زیادہ بہادر اور بڑا راست گو بیان کیا ہے اور انکو پرہیزگار اور معتدل مزاج اور صلح اندیش

اور سادگی اور ایمانداری مین مشہور اور دیانت دار اور عدالت تک نالش کی نوبت پہنچانے سے بیزار لکھا ہے - بیوہ عورتون کے ستی ہونے کا دستور پہلے سے جاری تھا لیکن غالبًا اُسوقت تک کچھہ بہت رواج نہ پایا تھا کیونکہ اِرِسٹوبیولس اُسکو ایک عجیب اور مخصوص المقام رسم منجملہ اُن رسمون کے بیان کرتا ہے جنکا حال اُس نے ٹیکسلا مین سُنا تھا

بارہوین فصل

بودہ مذہب والون کے زمانہ کا باقی حال - مگدہ کے موریا خاندان اور اُنکے جانشین سنہ عیسوی کے ۷۷ہ برس سے ۱۳ برس پہلے تک کی کیفیت

۶۶ - مگدہ کے راجا سہدیو کا ذکر مہابھارت مین آیا ہے کہتے ہین کہ اُسکے بعد بہت سے راجا مختلف خاندانون کے اُسکے جانشین ہوئے اُن مین سے چونتیسوان راجا بمبسار اور پینتیسوان اجات سترو بدہ کے ہمعصر ۵۶۰ قبل مسیحی اور ۵۲۰ قبل مسیحی کے مابین ہوئے ہین +

۶۷ - اجات سترو سے چھٹے راجا کا نام نند تھا یہہ راجا سُندر بنس کا بانی ہوا جسکے نو راجا ایک دوسرے کے بعد حکمران ہوئے اور سب نند کہلاتے ہین انہی مین سے کوئی سا راجا نند سکندر کے حملہ کیوقت پاٹلی پتر مین راج کرتا تھا اور اسی کے اقتدار اور دولت کا حال

سنکر سکندر کو حسد دامنگیر ہوا تہا اُسکو مہانند یعنی راجانند دہنوان یا دولت مند کہتے تھے۔

۶۸ - سکندر کے پنجاب سے واپس چلے جانے کے بعد جو ملک مین ابتری اور بے انتظامی پیدا ہوئی اُس مین چندر گپت جسکو بعضے لوگ راجانند کا حرامی بیٹا بتاتے ہین اُس صوبہ کا مالک بن بیٹھا اور تہوڑے دنون مین ایک برہمن کی چالونسے راجانند پر غالب آکر مگدہ کی ریاست دبالی اور موریا خاندان کا بانی بنا۔ ہند کی تاریخ مین یہہ پہلا خاندان ہے جو اس ملک کی ساری ریاستون پر سبقت لیگیا۔ چندر گپت کے عہد مین پالی زبان یعنی وہ سنسکرت جو مگدہ مین بولی جاتی تھی اُسکو ایسی ترقی اور رونق ہوئی کہ آخر کو وہ بودہ مذہب والون کی مقدس زبان قرار پائی۔ سلوکس کے حملہ اور مگیس تہنیز کے ایلچی بنکر آنیکا حال پہلے بیان ہو چکا ہے جس زمانہ مین مگیس تہنیز پاٹلی پتر مین تہا اُسوقت ہند مین بہت سی خودمختار ریاستین تہین لیکن چندر گپت جو چوبیس برس یعنی ۳۱۵ سے ۲۹۱ قبل مسیحی تک فرمانروا رہا اور اُسکا بیٹا بندوسار جسکا راج ۲۸ برس یعنی ۲۹۱ سے ۲۶۳ قبل مسیحی تک رہا ان دونوکے عہد مین رفتہ رفتہ شمالی ہند کے اکثر راجا اُنکے مطیع ہوگئے *

۶۹ - بندوسار کا بیٹا راجا اشوکہ سنہ عیسوی سے ۲۶۳ برس

سلہ دفعہ ۵۰ دیکھو سلہ دفعات ۵۲ - ۵۹ دیکھو

پہلے تخت نشین ہوا اور تخمیناً ۰ ۴ برس یعنی سنہ عیسوی کے ۲۲۳
برس پہلے تک فرمانروا رہا اُس نے اپنا لقب پیا داسی یا پریے درسن
ٹھیرایا - جو وجوہات نیچے لکھی جاتی ہین اُن کے سبب ہند کی قدیم تاریخ مین اُسکا
عہد بڑا موثر مشہور رہے اور اُسکا پتہ لگانے مین کچھہ دقت نہین ہوتی اول
اُسکے عہد مین بودہ مذہب راج کا مذہب ٹھیرا اور بودہ مذہب والونکی
ایک بڑی سنگت یعنی مجلس مین اسباب کی تشہیر ہوئی - یہہ مجلس
راجا اَشوکہہ کی سرپرستی سے سترہوین سال جلوسی مین منعقد
ہوئی تھی اور بدّہ کے بعد کی مجلسون مین تیسری تھی دوسرے
راجا اشوکہہ نے اپنے باپ بندُسا اور اپنے دادا چندرگپت کے فتح
کئے ہوئے ملک کو بہت وسعت دی اُسکے احکام سے جنکا آگے
ذکر کیا جائیگا ثابت ہوتا ہے کہ اُسکی سلطنت پشاور اور دریای کابُل اور
کشمیر سے لیکر ہند کے مغرب مین سورت تک اور مشرق مین بنگالہ
اور اُڑیسہ اور تلنگانہ تک پہیلی ہوئی تھی *

۷ - تیسرے راجا اَشوکہہ کے عہد کی تاریخ پہلے حالات کی نسبت
زیادہ ترصحیح اور مُعتبر ہے - بودہ مذہب والونکی تمام علمی کتابون مین
کسی نہ کسی قدر تفصیل کے ساتہہ اِس عہد کا حال لکھا ہی لیکن اِس سے
بھی بڑی بات یہہ ہے کہ بیشمار کتبے جو اشوکہہ نے جا بجا پتھرون اور
مُنارون پر کندہ کرائے تھے اور عموماً اُسکے احکام کہلاتے ہین

سلہ دفعہ ۵۴ دیکھو

و دھ ہند کے مختلف حصون مین موجود ہین بودہ مذہب کے حالات اور تاریخ ہند کے لیئے سب سے پہلا معتبر ذریعہ یہی کتبے ہین ان سے پہلے کی کوئی چیز ایسی نہین جس سے تاریخی واقعات کا صحیح صحیح پتہ لگے کیونکہ یہہ قطعی اُسی وقت کے ہین اور اُنکے صحیح ہونے مین کچھہ کلام نہین ان مین مختلف مراتب کی بابت ہدایت ہے لیکن اکثر ملکی اور مذہبی اشتہار اور احکام ہین جنسے راجا اشوکھہ کے انتظام اور حکومت کے اصول معلوم ہوتے ہین اور ان مین دیوانی اور فوجداری عدالتون کے آئین اور سزای موت کی موقوفی کی نسبت ہدایتین ہین ان کتبون مین نہایت مشہور یہہ ہین (۱) گرنار پہاڑ پر جو کاٹھیاواڑ مین ہے۔ (۲) کپرڈی گری مین پشاور کے پاس۔ یہہ پنجاب کے شمال مین ہے (۳) دھوکی مین ملک اُڑیسہ کے اندر (۴) مناروں اور لاٹھون پر دہلی والہ آباد مین۔ یہہ سب کتبے پالی زبان مین ہین

۱۷۔موریا خاندان کے سات راجا جو بودہ مذہب رکھتے تھے اشوکھہ کے بعد سنہ عیسوی کے ۱۹۵ برس پہلے تک برابر حکومت کرتے رہے اُن کے عہد مین مگدہ کی سلطنت نے بڑا عروج پایا۔ عمدہ عمدہ سڑکین پاٹلی پتر سے لیکر سندہ اور گجرات تک بنگئین *

۱۸۔موریا خاندان کے بعد سنگا راجاؤنکا تسلط ہوا اس خاندان کے اول راجا پشپمتر نے سنہ عیسوی سے ۱۸۸ برس پہلے سانچی مین بودہ مذہب کا ایک بڑا مندر بنوایا اس خاندان کے

راجا بہت سی چیزین اسی قسم کی ہند کے مختلف حصّون مین اپنی یادگار چہوڑ گئے ہین معلوم ہوتا ہے کہ سنہ عیسوی سے ۷۲ برس پہلے اس خاندان کا خاتمہ راجا دیوابہوتی پر ہوا ✤

کنوان خاندان اور بودھ مذہب کا زوال

۷۳ - سنگا خاندان کے بعد غالباً کنوان خاندان کے چار راجا جو بودھ مذہب رکھتے تہے ہوئے اور سنہ عیسوی سے ۳۱ برس پہلے تک فرمانروا رہے لیکن اس زمانہ سے کہین پہلے بودھ مذہب والونکے بہت سے دشمن ہند کے مختلف حصّون مین پیدا ہوگئے تہے اور اُن کا اقتدار اب تنزّل پر تہا ✤

متھلا - گوڑ اور قنوج کی ریاستین

۷۴ - اِن دشمنونمین سے جنکا ذکر اوپر کیا گیا بعضے وہ ہندو راجا تہے جنکے خاندان کی ابتدا مہابہارت اور راماین کے زمانہ سے تہی طالب علمون کو یاد ہوگا کہ ان مین ایک تو متہلا پوری یعنی بنارس کا راج تہا رامچندرجی کی رانی سیتا ہین کے راجا کی بیٹی تہی دوسرے گوڑ کی سلطنت جسکا آگے ذکر کیا جائیگا تیسرے قنوج کی سلطنت اودہ مین - اسکو زمانۂ شجاعت مین پنچال کہتے تہے یہان کے راجا بودہ مذہب والونکے عہد حکومت مین بہی جو ہند مین سیکڑون برس تک رہا برہمنون کے مذہب پر جان دیتے رہے اور جب برہمنون کو کہین ٹہکانا نہ رہا اور وہ سب جگہہ واجب القتل ٹہیرے تب بہی اُنکی حفاظت کرتے رہے ✤

تیرہوین فصل

بودہ مذہب کا تنزّل اور برہمنون کی بحالی سنہ عیسوی کے ۲۰۰ برس پہلے سے ۱۲۰۰ عیسوی تک کا حال

بودہ مذہب کا زوال

۷۵ - حالانکہ ہند کے اکثر راجاؤنکا مذہب اور ملت بودہ مذہب ہو گیا تھا لیکن اس سے برہمنون کے مذہب کا استیصال نہین ہوا بلکہ درحقیقت اسمین بہی کلام ہے کہ آیا بودہ مذہب کا پلہ کبہی غالب بہی رہا ہے یا نہین ہو رہا خاندان جو بڑا زبردست تہا اُسکے نیست و نابود ہونے کے بعد برہمنون کا مذہب پہر بحال ہونے لگا اور سنہ عیسوی سے دو سو برس پہلے ہند کے کچہ راجا تو بودہ مذہب رکہتے تھے اور باقی برہمنون کے پیرو تہے برہمنون کی سلطنتین گو شروع مین کم تہین لیکن رفتہ رفتہ تعداد مین بہت زیادہ اور زبردست ہوتی گئین ✤

جین

۷۶ - جین مت باعتبار مسائل کے بودہ اور برہمنون کے مذہب کے بیچ بیچ مین ہے - اس مت کے لوگ ذاتونکا امتیاز رکہتے ہین اور برہمنون کے دیوتاؤن کو مانتے ہین لیکن بعضے سنتون کو جو تہنکر کہلاتے ہین اُنکے دیوتاؤن سے بزرگ و برتر مانتے ہین - بودہ مذہب والون کی طرح یہہ بہی ویدون کے احکام نہین ملنتے اور ذی حیات کی جان کی حفاظت مین بہت

احتیاط کرتے ہین۔ سب سے اخیر اور بڑے تیرتہنکر مہابیر اور پارس ناتہہ ہین ❊

جین مت جسکا آغاز سنہ ۶۰۰ عیسوی تک نہین ہوا تہا سنہ ۸۰۰ء مین بعروج پر پہنچا اور سنہ ۱۲۰۰ء بعد اسکو تنزل ہوا دکہن اور گجرات مین بہت زیادہ پہیلا گجرات اور کانڑا مین اس مت کے لوگ ابتک کثرت سے ہین انمین ہمیشہ بڑے بڑے بیوپاری اور عالم فاضل ہوتے رہے ہین تامل زبان کی عمدہ عمدہ کتابین انہی کی بدولت ہین اس پاکیزہ زبان کے اصل بانہنے والے اسی مت کے مصنف تہے گجرات اور ہند کے اکثر حصون مین خصوصًا بنگالہ کے اندر مرشدآباد مین بڑے بڑے ساہوکار زیادہ تر یہی مت رکہتے ہین ہزاری باغ مین ایک پہاڑ ہے جو پارسناتہہ کہلاتا ہے اُسکو اس مت کے لوگ بہت متبرک جانتے ہین یہین ان کے سب سے بڑے تیرتہنکر نے آرام جاودانی حاصل کیا ہے یعنی دنیا سے کوچ کیا ہے ❊

۷۷۔ برہمنون کی بحالی کے زمانہ پر ظلمت کا پردہ پڑا ہوا ہے اُس زمانہ کے حالات ان وسیلون سے معلوم ہوتے ہین (۱) پُران یعنی برہمنون کی پچہلی مذہبی کتابین جن مین دیوتاؤن کے نام اور قصے مندرج ہین[1] (۲) کتبے اور سکے جو ہند کے مختلف حصون مین دستیاب ہوئے ہین۔ ان مین بودہ مذہب کے راجاؤن کے

اس زمانہ کے حالات کے معلوم کرنیکے وسائل

[1] دفعہ ۸۷ دیکھو

کتبے زیادہ تر پرانے ہین (۴) اُن بودہ مذہب چینیون کے حالات سفر جو ہند مین جاترا کے لیے آئے اور جنکے سفرنامے چینی زبان سے یوروپ کی زبانون مین ترجمہ ہوئے ہین[1] *

۸۷- پرانون کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اُن سے پرانی بات یعنی ہندؤون کے پرانے اعتقادات معلوم ہوتے ہین اہل یوروپ کے نزدیک وہ سنہ عیسوی کی آٹھوین صدی کے اور اکثر اُنمین اس سے بھی پیچھے کے تالیف ہین لیکن برہمنونکی بحالی کے زمانہ مین جو مذہب کی صورت تھی اُسکا حال اُنمین درج ہے اور وشن اور شیو وغیرہ کی پوجا کرنیوالے مختلف فرقون کے عقائد کی اُن مین کثرت تشریح ہے - علاوہ اسکے اِن کتابون مین دیوتاؤن کے قصے اور افسانے بھرے ہوئے ہین اور اُن مین صرف دیوتاؤن کے نسب نامے اور حالات ہی نہین بلکہ راجاؤن اور بہادرون کے نسب نامے بھی لکھے ہوئے ہین جنمین بعضون سے کچھ کچھ تاریخی واقعات دریافت ہوتے ہین *

پُران تعداد مین اٹھارہ ہین - اگرچہ اُنمین ویدونکی تعظیم لکھی ہے مگر اُنکی مذہبی تعلیم ویدون بلکہ دَرسُتُون[2] کی مذہبی تعلیم سے بھی بالکل مختلف ہے ہند کے برہمنون کا عام پسند مذہب اُنہی کتابون پر مبنی ہے - برہما یعنی اُت پادک یا پیدا کنندہ اور شیو یعنی بناسک یا فنا کنندہ اور وشن یعنی پالک یا پالنے والا یہہ

[1] دفعہ ۲۰۰ دیکھو - [2] دفعہ ۳۶ کو دیکھو -

تین دیوتا مُسلّم مانے گئے ہین مگر برہما کی پوجا کا کچھہ ایسا رواج نہین پایا جاتا رامچندر جی اور کرشن جی کو وشن کا اوتار سمجھکر انکی پوجا کرتے ہین انکے سوا بیشمار دیوتا انکی نسبت کم رتبہ کے ہین *

۷۹- برہمنون نے بہت سے ریت بیوہار یعنی راہ ورسم پہیلاکر عام لوگون کو اپنا طرفدار اور ہمدرد اور مکاتب و مدارس قائم کرکے علم کی ترغیب سے نوجوانون کو اپنا مطیع کرلیا - مذہبی بھجن اور مذہبی کتابون کی تفسیرات اچھے اچھے اور ممتاز خاندانون سے مخصوص ہنے کے سبب اُنہی کے ہاتہہ مین رہین اور اس سبب سے جو اقتدار اُن کو حاصل رہا اُسکو اُنہون نے اسطرح بڑہایا کہ مذہبی کتابون مین اور خصوصًا دو نو بڑی اتیہاس یعنی مہابہارت اور راماین مین اپنی طرف سے ایسی عبارتین داخل کرتے رہے جنسے اُنکے دعوون کی تائید ہو- اس طریق سے اور ایسی ہی ایسی اور باتون سے رفتہ رفتہ اُنہون نے ہند مین پہر وُہی بزرگی حاصل کرلی جسکو وہ کہو بیٹھے تھے لیکن پُرانون مین لکہا ہے کہ اُنکو یہہ بات ایک ہی عجیب معرکہ مین حاصل ہو گئی تہی جسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب مہاتم رشیون نے جو آبو پربت پر رہتے تھے برہما سے جاکر فریاد کی کہ راکہشس (یعنی بودہ مذہب والے) ویدون کو پانوٴن مین روندتے ہین اور ساری سرزمین اُنکے قبضہ مین ہے تو اُنہون نے یہہ حکم دیا کہ چہتریون کی نسل جس کو پرسرام نے نیست و نابود کردیا

تہا اُسکو پہر پیدا کرو - چنانچہ برہمنون نے اگن کنڈ کو گنگا جل سے پوتر کرکے جگ کیا اور اُس کنڈ مین سے چار چہتری پیدا ہوئے جو اگنی کل یعنی آگ کی اولاد کہلاتے ہین اُنہون نے بڑی بڑی کرامتین ظاہر کرکے زمین کو راکہشسون سے پاک کردیا زمانہ حال کے کئی راجپوت اپنے تئین انہی اگنی کل کی اولاد بتلاتے ہین جنہون نے اسطرح پر برہمنون کے مذہب کو پہیلایا +

پرمر خاندان

۸۰ - اس زمانہ مین اندر کا خاندان بہت زبردست تہا پاتلی پتر اور راجگریہ جو مگدہ مین ہے اور اُجین جو مالوہ مین ہے اور ورنگل اور دیگر مقامات جو دکہن مین ہین ان سب جگہہ اسی خاندان کے لوگ سلطنت کرتے تھے - یہہ خاندان سنہ عیسوی کے ۵۷ برس پہلے سے سنہ ۶۰۰ تک خوب عروج پر رہا بلکہ سنتے ہین کہ اس زمانہ سے بہت پیچہے تک وہ دکہن مین مسلمانونکا مقابلہ کرتا رہا +

راجہ بکرماجیت

۸۱ - اس خاندان مین سب سے مشہور راجا بکرماجیت ہوا ہے اُسکا پایہ تخت اُجین مالوہ مین تہا - کہتے ہین کہ یہہ راجا اگنی کل کے بڑے خاندان پرمر یعنی پوار کی اولاد مین تہا - اس راجا کی نسبت بیشمار افسانے مشہور چلے آتے ہین - اس مین شک نہین کہ اسکا ملک آباد اور رعایا شایستہ تہی اور وہ علم کا بڑا قدر شناس تہا یقین کرتے ہین کہ مغربی ہند مین جو سک لوگ ستہین کی ریاست تہی

ساہ دفعہ ۷۲ دیکہو سکہ دفعہ ۷۹ دیکہو

اُسکو اسی راجانے برباد کیا تہا بکرماجیت کا سمت جسکا راج سنہ عیسوی سے ۵۷ برس پہلے شروع ہوا آجتک ہندوستان مین جاری ہے *

۸۲ - کہتے ہین کہ راجا بکرماجیت یا اُسکے کسی قریب العہد جانشین کو تاتاریون کی ایک قوم یوچی نام نے شکست دیکر اپنی سلطنت کی بنیاد ڈالی جوکہ اُندرُ اور ہند کے اَور بہت سے خاندانون کی ریاست کے ساتہہ پہلو بہ پہلو مغربی ہند مین کئی صدی تک قائم رہی - اس قوم کا حال جسقدر اُنکے سکّون سے دریافت ہوتا ہے اُسکے سوا اور کچہہ زیادہ معلوم نہین - سک ستہین کے سکّون کا ایک قسم کا تسلسل ان سکّون سے جاری رہتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اسی قوم کے لوگ جو خاندانِ کتُرمان کے نام سے مشہور ہے مسلمانون کی حملہ سے تہوڑے ہی دنون پہلے تک کابل پر متصرف رہے *

یوچی خاندان

۸۳ - ایک ہندو خاندان گپتؔ نام جو برہمنونکا مذہب مانتا تہا دوسری صدی عیسوی کے قریب قنوج مین راج کرتا تہا[1] ۳۱۹ع مین اس خاندان نے سوراشٹر اور گجرات کے راجا کو جو ساہ خاندان سے تہا مغلوب کیا اور بلبہی جو کاٹہیاواڑ مین ہے وہان دوسرا پایہ تخت قائم کیا چنانچہ اسی سبب سے اسکو عموماً خاندان بلبہی کہتے ہین -

خاندان گپت یا خاندان بلبہی

خاندان بلبہی اور گپت

۹۸۴ع مین راٹہور راجپوتون نے قنوج مین اقتدار حاصل کیا اُنکو

[1] دفعہ ۹۷ دیکہو

ایک اور راجپوت خاندان نے گیارہوین صدی مین یہانسے
نکالدیا - پہلا خاندان تو ماڑواڑ واقع راجپوتانہ مین چلاگیا اور
اس سے جو دہپور کے خاندان کی ابتدا ہوئی جو اب تک موجود ہے
اور دوسرا خاندان ۱۱۹۳ء یعنی مسلمانون کی فتح تک قائم رہا
گجرات کے بلبہی خاندان کے چہرا جا مختلف اوقات پر ہندمین
مہاراج آدہراج کا لقب رکہتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان
اور دکہن کے بڑے حصہ پر حکمران تھے سمدرگپت جو دوسرا راجا اس
خاندان کا تہا اُس نے گجرات کی فتح کے بعد لنکا کو بھی لے لیا تہا -
اس خاندان کا اخیر راجا تو رمان ۵۹۰ء کے قریب گجرات مین ہوا
ہے لیکن اسکے بعد بہی یہہ خاندان میواڑ مین بنا رہا اور اب تک یہان
موجود ہے معلوم ہوتا ہے کہ ساسانیونکی سپاہ جو غالبًا نوشیروان
بادشاہ کے تحت حکم تہی اُس نے انکو گجرات سے نکالدیا یہہ بادشاہ
۵۳۱ء سے ۵۷۹ء تک فارس پر حکمران رہا -

گجرات اور پٹن کا خاندان

بلبہی راجاؤن کے بعد چورا قوم کے راجپوت ۷۴۶ء سے ۹۳۱ء تک
فرمانروا رہے انکا دارالسلطنت انہل وار تہا جسکو اب پٹن کہتے ہین -
۹۳۱ء مین سولنکہی یا چلو کے خاندان کی ایک شاخ جو کلیان مین حکومت
کرتی تہی سلسلۂ قرابت کی بدولت انکی جانشین ہوئی - اس خاندان
کے ایک راجا نے مالوہ فتح کیا - انکو آخرکار علاء الدین خلجی

۱؎ دوسرے باب کا دفعہ ۹۳ دیکھو

نے سنہ ۱۰۹۷ء مین مغلوب کیا

۹۴ - جس زمانہ مین کہ ساہ اور بوجی اور انکے بعد تلبہی گپت مغربی ہند مین حکمران تھے اور پچھلا خاندان قنوج مین اور اور جگھہ بہی راج کرتا تہا اُس زمانہ مین اَندر خاندان کا راج مالوہ اور نگدہ مین بڑے فروغ پر تہا۔ اس خاندان سے ایک راجا ست گری اول کے پاس جو سنہ ۵۵۰ء کے قریب راج کرتا تہا دکہن بہی تہا کیونکہ ایک معتبر کتبہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ساہ خاندان کی راجانے یہہ ملک اس سے چہین لیا ٭

گیارہوین صدی کی آخر مین راجا بہوج بڑا مشہور راجا اُجین مین راج کرتا تہا اسکے پوتے کو سلونکہے خاندان کی ایک راجا والی گجرات نے مغلوب کیا لیکن اسکے بعد مالوہ کی ریاست خودمختار ہوگئی اور آخرکار اسکو سنہ ۱۳۱۲ء مین مسلمانون نے فتح کیا۔

۹۵ - کہتے ہین کہ مہابہارت کے زمانہ سے لیکر مسلمانون کے اُس حملہ تک جو سنہ ۱۲۰۳ء مین ہوا چار خاندانون کے راجا بنگالہ مین حکمران ہوئے ان مین سے تیسرے خاندان کے راجاؤن کی نام برابر پال ہی پر ہین اور وہ نوین صدی سے گیارہوین صدی کے اخیر تک فرمانروا رہے - خیال کرتے مین کہ یہہ راجا بودہ دہرم تہے - کہتے ہین کہ اس خاندان کا ایک راجا دیوپال دیو جو غالباً نوین صدی مین ہوا ہے تمام ہند پر راج کرتا تہا بلکہ اُس نے تبت کو بہی فتح کرلیا

تہا- اس بیان سے غالباً صرف یہہ مراد معلوم ہوتی ہے کہ وہ مہاراجہ ادہیراج مانا گیا[١] اُس خاندان کا پای تخت گوڑ تہا مگر پہر اسکی جگہہ ندیا ہوگیا-

پال خاندان کے بعد ایک اَور نسل کے راجا ہوئے جنکے نام برابر سین پر ہی ہین سنہ ٩٠٠ع کے قریب اس خاندان کا ایک راجا آدی سُور نام بنگالہ مین راج کرتا تہا- اُس نے قنوج سے پانچ برہمنون کو بُلا کر بنگالہ مین آباد کیا ہر برہمن کے ساتہہ ایک ایک کایستہہ بہی تہا برہمنون اَور کایستہون کی پانچ اونچی ذاتین جو بنگالہ مین ہین اُنکو اُنہی کی اولاد مین بتاتے ہین سین خاندان کے راجاؤن مین سے ایک راجا نے جسکا نام بلال سین تہا ان پانچون قنوجی برہمنون کی اولاد کی عظمت قائم کی اس خاندان کے اخیر راجا لچھمن سین کو بختیار خلجی نے ندیا سے نکال دیا[٢]*

٨٦- جس زمانہ کا حال اس حصہ مین یہانتک بیان کیا گیا اُسمین بودہ مذہب گو تنزل پر تہا لیکن پہر بہی زور رکہتا تہا آٹہوین یا نوین صدی کے اندر شنکر اچارج برہمن کی کوشش کے سبب یہہ مذہب دکہن سے مفقود ہوگیا غالباً اس زمانہ سے بہی پہلے کُمارل نے وہان اس مذہب کا زور گہٹایا تہا لیکن شمالی ہند مین دسوین صدی تک بودہ مذہب کے راجا حکمران تہے اور بنارس مین گیارہوین

[١] دفعہ ٩٠ کو دیکھو [٢] باب ٢ کی دفعہ ٢ہ دیکھو

صدی ۶ تک اور گجرات مین بارہوین صدی تک یہی مذہب پہیلا رہا ❖
پہلے بیان ہوچکا ہی کہ سنہ وکے قریب بنگالہ مین پال خاندان کے بعض
شروع کے راجا بودہ دہرم سے تہے[1] اُس زمانہ سے
پہلے گوزرد ہا اور آدتیہ دو زبردست بودہ دہرم خاندان سنہ عیسوی
کے کچھ پہلے سے ۶۲۲ء تک کشمیر مین راج کرتے رہے - ان خاندانون
کے بعضے راجاؤن نے ہند مین بہت سے ملک فتح کئے بہونیشور
اُڑیسہ مین اور اُسکے سوا اور اور جگہہ بڑے بڑے مندر آجتک پائے
جاتے ہین جو اُنکے مذہبی جوش اور اقتدار کے یادگار رہین ❖

چینی سیاح ۸۷ - بعضے چینی سیاح جو ہند مین مختلف اوقات پر چوتہی صدی سے
دسوین صدی تک تیرتہہ جاترا کے لئے آئے جو حالات اُنہون نے
بیان کئے ہین اُنسے بودہ مذہب کی ترقی اور تنزل کا حال بخوبی
معلوم ہوتا ہے اہل چین نے اُن حالات کو بہت احتیاط اور حفاظت
سے رکہا ہے اور اب حال مین اُنکا ترجمہ انگریزی اور فرانسیسی
زبان مین ہوگیا ہے ❖

فاہیان ۸۸ - ان مین فاہ آن سب سے پہلا جاتری ہے اسکا سفرنامہ بہت
عمدہ ہے - اِس شخص نے وسط ایشیا اور ہند مین ۳۹۹ء سے ۴۱۴ء تک
سیاحت کی اس نے اکثر بودہ مذہب والون کے مندرون اور
اسی قسم کی اور چیزون کا حال بہت صراحت کے ساتہہ لکہا ہے

[1] دفعہ ۸۵ دیکہو

ٹیکسلا سے جو پنجاب مین ہے یہہ شخص قنوج ہوتا ہوا مگدہ اور اُسکے
پاس تخت پاٹلی پتر کو گیا اور اپنے سفر کا حال قلمبند کرتا گیا اُس نے
راجگڑہ اور گیا اور بنارس کی بہی سیر کی اور وہان سے گنگا کے
بہاؤ کیطرف تملک پہنچا - یہان سے جہاز مین سوار ہوکر لنکا کو گیا
پہر چین کو جاتے ہوئے جزیرہ جاوا کو دیکھا اور یہان کے لوگون کو
برہمنون کا معتقد پایا -

ہیوئن تہسانگ

۹۸ - ہیوئن تہسانگ جس نے سنہ ۶۲۹ع اور سنہ ۶۴۵ع کے مابین
سیاحت کی اُسکا بیان پہلے سیاح کے بیان سے عمدہ تر ہے
اُس نے ہند کی تقریباً تمام ریاستون کا حال احتیاط اور صحت کے ساتھ
بیان کیا ہے وہ لکہتا ہے کہ ٹیکسلا اسوقت کشمیر کا ایک صوبہ ہوگیا
تہا اور خاص کشمیر مین برہمنونکا ایک زبردست خاندان کرکٹ نام
گونردہا خاندان کا جانشین ہوگیا تہا جسکا ذکر دفعہ ۸۶ مین کیا گیا
قنوج کی نسبت لکہا ہے کہ وہ ایک بڑا شہر سولہ میل سے زیادہ
لمبا ہے اور وہان کا راجا سلادت بڑا زبردست اور بودہ مذہب
کا حامی ہے ہیوئن تہسانگ کا بیان ہے کہ راجا سلادت نے
مہاراشٹر کے راجا کے سوا ہند کے اور سب راجاؤن کو شکست دی
پریاگ بالکل برہمنون کے قبضہ مین تہا - مگدہ کی سلطنت بڑی زبردست
تہی اور وہان بودہ مذہب رونق پر تہا لیکن پاٹلی پتر اجڑا پڑا تہا
تملک بڑی تجارت اور مال کی بندرگاہ تہی یہان سے وہ اڑیسہ کو

ہوتا ہوا جہان ایک بڑی بندرگاہ چرتر نام تہی دکہن کو گیا چولا اور دراوڑ (جسکا پایہ تخت کانچی پرم یعنی کانجی ورام تہا) ان دونو جگہہ کی سیر کی لیکن جزیرہ لنکا مین اسلیئے نہین گیا کہ آپسمین لڑائیان ہورہی تہین اُس نے مالوہ اور مہاراشٹر کا حال مفصل بیان کیا ہے - اس زمانہ مین قنوج سے دوسرے درجہ پر ہند کی زبردست ریاستون مین مالوہ کی ریاست تہی راجہ سلادت ہیون تہسانگ کے آنے سے کوئی ساٹہہ برس پہلے یہان فرمانروا رہا تہا اور اپنی پچاس برس کے عہد مین بودہ مذہب کا بڑا حامی رہا تہا - بلبہی بہی ایک زبردست بودہ دہرم راجا کی حکومت مین تہا جو کہ قنوج اور مالوہ کے راجاؤن سے قرابت قریب رکہتا تہا لیکن اُجّین کا راجہ برہمنون کے مذہب کا معتقد تہا -

ہیون تہسانگ نے اس ملک کے راہ و رسم اور علم کا دلچسپ حال بہی بیان کیا ہے - ذاتون کا امتیاز دیکھکر اُسکو بہت جرأت ہوئی اور اسکا حال اُس نے پورا پورا بیان کیا ہے - یونانی مورخون کیطرح اسکے دل پر بہی اہل ہند کی نیک خصلتون اور اُنکی مرفہ الحالی کا اچہا نقش ہوا -

۹۰ - محمود غزنوی کے حملون سے پہلے کی صدیون مین جو عام کیفیت ہندوستان کی تہی اُس کے بیان پر اس موہوم زمانہ کے حالات ختم کیئے جاتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ مین

مسلمانون کے حملون سے پہلے ہندوستان کی عام کیفیت

یہان چہہ طاقتور سلطنتین تہین اور شمالی ہند کے چہوٹے چہوٹے بیشمار راجاؤن مین سے کسی نہ کسی کے مطیع رہتے تہے۔ بعض اوقات اُن سلطنتون مین سے ایک سلطنت اورونکی نسبت زیادہ قوی ہوجاتی تہی اور اُسکا راجا مہاراجادہیراج کہلاتا تہا۔

اول پنجاب مین برہمنون کے معتقد راجاؤنکی سلطنت - ابتدا مین یہہ سلطنت کابل مین قایم ہوئی۔ وہان کنشرمان نام ایک بودہ دہرم کے خاندان کی ریاست کے بعد اُنکا راج شروع ہوا اور وہ پہر لاہور کو چلے آئے اس خاندان کے پچہلے کئی راجاؤن کو محمود غزنوی نے پے درپے شکستین دین[۱] بہیم پال کی وفات پر اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا اس خاندان کا اکثر حال اُنکے سکون سے معلوم ہوتا ہے ان سکون پر ایک جانب نندی گن یعنی نادیا بیل اور دوسری طرف گہوڑے کے سوار کی تصویر ہے اسی سبب سے بعض اوقات اس خاندان کو نندی گن اور اشونامی کہتے ہین

دوسری دہلی کے راجپوتون کی ریاست جس مین آخر کو اجمیر کی ریاست بہی شامل ہوگئی۔ یہہ ریاست دو خاندانون کے تحت حکم تہی۔ ایک اجمیر کے تو اَر۔ دوسری دہلی کے چوہان۔ چوہان خاندان کا اخیر راجا پرتہی راج تہا جو کہ بڑا بہادر مشہور ہے[۲] اس خاندان کو اُن تمام ریاستون پر بزرگی حاصل تہی جو گنگا سے دریای سندہ تک

---

[۱] دوسرے باب کی دفعہ ۱۰ دیکہو ۱۲ [۲] دوسرے باب کی دفعہ ۱۹ دیکہو ۱۲

پہیلی ہوئی تہین اور انین وہ سرزمین بہی داخل تہی جو ہمالہ سے
لیکر اربلی پربت تک ہے اور گنگا کی شاخون سے سیراب ہوتی ہی
تیسری قنوج کے راجپوتون کی ریاست جو راٹہورون اور ایک
اَور نامعلوم الاسم خاندان کے تحت حکم تہی[۱]۔ قنوج کے
راجاؤن کی حکومت بہی ہمالہ سے اربلی پربت تک اور مغرب
کیطرف گنگا سے لیکر مشرق کیطرف بنارس تک تہی۔
چوتھی میواڑ کے راجپوتون کی ریاست جو گہلوٹ خاندان کے تحت
حکم تہی۔ میواڑ مدہ واڑ کا مخفف ہے اور اسکے معنی ضلع وسطی
کے ہین۔ اس خاندان کی حکومت شمال کیطرف اربلی پربت سے
لیکر جنوب کیطرف وندہیاچل پہاڑ تک تہی[۲]۔
پانچوین انہلواڑ کے راجپوتون کی ریاست جسکو پٹن کہتے ہین اور
جو چوڑا اور سلونکی خاندان کے تحت حکم تہی۔
ان خاندانون کی حکومت گجرات پر اور سندہ کے ایک حصہ پر جنوب کیطرف
سمندر سے لیکر شمال کیطرف ہند کے ریگستان اعظم تک اور مغرب
کیطرف سندہ سے لیکر شرق کیطرف میواڑ تک تہی۔
چہٹی بنگالہ کے پال اور سین خاندان کی ریاست۔

---

[۱] دفعہ ۸۳ دیکہو ۱۲ [۲] دوسرے باب کی دفعہ ۹۳ دیکہو ۱۲

چودہوین فصل دکہن کے قدیم حالات

۹۱- ہندوؤن کی روایتون سے معلوم ہوتا ہے کہ اگست منی کی بدولت علوم و فنون اُتر سے دکہن مین پہنچے - قیاس کرتے ہین کہ یہہ منی سن عیسوی سے چہہ سو یا سات سو برس پہلے ہوا ہے تامل زبان کی صرف و نحو اور اس زبان مین علم طب کی کتاب پہلے اسی نے لکہی ہے لیکن اسمین شک نہین کہ دراوڑ کا ملک اس زمانہ سے بہت پہلے شایستگی کو پہنچ چکا تہا - اور لنکا کے راجاؤن کی رعایا کی شایستگی کا جو حال رامائن مین لکھا ہے - اگر اُس کو پورا پورا باور نکرین تو بہی یہہ معلوم ہوتا ہے کہ اس ملک مین شایستگی کا آغاز سن عیسوی سے ایک ہزار برس پہلے ہوا ہے +

۹۲- قدیم زمانہ مین ہند کے نہایت جنوب مین دو سلطنتین بڑی سرسبز و شاداب تہین - ان مین سے پانڈی کی سلطنت غالباً سن عیسوی سے پہلے پانچوین صدی مین قائم ہوئی تہی اسکا بانی پانڈی نام ایک کاشتکار تہا - وہ اجودہیا یعنی اودہ سے یہان چلا آیا تہا - اس سلطنت کے راجاؤن کی نسبت بہت سی روایتین ہین - ان مین سے بعضون نے تامل زبان مین کتابین

[1] دیباچہ کی دفعہ ۳۴ دیکھو

لکھی ہین اور نامی گرامی مصنف ہوگزرے ہین انہین سے ایک راجہ
پنڈیون نے اغسطس قیصر کے عہد مین روما کو اپنا ایلچی بہیجا تہا۔
انکا دارالسلطنت مدورا تہا۔ اس خاندان کا اخیر راجا کن پانڈی شہا جو
سنہ ۱۱۰۰ء کے قریب گزرا ہے ۔

۹۳ - جنوب کی دوسری زبردست ریاست چولا کی سلطنت تہی جسکا
دارالریاست اول کانچی ورام تہا۔ اس سلطنت کا بانی تیمن نالے
ہندوستان خاص سے آیا تہا۔

۳۵۰ برس قبل مسیح اور ۱۰۱۸ عیسوی کے مابین چولا خاندان پانڈی خاندان
کے ساتہہ ملکر ایک ہوگیا تہا مگر بعد علیحدہ ہوکر خود مختار بن گیا
اور اسوقت سے اُسکا دارالریاست تنجور ہوگیا جہان چودہوین
صدی تک اُسکی حکومت رہی۔ چولا کی سلطنت اخیر زمانہ مین بجانگر
کی ریاست کے مطیع ہوگئی - اور آخرکار تنجور مین جہان مرہٹونکی
ریاست قائم ہوگئی تہی ملگئی

۹۴ - پانڈی اور چولا خاندانون کی سلطنتون کے علاوہ اور بہی
بہت سی نامی ریاستین تہین۔ جنکا حال ہمکو اکثر اُنکے کتبون سے
معلوم ہوتا ہے - انہین سے چیر خاندان کی ریاست بڑے مرتبہ
کی تہی۔ جسمین تراونکور اور ملیبار اور مغربی میسور شامل تہا۔
یہہ ریاست پہلی صدی سے دسوین صدی تک قائم رہی۔
نوین صدی مین اس ریاست کا جنوبی حصہ کئی چہوٹی چہوٹی ریاستون

پر تقسیم ہوگیا- جنمین سے کالی کٹ کی ریاست پر زمورن لقب
کے راجا ۱۴۹۸ء مین حکمران تھے - اُسوقت واسکوڈیگاما یہان
وارد ہوا- حیدر علی کے حملہ تک جو ۱۷۶۶ء مین ہوا زمورن یہان
راج کرتے رہے - چیر خاندان کی سلطنت کے شمالی حصہ مین اُنکے
بعد راجپوتون کا ایک زبردست خاندان جو بلّال کہلاتا تہا حکمران ہوا-
اُنکی دارالریاست دُوارسَمُدر شمالی میسور مین تہی- ابتدا مین وہ
جین مت رکہتے تہے لیکن اُن مین کے راجا وِشْن وَرْدہان نامی نے
۱۱۲۳ء مین ایک نامی برہمن رام نج کی تلقین سے اپنا مذہب بدل لیا
اس خاندان کی ریاست کو ہی ۱۳۱۰ء کے قریب مسلمانون نے برباد کردیا

تیسرا رکھن چیر اور بلال خاندان

۹۵- سالباہن کا سمّت ابتک دکہن مین جاری ہے - اُس کا
آغاز ۷۸ء سے ہے -

سالباہن

کہتے ہین کہ سالباہن کمہار کا بیٹا تہا- یاوری طالع سے راجا ہوگیا- مقام
پاٹن مین گوداوری کے کنارے پر حکمرانی کرتا تہا- اور برہمن جن پر
اُس زمانہ مین بودہ مذہب والے بڑا ظلم اور تشدّد کرتے تہے اُنکا
بڑا حامی اور پشت پناہ تہا-

۹۶- راجپوتون کا ایک زبردست خاندان جسکو پانڈونکی اولاد بتلاتی
ہین- اور جو چلوکے کہلاتا تہا قدیم زمانہ سے کلیان مین سلطنت

باب ۶ دفعہ ۳ کو دیکھو

کرتا چلا آتا تہا- کلیان اُس قلمرو کے مغربی حصّہ مین واقع ہے - جواب نظام کا ملک کہلاتا ہے - کہتے ہین کہ یہہ لوگ اودہ سے آئے تہے اور سنہ ۴ ء کے قریب انہون نے دکہن مین اپنی سلطنت قائم کی تہی چوتہی اور پانچوین صدی مین اُنکا ستارہ بڑے اوج پر تہا- جنوب مین پانڈے اور چولا کی ریاستون تک اور مشرق مین اَندہر کی ریاست تک انکا علاقہ تہا- اس خاندان کے کم سے کم چار یا پانچ راجا اس زمانہ کے قریب مہاراجا ادہیراج کے لقب سے ممتاز ہوئے-

۹۷ - چلوکے خاندان سنہ ۱۱۸۲ ء مین نیست و نابود ہوگیا- انکے بعد ایک اور خاندان جو کالا بہوریا کہلاتا تہا ہوا- لیکن تہوڑے ہی دنون مین وہ بہی ختم ہوگیا اس خاندان کا عہد زیادہ تر اسلیئے مشہور ہے کہ اُس مین ہندوؤن کے اُس فرقہ نے عروج پایا جو شو کے لنگ کی پوجا کرتے ہین - بساپا نام برہمن اس مذہب کا واعظ تہا- جین مت والے جنکے حامی چلوکے خاندان کے راجا تہے اور نیز برہمن اس فرقہ کو ناپسند کرتے تہے - بساپا نے کچہہ تدبیر کرکے کالا بہوریا خاندان کے اخیر راجا جل کی ریاست کو برباد کردیا لیکن اُسکا اقتدار بہی کچہہ بہت دن نرہا لنگ کی پوجا جنوب اور جنوب مغربی ہند مین اب بہی رائج ہے -

---

[1] دیباچہ کی دفعہ ۱۲ کو دیکہو ۱ [2] دفعہ ۱۰۰ کو دیکہو ۱۲

۹۸ - شنکراچارج جو آٹھوین یا نوین صدی مین دکہن مین برہمنون کے مذہب کا وعظ کرنے گیا اُسکا حال ابہی بیان ہوچکا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہند کے جنوب سے بودہ اور جین مذہب کی عظمت لوگون کے دلون سے دور کرنے مین جو اُس نے سعی کی وہ بہت کارگر ہوئی

شنکراچارج

۹۹ - راجپوتون کا ایک خاندان جادو نام تلنگانہ کے مشرقی حصہ مین نوین صدی سے لیکر بارہوین صدی کے اخیر تک حکمران رہا۔ انکا پایہ تخت دیوگڑہ تہا جہان اب دولت آباد ہے - بارہوین صدی مین انکو بڑا اقتدار حاصل تہا - اور کالاہوریا خاندان کے اخیر راجا وجل کی وفات پر اُنہون نے کلیان کی وسیع سلطنت کو بھی فتح کرلیا[a]۔

دیوگڑہ کا جادو خاندان

۱۰۰ - دکہن کے مشرقی حصہ مین نہایت مشہور اور قدیم خاندان آندہرا یا تلنگانہ کے راجاؤن کا خاندان تہا - جسکا دارالخلافہ ورنگل تقریباً اسی میل حیدرآباد سے مشرق کیطرف تہا - غالباً یہہ راجا اُسی بڑے خاندان آندہر سے تہے جو مگدہ مین حکمرانی کرتا تہا[b]۔ اور جس نے اس جنوبی سلطنت کو فتح کرکے اپنے نام سے نامزد کیا - ۱۳۲۳ء مین ورنگل کو مسلمانون نے فتح کیا[c] - لیکن تہوڑے ہی دنون بعد وہ اُنکے ہاتہہ سے نکل گیا - اور تلنگانہ کے راجاؤن کا

ورنگل کا آندہر خاندان

[a] دفعہ ۸۶ کو دیکہو - [b] دفعہ ۷۹ کو دیکہو - [c] دفعہ ۱۴ کو دیکہو - [d] باب ۱۴ کی دفعہ ۵ کو دیکہو

پایہ تخت بنا۔ بہمنی خاندان کے بادشاہون نے اُنکی ہمیشہ لڑائی رہتی تھی آخر ورنگل کو احمد شاہ نے ۱۴۲۵ع مین برباد کر دیا۔

۱۰۱۔ اُڑیسہ جو ہند کی مشرقی حد پر ہندوستان خاص اور دکہن کے مابین واقع ہے۔ اُسپر کیسری بنس کے راجا قدیم زمانہ سے تقریباً ۱۱۳۱ع تک فرمانروا رہے۔ گجپتی خاندان کے راجا کٹک مین ۱۵۳۴ع تک حکومت کرتے رہے۔ خیال کرتے ہین کہ اُنکا اندر کے خاندان سے کچھ رشتہ تہا کہتے ہین کہ ایک بڑا زبردست خاندان گنگا بنس نام تملک یعنی میدنی پور کی قرب وجوار سے نکلا۔ اور اُس نے جنوبی ہند مین آکر بہت سے ملک فتح کیے۔

پندرہوین فصل سنسکرت زبان کا علم انشا

۱۰۲۔ سنسکرت زبان کے علم انشا کی وہ کتابین جنکو ہندوؤن کے پرانے حالات سے تہوڑا بہت تعلق ہے اُنکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ لیکن مبتدیون کے لیے بہتر ہے۔ کہ اس نہایت شستہ اور پاکیزہ زبان مین جو بڑی بڑی تصنیفات ہین اُنکی عام اور مسلسل کیفیت سے وقفیت حاصل کرین سنسکرت کے علم انشا کے تین حصّے کیے گئے ہین۔ (۱) انشائے مذہبی (۲) انشائے حکمت (۳) نظم اور متفرقات۔

۱۰۳۔ ہندوؤن کی مذہبی انشا کی کتابین عموماً دو قسم کی ہین شرتی یعنی الہام ربانی سمرتی یعنی روایات یا احادیث۔ پہلے مین

ویدون کی سنہتا اور برہمن داخل ہین اور دوسرے مین وہ بیشمار تحریرین داخل ہین جو ویدون کا ضمیمہ یا تتمہ خیال کی گئی ہین اور انکا مجموعہ دہرم شاشتر کے نام سے موسوم ہے -

۱۰۴ - یوروپ کے فاضلون نے کتب مذہبی کی تاریخ تصنیف و تالیف کے لحاظ سے مذہبی الشا کے چار دور قائم کئے ہین -

(۱) چہند کا دور سن عیسوی کے ۱۲۰۰ برس پہلے سے ۱۰۰۰ برس پہلے تک - اس دور مین غالباً رگ وید کی سنہتا کے سب سے پرانے چند بھجن بنے تھے - (۲) منترون کا دور سن عیسوی کے ۱۰۰۰ برس پہلے سے ۸۰۰ برس پہلے تک خیال کرتے ہین کہ اس دور مین رگ وید کی سنہتا کا بڑا حصہ تصنیف ہوا (۳) برہمن کا زمانہ سن عیسوی کے ۸۰۰ برس پہلے سے ۶۰۰ برس تک اس دور مین اکثر برہمن تصنیف ہوئے - (۴) سوتر کا دور سن عیسوی کے ۶۰۰ برس پہلے سے ۲۰۰ برس پہلے تک اس زمانہ مین ویدانگ اور انوکرمنی وغیرہ تصنیف ہوئے +

کہتے ہین کہ پچھلے دو دورون کے بیچ مین جو زمانہ گزرا اسمین آرن یک جن مین اکثر اپنشد بہی داخل ہین تصنیف ہوئے +

۱۰۵ - ویدون کی کیفیت دفعہ ۲ مین بیان ہو چکی ہے انمین سے صرف رگ وید کی سنہتا برہمن کے دور سے پہلے کی ہین - اور باقی دو سنہتا یعنی یجر وید سنہتا اور سام وید سنہتا درحقیقت رگ وید کی خادم

یعنی اسکے ضمیمی ہین - جیسا کہ لوگ خیال کرتے ہین - ہر دور کے دو حصّون یعنی منتر یا سنہتا اور برہمن مین جو فرق اور تفاوت ہے اسکا بیان دفعہ ۲ مین ہو چکا ہے *

۱۰۶ ا - دہرم شاستر جو سمرتی کہلاتی ہین کچہہ تو برہمن کے دور سے اور کچہہ سوتر کے دور سے متعلق ہین - انکی تفصیل یہہ ہے

(۱) ویدانت مصنفہ بیاس یا جیمنی - اسکو بالعموم چہہ درشنون یعنی شاسترون مین داخل سمجہتی ہین[بله] -

(۲) چار اُپ وید - انہین سے پہلے مین جو اُیُس کہلاتا ہے - علم طب کا بیان ہے - دوسرے مین جسے کندہرپ کہتے ہین علم موسیقی کا ذکر ہے - اور بہرت کی تصنیف سی ہے تیسرا دہنس کی نام سی موسوم ہے اور اسمین اُن آلات حرب کے بنانے اور استعمال کرنے کا ذکر ہے جو چہتری لوگ کام مین لاتے تہے - اسکو رشی وسوامتر کی تصنیف بتلاتے ہین - چوتہا ستہاپت کہلاتا ہے - وہ بہی وسوامتر کی تصنیف ہے اور اُسمین مختلف حرفون اور پیشون کا ذکر ہے -

(۳) چہہ وید انگ یہہ بہی ویدون کے ضمیمے ہین - (۱) سکہشا (علم قرأت) اور اسمین یہہ بیان ہے کہ الفاظ کو صحت کے ساتہہ کیونکر بولنا چاہیے اور انکا تلفظ کیونکر ادا کرنا چاہیے (دوم) چہند (علم عروض) مُنی پنگل اسکا مصنف ہے

بله دفعہ ۹۳ کو دیکہو ۱۲

(سوم) ویاکرن (صرف ونحو)۔ پانی نی کا ویاکرن بڑا مشہور ہے۔ یہہ شخص دنیا کے بڑے نامی صرفیون اور نحویون مین سے ہوا ہے اور یقین کرتے ہین کہ بودہ کے زمانہ سے کچھہ پہلے گزرا ہے[۱] اور پنجاب کی انتہائے شمال کا رہنے والا تہا کاتیایان جو غالباً پتنجلی[۲] کا استاد تہا اُسنے پانی نی کے قاعدون مین حرف گیری کی اور اُنکو تکمیل پر پہنچایا۔ اسکے شاگرد پتنجلی نے اُسکے قاعدون مین اسیطرح حرف گیری کی یہہ تینون شخص رشی تہے جنہون نے صرف ونحو بنائی ہے۔ (چہارم) ویدانگ نرکت یعنی ویدون کے مبہم فقرونکی تفسیر۔ یہہ سب صرف ایک بڑی کتاب یاشک کی نرکت مین ہے اسمین ویدونکی اصطلاحات کی تحقیق بڑی توضیح کے ساتہہ ہے (پنجم) ویدانگ کلپ جو سب ویدانگون مین کامل ہے۔ اس مین تمام رسمیات کا ذکر ہے اور اُنکے لئے منتر یا برہمن جو ویدون مین لکھے ہین صرف وہی نہین بلکہ ہر ایک وید کے سوتر بہی درج ہین ان مین سے پہلے شرتی دوسرے سمرتی مین داخل ہین۔ یہہ بہی بیان کرنا چاہیئے کہ برہمن کی نسبت سوتر زیادہ زیرکار آمد ہین۔ کیونکہ ان مین اُن امور کے سوا جو رسمیات مذہبی سے متعلق ہین اور کسی بات کا کچھہ ذکر نہین۔ ششم

---

[۱] دفعہ ۴۴ کو دیکھو۔ [۲] دفعہ ۳ کو دیکھو۔

متصنف ہین - اسکی تصنیف سے ایک کتاب کمار سنبہو بہی ہے
جس مین لڑائی کے دیوتا کارتکیی کے جنم یعنی پیدایش کا ذکر ہے -
ان کے سوا اور کئی بہادرون کے منظوم قصّے بہی اسکی تصنیف سے
ہین - اور بڑے شاعر رزم نگار یہہ ہین -
بہارو - سہری ہرش - اور ماگہہ جنکی تصنیفات اور کالیداس کی
تصنیفات لقب مہاکوی (مثنویات اعظم) کے ساتہہ ملقّب ہین -
بہاروکی تصنیف کراتارجونیا ہے - اس مین ارجن اور شیو کی لڑائی
کا ذکر ہے - شیو کرات یعنی جنگلی شکاری کا روپ بناکر اُس سے
لڑا تہا - سہری ہرش کی بڑی تصنیف نیشدچرت ہے اور اُس مین
نیشد کے راجا کا حال ہے - ماگہہ کی تصنیف سے سسپال بدہ
ہے جسمین سسپال کے مرنے کا حال ہے -
پانچوان شاعر جسکا نام سوم دیو ہے وہ ورہت کتہا کا مصنّف ہے -
۱۱۰ - اب ناٹک لکہنے والون کا حال بیان کیا جاتا ہے - ان
مین سب سے زیادہ مشہور کالیداس ہے -
اسکو ہندو لوگ اُجّین کے راجا بکرماجیت کے دربار کا رتن بتلاتے ہین[1]
یہہ سن عیسوی سے تقریباً ۵۰ برس پہلے کی بات ہے مگر کالیداس کا
اصل زمانہ غالباً ۵۰۰ء ہے - اسکا نہایت عمدہ ناٹک سکنتلا ہے -

[1] دفعہ ۸۱ کو دیکہو

اسکے معنے کہو یا ہوا چہلا ہین یہہ مضمون مہابہارت کے ایک قصہ
سے لیا گیا ہے - اس کتاب کا ترجمہ انگریزی - فرانسیسی - بنگالی
ہندی اور اور زبانون مین ہوگیا ہے - اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ
رشی وشوامتر رات دن تپسیا کیا کرتے تھے - اندر نے اُنکا دل
تپسیا سے ہٹا دینے کے لئے سرگ سے ایک استری مینکا نام
بہیجدی اُسکے بطن سے سکنتلا پیدا ہوئی جب وشوامتر پہر
تپسیا مین مشغول ہوئے - تو مینکا پہر سرگ کو چلی گئی - اور سکنتلا کو
کنو رشی نے گود لے لیا - پہر گندہرب کے دستور کے بموجب راجا
دشینت سے اُسکی شادی کردی - دُرواس رشی نے اُسکو یہہ
سراپ دیا کہ تیرا خاوند تجہے بہول جائیگا - لیکن اتنا رحم کیا کہ یہہ
بات کہدی کہ جب دشینت اُس انگوٹہی کو جو وہ سکنتلا کو دیگیا
تہا دیکہیگا تو پہر یاد کریگا +

غرض کہ یہہ انگوٹہی تالاب مین گرگئی - اور سکنتلا کو خاوند کے
بہول جانے کا نہایت رنج رہا آخر کو انگوٹہی مچہلی کے پیٹ سے
نکلی اور سکنتلا کو اُسکے خاوند نے پہچانا - اور پہر عیش و عشرت
کے ساتہہ اوقات بسر کی - اس ناٹک مین بڑی باتین
یہہ ہی ہین جو بیان کی گئین - بہرت جو پانڈو اور کورو کا جد اعلی
تہا وہ دشینت کا بیٹا سکنتلا کے بطن سے تہا - یہہ بات بہی بیان
کے قابل ہے کہ اس ناٹک مین اونچی ذاتونکی گفتگو عمدہ سنسکرت

مین اور نیچی ذاتونکی گفتگو پراکرت مین جو بگڑی ہوئی سنسکرت ہے تحریر ہے - کالیداس کے دوسرے بڑے ناٹک کا نام بکرمورو بسی ہے - اس مین پریاگ کے راجا بکرم اور پری اُرَوَ ہشی (جو درخت کی بیل کی صورت بنگئی تہی) دونو کے عشق کا حال ہے +

مرچ ہکٹی (مٹی کی گاڑی) ایک اور مشہور ناٹک کا نام ہے جسکا قصہ خانگی معاملات سے متعلق ہے اسکو سُوْدْرَک نام ایک راجا کی تصنیف سے بتاتے ہین - اسکا موقع حالات اُجّین اور اسکا ممدوح چارُودَت نام ایک برہمن ہے - اُس برہمن کو خوبیون کا پُتلا بیان کیا ہے - اور لکھا ہے کہ وہ اپنی سخاوت کے سبب افلاس مین مبتلا ہوگیا تہا - ان کتابون کے سواجہہ اور مشہور ناٹک کی کتابین ہین -

اول مالتی مادَہو جسکا مصنّف بَہَوبُہوتی نام برار کا ایک برہمن ہے اور اس فن مین کالیداس کا ہم پلہ ہے - دوسرے اُتّررام چرت جسکا مضمون راماین کے ساتوین پَرَب سے لیا گیا ہے - تیسرے مہابیرچرت یہہ دونو ناٹک ہی اُسی بَہَوبُہوتی شاعر کی تصنیف سے ہین - چوتھی کتاب ناٹک مین مُدْرارا کہشس ہے اُسکا مصنّف بساکہدت ہے - اس مین اُس انقلاب کا ذکر ہے جسکی بدولت چندرگپت مگدہ دیس مین راجہ نند کے بعد گدی پہ بیٹھا - پانچوین کتاب رتناولی ہے - اسکو کشمیر کے راجا ہرش کی تصنیف سے بتاتے ہین - جو ۱۱۱۳ء سے ۱۱۲۵ء تک حکمران رہا - چہٹی کتاب ناٹک

مین پر بودہ چندر اودی ہے - اسکو کرشن مصر کی تصنیف کہتے ہین -
یہہ کتاب غالباً بارہوین صدی مین تصنیف ہوئی - اس مین ویدانت
کے مسئلہ کا اثبات ہے +

غزل اور گیت

۱۱۱ - غزلون اور گیتونکی کتابون مین میگہدوت جو کالیداس کی
تصنیف سے ہے سب سے زیادہ مشہور ہے - اسی کی تصنیف سے
ایک اور کتاب رت سنہار ہے اسمین موسمون کا حال ہے - ایک
اور کتاب گیت گوبند کہلاتی ہے - اسکے کچہہ حصہ مین ناٹک اور
کچہہ حصہ مین گیت اور غزلین ہین - اسمین گوپال کرشن جی اور انکی
گوپی رادہا کے عشق کا ذکر ہے - یہہ کتاب بارہوین صدی کے قریب
جے دیو نے لکہی ہے - اسکی نظم بڑی رسیلی ہے +

قصے کہانیان

۱۱۲ - اب ہم متفرق انشا کے اخیر فرع نیت کتہا یعنی قصے اور حکایات
اخلاق آمیز کا بیان کرتے ہین - اس قسم کی نہایت مشہور کتاب
پنچ تنتر ہے - اس نام کی وجہ تسمیہ یہہ ہے کہ اس کتاب کے پانچ
حصے ہین یعنی اسمین پانچ طرحکی کہانیان ہین -
اس کتاب کو وشنو سرما کی تصنیف سے بتلاتے ہین - اور کتاب
ہت اپدیش کا ماخذ یہی ہے - فارس کے بادشاہ نوشیروان نے
پنچ تنتر کا ترجمہ پہلوی زبان مین سنہ ۵۳۱ع لغایة سنہ ۵۷۹ع کے اندر
کرایا - اور اسکا نام حکایات بیدپا ہوا اور پہر اس کتاب سے
اسکا ترجمہ اکثر مہذب قومون کی زبانون مین ہوا -

چنانچہ عربی مین اسکا ترجمہ کلیلہ و دمنہ بہی بہت مشہور ہے پنچ تنتر کی
تصنیف کا حال عجیب ہے - ایک راجا کے تین بیٹے تھے مگر تینون
نالائق اور محنت سے جی چراتے تھے - راجا نے اپنے منشیرون
سے یہہ حال ظاہر کر کے اس باب مین صلاح پوچھی - وشنو سرما نام
ایک عالم برہمن اُس موقع پر موجود تہا - اُس نے راجا سے
عرض کی کہ مہاراج آپ کچھہ سوچ بچار نہ کرین - بچون کو میرے
حوالہ کر دین - مین اُنکو خوب سکہا پڑہا دونگا - چنانچہ اپنی لڑکون
کے پڑہانے کے لئے اُس نے یہہ کتاب بنائی اور اسکے پانچ تنتر کہے
(۱) متر بہید - (دوستونکے لڑائی جھگڑے) (۲) متر پراپتی
(دوستون سے دوستی پیدا کرنی) (۳) کاک اُلوکی یعنی کوا اور اُلو (جانی دشمن)
(۴) لبدہ پرنشٹ (منافع کا گہاٹا) (۵) اسمپریکشا کرتو (ناعاقبت اندیشی)
اس قسم کی چار اَور کتابین بہی مشہور ہین - (۱) کتہا سرت ساگر اسکو
کشمیر کے راجا ہرش کی تالیف بتاتے ہین - (۲) بیتال پچیسی جسمین
بیتال کی زبانی پچیس کہانیان ہین - (۳) سنگہاسن بتیسی
اسمین ۳۲ کہانیان ہین - جن پتلیون کے سر پر راجا بکرماجیت کا
تخت رہتا تہا اُنہون نے یہہ کہانیان کہی ہین - (۴) سکہہ سپتتی جس
مین طوطی کی زبانی بہتر کہانیان ہین - نثر کی تین اَور کتابین بہی ذکر
کے قابل ہین (۱) کادمبری جسکا مصنف بان بہٹ ہی (۲) باسودتا
جو سبندہو کی تصنیف سی ہے - (۳) دس کمار چرت اسکا مصنف ڈنڈی ہے -

دوسرا باب

مسلمانون کا ابتدائی زمانہ

پہلی فصل مسلمانونکی ابتدائی حملے سنہ ۶۳۶ء سے سنہ ۱۱۸۶ء تک کا حال

۱- مسلمانون کا ابتدائی زمانہ پانچ حصّون مین اچھی طرح تقسیم ہوسکتا ہی پہلے حصّہ مین مسلمانون کے وہ حملے داخل ہین جو اُنہون نے لوٹ کی خاطر کیئے۔ یہہ حملے اُس زمانے کے اخیر مین ہوئے جسکا ذکر پچھلے باب کی تیرہوین فصل مین کیا گیا اُنکا کچھہ اثر یا نشان اس ملک مین باقی نہین- دوسرا حصہ محمد غوری کے حال سے شروع ہوتا ہے جس نے مسلمانون کی سلطنت ہندوستان مین قائم کی اس مین محمد غوری کے قریب العہد جانشینون کا حال بہی داخل ہے جنکو مسلمان مورخ سلاطین غور کے غلامون کا خاندان کہتے ہین اس حصّہ مین سنہ ۱۱۹۳ء سے سنہ ۱۲۹۰ء تک کا حال ہے جن بادشاہون کا اِس مین مذکور ہے اُن مین سے التمش اور بلبن کا عہد مشہور ہے اور اِن دونو کی سلطنت مدت تک رہی تیسرے مین خاندان خلجی کی حکومت کا حال ہے اس خاندان کی سلطنت سنہ ۱۲۹۰ء سے سنہ ۱۳۲۰ء تک رہی- اسکے دور مین مسلمانون کی حکومت دکہن تک پہیل گئی جن بادشاہون کا حال اس حصّہ مین آتا ہے اُن مین علاؤالدین کا عہد نہایت مشہور

ہے - چوتھے مین خاندان تغلق کے عہد سے محمود شاہ کی وفات تک کا حال ہے محمود شاہ نے ۱۴۱۲ سنہ ع مین رحلت کی اس خاندان کے دور سے مسلمانون کی حکومت مین ایسی ابتری پیدا ہوئی - کہ جب تک اسلام کی سلطنت مغلون نے ازسرنو قائم نہ کی تب تک وہ رفع نہوئی اس مین محمد بن تغلق اور فیروز شاہ کا عہد بڑی مشہور ہین اور انکی سلطنتین مدت تک رہین پانچوین حصہ مین اول خاندان سادات کا حال ہے جو ۱۴۱۴ سنہ ع سے ۱۴۵۱ سنہ ع تک فرمانروا رہے - اور پھر خاندان لودہی سے ۱۵۲۶ سنہ ع مین مغلون کی سلطنت کے قائم ہونے تک کا حال ہے -

۲ - محمد صاحب کی ہجرت ۶۲۲ سنہ ع مین واقع ہوئی اسی سال کو اہل اسلام اپنے مذہب کی بنا کی تاریخ قرار دیتے ہین - یہہ نیا مذہب بہت جلد جلد پھیل گیا - ہجرت کی تاریخ سے ۱۰ برس کے اندر اندر اس پیغمبر کے اصحابیون نے سارا عرب تسخیر کرلیا اور پھر نہایت ہی قلیل عرصہ مین انکا لشکر مصر اور شام اور فارس اور وسط ایشیا کے اور ملکون پر جا چڑہا +

مذہب اسلام کا آغاز اور عروج

۳ - ۱۵ سنہ ہجری مطابق ۶۳۶ سنہ ع کے اندر خلیفہ عمر کے عہد مین ابو العاص نے جو مین کا عامل تہا بمبئی کے قریب مقام تہانہ پر فوج کشی کی - اور لوٹ کا کچھ مال لیکر الٹا چلا گیا - خلفا کے عہد سے شروع مین عرب کا اکثر یہی حال تہا کہ ہند پر حملہ کرتے تھے اور

ہیں دریائے سندہ کے نیچے کے حصہ سے سیراب ہوتی
ہین وہان کی لوٹ سے مالامال ہوکر اپنے وطن کو چلے جاتے تھے۔
سہ ۔ آخر کو عراق کا عامل حجاج جو بڑا ظالم تہا اُسکے عہد مین عرب
بہت سی فوج لیکر ہند پر چڑہ آئے اور سندہ کو فتح کرلیا یہہ ملک
تہوڑے دنون تک اُنکے قبضہ مین رہا اُسوقت یہان داہر نام
ایک راجا راج کرتا تہا اور اُسکے علاقہ مین اور بہی بہت سے
سیر حاصل اور آباد شہر تھے اُن مین سے بڑے بڑے شہرونکے
نام ذیل مین درج ہین دیبل جو غالباً اُس مقام کے قریب تہا
جہان اب کراچی آباد ہے ۔ برہمن آباد ۔ نیرن جہان اب حیدرآباد
آباد ہے ۔ الور قریب بہکر سکر کے جو دریاے سندہ کے کنارے
پر ہے اور ملتان ۔ راجا داہر نے اہل عرب کے کچہ جہاز لوٹ لیے
تھے اسلیے حجاج نے ایک لایق جوان محمد قاسم نام اپنے رشتہ دار
قریب کو بہت سی سپاہ کے ساتہہ انتقام لینے اُسکے لیے بہیجا۔
محمد قاسم فارس اور بلوچستان مین ہوتا ہوا سندہ مین پہنچا
اُس نے دیبل کو فتح کرکے لوٹ لیا اور بہت سے آدمیون کو
قتل کیا ۔ اُس نے تمام سندہ اور اُسکے قرب وجوار کے صوبے
سوستان اور پنجاب کا نیچے کا حصہ تسخیر کرلیا ۷۱۲ء مین راجہ
داہر لڑائی مین کام آیا اور اُسکا بیٹا جےسنگہ بڑی مشکل سے جان
بچا کر نکل گیا ۔ اور اُسکی سلطنت کے تمام شہرون کو مسلمانون نے

فتح کرکے خوب لوٹا +

۵ - مگر سندہ کی رعایا پر جو تشدد ہوا تہا اُسکا عوض جلد ہوگیا - کیونکہ اس قافلہ کے عراق مین پہونچنے سے پہلے حجاج مرگیا اور خلیفہ ولید جو محمد قاسم کا بڑا مربّی تہا اُس نے بہی تہوڑے دنون بعد وفات پائی اُسکی جگہہ جو نیا خلیفہ ہوا اُسکے منہہ چڑہے اَور ہی لوگ تھے - اُس نے سنہ ۷۱۴ء مین محمد قاسم کو بلوا کر عذاب کے ساتھہ مروا ڈالا +

محمد قاسم کا قتل

۶ - محمد قاسم کے ساتہہ اہل عرب کی حکومت بہی سندہ سے درحقیقت اُٹھہ گئی اور جے سنگہ نے برہمن آباد مین واپس آکر پہر سلطنت پر قبضہ کرلیا - لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جے سنگہ اور سندہ کے اَور بہت سے راجاؤن نے تہوڑے ہی دنون بعد اسلام قبول کرلیا اور اُسوقت سے یہہ مذہب صوبہ سندہ مین برابر غالب چلا آتا ہے -

سندہ کے راجاؤن کا مسلمان ہونا

۷ - اسکے بعد دو صدی تک ہند مسلمانون کے حملون سے محفوظ رہا اور پہر جو حملہ ہوا وہ افغانستان اور وسط ایشیا کی پہاڑی قطعات سے ہوا جو پنجاب کے شمال مغرب کیطرف ہین +

غزنی کے خاندان کا عروج

دسوین صدی کے شروع مین ایک خاندان سامانی نام جو غالباً اہل فارس کی نسل سے تہا وسط ایشیا مین حکومت کرتا تہا اُسکا دارالسلطنت بخارا تہا - اس خاندان کے بادشاہون مین

ایک بادشاہ کے پاس ایک ترکی غلام الپتگین نام تہا یہہ غلام رفتہ رفتہ حاجب ہوگیا جب اسکے آقا نے وفات پائی اور سلطنت مین بدنظمی پیدا ہوئی وہ موقع پاکر غزنین کا خودمختار بادشاہ بن بیٹھا یہہ بڑا مستحکم شہر کابل سے ستر میل جنوب کی طرف ہے۔

سبکتگین جس نے پیچھے پنجاب کو فتح کیا یہہ بھی ایک ترکی غلام تھا اسکو ۹۵۰ء کے قریب الپتگین نے بخارا مین خریدا تھا۔ الپتگین جب ملک کی تسخیر کو جاتا تھا اسکو اپنے ساتھہ لیجاتا تھا اور آخر کو اپنی بیٹی کی شادی اسکے ساتھہ کردی۔ الپتگین کی وفات کے بعد اسکا بیٹا اسحاق تخت پر بیٹھا مگر ایک سال سلطنت کرکے مرگیا اسکی وفات کے بعد سبکتگین تخت غزنین پر بیٹھا۔ وہ غزنوی خاندان کا پہلا بادشاہ کہلاتا ہے۔

۸۔ سبکتگین نے افغانستان۔ بلوچستان اور ترکستان میں اپنی حکومت مستحکم کرکے بیس برس تک بڑے کروفر سے سلطنت کی بخارا سے خلیج فارس تک اور کوہ سلیمان سے فارس کی سرحد تک سارا ملک اسکے قبضہ مین آگیا تھا لاہور کے راجہ جیپال اوّل[1] نے سبکتگین پر پشاور کی وادی مین حملہ کیا لیکن کامیاب نہوا اسپر سبکتگین نے پنجاب پر چڑہائی کی اور دھلی۔ اجمیر قنوج۔ کالنجر۔ کے راجہ جو جیپال کی مدد کو آئے تھے اُن سب کو شکست دی

[1] یہہ راجہ نندی گن اور شو ابہی خاندان سے تہا باب اول کی دفعہ ۹۰ کو دیکھو ۱۲

دوسری بار اُس نے پہر ہندوؤن کو شکست دیکر اُنکے بہت سے آدمی قتل کیئے - مگر اُس نے ہند کا کوئی حصہ اپنے قبضہ مین رکہنا نہ چاہا صرف لوٹ کے مال اور ہاتہیون پر قناعت کی - اس نے سنہ ۹۹۶ع مین وفات پائی -

۹ - سبکتگین کا بیٹا محمود جو ان لڑائیون مین موجود تھا وہ ان مقامات کا سبق کبہی نہ بہولا اگرچہ وہ نوجوان تھا لیکن وہ دیکھ چکا تہا کہ زابلستان کے مضبوط اور جفاکش پہاڑیون نے ہند کے راجا کی فوج کو جو تعداد مین اُن سے بہت زیادہ تھی بڑی آسانی سے زیر کر لیا - جب وہ سنہ ۹۹۶ع مین غزنین کے تخت پر جلوس فرما ہوا تو بغداد کے خلیفہ نے ایک بہت بہاری خلعت اُسکے لئے بہیجا اور لقب امین الملّۃ یمین الدولہ اُسکو عطا کیا - اسوقت سے جوش اسلام اور لوٹ کی طمع مین اُس نے ہند پر متواتر حملے کیئے +

۱۰ - معلوم ہوتا ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے ہند پر سولہ سترہ حملے کیئے - ان مین سے بارہ حملے بہت مشہور ہین اسلئے یہان صرف اُنہی کا ذکر کیا جاتا ہے - یہہ بات بیان کے قابل ہے کہ اس بادشاہ نے مذہبی جوش کے سبب بہت سے بتون کو توڑا اور بت شکن لقب پایا - اور ہند کی لوٹ سے اپنے ملک کو مالامال کر کے غزنین کو ایسی رونق اور زینت دی کہ اُسکے برابر

اُس زمانہ مین کوئی شہر تہا +

پہلا حملہ سنہ ۱۰۰۱ع - اپنی دوسری مہم مین جو ان بارہ حملون مین پہلا حملہ تہا محمود دس ہزار چیدہ سوار لیکر صرف سندہ تک آیا اور راجہ جیپال اول والی لاہور کو پشاور کے قریب شکست دی پہر ویہند[1] کے قلعہ پر حملہ آور ہوکر غزنین کو مراجعت کی - راجہ جیپال[2] جو پشاور کی لڑائی مین قید ہو گیا تھا اس سبب سے اُسکے جی مین یہہ سمائی کہ مین سلطنت کے لائق نہین چنانچہ اُس نے حکومت سے دستکش ہوکر اپنے بیٹے انند پال کو اپنا جانشین کیا اور آپ چتا مین بیٹھکر جل گیا - اُس چتا کو اُس نے اپنے ہاتہہ سے آپ آگ دی

دوسرا حملہ سنہ ۱۰۰۴ع - یہہ حملہ بہیرہ کے راجہ پر ہوا تہا یہہ مقام جہلم کے بائین کنارے پر ہے اور اُسکو بعض اوقات بہاٹیا بہی کہتے ہین +

تیسرا حملہ - یہہ حملہ ابو الفتح لودہی حاکم ملتان پر تہا محمود نے راہ مین پشاور کے قریب انند پال والی لاہور کو بہی شکست دی +

---

[1] ویہند، دریاے سندہ پر اٹک کے قلعہ سے ۱۵ میل شمال کیطرف تہا - اکثر مورخون نے اسکو بٹنڈا سمجہا ہی جو دریای ستلج کے پار ہے مگر یہہ غلط ہے ۱۲

[2] لاہور کے اس خاندان کے چہر راجا جنکو محمود غزنوی سے مقابلہ پیش آیا اُنکے نام یہہ ہین -
۱- جیپال اول - ۲- انند پال - ۳- جیپال ثانی - ۴- بہیم پال جسکو نڈر بہیم بہی کہا کرتے تھے ۱۲

چوتہا حملہ۔ یہہ حملہ جو محمود کی چہٹی مہم تہی ۱۰۰۸ع مین انند پال پر ہوا اور یہہ پہلے حملونکی نسبت زیادہ مشہور ہے۔ انند پال نے تمام راجپوت سرداروں سے متفق ہوکر محمود سے لڑنے کے لئے بڑی فوج جمع کی اور گکہڑون کی جنگجو قوم بہی اُسکی کمک پر تہی لیکن اٹک کے قریب ویہند پر اُس نے فاش شکست کہائی اور کہیت محمود کے ہاتہہ رہا گو اُسکا بہی بہت نقصان ہوا۔ اسکے بعد محمود نگرکوٹ یعنی کوٹ کانگڑہ کی طرف روانہ ہوا یہہ پہاڑی قلعہ ہمالہ کے دامن مین واقع ہے اور صدہا سال سے مشہور چلا آتا ہے اور دریاے بیاس کی کیفیت یہان سے خوب دکہائی دیتی ہے اس جگہہ پہنچکر اُس نے ہندوؤن کے مندر کو جس مین بہت سا مال جمع تہا خوب لوٹا اور بیحساب دولت لیکر غزنین کو واپس چلا گیا ✦

پانچوان حملہ جو اُسکی آٹہوین مہم تہی سنہ ۱۰۱۰ع مین ہوا۔ اس حملہ مین اُس نے ملتان کو فتح کیا اور وہان کے حاکم ابوالفتح کو قید کرکے اپنے ساتہہ لے گیا۔ ابوالفتح نے کچہہ عرصہ بعد رہا ہوکر لاہور کے راجہ انندپال سے جو قصبہ اوچ کو بہاگ گیا تہا محمود کے خلاف سازش کی

چہٹا حملہ جو محمود کی دسوین مہم تہی سنہ ۱۰۱۴ع مین ہوا اس بار اُس نے تہانیسر کے مشہور شہر تہہ کو جو ستلج اور جمنا کے مابین واقع ہے لوٹا

ساتوان حملہ سنہ ۱۰۱۵ع جس حملے مین اُس نے بڑی صعوبت اُٹہائی اُس نے کشمیر مین جانا چاہا تہا مگر ہزیمت کہا کر غزنین کو

واپس جانا پڑا۔
آٹھوان حملہ ۱۰۱۹ء۔ یہہ حملہ اُس نے قنوج پر اور متہرا پر جو جمنا کے کنارے ہے کیا۔ یہہ حملہ اخیر حملہ کے سوا سب سے زیادہ مشہور ہے۔ اس بار محمود کا یہہ ارادہ تہا کہ ہندوستان کے اضلاع وسطے تک پہنچے۔ اُسکے ساتہہ ایک لاکہہ سوار اور بیس ہزار پیادے تھے یہہ فوج اُس نے اپنی قلمرو کے مختلف حصون اور اُن ملکون سے فراہم کی تہی جو اُس نے حال ہی مین بخارا اور سمرقند کے اندر فتح کئے تھے پشاور سے وہ روانہ ہوکر پہاڑون کے نیچے نیچے ہو لیا۔ اور حتی الوسع پنجاب کے دریاؤن کے منبع کے قریب ہوکر گزرا اور قنوج کے متصل آ پہنچا۔ اندنون مین یہہ شہر بڑی رونق پر اور دولت کی کان تہا۔ یہان کے راجہ جنمین سے اکثر مہاراجہ ادہیراج کہلائے بڑی شان و شوکت سے دربار کیا کرتے تھے یہانکے راجہ نے اپنے تئین محمود کے سپرد کیا اور وہ یہہ حال دیکھکر اُسکا دوست بنگیا اور تین روز بعد اُسکے شہر سے چلا گیا کسیطرح کا نقصان اُسکو نہ پہنچایا۔

محمود قنوج سے متہرا کو گیا جو کرشن چندر کی جاے ولادت ہے اس شہر کو اُسکے سپاہیون نے بیس دن تک لوٹا۔ یہان کے مندرون کی خوبصورتی دیکھکر محمود متحیر ہوا اور اُسکے دل مین یہہ شوق پیدا ہوا کہ غزنین کے پہاڑون پر ایسی ہی عمارتین بنوائے

اسکے بعد ہندو غلام محمود کی فوج مین دو دو روپیہ بکے۔
نوان حملہ جو محمود کی تیرہوین مہم تہی ۱۰۲۲ء مین ہوا۔ اس مین محمود نے کالنجر کے راجہ پر حملہ کیا اُس نے قنوج کے راجہ کو اس لئے مروا ڈالا تہا کہ اُس نے محمود کی اطاعت قبول کرلی تہی۔ اس راجہ کی کمک پر انند پال کا بیٹا اور جیپال اول کا پوتا جیپال دوم لاہور کا راجہ تہا جے پال دوم کو دریاے راہی کے کنارہ پر شکست فاش ہوئی اور لاہور مین ہمیشہ کے لئے مسلمانون کی چھاؤنی پڑگئی۔ محمود نے لاہور مین ایک اپنا نائب مقرر کردیا ہند مین مسلمانونکی حکومت قائم ہونے کی بنا یہی تھی۔
دسوان حملہ ۱۰۲۳ء۔ محمود نے کشمیر مین جانے کا پہر ارادہ کیا مگر اب بہی کامیاب نہوا۔
گیارہوان حملہ ۱۰۲۴ء۔ یہہ محمود کی پندرہوین مہم تہی اور اس بار گوالیر اور کالنجر کے راجاؤن نے محمود کی اطاعت قبول کی۔ ان دونو مقامون اور خاصکر کالنجر سے بہت سا زر و جواہر اور بہت سے ہاتہی اُس کے ہاتہہ آئے۔
بارہوان حملہ۔ یہہ سب سے پچہلا حملہ تہا۔ اسکے تہوڑے دنون بعد اُس نے ایک چہوٹا سا اور حملہ کیا تہا مگر وہ کچہہ شمار مین نہین آتا یہہ حملہ محمود نے ۱۰۲۶ و ۱۰۲۷ء مین سومنات کے مشہور مندر پر جو جزیرہ نما سے گجرات مین واقع ہے کیا تہا۔ چونکہ اس سفر مین

مسافت بعید تھی از بسکہ ۳۵۰ میل ریگستان طے کرنا پڑتا تھا۔ اسلئے
محمود نے اس سفر کی بڑی تیاری کی۔ ملتان مین ہوکر ریگستان
سے عبور کرتا ہوا گجرات کے قدیم دارالخلافہ انہلوار یا نہروالہ مین
پہنچا۔ یہان کا راجہ بہیم اُسکے ڈر سے بہاگ گیا۔ سومنات پر جاکر
بڑا سخت معرکہ پیش آیا اور تین دن تک لڑائی کا بازار خوب گرم رہا
اِس مندر کو اہل ہند سب مندرون سے متبرک جانتے تھے اسلئے
ہند کے سب حصّون سے راجپوت راجہ اُسکے بچانے کو آئے۔ لیکن
محمود اور اُسکی کارآزمودہ سپاہ کی بہادری اور مذہبی جوش کے
سامنے اُنکی بے تحاشا جُرات کچہہ کام نہ آئی۔ یہان سے بڑی دولت
محمود کے ہاتہہ آئی۔ بعضے مسلمان مورخونکا بیان ہے کہ برہمنون
نے کروڑون اشرفیان محمود کے روبرو پیش کرکے التجا کی کہ سومنات
کی مورت کو نہ توڑئیے لیکن محمود نے اُنکی درخواست منظور نہ کی اور
جب اُسکو اپنے ہاتہہ سے توڑا تو اُس مین سے لعل اور جواہرات اسقدر
نکلے کہ جسقدر روپیہ وہ دیتے تھے اُس سے قیمت مین بہت زیادہ تھی[*]
محمود چاہتا تھا کہ گجرات کی خوش فضا سرزمین مین کچہہ عرصہ تک رہے
مگر اُسکے وزیرون نے صلاح نہ دی۔ اسلئے سندہ مین ہوتا ہوا
واپس چلا گیا۔ راہ مین اُسکی سپاہ نے نہایت سخت تکلیفین اُٹہائین[*]

---

[*] اول باب کی ۳۸ دفعہ کو دیکھو ۱۲

محمود کی وفات اور خصلت

۱۱- محمود نے ۱۰۳۰ء کے اندر غزنین مین وفات پائی اُس وقت اُسکی عمر ۶۳ برس کی تھی - اب اُسکی خصلت کا حال سنئے کہ اُسکی طبیعت مین دلیری اور ہوشیاری دونو باتین پائی جاتی تہین اُسکے جوشِ مذہبی مین کبھی لغزش نہ آتی تہی اسی کی بدولت بعض اوقات وہ بڑی ظالمانہ حرکت کر بیٹھتا تہا تاہم اس مین یہہ بات تہی کہ مخالفینِ مذہب جنسے کچھہ کام نکلتا ہوا معلوم ہو اُن سے رابطہ پیدا نکرے - دیکھو اُس نے قنوج اور کالنجر کے راجاؤن کے ساتہہ دوستی کر لی تہی - لڑائی کے فن سے خوب ماہر اور بڑا اولوالعزم سپہ سالار تہا - وہ نہایت ہی حریص تہا ہند کی لوٹ کا بہت سا مال جمع کرکے اپنی چہاتی تلے رکھا تہا مگر علم کا بڑا قدردان تھا اور دارالعلم کے قائم کرنے اور فاضلون کی پرورش مین بہت سا روپیہ صرف کرتا تہا - اُس نے ایک مسجد تعمیر کروائی اور اُسکا نام عروس بہشت رکھا - یہہ مسجد تمام مشرق مین ساخت اور آراستگی کے لئے مشہور رہی -

مسعود اول

۱۲- محمود کی وفات کے بعد اُسکے دو بیٹے محمد اور مسعود جو توام پیدا ہوئے تھے اُن مین تخت کے لئے جھگڑا ہوا - محمد نے ۲ مہینے سلطنت کی اسکے بعد مسعود اول نے اُسے تخت سے اُتار کر اندھا کر دیا اور آپ بادشاہ بن بیٹھا - اُس نے ہند پر کئی حملے کئے - ان مین سے ایک حملہ مین قلعہ ہانسی کو جو اب تک کسی کے ہاتہہ نہ آیا

تہا تسخیر کیا - مسعود کے عہد مین اُسکا نایب جو لاہور مین رہتا تہا بنارس تک گیا اور اُسکو لوٹا +

۱۳۳ - وسط ایشیا کی ایک ترکی قوم جسکو سلجوقی کہتے ہین اب غزنین پر حملہ آور ہوئی اور مسعود کی ریاست مین فتور ڈالا - آخر کو اس حملہ آور قوم سے ایک لڑائی مین جو تین دن تک رہی وہ شکست فاش کہاکر لاہور کو بہاگ آیا اور تمام خراسان اُنکی نذر کیا - یہہ بادشاہ تہوڑے عرصہ بعد ۱۰۴۰ء مین مقتول ہوا +

۱۳۴ - مسعود کے قتل ہونے کے بعد سلطنت غزنین کی بابت خاندان شاہی مین ویسے جہگڑے اور سازشین اور قتل و رشک پیدا ہوئے جو ایشیائی سلطنتون کے زوال کے وقت اکثر ظہور مین آتے ہین رفتہ رفتہ ایک ایک صوبہ ہاتھہ سے نکلتا گیا یہانتک کہ اس خاندان کے اخیر بادشاہ کے پاس پنجاب کے سوا کچھہ نرہا - مسعود کی وفات کے بعد محمد شاہ نابینا تہوڑے عرصہ تک فرمانروا رہا اُسکے بعد مسعود کا بیٹا مودود تخت پر بیٹھا اور غزنین کو پھر اپنے قبضہ مین لایا - مودود کے بعد عبدالرشید محمود کا بیٹا ۱۰۵۰ء مین تخت نشین ہوا لاہور کے سوا باقی پنجاب کو ہندوؤن نے پھر فتح کرلیا تہا لیکن اس بادشاہ نے اس ملک کو تسخیر کیا - عبدالرشید کے بعد فرخ زاد و ابراہیم و مسعود دوم ایک دوسرے کے بعد تخت پر بیٹھے - مسعود دوم جو ۱۰۹۸ء مین بادشاہ ہوا تہا اکثر لاہور مین رہا کرتا تہا

اور کہتے ہین کہ اُسکی فوج دریائے گنگا کے پرے بہی پہنچی تہی مسعود دوم کے بعد اُسکا بیٹا ارسلان تخت پر بیٹھا لیکن اُسکے دوسرے بیٹے بہرام نے اپنی مان کی حمایت سے جو قوم سلجوق سے تہی اپنے بہائی ارسلان کو تخت سے اُتار دیا اور آپ بادشاہ ہوکر بہت عرصہ تک بڑی اقبالمندی کے ساتہہ حکومت کرتا رہا لیکن اس کے عہد مین اُس سے ایک ایسی حرکت ظہور مین آئی کہ اُسکے سبب سے اُسکا خاندان برباد ہوگیا[له] غوریون سے شکست کہاکر وہ ہند کی طرف بہاگا لیکن زیست سی بیزار اور بڑا شکستہ دل ہورہا تہا سنہ ہی مین رحلت کرگیا اُسکا بیٹا خسرو اور پوتا خسرو ملک سنہ ۱۱۸۶ع تک لاہور مین حکومت کرتے رہی خسرو ملک پر سبکتگین کے خاندان کا خاتمہ ہوا +

دوسری فصل ـ محمد غوری اور اُسکی جانشین غلام بادشاہان دہلی سنہ ۱۱۹۳ سی سنہ ۱۲۹۰ تک کا حال

۱۵ اجس ایک سو چالیس برس کی عرصہ مین خاندان غزنوی نے رفتہ رفتہ زوال پایا اُس مین ایک اور سلطنت افغانستان کے جنوب مین عروج پاتی جاتی تہی ـ غور کا پہاڑی ملک جو غزنین اور ہرات کے مابین واقع ہی وہان کے سردار مدت سے جنگجو اور بلند نظر مشہور چلے آتے تہی اُنمین سے

خاندان غور کا عروج

[له] دوسرے حصہ کی دفعہ ۵۱ کو دیکھو ۱۲

ایک شاہزادہ محمد سوری نام کو محمود اعظم نے بڑی مشکل سے اپنا مطیع کیا تہا۔ قطب الدین سوری جو پیچھے بادشاہ ہوا اُس نے بہرام کی لڑکی سے شادی کی (دفعہ ۱۰ قبل کو دیکھو) پہر باہم کچھ تنازع ہوا اور بہرام نے اپنے داماد کو مروا ڈالا اسلئے بادشاہ مقتول کے بہائی علاء الدین نے غزنین پر چڑہائی کی اور اپنی فتحیاب سپاہ سے سات روز تک اس شہر کو خوب لٹوایا اور اُسکو آگ لگا دی ایسے سخت انتقام لینے کے سبب اُسکا نام آج تک جہان سوز مشہور چلا آتا ہے +

علاء الدین جہانسوز

۱۶۔ سنہ ۱۱۷۳ع مین علاء الدین کے بہتیجے غیاث الدین نے ترکون سے غزنین کو چھین لیا اور اپنے چھوٹے بہائی شہاب الدین محمد غوری کو یہان کے تخت پر بٹہاکر خود غور کو چلا آیا۔ ترک غزنوی خاندان کے اخیر بادشاہ کو نکالکر ۱۲ برس سے اُسپر متصرف تھے +

محمد غوری سلطنت ہند کا بانی

۱۷۔ محمد بن سام یعنی محمد غوری کا نام شروع مین شہاب الدین تہا اور پیچھے معز الدین ابو المظفر محمد بن سام ہوا۔ ہند مین مسلمانون کی سلطنت کا اصل بانی یہی تہا اور وہی دہلی کا پہلا مسلمان بادشاہ ہوا۔ محمد غوری سے بابر کے حملہ تک جو بادشاہ دہلی مین ہوئے اُنکی فہرست ذیل مین درج کیجاتی ہے

نمبر	نام	سن جلوس
۱	معز الدین محمد بن سام (شہاب الدین یعنی محمد غوری)	سنہ ۱۱۹۳ع
۲	قطب الدین ایبک	سنہ ۱۲۰۶ع

نمبر	نام	سن جلوس
۳	آرام شاہ	سنہ ۱۲۱۰ء
۴	شمس الدین التمش	سنہ ۱۲۱۰ء
۵	رکن الدین فیروز شاہ اول	سنہ ۱۲۳۵ء
۶	سلطانہ رضیہ	سنہ ۱۲۳۶ء
۷	معز الدین بہرام شاہ	سنہ ۱۲۳۹ء
۸	علاء الدین مسعود شاہ	سنہ ۱۲۴۱ء
۹	ناصر الدین محمود	سنہ ۱۲۴۶ء
۱۰	غیاث الدین بلبن	سنہ ۱۲۶۵ء
۱۱	معز الدین کیقباد	سنہ ۱۲۸۷ء
	دوسرا خاندان	
۱۲	جلال الدین فیروز شاہ دوم (خلجی)	سنہ ۱۲۹۰ء
۱۳	رکن الدین ابراہیم	سنہ ۱۲۹۵ء
۱۴	علاء الدین محمد شاہ	سنہ ۱۲۹۵ء
۱۵	شہاب الدین عمر	سنہ ۱۳۱۵ء
۱۶	قطب الدین مبارک شاہ اول	سنہ ۱۳۱۶ء
۱۷	ناصر الدین خسرو	سنہ ۱۳۲۰ء
	تیسرا خاندان	
۱۸	غیاث الدین تغلق شاہ	سنہ ۱۳۲۰ء

نمبر	نام	سنہ جلوس
۱۹	محمد بن تغلق	سنہ ۱۳۲۵ء
۲۰	فیروز شاہ سوم بن سالار رجب	سنہ ۱۳۵۱ء
۲۱	غیاث الدین تغلق شاہ دوم	سنہ ۱۳۸۸ء
۲۲	ابوبکر شاہ	سنہ ۱۳۸۹ء
۲۳	ناصر الدین محمد شاہ بن فیروز شاہ	سنہ ۱۳۸۹ء
۲۴	سکندر شاہ (ہمایون)	سنہ ۱۳۹۲ء
۲۵	محمود شاہ بن محمد شاہ (تیمور ۱۴۰۳)	سنہ ۱۳۹۲
۲۶	نصرت شاہ - تخت خالی - محمود کی بحالی	سنہ ۱۳۹۵ء
۲۷	دولت خان لودہی -	سنہ ۱۴۱۲ء
	چوتھا خاندان	
۲۸	سید خضر خان	سنہ ۱۴۱۴ء
۲۹	معز الدین مبارک شاہ ثانی	سنہ ۱۴۲۱ء
۳۰	محمد شاہ بن فرید شاہ	سنہ ۱۴۳۳ء
۳۱	عالم شاہ یعنی علاؤ الدین	سنہ ۱۴۴۳ء
	پانچوان خاندان	
۳۲	بہلول لودہی	سنہ ۱۴۵۰ء
۳۳	سکندر بن بہلول	سنہ ۱۴۸۸ء
۳۴	ابراہیم بن سکندر - (بابر سنہ ۱۵۲۶ء)	سنہ ۱۵۱۷ء

۱۸- محمد غوری نے غزنین کے تخت پر بیٹھنے سے دو برس بعد ملتان
کو لا مذہب مسلمانون سے ۱۱۷۵ء مین فتح کیا دوسرے سال
اُس نے نہروالہ کے راجا پر چڑہائی کی مگر شکست کہائی - اسکے
بعد اُس نے خسرو ملک پر حملہ کیا اور ۱۱۸۴ء مین فریب سے اُسکو
گرفتار کر لیا - خسرو ملک غزنوی خاندان کا اخیر بادشاہ تہا جو ابتک
لاہور مین حکمرانی کرتا تہا - ۱۱۹۱ء مین محمد غوری ہندوستان مین آیا
اور تہانیسر کے مقام پر راجا پرتہیراج والی اجمیر سے جو چوہان
راجپوتون کے خاندان سے تہا شکست فاحش کہائی - اس لڑائی کو
بعض اوقات نراین کی لڑائی بہی کہتے ہین -

۱۹- پرتہی راج یعنی رائے پتہورا راجپوت بہادرون کا سرتاج تہا اور
ہندوؤن مین ابتک اُسکا شہرہ چلا آتا ہے - اسکی مان دہلی کے توار راجپوت
راجاؤنکی بیٹی تہی - اور اُسکا باپ سومیشر اجمیر کے چوہان راجاؤنکی اولاد
مین سے تہا - قنوج کا راجہ جے چند اسکا خالہ زاد بہائی تہا - اسکی مان
بہی توار راجپوتونکی بیٹی تہی وہ اور پرتہی راج کی مان باہم بہنین تہین
لیکن پرتہی راج باوجود جے چند کی مزاحمت کے دہلی اور اجمیر دونو جگہہ
کا راجہ ہوگیا تہا - چند بردئی کے اشعار مین اسکی تعریف بہت پائی جاتی
ہے - یہہ شاعر اسکا یار جان نثار اور بڑا مداح تہا *

۲۰- جب پرتہی راج تہانیسر کی پہلی لڑائی مین محمد غوری کو شکست
دے چکا تو اُس نے اس خیال سے کہ پہر کہین ایسا ہی خطرہ پیش آئے

یعنی محمد غوری ہندوستان پر حملہ کرے راجپوت راجاؤن کو اپنے سے
گانٹھا اور اُن سے رابطہ اور اتفاق پیدا کیا۔ چنانچہ لکھا ہے کہ دوسری
لڑائی کے وقت ایکسو چالیس راجاؤنکی فوج اسکے ساتھہ تھی لیکن
پرتھی راج والی اجمیر و دہلی اور جے چند والی قنوج کے باہمی جھگڑون
کے سبب ہندوؤن کی طاقت مین بہت ضعف آگیا تہا اسلئے سنہ ۱۱۹۳ع مین
جب پہر تہانیسر کے میدان مین محمد غوری سے اُنکا مقابلہ ہوا تو اُنہون
نے شکست فاحش کھائی اور پرتھی راج اسیر ہوکر مقتول ہوا اور اسوقت
سے مسلمانون کی حکومت کو یہان استقلال ہوگیا۔

دو لڑائیون کی مشابہت

۱۴۔ تہانیسر کی لڑائی اور ہسٹنگز کی لڑائی جسکی بدولت نارمنز کو
انگلستان کی حکومت نصیب ہوئی۔ دونو مین بہت مشابہت
پائی جاتی ہے۔ محمد غوری اور پرتھی راج جو تہانیسر کی لڑائی مین اور
ولیم فتحمند اور ہیرلڈ جو ہسٹنگز کی لڑائی مین ایکدوسرے کے مقابل
تھے اُنکی خصائل و عادات مین کچھہ بہت فرق نہین۔ خانگی جھگڑے اور
باہمی نفاق جو ہیرلڈ اور اُسکے بہائی ٹوسٹگ مین ہو رہا تہا اُن کے
سبب سے سیکسنز کی طاقت مین اسیطرح ضعف آگیا تہا جسطرح کہ اجمیر
اور قنوج کے راجاؤن کے باہمی رشک اور نا اتفاقی کی بدولت
ہندوؤن کی حکومت ضعیف ہوگئی تھی۔ جسطرح مسلمانونکی سپاہ
مذہبی جوش کے نشہ مین مخمور تھی اور اُنکا سردار یقین کرتا تہا کہ مین اپنے
بزرگ محمود غزنوی کے فتح کئے ہوئے ملکون کو تسخیر کرتا ہون اُسیطرح

ولیم اسقف کا متبرک علم اپنے ساتھہ رکہتا تہا سیکسنز کو غاصب سمجہتا تھا اور کہتا تھا کہ وہ عہد شکن ہین - اڈورڈ عابد کے وارث کا حق تلف کرنا چاہتے ہین اور جس طرح کہ بہادر راجپوتون کی بیشمار فوج محمد غوری کے توانا اور قواعد دان سپاہیون کے سامنے نہ ٹہر سکی اُسیطرح سیکسنز کی شجاعت اور جان نثاری ولیم کی کارآزمودہ سپاہ کے استقلال اور ثابت قدمی اور اُسکے فن حرب کی واقف کاری کے سامنے کچہہ کام نہ آئی +

ہندوستان کی فتح

۴۲- تہانیسر کی لڑائی کے بعد محمد غوری اپنے ملک کو واپس چلا گیا- اور قطب الدین کو جو اُسکا غلام تہا اور آخر کو دہلی کے تخت پر بیٹھا بطور اپنے نائب کے وہان چہوڑ گیا- اُس نے محمد غوری کے جانے کے بعد میرٹھہ اور دہلی کو فتح کیا سنہ ۱۱۹۴ء مین محمد غوری پہر ہندوستان مین آیا اور قنوج پر چڑہائی کر کے جےچند کو چندرواڑ[1] کے قریب شکست فاش دی پہر وہ اپنے ملک کو چلا گیا اور جو ملک اُس نے فتح کئے تھے اُن مین حکومت کو استحکام دینے کے لئے قطب الدین کو یہان چہوڑ گیا +

محمد غوری کی وفات اور اسکی خصلت

۴۳- تیرہ برس پیچھے محمد غوری پہر پنجاب مین آیا اور وہان اُسی کے لشکر مین گکہڑون نے سنہ ۱۲۰۵ء مین اُسکو قتل کر ڈالا- محمد غوری ایک دلاور صاحب اقبال تہا اور ایسا ثابت قدم اور ضدی تھا کہ کسی طرح کے انقلاب سے دہشت نکرتا تہا اور نہ کسی طرحکی شکست سے

[1] اُس دوابہ مین واقع ہے جو گنگا اور جمنا کے بیچ مین ہے ۱۲

اُسکو ہراس ہوتا تہا اُس شورش کے زمانہ مین اُس سے باعث بار
بادشاہ ہونے کے یہی امید تھی کہ جہانتک ہوسکیگا وہ اپنے ہمسایون
کو خراب اور مغلوب کریگا - چنانچہ وہ عمر بہر ثابت قدمی اور استقلال سے
ان پادشاہی فرائض پر عمل کرتا رہا - محمد غوری کا بہتیجا محمود اُسکا
جانشین ہوا مگر اُسکو تاریخ ہند سے اس بات کے سوا اور کچہہ تعلق
نہین - کہ اُس نے محمد غوری کی وفات کے بعد اُسکے نائبون اور
غلامون کو خلعت پادشاہی اور خط عتق عطا کیئے -

قطب الدین

۴۴ - دوسرا بادشاہ ۱۲۰۶ء سے ۱۲۱۰ء تک - قطب الدین
ایبک جسکا ذکر اوپر ہوا محمد غوری کی وفات کے بعد دہلی کا بادشاہ
ہوا - محمد غوری کے تین اور غلام اور نائب تھے ملک تاج الدین
یلدوز - ناصر الدین قباچہ اور محمد بختیار خلجی سو ان مین سے تاج الدین
یلدوز غزنین مین - ناصر الدین قباچہ ملتان اور سندہ مین - اور
محمد بختیار خلجی بہار اور بنگالہ مین پادشاہ بن بیٹھے - جب قطب الدین
محمد غوری کی طرف سے دہلی اور لاہور مین اُسکا نائب تہا اُسی زمانہ
مین اپنی سلطنت کو استحکام پر پہنچا چکا تہا - تخت پر بیٹھنے کے بعد
اُسکو کوئی بڑا معرکہ پیش نہین آیا بجز اسکے کہ اُس نے یلدوز کو شکست دی -
اس لڑائی مین اگرچہ اُس نے غزنین کو لے لیا مگر پہر تہوڑے ہی دنون
مین خالی کردیا +

آرام

۴۵ - تیسرا بادشاہ ۱۲۱۰ء - قطب الدین ایبک کی وفات

کے بعد اُسکا بیٹا آرام تخت پر بیٹھا لیکن ایک ہی برس کے اندر اُسکو التمش نے تخت سے اُتار دیا۔ التمش پہلے قطب الدین ایبک کا غلام تہا پھر اُسکا داماد ہو گیا۔

۲۶۔ چوتھا بادشاہ سنہ ۱۲۱۱ء سے سنہ ۱۲۳۵ء تک کا حال غلام بادشاہون مین شمس الدین التمش بڑے رتبہ کا ہوا ہے غزنین کا بادشاہ یلدوز خوارزم کے سلطان سے شکست کھا کر ہندوستان مین بہاگ آیا التمش نے اُسکو اسیر کر کے زندان مین ڈالدیا۔ تہوڑے دنون بعد پہر سلطان خوارزم بھی مغلون سے جو چنگیز خان کے تحت حکم تھے مغلوب ہو کر ہندوستان مین آیا اور اپنی سلطنت یہان قائم کرنی چاہی لیکن اُسکو سندہ مین جا کر پناہ لینی پڑی۔ تہوڑے عرصہ بعد سندہ کے بادشاہ ناصر الدین قباچہ نے التمش سے شکست کہائی اور بہکر کے مقام مین ڈوب کر مر گیا۔ التمش نے اُسکی قلمرو اپنی سلطنت مین شامل کر لی اور مظفر و منصور ہو کر پہر بنگال اور بہار کے خلجی بادشاہون سے جبراً اپنی اطاعت قبول کرائی۔ اور اپنے عہد کے باقی ایام رنتھمبور۔ گوالیر۔ بہلسہ اُجین وغیرہ جو اب تک فتح نہین ہوئے تھے یا ایک دفعہ فتح ہو کر پہر باغی ہو گئے تھے اُنکی تسخیر مین صرف کئے اپنی وفات سے پہلے وہ تمام ہندوستان پر سوائے چند حصون کے متسلط ہو گیا تہا۔ اس بادشاہ کے عہد مین نروار کے راجا چاہر دیو کو راجپوت

مہاراجہ ادہیراج مانتے تھے یہہ مہاراجہ التمش کا مطیع ہوکر رہنا نہین چاہتا تہا لیکن اُس نے جو سعی اسباب بہن کی وہ کچہہ کارگر نہوئی اور انجیر مین اُسکو التمش کی بزرگی ماننی پڑی - التمش کو خلیفہ بغداد کے ہان سے خلعت خلافت عطا ہوا اس خلعت کا حاصل ہونا مسلمان بادشاہون کے حالات مین بڑی بات سمجھی جاتی تہی -

رکن الدین

۴۷ - پانچوان بادشاہ ۱۲۳۵ع سے ۱۲۳۶ع تک - التمش کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا رکن الدین فیروز شاہ تخت پر بیٹھا اُس نے کل چہہ مہینے سلطنت کی مگر اپنی اوقات عیش و طرب مین بسر کی - اُسکی مان کی حرکات ناشایستہ سے امرا نے متنفر ہوکر آپس مین سازش کی - آخر رکن الدین کو اسکی بہن نے تخت سے اُتار دیا - اصل مین التمش نے اسی کو سلطنت کیواسطے نامزد کیا تھا +

رضیہ

۴۸ - چہٹا بادشاہ ۱۲۳۶ع سے ۱۲۳۹ع تک - رضیہ کا نام اُسکے سکہ مین سلطان رضیہ پایا جاتا ہے اور سلطان مذکر کا صیغہ ہے - حالانکہ وزیر مملکت اور اور بہت سے صوبون کے حاکمون نے اُس سے مخالفت کی لیکن اُس نے اپنی حکومت کو استحکام دینے مین بڑی لیاقت ظاہر کی اور یہہ بات ثابت کردی کہ اُسکے باپ نے جو اُسکو تخت نشینی کے لئے انتخاب کیا تہا اُسکی رائے صحیح تہی لیکن جب اُسکے اقبال کا ستارا نہایت اوج پر پہنچا اُسوقت اُسکے عورت ہونے کا عیب کہل گیا - اُس کے دربار مین ایک غلام حبشی تہا اُسکی وہ

طرفداری کرنے لگی اور اپنا مقرب بنا لیا اس سبب سے امرائے ترک نہایت رنجیدہ ہوئے - ملک التونیا سرہندہ کے حاکم نے بغاوت اختیار کی - رضیہ کو اُسپر چڑہائی کرنی پڑی - آخر میدان کارزار گرم ہوا حبشی غلام مارا گیا اور رضیہ اسیر ہو گئی ملک التونیا نے اُس سے نکاح کر کے اُسکو اپنے زنانہ مین داخل کیا - پہر التونیا نے دہلی پر لشکر کشی کی لیکن شکست کہائی امرا نے اُسکو اور سلطان رضیہ کو قتل کرا کر رضیہ کے بہائی بہرام کو تخت پر بٹہا دیا +

۲۹ - ساتوان بادشاہ ۱۲۳۹ء سے ۱۲۴۱ء تک معز الدین بہرام شاہ کی حکمرانی سے پہر یہہ بات ثابت ہو گئی کہ التمش جو اپنے بیٹونکی لیاقت کی نسبت رائے رکہتا تہا وہ صحیح تھی - یہہ بادشاہ بڑا تند مزاج تہا اور اُس نے دو سازشون کے فرد کرنے مین اسقدر سختی کی کہ جو سپاہ اُس نے اُن مغلون کے تدارک کے لئے بہیجی تہی جو لاہور پر قبضہ کر بیٹہے تھے وہ باغی ہو گئی اور وزیر کے زیر حکم اُلٹی دہلی کو آئی اور شہر پر تصرف کر کے بادشاہ کو مار ڈالا +

۳۰ - آٹہوان بادشاہ ۱۲۴۱ء سے ۱۲۴۶ء تک - بہرام کے بعد رکن الدین فیروز کا بیٹا اور التمش کا پوتا علاء الدین مسعود تخت پر بیٹہا اسکے عہد کی بڑی مشہور بات یہہ ہے کہ مغلون نے سندہ پر حملہ کیا - لیکن لڑائی نہین ہوئی وہ اُلٹے ہٹ گئے - یہہ بادشاہ ابتدا مین پسندیدہ عادتین رکہتا تہا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اُس

لڑائی کے وقت وہ عیش و طرب میں پڑگیا تہا آخر سلطنت مین بڑی بدنظمی پیدا ہوگئی امرا نے ناصرالدین محمود کی خدمت مین قاصد بہیجکر اُسکو بُلایا اور علاؤالدین کو قید کرکے اُسکو تخت پر بٹہایا۔ علاوالدین نے قیدخانہ مین وفات پائی ؛

۱۴۱۔ نوان بادشاہ ۱۲۴۶ء سے ۱۲۶۵ء تک ناصرالدین اپنے بہتیجے مسعود کے بعد تخت پر بیٹہا۔ التمش کے دو بیٹے جو ناصرالدین نام رکہتے تھے اُن مین سے چہوٹا یہہ تہا۔ اسکا بڑا بہائی بنگالہ اور بہار کا حاکم جو اسکا ہمنام تہا پہلے ہی وفات پاچکا تہا یہہ بادشاہ بڑا نیک تہا اور خلوت نشینی پسند کرتا تہا۔ چونکہ یہہ بادشاہ اکثر قرآن لکہنے مین مشغول رہتا تہا اسلئے ریاست کا سب کام اپنے وزیر الغ خان کے سپرد کردیا تہا جو ملک غیاث الدین بلبن کے نام سے زیادہ شہرت رکہتا ہے راجہ چہار دیو جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے وہ اسکے عہد مین مطیع ہوا۔ اسکا قلعہ نروار مسخر ہوا اور اس کے سوا اور بہت سی چہوٹی چہوٹی ہندوستانی ریستون نے اس بادشاہ کی اطاعت قبول کی۔ مغل جو ملتان مین آگئے تھے اُنپر یہہ بادشاہ غالب آیا۔ ایکبار اس مین اور اسکے وفادار وزیر بلبن مین کچہہ ناچاقی ہوگئی تہی اور بادشاہ نے اسکو معزول کردیا لیکن اسکی مدد کے بغیر کام چل نہ سکا اسلئے پہر اسکو وزارت پر بحال کردیا ؛

۱۴۲۔ دسوان بادشاہ ۱۲۶۵ء سے ۱۲۸۷ء تک محمود سے نے

کوئی اولاد نچھوڑی جو اسکے بعد تخت کی وارث ہوتی اس سبب سے اسکا وزیر غیاث الدین بلبن بے کہٹکے تخت نشین ہوگیا وہ التمش کا داماد تہا تخت نشینی کے بعد اول اسکو یہہ فکر ہوئی کہ جن چالیس امرائے کی کے زمرہ مین سے وہ خود بھی تہا اور جنہون نے باہم عہد کر لیا تہا کہ ایکدوسرے کی حمایت اور بہبودی مین ساعی رہینگے انکو غارت کیجیے - چنانچہ جہانتک ہوسکا اُس نے اپنے پہلی ساتھیون کو قتل کروایا ان مین بہت سے اسکے نہایت قریب کے رشتہ دار بھی تہے اُس نے بہت سے سخت قانون بنائے اور اپنے اطمینان خاطر کے لئے بہت سے جاسوس مقرر کردیے کہ سب امرا کی خبر دیتے رہین اگرچہ اُس نے اپنی سپاہ کو بڑا شایستہ کرلیا تہا لیکن اس نے کبھی اپنے دار الخلافہ سے دور جانیکا قصد نہ کیا۔

۳۳- چونکہ وہ کبھی مجرمون کو سخت سزا دینی مین کسر نکرتا تھا اسلیئے اسکی نہایت سختی کے سبب اُسکے طولانی عہد مین ہر طرح امن رہا۔ بڑا فتنہ جو اسکے زمانہ مین برپا ہوا وہ صرف طغرل بیگ حاکم بنگالہ کی سرکشی تہی یہہ شخص خود مختار بادشاہ بن بیٹہا اور جو فوجین دو بار اسکے مطیع کرنے کو گئین اُنکو شکست دیکر ہٹا دیا۔ آخر بلبن خود لشکر لیکر اُس سے لڑنے کو گیا اور اسکا ایک سردار بہادری کے جوش مین اچانک باغیون کے لشکر پر صرف چالیس آدمیون سے جا پڑا اُسکے اس تہور سے مخالفین مین ہلچل پڑ گئی اور وہ بے تحاشا بہاگنے لگے طغرل گرفتار ہوکر مارا گیا

اور سلطان بلبن نے اپنے دوسرے بیٹے بغرا خان کو بنگالہ کا حاکم مقرر کیا ✝

۳۴- بلبن کا بڑا بیٹا محمد ملتان کا حاکم تہا اور اسکے بعد تخت کا وارث وہی تہا یہہ شاہزادہ مغلون سے بہادری کے ساتہہ لڑتا ہوا مارا گیا- بلبن کو اس کے مارے جانے کا بہت رنج والم ہوا- آخر بلبن نے بھی ۸۰ برس کی عمر مین وفات پائی- مغلونکی یورشون سی قرب وجوار کی ریاستون مین بدنظمی ہورہی تھی چنانچہ ان خونخوار حملہ آورونکے ہاتہہ سے بچکر بہت سے نامی گرامی اشخاص نے بلبن کے دربار مین آکر پناہ لی تہی ان مین پندرہ خارج شاہزادون سے کم نہونگے اور انکے سواے بہت سے ارباب ہنر اور اہل علم وکمال بہی تھے جنمین امیر خسرو شاعر نہایت مشہور رہے ✝

۳۵- گیارہوان بادشاہ ۱۲۸۶ء سے ۱۲۹۰ء تک بغرا خان حاکم بنگالہ کا بیٹا معزالدین کیقباد اپنے دادا کی وفات کے بعد تخت پر بیٹہا بلبن نے پہلے تو بغرا خان کو بلایا تہا کہ تم دہلی مین آجاؤ تاکہ مین تمکو اپنا جانشین بنادون لیکن اُس نے بنگالہ کا چہوڑنا منظور نکیا- اسلئے اس بوڑہے بادشاہ نے پہر کیخسرو کو جو ولی عہد مرحوم یعنی محمد کا بیٹا تہا تخت کا وارث قرار دیا لیکن بلبن کی وفات کے بعد دہلی مین

ملہ (دفعہ ۱۰۱ کو دیکھو ۱۲

جو فریق امرا غالب تہا اُس نے کیقباد کو اس خیال سے تخت پر بٹہادیا
کہ بغرا خان اور کیخسرو مین خانہ جنگی نہو معلوم ہوتا ہے کہ ان دونو
نے بہی اس انتظام کو منظور کرلیا تہا بغرا خان بنگالہ مین اور کیخسرو
لاہور مین حکم کرتا رہا - یہہ نوجوان بادشاہ تخت پر بیٹہتے ہی ہوا پرستی
مین پڑ گیا - ریاست کا انتظام وزیر نظام الدین کے سپرد کردیا
وہ ہی اسکی عقل کُل تہا - آخر نظام الدین کو جہانداری کی ہوس
پیدا ہوئی پہلے کیخسرو سے اُس نے مکاری کے ساتہہ اتفاق
پیدا کیا تہا لیکن تہوڑے دنون بعد اُسکو اپنا خوفناک حریف
سمجہہ کر کیقباد کو اسکی طرف سے بدگمان کردیا اور اسکو قتل کروادیا
اسکے بعد وہ نومسلم مغلو نپر جہکا جو اُس وقت دہلی مین امرا کلان کے
زمرہ مین تہے اور ایک ایک کرکے انہین قتل کروایا - پہر بادشاہ
اور اُسکے باپ مین بگاڑ کروانا چاہا اور بادشاہ کو اس بات پر بالکل
آمادہ کردیا کہ بنگالہ پر فوج کشی کیجے - جب طرفین کی فوجین ایک
دوسرے کے مقابل ہوئین اُسوقت قدرتی محبت کے سبب جو باپ
بیٹے مین ہوتی ہے باہم ملاپ ہوگیا وزیر بلند نظر کی حکمت نہ چلی اس وزیر کو بادشاہ
کے مقربون نے تہوڑے عرصہ بعد زہر سے ماردیا اسکے بعد
جلال الدین خلجی حاکم سمانہ وزیر ہوا - اور نظام الدین کے کُل اختیارات
اُس نے پائے - اس نے اپنے اختیار کو ایسی خوبی کے ساتہہ برتا
کہ اپنا مطلب نکال لیا - اس نے تین برس کی عمر کے ولیعہد سلطنت کو اپنے

قبضہ مین کرکے بادشاہ کو جو آپ ہی فالج مین مبتلا ہو چکا تھا قتل کر ڈالا۔ اسطرح سلاطین غور کے غلامون کی بادشاہی کا خاتمہ ہو گیا +

تیسری فصل - خاندان خلجی سنہ ۱۲۹۰ع سے سنہ ۱۳۲۰ع تک کا حال

۴۶ - خلجی ایک ترکی قوم تھے مگر وہ مدت سے اُن افغانون مین آکر آباد ہو گئے تھے جو سوستان اور ہند کے مابین رہتے تھے اور اس سبب سے عموماً افغان یا پٹھان شمار کئے جاتے تھے +

۴۷ - بارھوان بادشاہ سنہ ۱۲۹۰ع سے سنہ ۱۲۹۶ع تک - جلال الدین فیروز شاہ خلجی قدیم غزنوی یا غوری فریق کا سردار تھا اسکے بڑے حریف ترک تھے جو بلبن کے خاندان کے حامی اور مددگار تھے۔ پچھلا فریق کیقباد کے بیٹے کا جانبدار تھا اُس نے اُس خُرد سال شاہزادہ کو شمس الدین کے خطاب سے بادشاہ بنانا چاہا تھا۔ لیکن جلال الدین نے اس شہزادہ کو قید کرکے انکے ارادہ کو باطل کر دیا اور کوئی تین مہینے کے بعد اسے مروا ڈالا اور پھر اپنے عہد کے دوسرے سال مین فریق مخالف کی خوفناک جمعیت کو پراگندہ کرکے بلبن کے بھتیجے ملک چھجو کو جو مخالفونکا سرغنہ تھا گرفتار کر لیا۔ جلال الدین مغلوب شدہ باغیون سے بہت نرمی کے ساتھ پیش آیا اور اپنے عہد کے باقی ایام مین اُس نے ایسی نرمی انتظام سلطنت مین برتی کہ قزاقون اور راہزنون اور مجرمون کو بھی پوری پوری سزا نہ ملتی تھی اس سبب

بہت بدنظمی پیدا ہو گئی تہی

۳۸- جلال الدین کا صرف ایک کام جو سخت افسوس کے قابل ہی اس نمی سی مستثنی ہی اور وہ یہہ ہے کہ اُس نے ایک درویش سید مولا نام کو جو کہ اپنی پارسائی کے سبب مشہور تہا اپنے سامنے مروا ڈالا اسکی وجہ یہہ تہی کہ بعض مخالفون نے صلاح کرکے اسکو تخت پر بٹہانا چاہا تہا اُسنے جو مرتے دم بددعا دی وہ وہمی لوگون کے دلپر بہت مؤثر ہوئی۔ اُسکے قتل ہوتے ہی ایک سخت آندہی آئی اور اگلے سال قحط پڑا۔ یہہ آفتین اور بادشاہ کا بُرا انجام اور اُسکے خاندان سی سلطنت کا نکل جانا یہہ سب باتین سید مولا کی بددعا کا ثمرہ سمجہی گئی ہین +

۳۹- ۱۲۹۰ء مین جلال الدین نے تہنبور پر فوج کشی کی ۱۲۹۲ء مین اسکی سلطنت پر مغلون نی حملہ کیا مگر جلال الدین نے انہین ہٹا دیا اور قیدیون کے ساتہہ اپنی عادت کے موافق ملایمت سے پیش آیا ان دونو واقعات کے سوا اُسکے زمانہ کے دلچسپ حالات اسکی تند مزاج بہتیجے اور جانشین علاؤالدین کی چڑہائیان ہین اُسنی دکہن پر حملہ کیا اور فتح پائی اودہ سے جہانکا وہ حاکم تہا چلکر ایلچ پور ہوتا ہوا مہاراشٹر کے راجا رام دیو کے دار الخلافہ دیوگڑہ پر جسکو اب دولت آباد کہتے ہین حملہ آور ہوا راجا نے مجبور ہو کر اطاعت قبول کی اور ایلچ پور اسکے حوالہ کر دیا اور بہت سا روپیہ خراج مین دینا منظور کیا اسکے بعد علاؤالدین مالوہ کو واپس آگیا +

۴۰- علاؤالدین دہلی کو روانہ ہوا اور دوستی کا اظہار کرکے جلال الدین کو سبات پر آمادہ کیا کہ وہ تہوڑی سی جمعیت کے ساتہہ اس سی ملاقات کے لئے چلا آیا جسوقت یہہ بوڑہا بادشاہ اپنے دغاباز بہتیجے سی مصافحہ کرنے لگا اُسوقت مقتول ہوا +

۴۱ - تیرہوان بادشاہ - ۱۲۹۵ء - جلال الدین کے مارے جانیکے بعد اسکی حرم نے اپنے بیٹے رکن الدین ابراہیم کو جو جوانی کے آغاز مین تہا فوراً تخت پر بٹہادیا ارکلیخان جو جلال الدین کا خلف الصدق تہا اُسوقت ملتان مین تہا علاؤالدین کے دہلی پہنچنے پر اُس بچہ کو جان بچانیکے لئے اپنے بہائی کے پاس ملتان بہاگ کر جانا پڑا اور تاریخ مین اسکا عہد سلطنت برائے نام ہے

۴۲ - چودہوان بادشاہ ۱۲۹۵ء سے ۱۳۱۵ء تک - علاوالدین نے کارآزمودہ سپاہ اور بیشمار خزانہ جو دکہن سے لایا تہا اسکے بہروسے پر جلال الدین کے مقتول ہونیکے بعد اپنے لشکر مین بادشاہی ٹہاٹہہ بدلا اور دہلی کے امرا اور رعایا کو بہت سی داد دہش کی اور کسی فریب سے جلال الدین کی بیوی اور اُسکے دونو بیٹون کو اپنے قبضہ مین لا کر نہایت بیرحمی سے قتل کروادیا - یہہ بادشاہ بڑا تند خو تہا ۞

۴۳ - اسکے طولانی عہد مین کوئی عجیب حادثہ پیش نہین آیا بغاوتین اکثر ہوتی رہتی تہین اور اُنکا انسداد نہایت سختی کے ساتہہ کرتا رہتا تہا مغلون کے حملے بہی ہوئے اور ملک نائب کافور نام اسکے ایک سردار نے کچہہ ملک فتح کیے ۞

۴۴ - ۱۲۹۷ء مین گجرات آخرکار فتح ہوا - کچہہ سپاہی اس مہم سے واپس آکر باغی ہوگئے اسپر بادشاہ نے اُنکے جورو بچون کو مرواڈالا اور آخر کو باغی لوگ بہی گرفتار ہوکر مارے گئے - ۱۲۹۹ء مین ایک موقع پر جسوقت بادشاہ شکار کہیل رہا تہا - اسکے بہتیجے شاہزادہ سلیمان نے اُسکو جان سے مارنا چاہا چنانچہ علاؤالدین کو خوب زخمی کیا اور یہہ سمجہکر کہ بادشاہ مرگیا وہ جہٹ پٹ لشکر مین پہنچا اور اپنے بادشاہ ہونے کی منادی کردی - لیکن علاؤالدین زخمون سے جانبر ہوگیا اور فوج کے سامنے آیا فوج نے

خوشی خوشی اُسکو اپنا بادشاہ تسلیم کرلیا شہزادہ سلیمان اس جرم کے پاداش مین مقتول
ہوا اور علاؤالدین کے دو اور بھتیجون کا بھی پیچھے یہی حال ہوا۔ اس سے بھی
بڑھکر ایک اور سرکشی اُسوقت ہوئی جب کہ علاؤالدین قلعہ رنتھم بور
کا محاصرہ کررہا تھا ایک فتنہ پرداز آدمی حاجی مولا نام نے دہلی کے
قلعہ پر قبضہ کرلیا علوی نام ایک شخص کو برائے نام تخت پر بٹھا دیا علوی
نے چند روز بادشاہت کی مگر اُسکی ہوس مین اپنا سر دیا +

۴۵ - مغلون کے جو حملے ہوتے تھے وہ ہمیشہ صرف لوٹ مار کے لئے
ہوا کرتے تھے اسلئے سوائے اُس بربادی کے جو اُنکے گزرگاہون
کا پتا بتاتی تھی جن سرزمینون مین اُنکا قدم جاتا تھا اُن مین اور کوئی
نشان اُنکی غارتگری کا باقی نہ رہتا تھا مگر معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ قتلغ
جو سنہ ۱۲۹۸ع مین اپنی سپاہ کو دہلی کی فصیل تک چڑھا کر لیگیا اور جس نے
آخر کو علاؤالدین کی سپاہ سے شکست کھائی اُسکے ساتھیون کے
دل مین یہہ بات تھی کہ جنوبی سرزمین مین کسیقدر مستقل تسلط کیجے
اور اُنھون نے چند روز کے لئے غزنی کو اپنا صدر مقام بنا لیا تھا۔
علاؤالدین نے اپنے سپہ سالار ظفر خان کے حسن تدبیر سے
قتلغ کو شکست دی لیکن لڑائی کے اختتام پر اسکی امداد مین کوتاہی کی
اور وہ مغلون کے ہاتھہ سے مارا گیا +

۴۶ - سنہ ۱۳۰۱ع مین علاؤالدین نے رنتھم بور کے مضبوط قلعہ کو
فتح کیا اور پھر کوئی تین برس بعد چتوڑگڑھ کو جو رنتھم بور سے بھی زیادہ

مشہور تہا تسخیر کیا اس زمانہ سے بہت عرصہ تک پہر مغلون کا کوئی حملہ نہین ہوا اور اب علاؤالدین جنوبی ہند کیطرف متوجہ ہوا اور ملک کافور کو بہت سی سپاہ کے ساتہہ دکہن کو روانہ کیا چنانچہ وہ دیوگڑہ ہی کے راجا کو قید کر کے دہلی چلا آیا ✦

۷۴ - ان لڑائیون کے ایام مین ایک عجیب بات ظہور مین آئی وہ یہہ ہے کہ گجرات کے راجا کی بیٹی دیولدیوی حسینان ہند مین نہایت مشہور تھی بہت سے ہندو راجا اُسپر جان دیتے تھے اور اُسکے ساتہہ بیاہ کرنیکی اسقدر آرزو رکہتے تھے کہ اسکی خاطر توجین چل پڑی تہین - اتفاق سے اُسکو اور جو سپاہی حفاظت کے لیئے اسکے ساتہہ تھے انکو علاؤالدین کی فوج نے گرفتار کر لیا اور دہلی بہیجدیا - یہان آکر اُس نے دیکہا کہ اسکی ماں کنولادیوی بادشاہ کی نہایت چاہیتی بیوی معشوقہ تہی کچہہ بہت عرصہ گزرنے نہ پایا تہا کہ خضرخان ولیعہد سلطنت دیول دیوی کو دیکہکر اُسپر فریفتہ ہوگیا - اور دونو کو ایک دوسرے سے محبت ہوگئی - ہرچند بادشاہ اول اول اس بات سے ناراض ہوا لیکن آخر اُن دونو کے ازدواج پر راضی ہوگیا اور دستور کے موافق دونو کی باہم شادی کردی - امیر خسرو نے انکی محبت کا حال اپنی ایک دلچسپ مثنوی مین لکہا ہے - مگر اس قصہ کا لطف خاتمہ کا پُرافسوس حال دیکہکر جسکو اسکے حسن وجمال کی سزا کہنی چاہیئے بالکل مکدر ہوجاتا ہے یعنی جب وہ بیوہ ہوگئی تو دو بادشاہون نے جو اُسکے خاوند کے

بعد آگے پیچھے ہوئے اس سے زبردستی اپنا اپنا نکاح کیا ان مین سے ایک تو اسکے خاوند کا بہائی اور قاتل تہا اور دوسرا خسرو جو نیچ قوم سے تہا اور غصب سے تخت پر بیٹھ گیا تہا*

۴۸ - ملک کافور دکہن مین برابر ملک فتح کرتا رہا - چار بار اسکو وہان جانیکا اتفاق ہوا - اول ۱۳۰۶ء مین پھر ۱۳۰۹ء و ۱۳۱۰ء مین اور ۱۳۱۱ء مین اُس نے اپنے آقا سے بہی زیادہ شہرت اور لوٹ کا مال وہان جاکر حاصل کیا اور مہاراشٹر تلنگانہ (جہان کئی مہینے کے محاصرہ کے بعد ورنگل کے قلعہ کو تسخیر کیا) کرناٹا اور ملیبار کو راس کماری تک فتح کیا - شاہنشاہ دہلی کی فوج کو جزیرہ نماے ہند مین لیے پھرنے کے بعد اُس نے اپنے آقا کے خلاف سازش کرنی شروع کی اور بعضی کہتے ہین کہ اسکو زہر دیکر مار ڈالا*

۴۹ - اب علاؤالدین کا جسم اور اسکی طبیعت معمولی بے اعتدالیون کے سبب کمزور ہوتی جاتی تھی - وہ سب کیطرف سے بدگمان ہو گیا تہا اپنی بیوی اور دونو بڑے بیٹون کو قید کر دیا اور اپنے بہائی الف خان اور اپنے سپہ سالار الغ خان کو قتل کروا ڈالا - بغاوتون کا بازار گرم ہوا اور انہین ہنگامون کے وقت ۱۳۱۵ء مین علاؤالدین نے وفات پائی*

۵۰ - علاؤالدین ذہانت سے خالی نہ تہا اور اس مین شک نہین کہ وہ معاملات سپہ داری مین بڑا دانشمند تہا مگر اسکے قواعد ملکیہ فیض

تعلیم سے بے بہرہ تہے اور وہ رائے درست نہ رکہتا تہا اس سبب سے
اونَدہی سیدہی باتین کر بیٹہتا تہا ایکبار اسکو یہہ خیال آیا کہ محمد صاحب
کیطرح اپنے تئین نئے مذہب کا بانی قرار دیجیے پہر اُس نے ساری
دنیا کے فتح کرنیکا ارادہ کیا اور اپنے تئین سکندر ثانی کے لقب سے
ملقب کیا چنانچہ اسکے بعضے سکّون پر ابتک یہہ لقب دیکہنے مین آتا ہے
مگر اسکی بعض سنجیدہ تدبیرون سے اولوالعزمی اور چالاکی ظاہر ہوتی ہے
حالانکہ اسکے عہد مین نہایت ہی ظلم اور خرابی رہی تاہم اسکا انتظام
کامیابی کی ایک نظیر ہے +

۵۱ — پندرہوان بادشاہ۔ ۱۳۱۵ء۔ ملک کافور خواجہ سرا نے
جو سپہ سالار اعظم تہا ایک صغیر سن بچہ شہاب الدین عمر نام کو تہوڑے
عرصہ کے لیے تخت پر بٹہایا لیکن کافور کو تہوڑے ہی دنون بعد بعضی
نایکون نے مار ڈالا اور چونکہ اُس نے تخت کے حقیقی وارث خضر خان کو
اندہا کرا دیا تہا اسلیئے اسکا ایک اور بہائی مبارک نام عمر کا نائب
مقرر کیا گیا مبارک نے تہوڑے ہی دنون بعد خضر خان کو مروا ڈالا
اور عمر کو اندہا کراکر تاج شاہی اپنے سر پر رکہہ لیا +

۵۲ — سولہوان بادشاہ ۱۳۱۶ء سے ۱۳۲۰ء تک —
قطب الدین مبارک شاہ تخت پر بیٹہتے ہی ہر طرح کی عیاشی مین پڑگیا
اور ریاست کا انتظام اپنے وزیر خسرو خان کو جو اصل مین ایک غلام
اور نیچ ذات کا ہندو تہا سپرد کیا خسرو نے ۱۳۱۹ء مین ملیبار کو فتح

گیا اور دہلی مین واپس آکر بادشاہ کے قتل کا اہتمام بذات خود کیا
اور پھر اس خاندان قدیم کے بڑے بڑے طرفدارون کو بلا مقیاز
مروا کر تخت پر بیٹھہ گیا +

۳۔ ۵ ۔ سترہوان بادشاہ ۔ ۱۳۲۰ع ۔ ناصرالدین خسرو کے
تخت نشین ہونے پر ہندمین مسلمانون کی بڑائی چندروز کے لئے گھٹ گئی
اس بادشاہ نے دیول دیوی کو اپنی حرم بنایا اور محل کی اور مسلمان
عورتین ہندوون کو بخشدین وہ اپنے نام اور روپہ سے بظاہر
مسلمان معلوم ہوتا تھا مگر جسقدر اُس نے مسلمانون کے مذہب کی توہین
کی ہے اسکا حال مسلمان مورخون نے ایسی خوبی کے ساتھہ لکھا ہے کہ اُس سے
دل پر ایک طرح کا اثر پیدا ہوتا ہے ۔ اگر وہ ایسا عالی خاندان ہوتا کہ اسکو
ہندو راجا مہاراجا دھیراج مان لیتے تو مسلمانون کی حکومت بیشک
بڑے خطرہ مین پڑجاتی لیکن خود ہندوون ہی نے اُس ناپاک
سرشت کے ساتھہ ہمدردی نہ کی اور اسکو دیبال پور کے حاکم غازی بیگ
تغلق نے آخرکار تھوڑے ہی دنون بعد شکست دی اور مروا ڈالا +

چوتھی فصل خاندان تغلق ۱۳۲۰ع سے ۱۴۱۲ع تک کا حال

۴۔ ۵ ۔ اٹھارہوان بادشاہ ۔ ۱۳۲۰ع سے ۱۳۲۵ع تک
غیاث الدین تغلق کی تخت نشینی کے حال کے ساتھہ اہل اسلام کی
ابتدائی تاریخ کا چوتھا دور شروع ہوتا ہے[۱] غیاث الدین تغلق ترکی خاندان

[۱] دفعہ ادیکھو ۱۲

سے تہا۔ شروع مین اُس نے خالی تخت پر بیٹھنے سے بظاہر انکار کیا تہا مگر سب نے باتفاق اسکو بادشاہ بنایا اسکے عہد مین عمدہ عمدہ آئین ایسی مرتب ہوئین جس سے کاشتکارون کی بہبودی اور سبکدوشی منظور تہی۔ اسکے اکثر کامون سے انصاف اور رحم دلی مترشح ہوتی ہے ۷۲۴ھ مین اُس نے بنگالہ پر فوج کشی کی اور شہاب الدین بغرا شاہ سے اپنی اطاعت قبول کرائی اور اپنے فتنہ پرداز بہائی بہادر شاہ والی مشرقی بنگالہ[1] کو قید کر کے دہلی مین لایا وہ فخر الدین جونا یعنی الغ خان کو جو ولیعہد سلطنت تہا اور دو دفعہ دکہن پر چڑہ کر گیا تھا اور جس نے دوسری مہم مین بڑی کامیابی حاصل کی تہی نائب سلطنت بنا کر دہلی مین چہوڑ گیا تہا جب یہہ پیر سال بادشاہ بنگالہ سے اپنی چاہیتی بیٹی سمیت فتح و ظفر کے ساتہہ واپس آیا الغ خان نے دہلی کے قریب ایک چوبی محل مین اپنے باپ سے ملاقات کی۔ اُس نے یہہ محل دغا سے ایسا بنوایا تہا کہ جو لوگ اُس مین آکر اُترین اُنپر گر پڑے اور وہ اسکے نیچے دب جائین۔ جسوقت مکان گرا اور الغ خان کا باپ اور بہائی اُسکے تلے دب کر مرے اُسوقت الغ خان وہان موجود نتھا کسی حیلہ سے باہر چلا گیا تہا۔ ایک کتبہ جسکا ذکر ابن بطوطا[2] نے لکہا ہے اسکی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ نے تاتاریون سے ۲۹ لڑائیان لڑا اُن کو ہر بار شکست دی ؛

---

[1] قلمرو سنارگانو ۱۲ [2] دفعہ ۸۶ دیکہو ۱۲

۵۵ - اُنیسوان بادشاہ - ۷۲۵ھ ۱۳۲۵ع سے ۷۵۲ھ ۱۳۵۱ع تک - الغ خان اپنے باپ کے فوت ہونے کے بعد تخت پر بیٹھا اور اپنا نام محمد بن تغلق رکہا اگرچہ اسکے ظلم کے سبب سب لوگ اُسکو ناپسند کرتے تھے اور اُس سے اندیشناک رہتے تھے تاہم اُس نے ۲۷ برس سلطنت کی - یہہ بادشاہ بڑا الیق اور حد سے زیادہ سخی اور خوب پڑہا لکہا اور پرہیزگار اور اپنے مذہب کا بڑا حامی اور اپنے زمانہ کا نہایت تجربہ کار سپہدار تہا ان خوبیون کے مقابلہ مین طبیعت وہ پائی تہی کہ اپنے مطلب کے لئے کسی بات کے کرنے مین تامل نہ کرتا تہا خونخواری غالباً اُن وحشی قومون سے وراثت مین پہنچی تہی جو موت کے سوا کسی سزا کو کافی نہ سمجھتے تھے - ہٹ اور کج فہمی کے سبب اُسکا یہہ حال تہا کہ جو کوئی بات اپنی مرضی کے خلاف دیکہتا تو ظلم کی نوبت بڑہکر دیوانہ پن کو پہنچتی تہی فیصلہ کیوقت دل مین رحم ذرا نہ آتا تہا اور اپنی نیک تجویزون کی تکمیل مین لوگون کی تکلیف کا بالکل خیال نکرتا تہا چنانچہ دہلی کے بے قصور باشندون کو وحشیانہ تشدد کے ساتہہ نو تعمیر شہر دیوگڑہ ہی مین بسانے کو لے گیا ؛

۵۶ - ابتدا مین اسکی قلمرو کی وسعت اسقدر تہی کہ اسکے بزرگون کو کبہی اسقدر نصیب نہوئی تہی لیکن اس مین بالکل بے میل علاقے شامل تھے اور اسیکی عہد مین اسکی سلطنت کے اجزا متفرق ہو گئے - اس ابتری کے اسباب یہہ تہے (۱) مختلف صوبون کے حاکمون کا

وفاداری مین کوتاہی کرنا - ترک خاندان کے بادشاہون مین پہلے
ایک جوہر یہہ تہا کہ اپنی قوم کا پاس سب کرتے تھے اور اُنکی کامیابی کا
بڑا سبب یہہ ہی تہا - اب تاتاری مغلون اور خلجیون کے جہگڑون مین
یہہ پاسداری بالکل جاتی رہی تہی (۲) سلطنت کی وسعت اور یہہ بات کہ
اکثر بادشاہ اپنی سپاہ کا سپہ سالار اور سربراہ آپ ہوتا تہا گو وہ اکثر
فتحیاب ہوتا تہا مگر جب وہ دور دست مقامات مین ہوتا تہا تو اور جگہہ کے
سرکشون کو جرأت ہوجاتی تہی (۳) سڑکون کی خراب حالت اور ملک
مین امن کا نہونا - ۱۳۳۸ء مین بنگالہ مین ایک فتنہ برپا ہوا اور باغی لوگ
فتحیاب رہے - ورنگل جسکو اُس نے پہلے ہی فتح کیا تہا اور جسکا نام
سلطان پور رکہا تہا اُسپر اور لوگ تسلط ہوگئے اور اُسکا وہی پرانا نام
(ورنگل) پہر زبانزد ہوگیا - دیوگڑہ جو اُسکا دل پسند پائتخت تہا
اُسکو حسن گنگوہ نے جو کہ نئی نسل کے بادشاہون یعنی بہمنی خاندان
بانی ہوا ہے فتح کر لیا بہمنی خاندان کے بادشاہون کا
دارالخلافہ گلبرگہ تہا اس خاندان سے بڑے بڑے کام ظہور مین
آئے ہین محمد ابن تغلق اتنے صوبونکا مالک ہوکر آخر کو بیمار ہوکر بستا ہوا
اور ٹہٹہہ کے مقام جو دریاے سندہ کے نیچے کے حصہ پر واقع ہے
بری طرح وفات پائی اور اسکے بہتیجے اور جانشین کو سپاہ نے بیت دہلی

چوتہے باب کی دفعہ ۸ دیکہو۔

تک پہنچنا دقت سے نصیب ہوا +

۵۷ - محمد نے ایک بار فارس پر حملہ کرنا چاہا تہا لیکن بیشمار فوج کے خرچ نے اسکا خزانہ خالی کر دیا آخر اُس نے اسکو موقوف کر دیا - پہر اُس نے چین کی فتح کا ارادہ کیا اسکو یہہ امید تہی کہ مین وہان سے اپنی خالی تہیلیان پہر بہر لاؤنگا - غرض ایک لاکہہ فوج کوہمالہ کی راہ سے چین کو روانہ کی لیکن پہاڑ ون اور چینیون کے حملون سے تنگ آکر اور مشقتہ سفر اور قحط کے سبب درماندہ ہوکر بہت ہی کم آدمی جیتے لُٹے پہرے +

۵۸ - ان اخراجات کے ادا کرنے کے لئے اس نے روپیہ کی جگہہ پیتل کا سکہ جاری کرنا چاہا - یہہ چینیونکی تقلید تہی جنکے ہان کاغذ کا رواج تہا اور اسکا حال اُس نے ہی سُنا تہا مگر وہ اُس مین بالکل ناکام رہا اور اُسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ اُسکی تہیدستی اور رعایا کی تکلیفین اور بہی بڑہ گئین - اسکو تخت نشینی کا پورا پورا استحقاق نتہا اسلئے یہہ نقص رفع کرنے کے لئے اُس نے اپنے سکّونپر اپنے نام کی جگہہ خلفاے عباسیہ مین سے ایک خلیفہ کا نام جو مصر مین فرمانروا تھا کندہ کرایا +

۵۹ - بیسوان بادشاہ ۱۳۵۱ع لغایت ۱۳۸۸ع تک محمد بن تغلق کی وفات کے بعد اُسکا بہتیجا فیروزشاہ تخت پر بیٹہا - خواجہ جہان وزیر جسکو دہلی کا انتظام سپرد تہا اُس نے فیروزشاہ کی وفات کی خبر باور

کرکے محمد بن تغلق کے فرضی بیٹے کو تخت پر بٹہا دیا تہا لیکن فیروزشاہ کے آنے پر اس غلطی کے عوض مین اس نے اپنی جان کہوئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ فیروزشاہ ایک نکمّی خصلت کا آدمی شراب اور شکار کا دہتیا کا نونکا کچا تہا مگر نیک نہاد اور رحم دل ایسا تہا کہ اگر اُس زمانہ مین جیسا امن تہا ویسا نہوتا تو بڑی ہی خرابی ہوتی +

۶۰ – اس بادشاہ نے بنگالہ پر بے تدبیری کے ساتہہ دو حملے کیئے مگر آخر اس صوبہ کو اور دکہن کو خودمختار مان لیا۔ اسکے ہان دو وزیر آگے پیچھے مقرر ہوئے جو کہ باہم باپ بیٹے تھے اور دونو خان جہان کہلاتے تہے اور تلنگانہ کے ہندو تھے اس نے اپنے عہد کے بڑے حصہ مین ریاست کا کام ان دونو وزیرون پر چہوڑ رکہا اور خود عمارات اور نہرون وغیرہ کی تعمیر مین مصروف رہا +

۶۱ – فیروزشاہ کے عہد کی خاص خوبی وہ عمارتین ہین جو اُس نے رفاہ عام کی نظر سے بنوائین۔ جو جو عمارتین اسکے حکم سے بنین انکی تفصیل مین گو مورخون نے بیشک مبالغہ کیا ہے مگر درحقیقت وہ شمار مین بہت ہین۔ سب سے بڑا کام اُسکا وہ نہرین ہین جو کہ اُس نے اپنے نو تعمیر شہر حصار فیروزہ مین پانی پہنچانے کے لیئے جمنا اور ستلج سے نکالین جمنا سے نکالی ہوئی نہر ابتک جاری ہے +

۶۲ – فیروزشاہ نے اپنے تینون بیٹون فتح خان اور ظفر خان اور ناصرالدین محمد بن فیروز کو ایک دوسرے کے بعد اپنے ساتہہ

بادشاہت مین شریک کیا اور اسکے سکّون پر اُنکے بہی نام پائے جاتے ہین۔ ناصرالدین کو اپنے دو رشتہ دارون کی جبر سے دار الخلافہ چہوڑکر بہاگنا پڑا جنہون نے یہہ مشہور کیا تہا کہ فیروزشاہ نے اپنے پوتے غیاث الدین کو جو فتح خان مرحوم کا بیٹا ہے تخت کا وارث کیا ہے فیروزشاہ اسکے بعد دوسرے سال مین مرگیا*

۲۳- اکیسوان بادشاہ ۷۹۰ھ ۱۳۸۸ع- غیاث الدین تغلق شاہ ثانی نے فیروزشاہ کی وفات کے بعد تخت پر جلوس کیا اور محمد بن فیروز کو جو بہاگ گیا تہا اسیر کرنا چاہا محمد بہاگ کر نگرکوٹ چلا گیا- اور غیاث الدین سلطنت کا انتظام وزیرون پر چہوڑکر عیش و عشرت اور ہواپرستی مین پڑگیا ان مین سے ایک شخص ملک رکن الدین نام نائب وزیر نے ظفر خان کے بیٹے ابوبکر شاہ کو تخت کا وارث بنا کہڑا کیا اور تغلق شاہ محل سے نکلکر جمنا کیطرف بہاگنا چاہتا تہا کہ اسکو مخالفون نے پکڑکر قتل کرڈالا*

۲۴- بائیسوان بادشاہ ۷۹۱ھ ۱۳۸۹ع- ابوبکر بن ظفر خان کی تخت نشینی پر اسکا وزیر ملک رکن الدین اسکے خلاف سازش کرنے لگا لیکن امرا کے ایک فریق نے جو خاندان تغلق سے ارادت رکہتا تہا اس دغاباز وزیر کو فوراً مرواڈالا- محمد شاہ اپنا استحقاق قائم کرنیکے لئے نگرکوٹ سے آیا- کئی لڑائیون مین ناکام رہا مگر آخر کو ایک زبردست امیر اسلام خان نے جو زمرہ غلامان فیروزشاہی سے تہا اس سے ملکر ابوبکر کو سلطنت سے خارج کردیا اور وہ میرٹہہ کے

قلعہ مین محبوس رہکر مرگیا۔

۶۵ - تیسوان بادشاہ سنہ ۱۳۸۹ع سے سنہ ۱۳۹۲ع تک - ناصرالدین محمد بن فیروز شاہ نے تین برس سلطنت کی - اس عرصہ مین اُس نے اٹاوہ کے راجا کی بغاوت کا تدارک کرکے اسکے قلعہ کو غارت کیا - اسلام خان نومسلم اپنے بھتیجے کی جھوٹی گواہی پر جو مسلمان نہوا تھا مقتول ہوا اور اسکی جگہہ خواجہ جہان جو پیچھے جونپور کے زبردست خاندان کا بانی ہوا عہدہ وزارت پر ممتاز ہوا - اس سے دوسرے سال مین ناصرالدین محمد نے وفات پائی۔

۶۶ - چوبیسوان بادشاہ - سنہ ۱۳۹۴ع - ناصرالدین محمد کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا ہمایون تخت پر بیٹھا مگر پینتالیس دن سلطنت کرکے مرگیا۔

۶۷ - پچیسوان بادشاہ سنہ ۱۳۹۴ع سے سنہ ۱۴۱۲ع تک - محمود بن محمد شاہ شاید فیروز شاہ کے جانشینون مین سب سے زیادہ حقیر اور کمزور بادشاہ ہوا ہے - اسکے تخت پر بیٹھتے ہی چارون طرف سے بغاوت ہونے لگی - صوبے کے صوبے اسکے ہاتھہ سے نکلکر خودمختار حکومتین قائم ہوگئین - ان مین بنگالہ کے اندر جونپور کی ریاست نے سب سے زیادہ فروغ پایا - یہان خود محمود کے وزیر خواجہ جہان نے ایک زبردست سلطنت قائم کرلی - اسکے دیکھا دیکھی ظفرخان اپنا نام مظفر شاہ رکھکر گجرات مین اور دلاور خان مالوہ مین اور اور لوگ دیگر مقامات مین خودمختار بادشاہ بن بیٹھے سنہ ۱۳۹۷ع مین [illegible]

کے بیٹے اور فیروزشہ کے پوتے نصرت خان کو بعضے زبردست امیرون نے جو محمود کے مخالف تہے بادشاہ مشہور کیا اور تخمیناً تین برس تک فیروزآباد کا نیا دارالخلافہ اُسکے قبضہ مین اور دہلی محمود کے قبضہ مین رہی آخر ایک زبردست امیر نے جسکا نام مَلّو اقبال خان تہا دغا سے نصرت خان کو سلطنت سے کہودیا اور محمود کو اپنے قبضہ مین کرکے اسکے نام سے آپ سلطنت کرنے لگا*

۶۸ - ۱۳۹۸ء مین دہلی پر تیمور کا حملہ ہوا - تیمور ترکون اور مغلون کا بادشاہ تہا - جنہون نے وسطی اور مغربی ایشیا کو تسخیر کرلیا تہا - اسکو یورپ کے مورخ بعض اوقات تمرلین کہتے ہین - بخارا اور سمرقند اسکی ریاست کے بڑے شہر تہے محمود کی سپاہ کی شکست کیے بعد دہلی پر اُسکا تصرف ہوگیا اُس نے پانچ دن عیش وعشرت مین بسر کئے اور ان ایام مین اسکی سپاہ اس دارلخلافہ کے بدقسمت باشندون کو لوٹتی رہی اور قتل عام کا بازار گرم رہا - یہان سے تیمور کے جانے کے دو مہینے بعد تک اس شہر مین بالکل بدعملی رہی پہر چند روز تک نصرت خان کا اسپر تصرف رہا اور آخر کو وہ ایکبار پہر مَلّو اقبال خان کے ہاتہہ مین آیا*

۶۹ - سلطان محمود جسنے گجرات مین جاکر پناہ لی تہی تہوڑے دنون بعد اقبال خان سے آملا - جب اقبال خان اور جونپور کے سلطان مین لڑائی ہوئی تو محمود اسکو چہوڑکر جونپور کے سلطان سے جاملا

لیکن پہر دونو سرکشون کی رضامندی سے قنوج کی سلطنت پر متصرف ہوگیا- اقبال خان کی وفات کے بعد دولت خان لودہی اور بعضے اور سردار سلطان محمود کو پہر دہلی مین لے آئے اور وہ اپنی وفات یعنی سنہ ۱۴۱۲ء تک یہین رہا مگر حقیقت مین کچہہ اختیار نہ رکہتا تہا- اس بادشاہ پر خاندان تغلق کا خاتمہ ہوگیا*

۷- چہبیسوان بادشاہ سنہ ۱۳۹۵ء- نصرت شاہ کو بہی بادشاہون کی فہرست مین داخل کیا ہے- اُسکا حال اوپر لکہا جاچکا ہے مگر اسکا انجام ہمکو معلوم نہین*

پانچوین فصل- خاندان سادات و خاندان لودہی سنہ ۱۴۱۴ء سے سنہ ۱۵۲۶ء تک کا حال

۱- محمود تغلق کی وفات کے بعد کا حال مسلمانون کے ابتدائی حالات کے پانچوین حصہ سے متعلق ہے[له]*

۲- ستائیسوان بادشاہ سنہ ۱۴۱۲ء سے سنہ ۱۴۱۴ء تک- محمود کی وفات کے بعد امراے دہلی نے دولت خان لودہی کو اپنا حاکم بنایا وہ چتر و دورباش وغیرہ لوازم شاہی کبہی کام مین نہین لایا بلکہ جس طرح ملّو اقبال خان محمود کے عہد مین حکومت کرتا تہا اُسی طرح اس نے بہی سلطنت کی- اس مین اور اُس مین صرف یہہ فرق تہا کہ دولت خان

[له] دفعہ پہلی دیکہو ۱۲

نے کسی کو برائے نام بادشاہ نہین بنایا تہا۔ اسکے سکہ پر فیروز شاہ
یا اسکے کسی جانشین کا نام ہوتا تہا اور یہی ظاہرداری سادات کے
عہد مین بہی رہی۔ یہہ بالکل ایسی بات تہی جیسے پچہلے دنون مین انگریزون
نے شاہ عالم کے سکہ کا روپیہ جاری رکہا۔ دولت خان کو آخرکار خضر خان نے
جسکو تیمور ملتان مین چہوڑ گیا تہا مغلوب کیا ٭

۴۶۔ اٹہائیسوان بادشاہ سنہ ۱۴۱۴ء سے سنہ ۱۴۲۱ء تک۔ خضر خان
جو خاندان سادات مین سے پہلا بادشاہ ہوا فیروز شاہ کے عہد
مین ملتان کا گورنر تہا جب تیمور نے حملہ کیا تو یہہ اسکا طرفدار ہوگیا
تہا اس سبب سے اسنے اسکو اسکی حکومت پر قائم رکہا تہا۔ اس نے
سات برس تک دہلی مین سلطنت کی کوئی بات اس نے ناموری کی
نہین کی سستی اور عیاشی مین اوقات بسر کرتا رہا لیکن اس عرصہ
مین اسکا وزیر تاج الملک سلطنت کا اختیار بڑہانے مین عبث سعی
کرتا رہا۔ اس وزیر باتدبیر کی خوبیون کو بہت سے مورخ غلطی سے
اسکے آقا کی طرف منسوب کرتے ہین ٭

۴۷۔ انتیسوان بادشاہ۔ سنہ ۱۴۲۱ء سے سنہ ۱۴۳۴ء تک۔
معزالدین مبارک شاہ ثانی باپ کی وفات کے بعد تخت نشین ہوا اس نے
تیرہ برس تک سلطنت کی اسکے عہد مین برابر لڑائیان ہوتی رہین
مگر ان مین کوئی بات دلچسپ نہین۔ مبارک کو رہیلکہنڈ کی بعض جہات
مین کچہہ کامیابی حاصل ہوئی لیکن پنجاب کے گکہڑون سے اور شاہرخ

کیطرف سے جو کابل کا حاکم تہا اُسکی یورشون سے اسکا دم ناک بین آگیا۔
مبارک کو بعض ہندوؤن نے سرور الملک کی تحریک سے قتل کر ڈالا۔

۷۵- تیسوان بادشاہ۔ ۱۴۳۴ع سے ۱۴۴۳ع تک۔
خضر خان کے پوتے اور بادشاہ مقتول کے بھتیجے محمد شاہ بن فرید کو سرور الملک نے فوراً تخت پر بٹہا دیا اور تمام خزائن شاہی اپنے تحت مین لیکر آپ اپنے طور پر حکومت کرنے لگا۔ لیکن بعض امرا اُس سے پہر گئے اور حصار سیری مین جو دلی کا ایک حصہ ہے اسکو محصور کر لیا اور اُس نے جو قاتلون کا ایک گروہ محمد کی قتل کے لیئے بہیجا تہا اُن مین اور محمد کے نمک حلال رفیقون مین جو لڑائی ہوئی اُس مین وہ مارا گیا۔ تہوڑے دنون تک محمد شاہ نے خوب سرگرمی کے ساتہہ سلطنت کی مگر پہر کاہلی اور ہوا پرستی مین پڑ گیا۔ جونپور کا سلطان کچہہ اُسکی قلمرو دبا بیٹہا اور مالوے کے بادشاہ محمود خلجی نے خاص اُسکے پائی تخت پر حملہ کیا۔ محمد نے ان مشکلون سے بہلول لودہی حاکم ملتان کی مدد سے نجات پائی مگر پیچہے اس شخص نے خود محمد شاہ پر ہاتہہ صاف کرنا چاہا لیکن اُسوقت کامیاب نہوا۔

۷۶- اکتیسوان بادشاہ۔ ۱۴۴۳ع سے ۱۴۵۰ع تک۔ عالم شاہ جو علاؤ الدین بن محمد شاہ کے نام سے زیادہ مشہور ہے اپنے باپ کی وفات کے بعد تخت پر بیٹہا لیکن بہلول لودہی نے جو بہت اقتدار رکہتا تہا اُسکو بادشاہ تسلیم نہ کیا اور دہلی پر اور ایک حملہ کیا مگر ناکام رہا

پہر بادشاہ بداؤن کو چلا گیا اسکا وزیر حمید خان مورد عتاب ہوکر بداؤن سے دہلی مین بہاگ آیا اور یہہ دغا بازی کی کہ بہلول کو دار الخلافہ کا دروازہ کہولکر شہر کے اندر بلا لیا۔ تہوڑے عرصہ کے بعد عالم شاہ سلطنت اس شرط پر بہلول کو دے بیٹہا کہ مجھکو بے کہٹکے بداؤن مین رہنے دو اس طور پر سادات کے خاندان کا خاتمہ ہو گیا +

۷۷۔ تیئسوان بادشاہ۔ ۱۴۵۰ء سے ۱۴۸۸ء تک۔ بہلول لودہی کی زبردست حکومت اور اسکے قریب العہد بادشاہان پیشین کی ضعیف سلطنت مین بڑا فرق ہے۔ اس بادشاہ نے جرأت اور کامیابی کے ساتہہ مختلف صوبون کے حاکمون کو مطیع کیا اور جونپور کے بادشاہون سے چبیس برس تک لڑا کبہی ہارا کبہی جیتا اور آخرکو وہ سلطنت فتح کر کے اپنی قلمرو مین شامل کی اور اپنے بیٹے باربک کو وہان کا حاکم مقرر کیا۔ جب ۱۴۸۸ء مین اُس نے وفات پائی اسوقت پنجاب سے بنگالہ تک اُسکا ڈنکا بجتا تہا +

۷۸۔ تیئیسوان بادشاہ۔ ۱۴۸۸ء سے ۱۵۱۷ء تک۔ بہلول نے اپنے بیٹے نظام خان کو تخت کا وارث قرار دیا تہا چنانچہ وہ باوجود مخالفت باربک کے جو اُسکا بڑا بہائی تہا سکندر شاہ کے خطاب سے مسند نشین ہوا۔ جب بہلول نے اپنا ملک بیٹون مین تقسیم کیا تہا اُسوقت باربک کو جونپور کی حکومت دی تہی اور اُس نے آپ جونپور مین اپنے چہوٹے بہائی کے نام کا خطبہ پڑہوانے سے انکار کیا انجام کار

لڑائی ہوئی اور باربک نے شکست کہائی۔ لیکن سکندر شاہ نے پیچھے
معاف کرکے اسکو اسکی حکومت پر بحال کردیا اسکے پیچھے سکندر شاہ
سلطان شرف کے مطیع کرنے مین مصروف رہا اور اسکا قلعہ بیانہ
تسخیر کرکے اسکو فرمانبردار بنایا پہر جونپور اور اودہ کی دو خوفناک
بغاوتون کا انسداد کیا۔ ١٤٩١ء مین بہار کو فتح کیا اور حسین شاہ کو جو جونپور
کے پہلے شاہی خاندان مین سب سے اخیر تہا وہان سے نکالدیا حسین شاہ
نے علاؤالدین بادشاہ بنگالہ کے پاس جاکر پناہ لی۔ سکندر شاہ
نے اس پچھلے بادشاہ کے ساتہہ صلح کرکے سلطنت کی حدود اور اور
حقوق کی نسبت تصفیہ کرلیا۔ ١٥٠٣ء مین اس نے آگرہ کو پہلی ہی بار
اپنا قیام گاہ بنایا اور اس زمانہ سے وہ دہلی پر سبقت پاکر ہندوستان
کا پای تخت ٹہیر گیا۔ یہہ بادشاہ سخت متعصب تہا اسی سبب سے
اسکا عہد بدنام ہے۔ اس نے ہندوؤن کے مندر ڈہوا کر انکی جگہہ
مسجدین تعمیر کرائین +

٧٩ – چونتیسوان بادشاہ ١٥١٧ء سے ١٥٢٦ء تک۔ سکندر
کی وفات کے بعد اسکا بیٹا ابراہیم تخت پر بیٹہا۔ اس بادشاہ کی نخوت
کے سبب امرا خصوصاً اسکے بہائی بند اس سے متنفر ہوگئے اور
اسکے بہائی جلال کو جونپور کے تخت پر بٹہاکر اسکی اقتدار کو گہٹانا چاہا
شہزادہ جلال جانتا تہا کہ میری حالت خطر سے خالی نہین اور نہ رفیقون
پر کچہہ اعتبار ہوسکتا ہے ناچار بڑی دلیری کام مین لایا اور اپنے تئین

جلال الدین کے نام سے سلطان مشہور کرکے اپنے بہائی کے نکالنے مین سعی کی - کچھہ دن تک تو کامیاب رہا مگر آخر کو اسیر ہوکر مارا گیا +
اس بغاوت کے دب جانے پر ابراہیم نے ایسا ستم کرنا شروع کیا کہ سب لوگ اُسکے دشمن ہوگئے بہار کا نائب سلطنت خود مختار بن بیٹھا اسکے بعد پنجاب کے بعضی علاقون کا حاکم دولت خان لودہی باغی ہوگیا اور بابر بادشاہ اور اُسکے مغلون کو اپنی کمک کے لیئے بلایا بابر ۱۵۲۴ء مین لاہور پر تسلط ہو چکا تہا — پہلے ابراہیم پر اُس کے چچا علاؤ الدین نے کہ سکندر شاہ کا بہائی تہا چڑہائی کی مگر اُسکو کچھہ کامیابی حاصل نہوئی پہر خود بابر چڑہکر آیا اور پانی پت مین ساتوین رجب ۹۳۲ھ ہجری کو بڑی لڑائی ہوئی - ابراہیم نے جان اور سلطنت دونو نذر کین - یہہ لڑائی جو ۱۵۲۶ء مین ہوئی پانی پت کی پہلی لڑائی کہلاتی ہے

۸۰ — مغلون سے پہلے جو خاندان دہلی مین فرمانروا تھے اُن مین سے اخیر خاندان کا خاتمہ اسطرح پر ہوگیا - ان خاندانون مین سے جو لوگ دہلی کے فرمانروا ہوئے وہ پٹھان یا افغان کہلاتے ہین لیکن اکثر ان مین سے افغان نہ تھے بلکہ اصل مین ترک تاتاری تھے

چھٹی فصل - ہندوستان کی اُن نامی سلطنتوں کا حال جو مسلمانون کے ابتدائی زمانہ مین قائم ہوئین

۸۱ — دہلی کے ابتدائی سلمان بادشاہون کے حال مین ہمنے

کہین کہین بیان کیا ہے کہ اُن بادشاہون کو مختلف اوقات مین ہندوستان اور دکہن کے دیگر سلاطین سے معاملہ پڑا۔ لیکن طالب علمون کے حق مین بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس مین سے بعض سلاطین کا حال کسی قدر مسلسل معلوم کرین۔ دکہن کے بادشاہون کا حال کچہہ تو پہلے باب کی پندرہوین فصل مین بیان ہوچکا اور کچہہ چوتھے باب مین مذکور ہوگا۔ ہندوستان کی بعض ریاستون مثلاً میواڑ کا ذکر بہی پہلے باب مین ہوچکا ہے کہ وہ خالص ہندوؤن کی ریاستین تہین مگر میواڑ کے سوا اور سب خاندان جنکا اب ہم مختصر حال بیان کرتے ہین مسلمان تھے اور دہلی کے بادشاہون سے باغی ہوکر جدا جدا سلطنتین قائم کربیٹھے تھے اور وہ یہہ ہین۔ بنگالہ۔ جونپور۔ گجرات۔ مالوہ۔

۸۲۔ جب محمد غوری کی فتوحات کو ہندوستان مین اسقدر قیام ہوگیا کہ وہ اُن مین اپنے نائب قطب الدین کو چہوڑکر غزنین چلاگیا تو اسکے اور نائبون نے جو آس پاس کے مختلف صوبون مین تہے سلطنت اسلام کو اُن حدود کے پرے پہیلانا چاہا جو قائم ہوچکی تہین۔ ان نائبون مین سے ایک شخص محمد بختیار خلجی اودہ مین سپہ سالار تھا۔ اُس نے ۱۲۰۳ء مین جنوب کیطرف قدم بڑہانا شروع کیا اور ہندوؤن کے قدیم خاندان سین کو جنکا پای تخت ندیا تہا نکالکر بنگالہ کی سلطنت کا خودمختار حاکم بن گیا گو برائے نام محمد کو بادشاہ مانتا رہا۔ اُس نے لکہنوتی یعنی گوڑ کو اپنا پایہ تخت بنایا۔ یہہ سلطنت مختلف خاندان کے

بادشاہونکے تحت حکومت کبھی گھٹتی کبھی بڑہتی اکبر کے زمانہ تک قائم
رہی اور اُسیکے عہد مین اُسکا خاتمہ ہوگیا[1] فیروز شاہ سوم کے عہد
یعنی ۱۳۵۳ء تک اس خاندان کا اقبال دہلی کے شاہی خاندان کے
ساتھہ وابستہ رہا۔ اور اسکا ذکر کہین کہین اس باب کی پہلی دفعات
مین آیا ہے عموماً کل بنگالہ کا ایک حاکم ہوتا تہا۔ کبھی کبھی دو یا زیادہ
دارالخلافون کے حاکمون مین حکومت کے لئے جہگڑا ہوتا تہا۔ یہانکے
بادشاہون کے پایہ تخت لکہنوتی یعنی گوڑ۔ سنارگانو۔ ساتگانو۔
پنڈوا وغیرہ تھے اس صوبہ کا مغربی حصہ کا پایہ تخت لکہنوتی اور مشرقی
حصہ کا پایہ تخت سنارگانو تہا جو اُس جگہہ کے قریب تہا جہان اب ڈہاکہ ہے
بعض اوقات بنگالہ کے بادشاہ بالکل خودمختار ہوجاتے تھے مگر عموماً
کسی نہ کسی قدر حلقہ اطاعت مین ہوتے تھے اور کبھی خاص شاہان
دہلی کے بیٹے یا اُن کے قریب رشتہ دار ہوتے تھے اور اُنکی طرف سے
بطور نائبون کے حکومت کرتے تھے +

فیروز شاہ سوم کے زمانہ سے اکبر کے عہد تک بنگالہ کی سلطنت شیر شاہ کے
عہد کے سوا بالکل مختار رہی +

۴۸ - بختیار خلجی کے جانشینون کو التمش نے دہلی کی سلطنت کا
مطیع بنایا اور التمش کا سب سے بڑا بیٹا ناصرالدین ۱۲۲۷ء مین وہان
نائب مقرر ہوا۔ اس نے التمش کے روبروہی وفات پائی اور اُسکے

---

[1] تیسرے باب کی دفعہ ۳۵ دیکھو ۱۲

بعد اسکا چہوٹا بہائی کہ اسکا بہی نام ناصر الدین تہا اسکا جانشین ہوا۔ یہہ بہی شہزادہ پیچہے سلطان ناصر الدین کہلایا اور دہلی کی تخت پر بیٹہا[1]

۸۵ - طغرل جو بلبن کے اخیر عہد مین یہانکا حاکم تہا خود مختار بن بیٹہا اسکی بغاوت کا انسداد ہوکر بلبن کا بیٹا بغرا خان یہان نائب سلطنت مقرر ہوا ٭

۸۶ - بغرا خان کا سب سے بڑا بیٹا کیقباد دہلی کا بادشاہ ہوا اور اسکا دوسرا بیٹا کیکاوس بنگالہ مین اسکا جانشین ہوا اور کئی بادشاہون کے عہد تک یہان کی سلطنت اس خاندان کے قبضہ مین رہی بغرا خان کے پوتون مین سے مسمی شہاب الدین نے غیاث الدین تغلق کی اطاعت قبول کی اور دوسرا بہادر شاہ نام سنارگانو کا بادشاہ اسیر ہوکر دہلی کو گیا محمد دین تغلق نے بہادر شاہ کو اسکی حکومت پر بحال کردیا مگر اس نے پہر بغی اختیار کی اور فوج شاہی کے ہاتہہ سے شکست کہاکر مقتول ہوا محمد نے اور سرکشون کی عبرت کے لئے اسکی کہال مین بہس بہرواکر ملک مین چارون طرف تشہیر کرایا ٭

۸۷ - اس ظلم سے تہوڑے ہی دن بعد فخر الدین مبارک شاہ سنارگانو مین خود مختار بادشاہ بن بیٹہا مگر بڑی بے انتظامی اور بدعملی رہی حقیقت مین بنگالہ کی ریاست اسوقت تک خود مختار نہوئی جب تک کہ شمس الدین الیاس

---

[1] دفعہ ۱۴۱ دیکہو ۱۲

نے جسکو عرف مین حاجی الیاس کہتے ہین ۱۳۵۳ء مین فیروز شاہ
کی فوج کو نہ روکا +

۸۸۔ حاجی الیاس کے خاندان نے تہوڑے سے درمیانی وقفہ کے سوا سو برس سے زیادہ حکومت کی۔ ایکبار بنگالہ مین ایک ہندو خاندان کو جسکا آغاز راجا گنیش[1] والی دیناج پور سے ہوا تہوڑی عرصہ تک فروغ ہوگیا تہا۔ پہر اُسکے بعد یہان حبشی غلامون کا ایک خاندان جو تہوڑے دنون قائم رہا فرمانروا ہوا اور پندرہوین صدی کے اخیر اور سولہوین صدی کے شروع مین جانشینی کا سلسلہ بہت ٹوٹا رہا +

۸۹ حبشی غلامون کے بعد ۱۴۸۹ء مین سید سلطان علاؤ الدین بنگالہ کا بادشاہ ہوا جب حسین شاہ والی جونپور نے بہلول لودہی بادشاہ دہلی سے شکست کہائی تو اُس نے اس بدنصیب کو اپنے ہان پناہ دی لیکن آخر کو سکندر لودہی سے صلح کرنی پڑی۔ علاؤ الدین کے بعد اُسکے دو بیٹون نے حکومت کی ان مین سے اخیر بادشاہ محمود شاہ کو ۱۵۳۹ء مین شیر شاہ نے یہان سے نکال دیا اگرچہ ہمایون نے پیچھے اُسکو بحال کر دیا مگر وہ تہوڑے ہی دن بعد مر گیا +

۱۵۶۴ء تک بنگالہ پر شیر شاہ کے خاندان کے لوگ حکومت کرتے رہے اُسکے بعد سلیمان شاہ جو افغانونکی قوم کرارانی مین سے تہا

---

[1] اسکو مسلمان مورخ راجا کنس لکھتے ہین ۱۲

یہان کی سلطنت پر متصرف ہوا اُس نے اکبر کے سپہ سالار منعم خان سے صلح کی۔ اکبر اور اُسکے سپہ سالارون نے جو سلیمان شاہ کے بیٹے داؤد کو مطیع کیا اُسکا حال تیسری باب کی دفعہ ۵۳ مین درج ہی*

۹۰ – جونپور – اب ہم جونپور کا حال لکھتے ہین خواجہ جہان جو کہ محمود تغلق کا وزیر تہا ملک الشرق خطاب پاکر جونپور کا گورنر مقرر ہوا ۱۳۹۳ء مین وہ خود مختار بادشاہ بن بیٹھا اور اسطرح پر جس خاندان کی اُس سے ابتدا ہوئی وہ عموماً بادشاہان شرقی کہلاتے ہین یہہ خاندان ۱۴۷۶ء تک قائم رہا مگر اسی سال مین بہلول لودہی نے اسکو مغلوب کیا ابراہیم شاہ شرقی کہ ۱۴۰۱ء مین تخت پر جلوس فرما ہوا تہا اسکے عہد مین اس سلطنت نے بڑا فروغ پایا اور جونپور نے بڑی رونق پائی اس بادشاہ اور اقبال خان مین جو لڑائیان ہوئین اُنکا حال دفعہ ۶۹ مین بیان ہوچکا ہے – ابراہیم کے بعد اُسکا بیٹا محمود ۱۴۴۰ء مین تخت پر بیٹھا اس بادشاہ نے دہلی پر جو آخر کے دو سیدون کی حکومت مین تھے حملہ کیا لیکن بہلول لودہی سے شکست کہائی جب بہلول لودہی تخت پر بیٹھا تو اُسنے جونپور پر حملہ کرکے ۱۴۷۶ء مین حسین شاہ کو شکست دی اور اپنے بیٹے باربک کو وہان اپنا نائب مقرر کیا*

۹۱ – گجرات – گجرات اور مالوے (مندو) مین جو مسلمانون کی ریاستین قائم ہوگئین اسکی وجہ یہہ ہے کہ فیروز شاہ کے جانشین ضعیف تھے – ظفر خان جسکو محمد بن فیروز نے گجرات کا حاکم مقرر کیا تہا ۱۳۹۶ء مین اپنا

خطاب مظفر شاہ رکھکر خود مختار بادشاہ بن بیٹھا اُسکے پوتے احمد شاہ نے سنہ ١٤١١ء کے قریب پھر احمد آباد اور احمد نگر کی بنا ڈالی۔ مظفر شاہ ثانی جو سنہ ١٥١١ء مین تخت نشین ہوا اسلئے مشہور ہے کہ وہ رانا سانگا والی میواڑ سے خوب لڑا سنہ ١٥٣١ء مین یہان کے بادشاہ بہادر شاہ نے مالوے کو فتح کر کے اپنی قلمرو مین ملا لیا اور بادشاہان دہلی کی فوج سے کئی بار لڑنے کے بعد آخر کو پرتگیزون کے ہاتھہ سے دیو مین مارا گیا انجام کو یہہ قلمرو سنہ ١٥٧٢ء مین اکبر بادشاہ کی سلطنت مین شامل ہو گئی۔[1]

٩٤۔ مالوہ ۔ مالوے کے خاندان کا آغاز سنہ ١٤٠١ء مین دلاور خان غوری سے ہوا سنہ ١٣٨٧ء مین اسکو فیروز تغلق نے یہانکا حاکم مقرر کیا تھا ہندوؤن کے قدیم پایہ تخت اُجین کو چھوڑ کر وہ دہار مین اقامت گزین ہوا اور اپنے تئین بادشاہ مشہور کیا اسکا بیٹا الپخان جو اسکے بعد تخت پر بیٹھا اور اپنا نام ہوشنگ رکھا اُس نے مندو کو خوب مستحکم کرایا سنہ ١٤٣٥ء مین غوری خاندان یہان کی سلطنت سے خارج اور خاندان خلجی اسکی جگہہ قائم ہوا خلجی خاندان کے اول بادشاہ محمود کے زمانہ مین مالوہ کی ریاست نہایت عروج پر تھی اُسوقت اس ریاست کے علاقہ مین چندیری اسلام آباد ہوشنگ آباد اور کرلا گردار الحکومت گندوانہ کا تھا داخل تھے۔ جنوب کیطرف اُسکی حد ست پوڑی پہاڑ تک اور مغرب کی طرف گجرات تک اور مشرق مین بندیل کہنڈ تک پہنچتی تہی اور شمال کیطرف میواڑ اور ہاروتی

---

[1] دفعہ ٩٣ دیکھو

اُسکی حد تھی اور کبھی کبھی چتوڑ سے بھی خراج آتا تھا - آخر ۱۵۳۱ء میں بہادر شاہ والی گجرات نے مالوہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں ملا لیا[۱]

۹۳ - میواڑ - فیروز شاہ کے کمزور جانشینوں کے عہد میں میواڑ کی ریاست جسپر گہلوٹ رجپوت حکمرانی کرتے تھے چند روز کے لئے کسیقدر زور پکڑ گئی اور اُن کے بعد جو سلاطین مغلیہ ہوئے صرف اُنہیں کے دبانے سے دبے اب جو مہارانا اودے پور میں فرمانروا ہے اُنہیں گہلوٹ راجاؤن کے خاندان سے ہے اور ہند کے نہایت عالی خاندان راجاؤن میں شمار کیا جاتا ہے اور منجملہ اور موروثی القاب کے آفتاب ہنود بھی کہلاتا ہے اسکے آبا و اجداد جسکو رام کی نسل سے بتاتے ہیں ان کا پایۂ تخت بلبھی نام گجرات میں تھا اہل فارس نے یورش کر کے یہان سے اُنکو بیدخل کر دیا[۲] بلبھی خاندان کے راجا گوہ نے نوشیروان بادشاہ فارس کی بیٹی سے شادی کی - یہہ لڑکی قسطنطنیہ کے عیسائی شہنشاہ فارس کی پوتی تھی - راجا باپو جس نے محمد قاسم کا مقابلہ کیا تھا اُسکو راجا گوہ کی اولاد میں بتاتے ہیں رانا کھمبو والی میواڑ جو باپو کی اولاد میں سے تھا ۱۴۴۰ء میں ہوا ہے اس رانا نے اُسی سال مالوہ اور گجرات کے افواج متفقہ کو شکست دیکر محمود خلجی بادشاہ مالوہ کو اسیر کر لیا - عالیشان جے ستمبہ جو اب بھی چتوڑ میں دیکھنے میں آتا ہے وہ اسی فتح کی یادگار ہے - کھمبو کے پوتے رانا سانگاہ کو جو بڑا نامور ہے بابر نے ۱۵۲۷ء میں فتحپور سیکری

[۱] دفعہ ۹۱ دیکھو ۱۲ [۲] پہلے باب کی دفعہ ۸۳ دیکھو ۱۲

پر شکست دیتی پہر ایکبار رجپوت لوگ رانا او دے سنگہ کے ماتحت ریاست کے لیئے اکبر سے لڑے اس لڑائی کا خاتمہ ۱۵۶۸ع مین چتوڑ کی لوٹ پر ہوا*

ساتوین فصل مسلمانونکا علم اور زبان

۹۴ - مسلمانون کی مذہبی کتابین تو عربی مین ہین لیکن اُن کی عام علمی کتابین زیادہ تر فارسی زبان مین لکہی گئی ہین - مسلمانون کی یورش کے وقت ہند کے علوم مین ایک عجیب طرح کا تغیر دیکہنے مین آتا ہے - اسوقت پہلے ہی مرتبہ بیشمار اور نہایت عمدہ تواریخ دیکہنے مین آتی ہین علم تاریخ کا شوق ہند کے مسلمانون کو اہل عرب کی بدولت پیدا ہوا یورپ کے زمانہ جاہلیت کے اخیر مین اہل عرب علم کے بڑے مربّی تھے - اور عربی زبان اُس سے بہت پہلے بڑی پختگی کے درجہ کو پہنچ چکی تہی - فارسی زبان نے عرب کے فاضلون کی بدولت ہند مین بڑی ترقی پائی - اُس موقع پر چند بڑے بڑے مورخ اور شاعر جنکی تصنیفات بہت مشہور ہین اور جو اُس زمانہ مین ہوئے ہین جنکا ذکر اس باب مین ہوا اور جو مغلون کے زمانہ مین ہوئے اُنکا حال لکہنا کافی معلوم ہوتا ہے *

۹۵ - ہند کا نہایت مشہور مورخ فرشتہ ہے جو ۱۵۷۰ع کے قریب احمد نگر مین پیدا ہوا - یہہ مورخ ۱۵۸۹ع سے ۱۶۱۲ع کے قریب تک ابراہیم عادل شاہ

---

* تیسرے باب کی دفعہ ۷ دیکہو ۱۲

ثانی والی بیجاپور کے دربار میں رہا چنانچہ اُس نے اپنی بڑی تصنیف تاریخ فرشتہ اسی بادشاہ کے نام پر لکھی ہے - اس تاریخ مین ہند کے عام واقعات سنہ ۹۷۶ء سے ۱۶۰۵ء تک کے درج ہین اسکا ترجمہ انگریزی مین ڈو صاحب نے کیا ہے اور بہت سی انگریزی تواریخ مین جو مسلمانوں کا حال درج ہے اُسکا ماخذ یہی کتاب ہے +

۹۶ - اکبر کے وزیر اعظم ابوالفضل کی تصانیف اس کتاب کی نسبت کچھ کم شہرت نہین رکھتین ان مین سے دو کتابین بڑے کام کی ہین ایک آئین اکبری جس مین اکبر کی سلطنت کے ہر حصہ کی حکومت اور انتظام اور سرکاری اور نج کے عملہ اور ملازمون کا مفصل حال درج ہے - دوسرے اکبرنامہ جس مین اکبر کے عہد کے پہلے ۴۷ برس کا حال نہایت خوشامد کے ساتہہ لکھا ہے - اس کتاب کے شروع مین مختصر احوال اُسکے بزرگون کا بہی درج ہے +

۹۷ - ابوالفضل کا بہائی فیضی بہی بڑا فاضل اور بڑا منشی تہا اسکی توجہ خاصکر سنسکرت پر رہی اور اُس نے بہت سی سنسکرت کی کتابین جن مین مہابہارت بہی داخل ہے فارسی مین ترجمہ کین +

۹۸ - سنہ ۱۳۴۱ء مین ایک افریقی سیاح ابن بطوطا نام دہلی مین آیا محمد بن تغلق نے اُسکی بہت عزت کی اور اسکو منصف مقرر کیا لیکن اُس نے یہہ دیکہکر کہ بادشاہ کسقدر تلوّن مزاج اور بےرحم ہے اپنا عہدہ چہوڑ دیا - بادشاہ اُسکی اسبات سے کچہہ ناراض نہوا اور اسکو چین کی سفارت پر مامور کرکے

عزت کے ساتہہ برطرف کر دیا - اسکے حالات سفر جنکا انگریزی اور فرانسیسی زبان مین ترجمہ ہو گیا ہے اُن سے ہند کے بعض بہت بکار آمد حالات معلوم ہوتے ہین +

۹۹ - مغلون کے اخیر زمانہ کا بڑا مورخ میر محمد تہا جو زیادہ ترخانی خان کے نام سے مشہور رہے - اورنگ زیب نے سخت ممانعت کر دی تہی کہ ہمارے عہد کے کچہہ حالات قلمبند نہ کیے جائین لیکن میر محمد نے اورنگزیب کے اخیر عہد مین سنہ ۱۷۰۰ء کے قریب اُسکے حالات خفیہ تحریر کیے اور اسی سبب سے خافی خان خطاب پایا +

۱۰۰ - بہت سے اور مورخون کی تصنیفات کچہہ عربی ہین اور اکثر فارسی مین ہین اُنکا صرف مختصر سا حال لکہنا کافی ہو گا - سلطان بابر نے اپنا تذکرہ آپ لکہا ہے اس مین جو حالات ہین وہ دلچسپ اور نہایت صحت کے ساتہہ لکہے ہین - یہہ اصل مین ترکی زبان کے اندر لکہے گئے تھے لیکن فارسی مین اُنکا ترجمہ ہو گیا - عتبی کی تصنیفات سے تاریخ یمینی ہے جسمین سبکتگین اور اُسکے جانشین محمود کا حال لکہا ہے - حسن نظام نے تاج المآثر لکہی ہے جس مین محمد غوری اور قطب الدین اور التمش کا حال ہے یہہ کتاب سنہ ۱۲۱۰ء کے قریب دہلی مین لکہی گئی تہی اسکا کسیقدر حصہ منظوم ہے اور اُس مین عربی بہت ہے - جو حالات اس باب مین درج ہین اُنکے لیے منہاج سراج کی تاریخ طبقات ناصری نہایت معتبر شہادت ہے اور اس باب مین جس زمانہ کا مذکور ہے اسکے اخیر مین جو دو تاریخین لکہی

لیکن وہ دونو تاریخ فیروز شاہی کہلاتی ہین ایک کا مصنف ضیاء الدین
برنی اور دوسری کا مصنف شمس السراج عفیف ہے اُنکے سوا اور
موزخ یہہ ہین - عبدالقادر بداونی اور نظام الدین احمد جنہون نے
اکبر کے عہد کا حال لکہا ہے اور معتمد خان مصنف جہانگیر نامہ اور محمد بن
صالح مصنف شاہجہان نامہ اور مرزا محمد قاسم مصنف عالمگیر نامہ
اور سید غلام حسین خان رشتہ دار نواب الہ وردی خان جس نے
۱۷۸۳ء کے اندر ہند کے حالات ۸ اصدی کے قلمبند کئے +

۱۰۱- اور بہت سے مصنفون کے زمرے مین ہند کے تین نہایت
مشہور مسلمان شاعر فردوسی وعنصری اور خسرو بہی ذکر کرنے کے
لائق ہین فردوسی اور عنصری دونو محمود غزنوی کے دربار کی زیبائش
تھے فردوسی کو فارس کا ہومر کہتے ہین - اُس نے شاہنامہ محمود کے
نام پر لکہا ہے امیر خسرو اُن نامی گرامی جلاوطن فاضلون مین سے ہے
جو کہ فارس سے بہاگ کر بلبن کے دربار مین مغلون کے ہاتہہ سے بچنے کو
آئے تھے - اُس نے بہت سی مثنویان لکہین ہین جنمین سے بعض نہایت عمدہ
خیال کیجاتی ہین - اسکی نہایت مشہور مثنویان دو ہین ایک وہ جس مین
خضر خان اور دیول دیوی کے عشق کا ذکر ہے دوسری قران السعدین
جس مین شاہ کیقباد اور اُس کے بیٹے بغرا خان کی ملاقات کا حال ہے

تیسرا باب

بادشاہان مغلیہ

پہلی فصل بابر بادشاہ ۱۵۲۶ء سے ۱۵۳۰ء تک کا حال

۱- اوپر بیان ہوچکا ہے کہ بابر نے پانی پت کی پہلی لڑائی مین ابراہیم لودہی کو کہ دہلی کا اخیر پٹہان بادشاہ تہا مغلوب کیا لیکن خاندان مغلیہ ہندوستان کے تخت پر پانی پت کی دوسری لڑائی تک جو تیس برس بعد ۱۵۵۶ء مین ہوئی بالاستقلال قائم نہین ہوا بابر کا بیٹا ہمایون اپنے عہد کے بڑے حصے مین بادشاہت سے خارج رہا اور قدیم افغانونکا ایک زبردست خاندان دہلی مین حکومت کرتا رہا ✦

۲- اس باب مین بادشاہان مغلیہ کا حال تحریر ہوگا اس خاندان مین شروع کے چہہ بادشاہ بابر سے اورنگ زیب تک بڑے والاجاہ اور صاحب اقتدار ہوئے ہین اُنکے بعد جو چہہ بادشاہ بہادر شاہ سے محمد شاہ تک ہوئے اُنکے عہد مین اکثر مرہٹون کے حملون کے سبب سلطنت تنزل پر رہی تیرہوان بادشاہ احمد شاہ اور اسکے جانشین نام کے بادشاہ تہے اور خاندان تیموریہ کا اخیر بادشاہ جس نے ۱۸۵۷ء مین باغیون کو کمک دی اپنے جرم کی پاداش مین سمندر کے دوردست جزیرے مین بہیجا گیا اور وہین فوت ہوا ✦

۳ - بابر کا سلسلہ باپ کے طرف سے تیمور یعنی تمرلنگ تاتاری تک پہنچتا تہا مگر اُسکی ماں مغلون کی اولاد سے تہی جو چنگیز خان سے قرابت رکھتے تھے - خاندان تیموریہ کے مختلف ارکان سمرقند اور بخارا اور بلخ (باختر) کابل اور کوکان جسکو اُس زمانہ مین فرغانہ کہتے تھے متصرف تھے - ان مین سے اخیر کی قلمرو بابر کا موروثی ملک تہا - ۱۵۲۲ء تک بابر کی عمر لڑائی جہگڑون مین گزری - اس عرصہ مین کبھی تو اسکی حکومت قندہار تک ہو جاتی تہی اور کبھی وہ بہاگتا پہرتا تہا - تین بار وہ اپنے موروثی شہر سمرقند پر متصرف ہوا اور تین ہی دفعہ نکالا گیا -

(۴) وسط ایشیا کے اضلاع مین جو اُسکی حکومت معرض تذبذب مین تہی اسلئے اُس نے ہند کی طرف جہان اب تہوڑے عرصہ سے بدعملی ہو رہی تہی رُخ کیا پہلی لودہیون کے قبضہ مین دہلی اور آگرہ کے سوا کچھہ اور ملک نہ تہا - دولت خان لودی صوبۂ پنجاب نے جو باغی سردارون کے زمرہ مین تہا بابر کو لکہا کہ آپ تشریف لائین اور اس ملک پر اپنا تصرف کیجئے چونکہ بابر تیمور کی اولاد مین تہا اسلئے ہندوستان کو اپنی ملک خیال کرتا تہا - اُس نے ۱۵۱۹ء سے ۱۵۲۶ء تک ہندوستان پر حملے کئے اور چار حملون مین ناکامیاب رہا آخر کو اسکا مدعا حاصل ہو گیا پانی پت کی لڑائی کے بعد بہی دہلی اور آگرہ کے گرد نواح کے تہوڑے سے ملک کے سوا اور کچھہ اسکے ہاتہہ نہ آیا اُس نے آگرے

کے لوٹ [illegible] ل مین [illegible] مسجد اور
غلام امرا [illegible] کے لئے ایک ایک شاہزادہ جسکی قیمت دس نپس کے
قریب ہوگی بیچے بہی اور ایشیا مین جو بڑے بڑے معابد اہل سلام کے
تھے وہان بہی بہت سا روپیہ چڑہایا +

۵ - یہان کی سلطنت کے باقی حصّے اب بہی باغی سردارون کے قبضہ مین تھے - محمد تغلق کے عہد یعنے ۱۳۵۱ء سے دہلی کی سلطنت کا صرف نام ہی نام رہگیا تہا اصل مین کچہہ بہی نتہا - بہار محمد شاہ لوحانی کے قبضہ مین تہا - مالوی کا کچہہ حصّہ اور اسکے گرد نواح کے اضلاع پر رانا سانگا کا تسلط تہا - چندیری اور اسکے آس پاس کا ملک میدنی رای کے پاس اور بنگالہ مین سید علاؤ الدین کے بیٹے سید نجیب شاہ کی حکومت تہی - دکہن ۱۳۴۷ء سے خود مختار ہوگیا تہا اور اسوقت وہان ہندوؤنکی سلطنت بیجے نگر کے سوا جسکو اہل یوروپ نرسنگہ کہتے ہین پانچ ریاستین مسلمانون کی تہین ۱۵۱۰ء سے پرتگیزون نے گوا فتح کرکے اپنے قبضے مین کرلیا اور اگرچہ البوکرک ۱۵۱۵ء مین مرگیا تہا تاہم ساحل مغربی پر اب بہی پرتگیزون کو بڑا اقتدار حاصل تہا +

۶ - بابر کی سپاہ کو یقین تہا کہ وہ بہی اپنے مورث تیمور کیطرح آگرہ اور دہلی کو لوٹ کر ہندوستان سے پہر چلا جائیگا لیکن بابر نے اپنے دل مین یہہ بات ٹہان لی تہی کہ اس ملک مفتوحہ مین تاتاریون کی حکومت قائم کرے - چنانچہ اُس نے اب اپنے بیٹے شاہزادہ ہمایون کو ہندوستان

کے مختلف مسلمان ریاستون کا مطیع کرنے کے لئے بہیجا - اس شاہزادے نے چار مہینے کے اندر کل ملک جونپور تک تسخیر کرلیا +

۷ - مغرب کی طرف راجپوتانہ کے ہندو راجا مغلون کے خوفناک دشمن نکلے - ان میں سانگا میواڑ کا رانا سب مین ممتاز تہا - مارواڑ اور جے پور کے راجہ اور سلہدی رای والی چندیری رانا سانگا کے شامل ہو گئے - اس رانا نے پہلے لودہیون کے خلاف سازش کی تہی اب پہر مصمم ارادہ کیا کہ جہان تک ہوسکے مسلمانون کو ہندستان سے نکال دینے میں کوشش کیجیے - مگر اس نے ۱۵۲۷ء کے اندر فتح پور سیکری کی لڑائی مین شکست فاش کہائی - جنوری ۱۵۲۸ء مین مغلون نے چندیری کو برباد کیا اس قلعے کے محافظ خوب جی توڑ کر لڑے اور بڑی مردانگی کے ساتہہ اپنی جان دی اور میدنی رائے راجپوتون کا سردار جو رانا سے دوسرے درجے پر تہا لڑائی مین کام آیا - اس قلعہ کی تسخیر کے بعد مغلون کی حکومت یہان استحکام کے ساتہہ قائم ہوگئی +

۸ - پہر بابر نے بہار اور بنگالہ پر حملہ کیا اور ۱۵۲۹ء تک - ان ملکون کو بہی اسکی سپاہ نے تسخیر کرلیا +

۹ - بابر کی وفات کا حال بیان کے قابل ہے - ہمایون اسکا بڑا بیٹا سخت بیمار ہوگیا تہا - بابر نے ایک مشہور مشرقی رسم کے موافق اپنی جان تصدق کرنی چاہی - چنانچہ اس بیمار شاہزادے کے بستر کے گرد تین بار پہرا اور صدق دل سے دعا مانگی کہ اسکی بیماری مجہکو ہوجائے -

اسکے بعد اُسکو یقین ہو گیا کہ میری دعا قبول ہو گئی اور وہ با آواز بلند پکارا کہ اُسکی بیماری مجھہ مین آگئی۔ تعجب کی بات یہہ ہے کہ اُسوقت سے ہمایون اچہا ہوتا گیا اور بابر جو پہلے ہی سے بیمار تہا اُسکا حال دمبدم ابتر ہوتا گیا۔ اُس نے مرتے دم اپنے بچون اور وزیرون کو یہہ نصیحت کی کہ آپس مین اتفاق کے ساتہہ رہنا وہ ۲۶۔ دسمبر ۱۵۳۰ء کو اس جہان سے راہی ملک عدم ہوا۔ اسکی لاش کو کابل مین لیجاکر دفن کیا اور اسکی یادگار مین ایک خوشنما مقبرہ تعمیر ہوا +

۱۰۔ بابر مین مختلف صفات جمع تہین اُس نے اپنے تاتاری آبا و اجداد سے تندمزاجی ارث مین پائی تہی۔ مغلوب دشمنون سے بیرحمی کے ساتہہ پیش آتا تہا۔ لیکن اسکی مزاج مین سادگی اور راست بازی ایسی تھی کہ جو لوگ تزک بابری پڑہتے ہین وہ اُسکے ہمدرد بنجاتے ہین یہہ کتاب اُس نے خود لکھی ہے اور اس کتاب کی عبارت نہایت پاکیزہ اور سلیس ہے۔ جن لوگونکا اُس مین حال بیان کیا ہے اُنکی ہو بہو تصویر کہینچدی ہے۔ اسکا تہوڑا اور مصائب مین صابر رہنا اور دل کی مضبوطی یہہ سب باتین تعریف کے قابل ہین +

دوسری فصل

ہمایون بادشاہ کا پہلا عہد۔ سنہ ۱۵۳۰ء سے ۱۵۴۰ء تک

۱۱۔ شاہان مغلیہ مین سے ہمایون دوسرا بادشاہ ہے۔ اس نے ۱۵۳۰ء

سے ۱۵۵۶ء تک برائے نام سلطنت کی لیکن تخمیناً سولہ برس یعنی ۱۵۴۰ء سے ۱۵۵۶ء تک سلطنت سے خارج رہا اور سور خاندان کے پٹھان ہندوستان مین حکومت کرتے رہے +

۱۲- ہمایون کے تین بھائی تھے - کامران - ہندال - عسکری اُسنے بغیر سوچے سمجھے پہلے کو کابل - قندہار - پنجاب اور دریاے سندہ کے نواح کے ملک دیدیے اور دوسرے کو سنبھل دیا جو دہلی کے مشرق مین ہے اور سب سے چھوٹے کو میوات کی حکومت عطا کی - اس طرح اپنی سخاوت یا کمزوری کے سبب اُسکی بہت اچھی قلمرو اُسکے ہاتہہ سے جاتی رہی - درحقیقت ہمایون کے پاس نئے فتح کیئے ہوئے ملک کی حکومت کے سوا کچھہ نتہا اور صرف باپ کی کارآزمودہ سپاہ اور اُسکی شہرت اسکی معاون تہی +

۱۳- ہمایون سے اول ہی اول بہادر شاہ والی گجرات نے مخالفت کی گجرات مدت سے خود مختار سلطنت ہوگئی تہی - لیکن بہادر شاہ وہان کے حاکمون مین نہایت زبردست ہوا ہے - خاندیس - برار احمد نگر کے راجاؤن نے اُسکی اطاعت قبول کرلی تہی - اُس نے مالوہ کو فتح کرکے اپنی سلطنت مین ملالیا - اُس نے بعضے فراری باغیون کو پناہ دی تہی اسلیئے ہمایون نے اسپر چڑہائی کی اور اسکے ملک کا بہت سا حصہ چہین لیا - لیکن دوسرے سال اُس نے پہر سب ملک لے لیا - اثنای جنگ مین ہمایون صرف تین سو آدمیون کے ساتھہ سیڑہیان لگاکر

چمپانیر کے قلعے پر جہان بہادر شاہ کا خزانہ رکہا ہوا تہا چڑہ گیا +

۱۵۳۹ ـ ہمایون کا دوسرا مخالف شیر خان افغان تہا جو خاندان سوری سے تہا اور جو بہار اور بنگالے کو فتح کر کے انپر متصرف ہو گیا تہا ہمایون اس پر اس سے لڑنے گیا اور آخر کو قلعہ چنار گڈہ کا محاصرہ کر کے فتح کر لیا ـ شیر خان خود اسوقت بنگالے کی فتح کی تکمیل مین مصروف تہا ـ ہمایون گوڑ تک پہنچا تہا کہ برسات شروع ہو گئی اس سبب سے بنگالے مین مطلب برآری نہوئی اور شیر خان نے رہتاس کے پہاڑی قلعے سے جہان وہ پناہ گزین تہا نکلکر گنگا کے کنارے کے شہرون اور قلعون پر قبضہ کر لیا اور پٹنہ اور بنارس کے مابین ہمایون پر چہاپا مارا ـ ہمایون کو صرف اتنی مہلت ملی کہ گہوڑے پر سوار ہو کر آپ کو دریا مین ڈالدیا اور اگر ایک سقا اسوقت اسکو نہ بچاتا تو وہ دریا مین ڈوب جاتا ـ اسطرح وہ بالکل یکہ و تنہا آگرے پہنچا ـ اسکے بہائی پہلے تو اسکے خلاف سازشین کر رہے تہے مگر اب وہ شیر شاہ کے مقابلے کے لئے اسکے حامی اور مددگار ہوئے +

۱۵۴۰ ـ پہر ہمایون کو قنوج کے پاس ایک اور شکست فاحش ہوئی اور اسکو بہاگ کر مرزا کامران کے پاس لاہور مین جانا پڑا ـ لیکن کامران خود کابل کو چلا گیا اسلئے اب ہمایون نے سندہ کی راہ لی ـ یہان وہ ڈیڑہ برس تک آوارہ اور پریشان پہرتا رہا پہر آخر کو مارواڑ کیطرف چلا گیا مگر وہان سے بہی نکالا گیا ـ اور پہر بہاگ کر وہ جنگل کو طے کرتا ہوا سات

ہمراہیون کے ساتہہ نہایت سخت مصیبتین اُٹہا کر امرکوٹ مین پہنچا یہان اسکا بیٹا اکبر پیدا ہوا - اب بہائیون نے بہی اُسکی رفاقت چہوڑ دی اور وہ یہان سے روانہ ہوکر ۱۵۴۴ع مین فارس پہنچا - اپریل ۱۵۴۳ع مین اسکا وفادار سپہ سالار بہرام خان جو قنوج کی لڑائی مین بچکر نکل گیا تہا اس سے آملا - ہمایون کے معصوم بچہ اکبر کو اُسکا بہائی پکڑ کر قندہار لے گیا +

۱۶ - فارس کا بادشاہ شاہ طہماسپ اسکے ساتہہ کچہہ سلوک سے پیش آیا بلکہ ہر طرح کی ناشایستہ تدبیرات اس غرض سے عمل مین لایا کہ اسکو شیعہ* مذہب اختیار کرنیکی ترغیب ہو اور پہر وہ ہند مین اسکو پہیلائے آخر بادشاہ فارس نے چودہ ہزار سوار ہمایون کی مدد کو دیے کہ اُن کی کمک سے اپنا ملک پہر جاکر فتح کرے - اس فوج کی مدد سے اُسنے قندہار اور کابل کو تسخیر کیا - کہتے ہین کہ جب قندہار کا محاصرہ ہوا تہا مرزا کامران نے اکبر کو فصیل پر کہڑا کیا اور ہمایون کو یہہ دہمکی دی کہ اگر تم محاصرہ جاری رکہو گے تو مین اس بچہ کو مار ڈالونگا - معلوم ہوتا ہے کہ ہمایون نے یہان کے قیدیون کو بے رحمی کے ساتہہ قتل کرایا +

۱۷ - ۱۵۴۸ع مین چارون بہائیون ہمایون ہندال کامران اور عسکری مین ملاپ ہوگیا - لیکن کامران جو ہمیشہ دغا بازی کرتا رہتا تہا پہر باغی ہوگیا اور آخر اُس نے ۱۵۵۳ع مین شکست کہائی اور ہمایون نے

* شیعہ اور سنی مسلمانون کے دو بڑے فرقے ہین "

اسکو اندہا کرادیا - ان جہگڑون کے سبب خاندان تیموریہ کی حکومت
مین ضعف آگیا تہا لیکن ۱۵۵۵ء مین ہمایون نے پہر اپنے تئین اس لائق
دیکہا کہ اپنی ہند کی سلطنت کے حاصل کرنے مین کوشش کرے +

تیسری فصل افغانون یعنی خاندان سوری کی بحالی

ہمایون کا واپس آنا - ۱۵۴۰ء سے ۱۵۵۶ء تک کا حال

۸۱ - شیرشاہ افغان والی بنگالہ ہمایون کو قنوج کی لڑائی مین شکست دیکر
ہندوستان کا بادشاہ بن گیا - ہند کے اکثر مورخ اسکو غاصب کہتے ہین
لیکن جیسا ہمایون کا تخت پر استحقاق تہا ویسا ہی اسکو بہی حق پہنچتا
تہا کیونکہ وہ قدیم فتحمند افغانون کی اولاد مین سے تہا - ہند کا رہنے والا
تہا اور اُن مغلون کو نکالا تہا جو صرف ۱۴ برس فرمانروا رہے تہے -
اُس نے سلطنت کا انتظام دانائی اور ہوشیاری اور رعایا پروری کے
ساتہہ کیا - مگر اُسکی اِس نیک خصلتی کو یہہ دہبا لگا کہ اس نے قلعہ رئیسین جو مالوہ
مین ہے وہان کی سپاہ کو دغا اور ظلم سے قتل کروایا - حالانکہ قلعہ کے
حاکم نے خاص اس شرط پر اطاعت قبول کی تہی کہ اُسکے محافظون کی
جان بچائی جائے - اسکے بعد شیرشاہ مارواڑ کے راجا مالدیو سے لڑا
اور قلعہ چتوڑ کو تسخیر کیا شیرشاہ ۱۵۴۵ء کے اندر کالنجر جو بندیل کہنڈ مین
ہے اُسکے محاصرے مین مارا گیا اُس نے بنگالہ سے دریاے سندہ کے
کنارے تک سڑک بنوائی اور ہر منزل پر ایک ایک سراے اور ڈیڑہ ڈیڑہ

میل کے فاصلے پر ایک ایک کنوا تعمیر کرایا اسکی قبر سہسرام مین موجود ہے یہہ مقام گنگا اور سوہن کے مابین واقع ہے ÷

۱۹- اس خاندان کا دوسرا بادشاہ اسلام شاہ عرف سلیم شاہ ۱۵۴۵ع سے ۱۵۵۲ع تک فرمانروا رہا- معلوم ہوتا ہے کہ یہہ بادشاہ بڑا لایق تہا اور ملک کی ترقی مین بڑی کوشش کرتا رہا ÷

۲۰- اسلام شاہ کے بیٹے کو شیر شاہ کے بہتیجے محمد عادل شاہ نے جوکہ اس خاندان کا تیسرا بادشاہ ہے قتل کروا دیا- یہہ بادشاہ ایسا ظالم تہا کہ سب اس سے متنفر تھے- اسکا وزیر ہیمون بقال ایک نیچ قوم کا ہندو تہا لیاقت اچہی رکہتا تہا ÷

۲۱- تہوڑے ہی دنون مین جابجا بغاوتین ہونے لگین اور ۱۵۵۵ع مین سلطنت پانچ حصے ہوکر خاندان شاہی کے پانچ شخصوں مین منقسم ہوگئی ابراہیم سوری جو عادل شاہ کا رشتہ دار اور خسر پورہ تہا دہلی اور آگرہ پر متصرف ہوگیا اور عادل شاہ کو اپنی قلمرو کے شرقی حصے پر قناعت کرنی پڑی- ابراہیم کو بعضے اوقات اسی سبب سے اس خاندان کا چوتہا بادشاہ کہتے ہین- لیکن ابراہیم کے تخت نشین ہوتے ہی ایک دوسرے مدعی سلطنت یعنی شیر شاہ کے بہتیجے سکندر شاہ نے اسکو یہان سے نکالدیا اس سبب سے سکندر شاہ عموماً خاندان سوری کا پانچوان بادشاہ کہلاتا ہے مگر یاد رکہنا چاہیے کہ ابراہیم اور سکندر دونو صرف باغی تھے کہ چند روز کو عادل شاہ پر غالب آگئے تھے ÷

۴۲- اس موقع پر ہمایون نے ہند پر حملہ کرنیکا ارادہ کیا اب اسکو اپنے بہائیون کیطرف سے کچہہ خطرہ نہ تہا وہ یا تو اس سے ملگئے تھے یا اسکے مطیع ہو گئے تھے۔ غرض کہ ہمایون فوراً لاہور پر متسلط ہو گیا اور سکندر سوری کو ہمالیہ کیطرف بہگا کر آگرہ اور دہلی کو فتح کر لیا۔ لیکن وہ اپنی وفات کے وقت تک صرف اپنی قلمرو کے تہوڑے سے حصے پر متصرف ہوا تہا۔ کیونکہ ادہر تو سکندر شاہ پہر پنجاب مین آپہنچا اور اُدہر ہیمون بقال عادل شاہ کی سپاہ لیے بنگال مین موجود تہا۔ جب شاہزادہ اکبر کہ اُسوقت ۱۳ برس کا تہا۔ بیرام خان کے ساتہہ پنجاب مین تہا ہمایون اپنے محل کے زینے سے گر کر مر گیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہے کہ موذن کی اذان سُنکر وہ زینے پر بیٹہہ گیا تہا جب عصا ٹیک کر اُٹہنے لگا چونکہ زینے بہت صاف تھے عصا پہسل گیا ہمایون غلطان پیچان نیچے آرہا اور ۱۵۵۶ء مین اپنے مراجعت سے ۶ مہینے بعد راہی عدم ہوا +

۴۳- یہہ بادشاہ وہمی اور رحم دل اور حلیم اور اپنی حرکات وسکنات مین بہت سُست تہا۔ لڑائیون مین برابر ایسا مصروف رہا کہ ہند کی بہبودی کے لئے کوئی کام نہ کر سکا۔ اسکی سخاوت کے سبب جو مصیبتین اُسپر پڑین اُنکا استقلال کے ساتہہ جہیلنا اور اخیر کو ہمت کے ساتہہ اُنپر غالب آنا یہہ سب باتین بہت مشہور ہین +

چوتھی فصل اکبر بادشاہ

۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء تک کا حال

۴۴- اکبر بادشاہان مغلیہ مین سے تیسرا بادشاہ تہا اور ۱۵۵۶ع سے ۱۶۰۵ع تک فرمانروا رہا - اس بادشاہ کے عہد مین بابر کے فتح کیے ملک مغلون کے پھر ہاتہہ آگئے اور انکو وسعت ہوئی ✦

۴۵- یہہ بادشاہ ۱۵۴۲ع کے اندر امرکوٹ جو سندہ مین ہے وہان پیدا ہوا تہا اُسکی پیدایش کے وقت ہمایون بادشاہ شیرشاہ کی بلندنظری اور اپنے بہائیون اور رعایا کی دغابازی کے سبب بہاگتا پہرتا تھا - ۱۵۴۳ع مین یہہ خُردسال شاہزادہ اپنے چچا مرزا کامران کے ہاتہہ پڑا اور ۱۵۵۵ع تک قندہار اور کابل مین رہا ✦

۴۶- ہمایون کی وفات کیوقت اکبر تیرہ برس چار مہینے کا تہا سکندر سوری اپنے تئین دہلی اور پنجاب کا بادشاہ کہتا تہا اور سرہند کے قریب سپاہ لیے پڑا ہوا تہا اور عادل شاہ کا سپہ سالار ہیمون بقال بنگالہ کے سرحد پر موجود تہا ✦

۴۷- بیرام خان فارس کا باشندہ جو شیعہ مذہب رکہتا تہا اور بابر بادشاہ کے شروع عہد کی لڑائیون مین اسکا بڑا حامی اور مددگار رہا تہا اور نہایت لیاقت اور وفاداری کے ساتہہ برابر کام دیتا رہا تہا اب درحقیقت مغلون کا سرغنہ تہا وہ خُردسال اکبر کا اتالیق اور نائب سلطنت تہا اسکے پیرؤون مین سے ایک شخص ابوالقاسم جو گوالیر کا حاکم تھا اسکی جان نثاری کا ایک دلچسپ قصہ مشہور ہے کہتے ہین کہ جسوقت بیرام خان شیرشاہ کے ہاتہون سے بچنے کو گجرات بہاگا جاتا تہا اُسوقت

شیر شاہ کے ایک سردار نے اسکو روک لیا ابو القاسم بہی اسکے ساتہہ
تہا چونکہ یہہ شخص قد آور جوان تہا لوگ غلطی سے اسی کو بیرام سمجہے اور
اسکو پکڑ لیا۔ اسپر بیرام نے فوراً قدم آگے بڑہا کر کہا کہ بیرام مین ہون
ابو القاسم نے کہا یہہ بیرام نہین یہہ میرا نوکر ہے۔ اور چونکہ یہہ بہادر
اور وفادار ہے اس سبب سے میرے لئے اپنی جان نثار کرنی چاہتا ہی
اسے چہوڑ دو۔ اسپر ابو القاسم مارا گیا اور بیرام خان گجرات کے بادشاہ
پاس جاکر پناہ گزین ہوا ۔

۴۸۔ ہیمون بقال بہادری کے ساتہہ لڑتا رہا لیکن آخر پانچوین نومبر ۱۵۵۶ء
کو پانی پت کی لڑائی مین مغلوب ہوکر اسیر ہوا۔ یہہ پانی پت کی دوسری لڑائی
کہلاتی ہے اسی تاریخ سے مغلون کی حکومت استقلال کے ساتہہ قائم ہوئی
بیرام نے ہیمون بقال کو اپنے ہاتہہ سے قتل کیا۔ پہر تہوڑے دنون بعد
سکندر سوری نے اکبر کی اطاعت قبول کر لی ۔

۴۹۔ بیرام خان کا انتظام پختہ تہا اور وہ فن سپاہگری مین یکتا تہا
اس سبب سے ریاست کا کام بہت اچہی طرح انصرام پاتا رہا لیکن یہ حیثیت
اتالیقی وہ نخوت کو کار فرما ہوا اسلئے اُمرا اس سے نہایت برگشتہ ہو گئے
اکبر کو لوگون نے سمجہایا کہ آپ خود عنان حکومت اپنے ہاتہہ مین لین چنانچہ
اٹہارہوین سال مین اپنی عمر کے یعنے ۱۵۶۰ء مین اُس نے ویسا ہی کیا ۔

۵۰۔ آخر کو بیرام خان نے یہہ دیکہکر کہ اب میری حکومت جاتی رہی بغی
اختیار کی لیکن جلد مغلوب ہو گیا اور اپنے تئین اکبر کے کرم پر چہوڑ دیا

اکبر اُسکے ساتھہ نہایت مروت اور مہربانی سے پیش آیا۔ پہر بیرام خان حج کے لئے مکہ کو روانہ ہوا مگر گجرات مین مار اگیا +

۲۱۔ بیرام کی وفات کے بعد اکبر تن تنہا ریاست کے کاروبار کا مختار ہوگیا یہہ خرد سال شاہزادہ نہایت شجاع اور ہوشیار اور اپنے مزاج پر قادر تہا سلطنت کے امورات اہم مین مروت اور اطمینان کے ساتھہ مصروف ہوا اسکے رفیق متعدد اور ابتک یہان کی سرزمین مین بیگانہ وار تھے اور اسکے قبضے مین صرف پنجاب اور دہلی کے گرد و پیش کے اضلاع کے سوا اور کچھہ نہ تہا +

۲۲۔ اکبر کا ایک سپہ سالار خان زمان جس نے افغان بادشاہ متوفی کے بیٹے کو جون پور کے قریب شکست دی تہی اور باز بہادر ایک افغان عہدہ دار جو مالوے کی حکومت دبا بیٹہا تہا اور آدم خان جس نے باز بہادر کو شکست دی تہی اور عبداللہ خان جو پیچھے آدم خان کی جگہہ مالوے کی حکومت پر مقرر ہوا یہہ سب اور آصف خان اور اکبر کی سپاہ کے بعضے اور افسر اپنے خرد سال بادشاہ سے منحرف ہوکر لڑے مگر ناکام رہے سنبل کا حاکم سلطان مرزا جو خاندان شاہی سے متعلق تہا اسکے چار بیٹون کی بغاوت کا قرار واقعی انسداد اسوقت ہوا جب ۱۵۷۳ء مین گجرات اکبر کی سلطنت مین شامل ہوگیا۔ اکبر اپنی عمر کے پچیسوین سال یعنی ۱۵۶۷ء تک اپنے امرا کے ساتہہ ایسی ہی لڑائیان لڑتا رہا +

۲۳۔ ۱۵۶۷ء سے ۱۵۷۲ء تک اکبر بادشاہ راجپوتون کو مطیع کرنے مین

سرگرم۔ ہاان مین بڑے رتبے کے یہ تھے +

(۱) بہاری مل راجہ جیپور (امبیر) آخر اکبر نے اس راجا کو مغلوب کیا اور اسکی بیٹی سے شادی کی اور اسکے سب سے بڑی بیٹے سلیم (جہانگیر) کی شادی اسی خاندان کی ایک اور لڑکی سے ہوئی اول اسی راجہ نے مغلون سے ایسے اتحاد کا سلسلہ قائم کیا راجہ بہاری مل کا بیٹا راجا بہگوان داس اکبر کا خسر پورہ اسکے عہد کے اہل دربار مین نہایت ممتاز اور امیر الامرا اور پنجاب کا حاکم مقرر ہو گیا تہا بہگوان داس کا بیٹا راجا مان سنگہ اکبر کے نہایت عمدہ سپہ سالارون مین اور چونکہ وہ سات ہزار سوارونکا حاکم تہا اسلئے سب مسلمان سردارون سے رتبے مین بڑہکر تہا۔ اس نے پنجاب اور کابل مین خدمات نمایان کین اور بنگالے کا حاکم مقرر ہوکر وہانکا انتظام خوبی کے ساتہ کر دیا اور افغانون کی بغاوت کا انسداد کیا[1] +

(۲) رانا سانگا کا بیٹا اودے سنگہ رانا چتوڑ۔ اکبر کی اس رانا کے ساتہ سخت اور خونریز لڑائی ہوئی جس مین اکبر فتحیاب رہا ۱۵۶۸ء مین اودے سنگہ کے بیٹے رانا پرتاپ سنگہ نے اسکی قلمرو کا ایک حصہ پہر حاصل کر لیا اور اودے پور کی ریاست کے بنیاد ڈالی اور اسوقت سے چتوڑ کے رانا اودے پور کے رانا کہلانے لگے +

(۳) مالدیو رانا سے جودہپور یعنی مارواڑ۔ اکبر نے اس رانا کی بیٹی جودہ بائی سے شادی کی اور اسکے بطن سے جہانگیر پیدا ہوا جو اکبر کے بعد تخت پہ بیٹہا۔

[1] دفعہ ۳۵ دیکہو ۱۲

مسلمان مورخ نے جودہ بائی کی نسبت یہہ لکہا ہے کہ اللہ تعالے اُسکو بخشیگا کیونکہ جہانگیر کی والدہ گو ہندنی ہے مگر دوزخ مین نہین بہیجی جاسکتی صرف اودے پور کے راناؤن نے خاندان بادشاہی کے ساتہہ ایسا ناتا رشتہ کرنے سے انکار کیا اور جن راجپوت خاندانون نے ایسی قرابت کرلی تہی اُن کو وہ بُرا سمجہتے تہے ❖

۳۴- ۱۳۹۱ء سے گجرات کی ریاست خودمختار تہی[1] مگر اب وہ بہی تسخیر ہوگئی. بہادر شاہ نے ۱۵۳۶ء مین وفات پائی اسکے مرنے کے بعد ریاست مین ایسے تنازعات پیدا ہوئے کہ لوگون نے اکبر سے التجا کی کہ آپ اس ریاست کو لیکر وہان کی بدعملی کو دور کرین چنانچہ ۱۵۷۳ء مین ایک سخت لڑائی کے بعد اُس نے اس ریاست کو فتح کرلیا گجرات مین جو نائب سلطنت مقرر ہوا اسکی رزیڈنسی احمدآباد قرار پایا- یہہ نائب عموماً خاندان مغلیہ سے ہوتا تہا- مظفر شاہ والی گجرات اکبر کے دربارون مین داخل ہوگیا- اُس نے پیچہے بغاوت اختیار کی اور ۱۵۹۳ء مین خودکشی کا ارتکاب کیا ❖

۳۵- اسکے بعد اکبر نے بہار- بنگالہ اور اُوڑیسہ کو تسخیر کیا منعم خان جو بیرام خان کی جگہہ خانخانان مقرر ہوا تہا اور اکبر کیطرف سے جونپور کا حاکم تہا اُس نے بنگالہ کے افغان سردار سلیمان کرارانی سے جبراً اطاعت کا اقرار لے لیا تہا لیکن سلیمان کا بیٹا داؤد خان پہر خودمختار

[1] دوسرے باب کی دفعہ ۹۱ دیکہو ۱۲

بادشاہ بن بیٹھا ۱۵۷۵ء مین اکبر خود اس سے لڑنے گیا اور حاجی پور اور پٹنہ کو تسخیر کر کے منعم خان کو بہار کی حکومت پہ چھوڑ آیا اور یہ حکم دے آیا کہ داود خان کے تعاقب مین بنگالہ کو جاے راجا ٹوڈر مل نامی گرامی وزیر اس مہم کا جی جان تہا مغل ماڑہی جو جلاسور کے قریب اوڑیسہ مین ہے اسکی لڑائی مین داود خان مطیع ہوا اور اُسکو اجازت ہوئی کہ کٹک کو اپنے تصرف مین رکہے *

تہوڑے دنون بعد داود خان نے پہر بغی اختیار کر کے بنگالہ کو تاخت و تاراج کرنا شروع کیا۔ منعم خان جو گوڑ کی آب و ہوا کے ناموافق ہونیکے سبب مر گیا تہا اسکی جگہہ خان جہان مقرر ہوا تہا اُس نے اور ٹوڈر مل نے جو اس سے دوسرے درجہ پہ تہا ۱۵۷۶ء کے اندر اکمحل کی لڑائی مین داود خان کو شکست دیکر قتل کیا بعد ازان خان جہان نے داود خان کے باقی ہمراہیون کو سات گانون جو ہگلی کے قریب ہے وہان شکست دی اور رفتہ رفتہ اپنی وفات سے پہلے جو ۱۵۷۸ء مین واقع ہوئی تمام بنگالے کو تسخیر کر لیا خانجہان کی جگہہ مظفر خان مقرر ہوا اور اسکو ۱۵۸۰ء مین بعضے باغی جاگیر دارون نے شکست دیکر مار ڈالا اور بنگالے اور بہار کو تاخت و تاراج کیا ان باغیون کے تدارک کے لئے عزیز یعنی خان اعظم بہیجا گیا اور اُس نے انکو مطیع کر لیا لیکن اسی اثنا مین اوڑیسہ کے افغانون نے قتلو خان کے ماتحت ہوکر سر اٹہایا عزیز نے وہان کی حکومت سے کنارہ کشی کی اور وہان کی

معاملات ابتری کی حالت مین چھوڑ آیا لیکن راجا مان سنگہ جو سنہ ۱۵۸۹ء مین اسکی جگہہ مقرر ہوا اُس نے عیسیٰ کو جو قتلو خان کے بیٹون کا ولی اور سرپرست تہا مغلون کی اطاعت قبول کرنے پر مجبور کیا سنہ ۱۵۹۰ء مین اُس نے افغانون کی جو پہر باغی ہو گئے خوب سرکوبی کی اور انکی اخیر سرکشی جو سنہ ۱۶۱۲ء مین قتلو خان کے بیٹے عثمان خان کی سرکردگی مین ہوئی اسکا انسداد ۱۶۱۲ء کے اندر جہانگیر کے عہد مین بآسانی ہوگیا اسطرح افغانون کی حکومت کا آخری نشان ہندوستان سے مٹ گیا +

۶۳- سنہ ۱۵۸۱ء کے قریب میرزا حکیم والی کابل جس نے پنجاب پر حملہ کیا تہا اس سے اکبر نے اپنی اطاعت قبول کرائی اور راجا بہگوان داس والی جے پور کو پنجاب کا حاکم مقرر کیا +

۶۴- سنہ ۱۵۸۶ء مین کشمیر تسخیر ہوا اکبر بادشاہ بذات خود وہان گیا اور وہان کے رئیس کو شکست دیکر اسکو امرایان دربار دہلی کے زمرہ مین داخل کیا +

۶۵- اس سے اگلے برس پشاور کی سرحد پر مختلف قوم کے افغانون مثلاً یوسف زئی اور ایک فرقہ دیوانہ مذہب جو روشانی کہلاتے تھے اُن سے لڑائی رہی- ایکبار ان لوگون نے افواج شاہی پر فتح پائی اور اس مین راجا بیربر اور اکبر کی فوج کے پانسو اوُر سردار مارے گئے مگر پہر پیچھے زین خان نے انکا انسداد بخوبی کردیا +

۶۶- سنہ ۱۵۹۲ء مین سندہ فتح ہوا اور وہانکا والی جسکو اکبر نے مغلوب کیا

فوج مغلیہ مین پنجہزاری ہوکر ٹہٹہ کا حاکم مقرر کیا گیا - اکبر دانائی کے ساتہہ ہمیشہ ایسی حکمت پر عمل کرتا تہا اور اسکا نیک نتیجہ ہم یہہ دیکہتے ہین کہ سب جیجی اسکے طرفدار اور جان نثار ہو گئے +

۴۰ - اکبر نے ۱۵۹۴ء مین اہل فارس سے قندہار چہینا اور وہان کے سردار میرزا مظفر حسین کو پنج ہزاری مقرر کیا +

۴۱ - اُسوقت اکبر کی سلطنت شمال کی جانب کابل کشمیر - قندہار سے لیکر جنوب کیطرف نربدا تک تہی +

۴۲ - اب اُس نے دکہن کی تسخیر کا عزم کیا جو مدت سے دہلی کی حکومت سے علیحدہ اور خود مختار رہا تہا +

۴۳ - احمد نگر مین ہندو امرا اور امرا حبش مین جو تنازعات واقع ہوئے اُن کے سبب سے اکبر کا دوسرا بیٹا مراد اور بیرم خان کا بیٹا مرزا خان ۱۵۹۵ء مین اس شہر کو تصرف مین لانے کے لئے بہیجے گئے +

۴۴ - احمد نگر اسوقت سلطان بہادر نظام شاہ معصوم کی خالا چاند بی بی کے قبضے مین تہا اُس نے اپنے خسر بیجاپور کے بادشاہ سے صلح کر لی اور اُمرا حبش سے ملاپ کر کے شہر کو بڑی دانشمندی اور بہادری کے ساتہہ مراد کے ہاتہہ سے بچائے رکہا جو کہ اب محاصرہ پر زور لگاتا جاتا تہا محاصرہ کرنے والون نے فصیل توڑ کر ایک جگہہ رستہ نکال لیا اور قریب تہا کہ محصورین شہر حوالہ کر دین لیکن اس موقع پر سلطانہ زرہ بکتہ سے آراستہ نقاب ڈالے ہوئے اور ننگی تلوار ہاتہہ مین لئے ہوئے

آپہنچی اور وہان کہڑی ہوکر پہر لڑائی شروع کی انجام کار شب کو فوج مغلیہ ہٹ کر چلی گئی صبح ہوتے تک فصیل کی بخوبی مرمت ہوگئی اور سلطانہ جو اس جگہہ سے ہٹی نہ تہی حملہ آورون کے مقابلے کو مستعد تہی مرزا نے محاصرہ چہوڑ دیا اور باہم صلح ہوگئی ✤

۴۵ – سنہ ۱۵۹۹ء میں اکبر خود برہان پور گیا دولت آباد تسخیر ہو چکا تھا اور اکبر کا بیٹا شاہزادہ دانیال اور مرزا خان پہر احمدنگر کے محاصرہ کو بہیجے گئے تہے چاند بی بی [illegible] جسکے مخالفون نے قتل کر ڈالا تہا [illegible] لوگون نے [illegible] احمدنگر والون کا خوب کشت و خون کیا اور [illegible] سال [illegible] احمدنگر کا حال اسکے بعد کا اور شاہجہان نے جو سنہ ۱۶۳۷ء مین اسکو فتح کیا اسکا احوال دفعہ ۹۵ و ۴۷ مین دیکہو ✤

۴۶ – اسکے بعد اسیر گڈہ تسخیر اور خاندیس مغلون کی سلطنت مین شامل ہوا اور شاہزادہ دانیال کو وہان کی حکومت عطا ہوئی سنہ ۱۶۰۱ء مین اکبر دکہن سے چلا آیا اور وہانکا اہتمام ابوالفضل کے سپرد کر دیا ✤

۴۷ – اکبر کی وفات کیوقت دکہن مین مغلون کی حکومت خاندیس اور برار کے بڑے حصے اور قلعہ احمدنگر اور اسکے گرد و نواح کے اضلاع مین تہی ✤

۴۸ – اکبر کی قسمت مین بیٹون کی طرف سے خوشی نہ لکہی تہی اس کے سب سے بڑے دو بیٹے حسن اور حسین جو توام پیدا ہوئے تہے صغیرسن مرگئے ✤

شاہزادہ سلیم جسکا یہہ نام اس سبب سے ہوا کہ وہ شیخ سلیم کے
مکانین پیدا ہوا تہا اور جو کہ اکبر کے بعد جہانگیر کے لقب سے تخت پر بیٹہا
اُس نے سنہ ۱۶۰۱ء مین باپ سے بغی اختیار کی لیکن اسکی بغاوت کا
اکبر نے انسداد کیا اور اسکو بنگالہ اور اوڑیسہ کا صوبہ دار اور دہ ہزاری
مقرر کردیا *

مراد نے ۱۵۹۹ء کی اندر ۲۹ برس کی عمر مین وفات پائی۔ دانیال ۱۶۰۴ء مین شراب خواری کے سبب مرگیا

۴۹۔ آخر جب اکبر کی تندرستی مین خلل آگیا تو تخت نشینی کے لیئے
اسکی اولاد مین ساز و باز ہونے لگی اکبر کے بعد بادشاہ بنانے کے لیئے
دو شخص تھے ایک تو سلیم اکبر کا بیٹا جو زندہ بچا تہا دوسرے سلیم کا بیٹا
خسرو جو ۱۵۹۳ء مین کہ جب صغیر سن تہا اوڑیسہ کا حاکم مقرر ہوگیا تھا
سلیم کی عیاشی اور اسکا باپ کے ساتہہ سعادت مندی سے پیش نہ آنا
اسکی تخت نشینی کی حارج تہی علاوہ اسکے راجا مان سنگہ خسرو کا ماموں اور
عزیز یعنی خان اعظم خسرو کا خُسر یہہ دونو خسرو کے جانب دار تھے *

۵۰۔ الغرض اکبر نے سلیم کو دستور کے موافق امراء کے سامنے اپنا
جانشین مقرر کیا اور پہر تہوڑے عرصہ بعد اس جہان سے کوچ کیا مرتے
وقت جہان تک ہو سکا امراء کو اس بات کی نصیحت کی کہ باہم اتفاق رکہنا
اور نمک حلالی کرنا۔ اکبر بدن کا توانا اور شہ زور تہا اسکی عادات مین
سنجیدگی اور پرہیزگاری تہی شکار اور ریاضت کا شوقین تھا اکثر
تیس تیس چالیس چالیس میل ایکدن مین ہو آتا تہا وہ بڑا کتاب دوست

تہا اور انصرام کار مین نہایت سلیقہ شعار سنسکرت زبان سمجہتا تہا ہر طرح کے علم کا ماہر تہا اس نے بہت سی عمدہ عمدہ علمی تصنیفات کا اہتمام کرایا۔ اپنے کنبے کے لوگون اور دوستون سے بہت محبت رکہتا تہا اور رحم دل اور کریم النفس تہا ✠

۴ ۵ – اکبر اوائل عمر مین پکا مسلمان تہا لیکن ۱۵۷۹ء مین وہ کسی قدر بے تعصب ہوگیا ہندؤون کے علم اور مذہب کی کتابین مطالعہ کین اور مذہب عیسوی کے بعض مسائل بہی معلوم کئے اسکے عہد مین مذہبی مباحثے قاعدے کے ساتہہ ہوتے تہے اور اُس مین برہمن اور مُلّا اور عیسائیون کے پادری شریک ہوتے تہے ✠

۴ ۵ – اکبر کے عہد مین انتظام سلطنت عدل گستری اور دانش پژوہی کے ساتہہ ہوتا تہا وہ اپنی تمام رعایا سے ایک ہی طرح پیش آتا اور ہندؤون اور مسلمانون کا امتیاز موقوف کردینا چاہتا تہا کہ اُسکی سلطنت کے ہندو مختلف اجزا ترکیب پاکر ایک معجون معتدل بن جائے تقریباً جس کسی مغلوب بادشاہ یا سپاہ کے سردار نے کیا ہندو کیا مسلمان اطاعت اور خیرخواہی کے آثار ظاہر کیے وہ مورد عنایات و مراحم سلطانی ہوکر یا تو دربار مین مقرر ہوگیا یا کسی ضلع کا حاکم بنا دیا گیا اکبر نے اپنے عہد کے ساتوین برس مین – جزیہ جو تمام ہندؤون اور کافرون سے بعض افغان بادشاہ بڑی سختی سے وصول کیا کرتے تہے موقوف کردیا اور جو محصول ہندو جاترئون سے لیے جاتے تہے وہ بہی معاف کردیے۔ اورنگ زیب کے عہد

اب جزیہ پہر نہین لگا یا گیا +

۴۔ تحصیل مالگزاری کے مصارف کی تخفیف اور سرکاری عہدہ دارونکی زیادہ دستانی کے انسداد اور محصولونکا بوجہ سب پر برابر رکہنیکے لیئے جو آئین و قوانین اکبر بادشاہ نے جاری کیے انکی تعمیل اور تکمیل راجہ ٹوڈرمل وزیر مال کی بدولت بہت خوش اسلوبی کے ساتہہ ہوئی کہتے ہین کہ ٹوڈرمل نے جو آئین بنائے وہ شیرشاہ خاندان سوری کے اول بادشاہ کے قوانین پر مبنی تہے۔ کل قلمرو اٹہارہ صوبون مین تقسیم کی گئی اور ہر صوبہ مین ایک صوبہ دار مقرر ہوا کتاب آئین اکبری جو ابوالفضل کی تصنیف ہے اُس مین تمام صوبون اور ہر ایک سررشتہ اور دیگر امور جو سلطنت یا بادشاہ کی ذات خاص سے متعلق تہے اُن سب کا حال نہایت شرح و بسط کے ساتہہ درج ہے۔ یہہ دبیر اور اُسکا بہائی فیضی کہ وہ بہی بڑا فاضل اور شاعر تہا اور مسلمانون مین سنسکرت کا علم پہلے اسی نے حاصل کیا بادشاہ کے بڑے مشیر اور دمساز تہے ابوالفضل رفتہ رفتہ فوج کا سپہ سالار اور وزیر اعظم ہو گیا۔ وہ ۱۶۰۲ع مین شاہزادہ سلیم کی تحریک سے قتل ہوا +

اکبر نے فوج کے انتظام کے لیئے بہی بہت عمدہ عمدہ آئین بنائے ان مین نہایت عمدہ یہہ حکم تہا کہ سپاہیون کو تنخواہ کی بابت نقد روپیہ خزانہ سے دیا جائے۔ فوج کی تنخواہ کے لیئے جاگیرین ندی جائین +

پانچوین فصل - جہانگیر بادشاہ سنہ ۱۶۰۵ء سے سنہ ۱۶۲۷ء تک کا حال

۵۵ - سلاطین مغلیہ مین سلیم جوتہا بادشاہ ہے - اس نے تخت پر بیٹھکر اپنا نام جہانگیر رکہا - اسکے احوال مین یہہ باتین بیان کے قابل ہین +

(۱) عالم جوانی مین عیش وعشرت اور باپ سے بغاوت کرنی سنہ ۱۶۰۳ء مین ابو الفضل کو قتل کرانا - اور وہ جہگڑا جو اس مین اور اسکے بیٹے خسرو مین تخت نشینی کی بابت ہوا - ان سب باتون کا ذکر پہلی فصل مین ابہی ہو چکا ہے جسمین اکبر کے عہد کا حال لکہا گیا +

(۲) اسکی سختی مذہبی امورات مین جوکہ اسکے باپ کی میانہ روی سے نہایت مختلف تہی +

(۳) اسکا اپنے بیٹے خسرو کو ایذا پہنچانا +

(۴) اسکا نورجہان بیگم سے جو نہایت مشہور ہے نکاح کرانا +

(۵) سر ٹامس رو سفیر انگلستان کا حال +

(۶) اسکے سپہ سالار اعظم مہابت خان کا حال +

(۷) ملک عنبر کے ساتہہ اسکی لڑائیان اور شاہجہان کا دکہن مین بغاوت کرنا

۵۶ - جہانگیر نے اپنے باپ کے اکثر پرانے عہدہ دارون کو اُن کے منصبون پر قائم رکہا اور اسکی بعض ترمیمون کو وسعت دی - خصوصاً

سرکاری عہدہ داروںکی طرف سے جو زیادہ ستانی اور تشدد ہوتا تہا اسکا انسداد کیا۔ اسکو اپنی اُس تدبیر پر بڑا فخر تہا جسکی بدولت وہ لوگ جنکو کچہہ دادوفریاد کرنی ہوتی تہی باسانی بادشاہ کے حضور تک پہنچ سکتی تہی اس مطلب کے لئے اس نے ایک زنجیر قلعہ کی فصیل پر لٹکوائی۔ ایک سر اُسکا قلعہ کے شاہ برج کے کنگورہ سے بندہا ہوا تہا اور اس مین کسی قدر سونے کے گہنٹے بندہوا دئے تھے دوسرا سرا قلعہ سے باہر لٹکتا رہتا تہا۔ وہ اپنے باپ کی نسبت اسلام کی رسوم ظاہری کا زیادہ پابند تہا ؛

۷۵۔ جہانگیر کے سب سے بڑے بیٹے خسرو کی مان راجا بہگوانداس راجپوت کی بیٹی اور راجا مان سنگہ کی بہن تہی۔ ابہی بیان ہوچکا ہے کہ یہہ خرد سال شہزادہ اپنے مامون مان سنگہ اور خان اعظم عزیز کی مدد سے اپنے باپ کے تخت نشین ہونے کا مزاحم ہوا تہا۔ اس سبب سے جب جہانگیر تخت پر بیٹہا تو خسرو نے اپنی حالت خطر سے خالی نہ سمجہی اور اور پنجاب کی طرف بہاگ گیا وہان بہت سی سپاہ اُسکے پاس فراہم ہوگئی۔ لیکن جہانگیر کی فوج نے اُسپر فتح پائی اب خسرو چاہتا تہا کہ جسطرح ہوسکے۔ کابل پہنچ جائے۔ مگر جہلم کے کنارہ پر اسکی کشتی ریتے پر جا ٹہہری۔ فوج شاہی نے اسکو فوراً گرفتار کرلیا۔ جہانگیر نے اسموقع پر وہ بیرحمی ظاہر کی جو اسکی خصلت کے پہچان تہی اُس نے خسرو کے سات سو رفیقون کو لاہور کے دروازہ سے قطار بند ہوا کر کہڑا کیا اور

ایک ایک کو سولی پر چڑہا کر ہلاک کیا اور اُس بدنصیب شہزادہ کو اپنے ملازمون کا مجرا لینے کے لئے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہرایا یہہ حال دیکہکر خسرو کو کمال رنج والم ہوا۔ وہ ۱۶۲۱ء تک کہ اسکا سال وفات ہے مقید رہا گو بہت سخت نظر بندی مین نہ تہا۔

جہانگیر کا دوسرا بیٹا شاہزادہ پرویز تہا۔ ۱۶۲۳ء سے جہانگیر کی وفات تک اسکا تیسرا بیٹا شہزادہ خرم یعنی شاہجہان باپ سے باغی رہا۔ یہہ شاہزادہ اکبر کو نہایت عزیز تہا +

۸۵۔ بہرام خان کا بیٹا مرزا عبدالرحمان جو اب خانخانان تہا اور جہانگیر کا دوسرا بیٹا شاہزادہ پرویز ۱۶۰۸ء مین جو لشکر دکہن کی تسخیر کو بہیجا گیا اسکے حاکم مقرر ہوئے یہان تہوڑے دنون سے ملک عنبر کی لیاقتہا نمایان کی سبب مغلون کی حکومت ضعیف ہوتی جاتی تہی۔ یہہ شخص ایک حبشی امیر احمدنگر کا تہا جب چاند بی بی نے وفات پائی اور مغلون نے ۱۵۹۹ء مین اُس کے شہر کو فتح کر لیا تو اس نے کہڑکی[ف] کے مقام ایک نیا دارالحکومت قائم کیا اور مرتضی نظام شاہ نے احمدنگر کے خردسال بادشاہ کیطرف سے امورات سلطنت کا انتظام خوب لیاقت کے ساتہ کیا۔ اب ایک ملک عنبر نے پہر احمدنگر پر قبضہ کر لیا اور خانخانان کو وہان سے اُلٹا برہانپور ہٹا دیا اسلیئے جہانگیر نے خانخانان کو بلا لیا

[ف] اسی نام کو اورنگ زیب نے پیچہے بدل کر اس مقام کا نام اورنگ آباد رکہا ۱۲

اور اسکی جگہہ ۱۶۱۰ء مین خان جہان کو مقرر کیا +

۵۹ - کچھہ عرصہ بعد خانخانان پہر دکہن کی مہم پر بہیجا گیا اور آخر ۱۶۱۶ء مین شاہزادہ خرم اُسکی مدد کو گیا اس شہزادہ کو جو یہان کامیابیان حاصل ہوئین اُسکے سبب سے اسکو شاہجہان خطاب ملا - شاہجہان اودیپور کے رانا سے لڑنے مین بہت کچھہ شہرت پاچکا تہا اور اسکو ۱۶۱۴ء مین بالکل مغلوب کرکے جوانمردانہ مدارات سے اسکو دوست بنا لیا تہا - اب خود جہانگیر نے اس نظر سے کہ معرکۂ رزم کے قریب رہے منڈو مین اقامت اختیار کی اور شاہجہان نے برہانپور مین اپنی چہاونی ڈالدی - عادل شاہ اور قطب الملک نے اطاعت قبول کی اور خراج بہیجدیا - اور ملک عنبر نے احمدنگر اور اپنے فتح کیے ہوے اور ملک حوالہ کردیے +

۶۰ - ۱۶۱۱ء مین جہانگیر کا شیر افگن خان کی بیوہ مہرنسا خانم سے عقد بندہا - نکاح کے بعد وہ نور محل کہلانے لگی اور پہر نورجہان نام پاکر اسی نام سے مشہور ہوگئی مہرنسا فارس کے ایک عمدہ خاندان سے تہی جب یہہ خاندان مفلسی مین مبتلا ہوا تو اسکا باپ ہندوستان مین آیا اثناے راہ مین قندہار کے قریب نورجہان پیدا ہوئی - اسکی مان باپ ایسے تہیدست تھے کہ انہون نے اپنے معصوم بچے کو جسکی قسمت

۵۸ مالوے مین ہے ۱۲ سکے چوتھے باب کی دفعات ۱۳ و ۱۴ دیکھو ۱۲

مین ایک بڑی شہرہ آفاق ملکہ ہونا لکھا تہا شارع عام مین ڈالدیا ایک سوداگرنے اسکو سرراہ پڑا دیکھکر اسپر رحم کیا اور وہان سے اُٹھا کر اپنا بچہ بنالیا اور اسیکی مان کو بطور دایہ کے اسکی پرورش کے لیئے نوکر رکھا۔ اسکی عنایت سے نورجہان کے لواحقون کی رسائی اکبر کے دربار تک ہوگئی۔ یہان نورجہان کے باپ اور اسکے سب سے بڑے بہائی نے بہت جلد رسوخ حاصل کرلیا اور اسکی مان کو اکبر کے حرم سرا مین جانیکی اجازت ہوگئی کسی طرحکی روک ٹوک نہ تہی۔ یہہ خردسال لڑکی بہی مان کے ساتہہ جایا کرتی تہی۔ جہانگیر جو اسوقت تک شہزادہ سلیم کہلاتا تہا ایک دن اسکا حسن دیکھکر اسپر فریفتہ ہوگیا شہزادہ کی نظر سے دور کرنے کے لیئے اکبر نے اسکی شادی فارس کے ایک نوجوان شیر افگن خان نام سے کرادی اور اسکو بردوان کا حاکم کردیا +

۱۶ - جب جہانگیر تخت پر بیٹہا تو اُس نے قطب الدین صوبہ دار بنگالہ سے کہا کہ نورجہان کے خاوند کو سمجہا کر تم اسکو طلاق دلوادو مگر اسکے خاوند نے یہہ بات قبول نکی اور اس سبب سے جو نزاع پیدا ہوا اس مین صوبہ دار بنگالہ اور شیر افگن خان دونو مقتول ہوئے اور نورجہان قید ہوکر دلی آئی مگر اس نے بادشاہ کو اپنے خاوند کا قاتل سمجہکر اسکی درخواست ماننے سے نفرت ظاہر کی۔ لیکن کچہہ عرصہ کے بعد باہم ملاپ ہوگیا اور نورجہان ہندوستان کی ملکہ بنگئی جہانگیر کے نام کے ساتہہ اسکا نام سکہ مین لکہا گیا اور اسکے اختیارات کی کچہہ حد نہ ہی اُسکا باپ وزیراعظم ہوگیا اُسکے

بھائی آصف خان کو منصب اعلی مرحمت ہوا ان دونو نے اپنے اختیارات کو اچھی طرح برتا گو جہانگیر اب بہی تمام تمام رات میخواری اور عیش و عشرت مین بسر کرتا تہا مگر امورات سلطنت کا انتظام ہوشیاری اور رحمدلی کے ساتہہ ہوتا رہا ❊

۴۲ — اس بادشاہ کے عہد مین سر ٹامس رو انگلستان کے بادشاہ جیمز اول کا سفیر آیا اور ۱۶۱۵ء سے ۱۶۱۸ء تک یہان رہا یہان اسکی تواضع تکریم بہت عزت کے ساتہہ ہوئی ہر موقع پر اسکو دربار مین سب سے ممتاز جگہہ ملتی تہی اور اسکے توسل سے اہل انگلستان کی تجارت ہندوستان کے ساتہہ کسی قدر اچھی طرح قائم ہوگئی اسنے یہان کا حال یہہ لکھا ہے کہ دکھن کے شہرون کی اچھی طرح نگرانی نہین ہوتی اور یہان اکبر کے عہد سے رونق نہین یہان کے دربار کا تجمل دیکھکر اسکو بڑی حیرت ہوئی

۴۳ — ۱۶۲۰ء مین ملک عنبر نے صلحنامہ توڑ دیا اور بادشاہ کی سپاہ کے سردارون کو نکال دیا اور صوبہ دار یعنی خانخانان کو برہان پور مین محصور کر لیا اسپر شاہجہان پہر دکہن بہیجا گیا اس نے وہان پہنچکر برہان پور کا محاصرہ ہٹا دیا تہوڑے عرصے کے بعد اس نے ملک عنبر سے ملائم شرطون پر خوشی بخوشی صلح کر لی کیونکہ اسکی توجہ اب اور طرف مائل تہی ❊

کہتے ہین کہ ملک عنبر نے ٹوڈرمل کے آئین انتظام محاصل دکہن مین جاری کئے وہ مغلون کے سامنے مرتے دم تک جما رہا اس نے ۱۶۲۶ء مین وفات پائی اسکی رحلت کے بعد دکہن کی خود مختاری اور وہان امن قائم رہنے کی

امیدین منقطع ہوگئین +

۴۶۔ بادشاہ کا سب سے چھوٹا بیٹا شاہزادہ شہریار تہا اس شہزادہ سے نورجہان بیگم کی بیٹی جو پہلے خاوند سے تہی منسوب ہوئی تہی اسلئے نورجہان کو یہہ دہن لگی کہ جہانگیر کے بعد اسکے داماد یعنے شہریار کو تخت ملے اس مطلب کے حاصل کرنے کے لئے جو جوڑ توڑ اُس نے کرنے شروع کئی اُنکی بدولت ملک کے امن وآسایش مین خلل آگیا اور ۱۶۲۱ء کے اندر شاہجہان نے دکہن مین بغی اختیار کی جہانگیر نے شہزادہ پرویز اور مہابت خان کو اُسکے تدارک کے لئے بہیجا انہون نے وہان پہنچکر اُسکو دکہن سے خارج کردیا وہ وہان سے بنگالہ مین آکر تہوڑے عرصے تک بغاوت پر جما رہا لیکن پہر کچھہ دنون بعد باپ کی اطاعت قبول کرلی +

۔۔۔ مہابت خان مشہور ومعروف سپہ سالار کو نورجہان بیگم نے کابل کی حکومت سے دلی مین اس امید پر بلایا تہا کہ شاہجہان کے خلاف جو میرے منصوبے ہین ان مین کچھہ مدد دے۔ مہابت خان نے اول اول ایسا ہی کچھہ کیا اور دکہن کی مہمات مین جو اسے شہرت حاصل ہوئی اس سبب سے سلطنت مین اسقدر ممتاز ہوگیا کہ شاید نورجہان کے بہائی آصف خان سے رتبہ مین کم رہا ہو لیکن وہ شاہزادہ پرویز کا دوست اور طرفدار ہوگیا۔ نورجہان کو جیسا کہٹکا شاہجہان کیطرف سے تہا اتناہی پرویز سے تہا اس سبب سے مہابت خان کی جانی دشمن ہوگئی +

۴۸۔ جسوقت بادشاہ مع اپنی سپاہ کے کابل کو جاتا تہا اسوقت

مہابت خان کو طلب کیا کہ حضور مین حاضر ہو۔ چنانچہ وہ پانچہزار راجپوت جو اسکی خیرخواہی پر مٹے ہوئے تھے ہمراہ لیکر حاضر ہوا مگر وہان پہنچکر اسکو اطلاع ہوئی کہ وہ بادشاہ کی ملازمت حاصل نہین کر سکتا۔ آخر یہہ دیکھکر کہ مخالفون کو میری بیعزتی منظور ہے اس نے اسکا تدارک ایک ایسی جرأت کے ساتھہ کیا جسکا جواب نہین جبتک بادشاہ کی سپاہ نے جہلم سے عبور نکیا گہات مین لگا رہا اور جسوقت جہانگیر عبور کرنے کو ہوا اسوقت دفعۃً کسی قدر راجپوتون کو بہیجکر پل کا رستہ روک لیا۔ بادشاہ کو مع ہمراہیون کے نظربند کرلیا۔ نورجہان بیگم بادشاہ کے چہڑانے مین عبث سعی کرکے وہین اسکے پاس آگئی وہ مہابت خان کے ہاتہون مارے جانے سے بال بال بچگئی اب مہابت خان سب پر غالب ہوگیا اور ایک سال تک اسکا اقتدار قائم رہا۔ آخر نورجہان نے بادشاہ کو اسکے قبضہ سے نکال لیا۔ اور مہابت خان مجبور ہوکر دکہن کیطرف بہاگ گیا اور وہان شاہجہان سے جاملا +

۷۔ شاہجہان ایک عرصہ سے نہایت پریشانی کی حالت مین تہا اور ایکبار فارس بہاگ جانیکا بہی خیال دل مین لایا تہا لیکن ۱۶۲۶ء مین اسکا بہائی پرویز جو اس سے بڑا تہا مرگیا اور اب جو مہابت خان اس سے متفق ہوگیا اس سبب سے شہزادہ پرویز کے فریق کا تمام زور اسکی طرف آگیا۔ اگلے سال بادشاہ بہی کشمیر سے لاہور آتے ہوئے راہ برو ملک عدم ہوا۔ اسوقت اسکی عمر ساٹہہ برس کی تہی +

۶۸ — جہانگیر حسن طبیعت اور حسن عقل سے کچھ عاری تھا حالانکہ اسکے مزاج مین بے اعتدالی اور تشدد تھا مگر اسکو انصاف دل سے پسند تھا جسکی خاطر وہ ہمیشہ سرکاری اور لوگون کے ذاتی معاملات متنازعہ کی تحقیقات مین بذات خود متوجہ ہوتا تھا +

چوتھی فصل شاہجہان بادشاہ
۱۶۲۸ء سے ۱۶۵۸ء تک کا حال

۶۹ — شاہجہان باپ کی وفات کے بعد دکھن سے فوراً آگرہ پہنچا۔ شہزادہ شہریار اور اسکے دو رشتہ دار جو شاہجہان کے مزاحم ہوئے انہون نے شکست کھائی اور شاہجہان کے یا آصف خان کے حکم سے مارے گئے اور صرف یہی نہین بلکہ خاص شاہجہان بادشاہ کی اولاد کے سوا اکبر کے خاندان مین کسیکو زندہ نچھوڑا۔ نورجہان نے فوراً کنارہ کشی اختیار کی مگر اسکے لئے بڑی جاگیر مقرر ہوگئی اس نے ۱۶۴۶ء مین وفات پائی +

۷۰ — نورجہان کا بھائی آصف خان اور مہابت خان اس عہد کے دو بڑے ممتاز آدمی تھے اور یہی دونو بادشاہ کی تخت نشینی کے بڑے باعث تھے +

۷۱ — اس بادشاہ کے عہد کی پہلی بڑی واردات خانجہان لودھی صوبہ دار دکھن کی بغاوت ہے جو ۱۶۲۸ء سے ۱۶۳۰ء تک رہی

ابتدا مین وہ یہہ چاہتا تہا کہ خود مختار بن بیٹھے مگر یہہ تہوڑی دنون بعد
بادشاہ کی اطاعت قبول کر لی اور دکہن سے مالوہ کو منتقل کیا گیا اور
مہابت خان اُسکی جگہہ مقرر ہوا پیچہے خانجہان کو یہہ شبہہ ہوا کہ بادشاہ
کو مجہپر اعتماد نہین اور اس سبب سے خاص آگرہ مین بغاوت کا جہنڈا کہڑا
کیا چنبل ندی کے کنارے فوج شاہی سے اُسکا مقابلہ ہوا اور
اُس نے شکست کہائی مگر خود بچکر نکل گیا اور احمدنگر کے بادشاہ سے
رابطہ اتحاد قائم کرکے دکہن مین لڑائی کہڑی کی۔ آخر کو بندیل کہنڈ
مین کالنجر کے قریب شکست کہا کر مارا گیا ٭

۶۶ - احمدنگر سے جو اسطرح لڑائی شروع ہوئی وہ مدت تک رہی اور
اس مین کبہی تو مغلونکو والی احمدنگر سے لڑنا پڑا کبہی حاکم بیجاپور سے
اور کبہی یہہ دونو ملکر مقابلہ مین ہوتے تہے۔ فوج شاہی نے بیجاپور
کا دوبارہ محاصرہ کیا مگر کچہہ کامیابی نہوئی ۱۶۳۴ء مین مہابت خان دربار
دہلی مین طلب ہو گیا اور جبتک سیواجی کے باپ شاہجی نے احمدنگر
کی سلطنت کے لئے ایک نیا دعویدار کہڑا کر کے گرد و پیش کی قلمرو پر
تسلط نکر لیا تب تک مغلون کے قدم دکہن مین آگے نہ بڑہے۔ جسوقت
مہابت خان بلایا گیا تہا اسیوقت سلطان شجاع بہی جو دکہن کا صوبہدار
رہا تہا بلا لیا گیا تہا اب شاہجہان نے خود دکہن جانیکا عزم کیا اور وہان
پہنچکر بیجاپور اور گولکنڈہ کی سلطنت سے صلح کی اور شاہجی اور والی
احمدنگر کی سپاہ کو مغلوب کیا اسطرح ۱۶۳۷ء مین احمدنگر کی ریاست

کا نام سٹ گیا +

۷۳۔ پرتگال والون نے گنگا کی اُس شاخ پر جو ہگلی کہلاتی ہے بنگال مین
سات گانو کے قریب ایک بستی آباد کی تہی اس بستی کا نام گولن یا ہگلی تہا
چٹ گانو مین بہی انکا ایک چلتا ہوا کارخانہ تہا۔ مغل بادشاہ کیطرف
سے جو ڈہاکہ کا حاکم تہا اسکو ان کی طرف سے بہت اندیشہ رہتا تہا۔
اس نے شاہجہان سے شکایت کی کہ ان لوگون نے اپنے قلعون پر
توپین چڑہا رکہی ہین اور بڑے گستاخ اور ظالم ہو گئے ہین۔ اس
بادشاہ نے حکم دیا کہ انکو ہگلی سے نکالدینا چاہئے چنانچہ ۱۶۳۱ء مین انکو
وہان سے نکالدیا اور سیکڑون کو قتل کیا +

۷۴۔ علیمردان خان حاکم قندہار نے اپنے بادشاہ والی ایران کے
ظلم سے متنفر ہو کر صوبہ قندہار شاہجہان کے حوالے کردیا اور وہ شاہجہان
کا معتمد سپہ سالار بن گیا چونکہ اسکو فن تعمیر سے خوب واقفیت تہی اس
سبب سے خاصکر اسکی خدمات اور بہی بکار آمد ہوئین۔ کیونکہ شاہجہان کو تعمیر
کا نہایت شوق تہا۔ وہ اول تو شہزادہ مراد اور پہر شہزادہ اورنگزیب
کے ساتہہ کوہ ہندوکش سے پرے وسط ایشیا کے اضلاع مین کئی
لڑائیان لڑا لیکن ان سے کچہہ کام نہ نکلا۔ تہوڑے دنون بعد قندہار
کو پہر اہل ایران نے لے لیا۔ ہرچند دارا اور اورنگزیب بادشاہزادون
نے اسکا محاصرہ کیا مگر وہ پہر کبہی فتح نہو سکا +

۷۵۔ دکہن کا بندوبست مالگزاری جو اکبر کے دیوان اعلے ٹوڈرمل

کے طریقہ محاصل پر مبنی تہا سنہ ۱۶۵۴ع لغایتہ سنہ ۱۶۵۵ع مین اختتام کو پہنچا
انہین ایام مین وزیر سعد اللہ نے بہی وفات پائی کہتے ہین کہ یہہ
نہایت ہی لایق اور دیانت دار وزیر تہا کہ ویسا ہندوستان مین
کبہی نہین ہوا +

۷۶ - سنہ ۱۶۵۵ع مین شاہزادہ اورنگ زیب صوبہ دار مقرر ہوکر دکہن مین
بہیجا گیا اور میر جملہ جو گولکنڈہ کی ریاست کا وزیر اعظم تہا اسکی سازش
سے تہوڑے دنون بعد اس ریاست پر حملہ کیا - تفصیل اس اجمال کی
یہہ ہے کہ اورنگ زیب اپنی سپاہ کو حیدرآباد کے گرد و نواح مین
اس بہانہ سے لے گیا کہ مین اپنے بیٹے سلطان محمد کو شاہزادہ شجاع
کی بیٹی سے شادی کرنے کے لئے بنگالے بہیجتا ہون اور شہر کو اچانک
جا گہیرا - وہان کا بادشاہ عبد اللہ قطب شاہ جو اس حال سے بیخبر اسکی
مہمانداری کی تیاریان کر رہا تہا گولکنڈہ کے پہاڑی قلعے مین بہاگ
گیا اورنگ زیب نے اس قلعے کا محاصرہ کیا عبد اللہ قطب شاہ کو جبراً خراج
دینا اور اپنی بیٹی کی شادی سلطان محمد سے کرنی پڑی - میر جملہ
اورنگ زیب کے مقرب سردارون مین ہو گیا - یہہ شاہزادہ اب
بیجاپور پر حملہ کرنے ہی کو تہا کہ اسکو شاہجہان کے دفعۃً سخت بیمار
ہو جانے کی خبر پہنچی +

۷۷ - شاہجہان کے چار بیٹے اور دو بیٹیان تہین اب ان مین تختنشینی
کے لئے جہگڑا شروع ہوا - دارا شکوہ سب سے بڑا بیٹا دل کا صاف

ہاتہہ کا سخی اور مشہور تہا اور چونکہ وہ آزاد مذہب تہا اسلئے کٹّر مسلمان اسکو کافر سمجھتے تھے دوسرا بیٹا شجاع نرا بزدل اور ہواپرست تہا- تیسرا بیٹا اورنگ زیب فند فطرت مین استاد اور سپہگری مین طاق صورت کا حسین مذہب کا متعصب اور ان سب صفات سے بڑہکر نہایت بلند نظر تہا- سب سے چھوٹا بیٹا مراد مثل دارا شکوہ کے بہادر اور سخی تہا لیکن عقل کا نکما خودرائے اور ہواپرست تہا سب سے بڑی بیٹی بادشاہ بیگم تہی جو کہ دارا شکوہ کی بڑی حامی اور اس سے بہت مانوس تہی چھوٹی بیٹی روشن آرا بیگم اورنگ زیب کی طرفدار اور بڑی چالاک اور توڑ جوڑ کی باتون سے خوب واقف تہی ❖

۸-۷-۱۶۵۷ء مین جب شاہجہان بیمار ہوا تو دارا شکوہ نے اس حال کے چھپانے مین سعی کی مگر یہہ خبر اور شاہزادون کو پہنچ گئی- فوراً شاہزادہ شجاع جو کہ اسوقت بنگالے کا صوبے دار تہا اور شاہزادہ مراد جو گجرات مین صوبہ تہا ان دونو نے بادشاہت کا خطاب اختیار کیا اور دار الخلافے کو کوچ کرنیکی تیاری کی- اورنگ زیب انکی نسبت زیادہ تر ہوشیاری کے ساتہہ اپنے صوبے کی شمالی سرحد پر چلا آیا اور میر جملہ سپہ سالار کو اپنے ساتہہ متفق کرکے شاہزادہ مراد سے پیغام سلام کرنے شروع کئے اس نے اس بودی طبیعت کے شاہزادہ سے کہا کہ مین تو صرف مکہ جانیکی تمنا رکہتا ہون مگر دارا بیدین اور بت پرست راجپوت جسونت سنگہ اسکے سپہ سالار سے مقابلہ کرنے کو تمہارے ساتہہ ہون ❖

۷۹ – دارا شکوہ کا اول بنارس کے قریب مرزا شجاع سے مقابلہ ہوا اور شجاع شکست کہا کر اُلٹا بنگالہ کو چلا گیا +

۸۰ – اسی اثنا مین اورنگ زیب نے مراد سے ملکر اجین کے قریب جسونت سنگہ کو شکست دی اورنگ زیب اب بہی مراد کو اپنے سے بالا دست مانتا رہا اب دارا شکوہ اورنگ زیب کے مقابلہ کے لئے آگرہ سے ایک منزل آگے بڑہا اور باہم ایک سخت لڑائی واقع ہوئی – دارا شکوہ کے ہاتہی کے ایک بان ایسا آکر لگا کہ وہ بیقابو ہوگیا دارا کو مجبور اس سے اُترنا پڑا – ہاتھی کا ہودہ خالی دیکھکر فوج مین بہرّی پڑ گئی ایسی ذرا سی بات پر لڑائی اور سلطنت ہاتہہ سے جاتی رہی دارا شکوہ دلی کو بہاگ گیا – اورنگ زیب نے اس فتح کا شکریہ خدا کی درگاہ مین ادا کیا اور دغا کی راہ سے مرزا مراد کو اس کامیابی پر مبارکباد دی پہر تین دن بعد آگرہ مین داخل ہوا اور یہہ سمجھکر کہ شاہجہان کو جو دارا شکوہ سے الفت ہے وہ کسی طرح زائل نہین ہو سکتی – باپ کو فریب سے نظر بند کر لیا – گو شاہجہان دسمبر ۱۶۶۶ع تک جیتا رہا مگر اُسکی حکومت ۱۶۵۸ع مین ہی ختم ہوگئی +

۸۱ – تعمیرات کی شان و شوکت دربار کے تجمل اور تخت طاؤس جسپر چہہ کروڑ پچاس لاکہہ روپیہ صرف ہوا تہا اور مکانات کی آرایش ان سب باتون کی بدولت شاہجہان کا نام ہمیشہ مشہور رہے گا – تاج محل یعنی شاہجہان کی بیگم ممتاز محل کا مقبرہ جو سفید سنگ مرمر کا بنا ہوا

طرح طرح کے بیش قیمت پتھرون کے بیل بوٹون سے مزین ہے ایسی اور کوئی شاندار عمارت دنیا مین نہین +

۸۲- تخت طاؤس کے سوا شاہجہان نے اور بہت سا مال دولت چھوڑا جس مین کم از کم چوبیس کروڑ نقد روپیہ تھا +

۸۳- الغرض شاہجہان بڑا نیک اور منصف بادشاہ تھا۔ انتظام کی نگرانی مین کبھی کوتاہی نکرتا تھا اور اس سبب سے اور نیز وزیرون کو دانائی کے ساتھہ انتخاب کرنے سے اس نے اپنی سلطنت کی بہبودی قائم کی اسکے عہد مین ملک کے اندر ہمیشہ امن رہا +

ساتوین فصل اورنگ زیب بادشاہ ۱۶۵۸ع سے ۱۶۸۰ع تک کا حال

۸۴- شاہان مغلیہ مین اورنگ زیب چھٹا بادشاہ ہے اسکا بادشاہی لقب عالمگیر تھا اور اسکو اکثر عالمگیر اول کہتے ہین اسکے عہد کی بڑی بڑی باتین قابل بیان کے یہہ ہین

(۱) وہ بے غرضی کے فند و فریب جن سے اُس نے تخت حاصل کیا

(۲) اسکا تشدد اور تعصب جسکے سبب ہندوؤنکو اس سے نفرت ہوئی

(۳) اسکی لڑائیان مرہٹون کے ساتھہ

(۴) دکھن کی فتح

(۵) ہندوستان مین انگریزون کا قدم بڑھنا

۸۵ - جب داراشکوہ بہاگا تو اورنگ زیب اور مراد اسکے تعاقب مین آگرہ سے دلّی کو چلے راہ مین اورنگ زیب نے مراد کو اسیر کرکے پا بزنجیر کرلیا اور آخر اسکو گوالیار کے قلعے مین قید کیا ۱۶۵۸ع مین اورنگ زیب کی بادشاہی کا ڈنکا دہلی مین بجا - مگر تخت نشینی کی رسمیات ایک سال کے بعد ادا ہوئین اسکو ابہی داراشکوہ کا تعاقب اور شجاع جو بنگالہ سے آگے بڑہا چلا آتا تہا اسکا مقابلہ کرنا باقی تہا - داراشکوہ ملتان کو بہاگ گیا اور وہان سے راجپوت سردارون مین نوبت بنوبت پناہ لیتا پہرا - آخر دغا سے گرفتار ہوکر دہلی آیا اور وہان بازارمین تشہیر ہوکر الحاد کے الزام پر مارا گیا اورنگ زیب نے مکاری سے اپنی بہائی کی لاش پر آنسو بہائے پہر تہوڑے دنون بعد میر جملہ نے شجاع کو شکست دی اس عرصہ مین اورنگ زیب کا بیٹا محمد سلطان باپ کو چہوڑکر شجاع سے جا ملا اور اسکی لڑکی سے شادی کرلی لیکن پہر میر جملہ سے آملا اور اسکے باپ نے اسکو سات برس تک گوالیار مین قید رکہا - شجاع اور اسکا تمام کنبا اراکان مین بہاگ کر چلے گئے تہے اور وہین سب مرگئے داراشکوہ کا بیٹا سلیمان شکوہ بہی اسیر ہوکر اپنے تمام کنبے سمیت گوالیار مین مقید ہوا اور وہین تہوڑے دنون بعد اُس نے وفات پائی سنہ ۱۶۶۱ع مین اورنگ زیب نے ایک بے حقیقت حیلہ کہڑا کرکے مراد کو بہی قتل کروا ڈالا - اسطرح سب کا قصہ پاک کرکے اورنگ زیب نے اپنی سلطنت کو بیخطر کرلیا +

۸۶ - سنہ ۱۶۶۳ء مین میر جملہ آسام کو تسخیر کر کے چین پر چڑہائی کرنے کی تدبیر کر رہا تہا کہ اس نے ڈہاکہ کے قریب وفات پائی اور اورنگ زیب جو کہ اسکا اقتدار اور اسکی بڑی بڑی لیاقتین دیکہہ نہ سکتا تہا یہہ خبر سنکر مطمئن ہوگیا*

۸۷ - جسونت سنگہ راجپوت والی جودہ پور جسکا علاقہ گجرات سے اجمیر تک تہا اور مہابتخان (سپہ سالار اعظم کا بیٹا) حاکم کابل نے متفق ہوکر شاہجہان کو چہڑانا چاہا اور اسوقت اور مختلف فریق ہی بادشاہ کے کسی نہ کسی بیٹے کو تخت پر بٹہانے کے لیے جوڑ توڑ کرنے لگے اورنگ زیب کی سخت بیماری کی حالت مین جس مین اسکی جان گئی ہوتی ان سازشون نے خوب زور پکڑا مگر صحت ہوتے ہی اس نے اپنی ہوشیاری اور مستعدی سے ان سب کو باطل کر دیا*

۸۸ - اورنگ زیب اور سیواجی مرہٹے مین پہلے ہی کہلم کہلا بگاڑ ہونا اور بادشاہ کے سپہ سالارون کا دکہن کی مہمات پر جانا اور سیواجی کا دلی آنا اور یہان سے بچکر نکل جانا اور اورنگ زیب سے صلح کرنا اور اسکا دور دورہ ان سب باتون کا حال پانچوین باب کی دفعات ۹ لغایتہ ۱۷ مین مندرج ہوگا*

۸۹ - سنہ ۱۶۶۶ء مین شاہجہان نے قید ہی کے اندر وفات پائی اسی زمانہ کے قریب تبت کوچک اور چٹ گانو بادشاہ کی قلمرو مین شامل ہوئے*

۹۰ - اسکے بعد افغانستان مین فساد پہیلا مگر اسکو ہندوستان کی

تاریخ سے کچھہ تعلق نہین ہے۔ ۱۶۷۶ء مین ست نامی فرقے نے جو
نارنول کے قریب بستا تہا بغاوت کی اس فرقے کے لوگ یہہ سمجھتے تھے
کہ ہمپر کوئی فتحیاب نہین ہوسکتا اورنگ زیب نے باغیون کا طلسم
توڑنے کے لئے اپنے ہاتہہ سے قرآن کی آیتین لکھکر لشکر کے
جھنڈون پر بندہوائین۔ آخرانکو شکست ہوئی اور وہ پراگندہ ہوگئے
لیکن اس بغاوت کے سبب ہندؤون پر جزیہ ازسرنو لگایا گیا *

۹۱ - اب ہندؤون کی ہر ایک جماعت مین ناراضی پہیل گئی اورنگ زیب نے
اکبر کے طریقہ کو بالاے طاق رکہدیا۔ جسونت سنگہ راجپوت والی
جودہپور نے جرأت کرکے اورنگ زیب کو فہمایش کی مگر اس نے
۱۶۷۸ء مین دنیا سے رحلت کی *

۹۲ - اس عالی رتبہ راجپوت سردار کی بیوہ اور بچون سے اورنگ زیب
تحقیر کے ساتہہ پیش آیا اس سبب سے راجپوتون کی سب قومین افروختہ ہوگئین
درگاداس جو راجہ متوفی کا سپہ سالار اعظم تہا اور میواڑ اور جیپور اور
دیگر مقامات کے رئیس ملکر جسونت سنگہ کی اولاد کے حامی بنے اور
جزیہ جس سے سب ناخوش تھے اسکے مزاحم ہوئے۔ اورنگ زیب
اپنی معمولی ہوشیاری اور چالاکی سے سرگرم کار رہا اور شہزادہ معظم
کو جو پیچھے شاہ عالم اول ہوا فوج دیکر دکہن اور اکبر کو راجپوتانہ اور اعظم
کو بنگالے روانہ کیا اور یہہ فہمایش کردی کہ تم جہان سے ہوکر گزرو
ملک کو برباد اور اہل ملک کا ستہراؤ کرتے چلے جاؤ۔ اس ظالمانہ

تدبیر کی بدولت جو اسوقت کام کر گئی بلند حوصلہ راجپوت اُس سے ہمیشہ کو جدا ہو گئے ✦

۹۳ - اس لڑائی کے دنون مین شہزادہ اکبر اورنگ زیب کا چاہیتا بیٹا باغی ہو گیا وجہ اسکی یہہ تہی کہ درگا داس نے اس سے اقرار کیا تہا کہ اگر تم باپ سے پہر جاؤگے تو سب راجپوت تمہارے جانب دار ہو جائینگے یہہ شہزادہ اسوقت ۲۳ برس کا تہا اور اپنے باپ کیطرح سلطنت دبا بیٹہنے کے لئے سعی کرنی چاہتا تہا - تہوڑے دنون مین ستر ہزار آدمی اسکے ساتہہ ہو گئے لیکن اورنگ زیب جیسا کام مین مستعد تہا ویسا ہی فند و فریب مین اُستاد تہا وہ ایسی چال چلا کہ اکبر کی فوج خوف کی ماری اسکو چہوڑ کر چلی گئی اسلئے وہ بہاگ کر کانکن کو چلا گیا اور وہان پہنچکر مرہٹون مین جا چہپا - سمبہاجی نے اسکی آؤ بہگت کی مگر وہ سمبہاجی کی اوضاع و اطوار سے متنفر ہو کر چند روز کے بعد فارس کو چلا گیا اور ۱۷۰۶ء مین وہین وفات پائی ✦

۹۴ - ۱۶۸۱ء مین اورنگ زیب نے میواڑ کے راجپوتون سے جو مشرق کی طرف ہین صلحنامہ کر لیا اور میواڑ کے رانا نے اپنے رفیقون کے ساتہہ بہی وفاداری کا نام قائم رکہا کیونکہ صلح مین ایک یہہ شرط بہی رکہی کہ جسونت سنگہ کا بیٹا اجیت سنگہ جب سن بلوغ کو پہنچے تو باپ کی گدی پر بٹہایا جائے ✦

۹۵ - اورنگ زیب کے عہد کے نہایت بڑے بڑے واقعات وہ ہین

جو دکھن کی لڑائیون سے متعلق ہین مگر یہان کے انتظام کی جو تدبیر وہ سوچا تہا وہ سراسر غلط تہی کیونکہ دکھن مین جو مسلمانون کی سلطنتین اور ہندؤون کی قدیم ریاستین تہین وہ انکو ضعیف اور برباد کر رہا تہا حالانکہ اسکو چاہئے تہا کہ اپنے اور اُنکے دشمنون یعنے لٹیرے مرہٹون سے لڑنے مین انکو مدد اور تقویت دیتا۔ اُسکے سپہ سالار خانجہان نے مرہٹون سے لڑکر کچہہ سرخروئی حاصل نہ کی اور دلیر خان جو اُسکی جگہہ ہوا اُس نے گولکنڈہ اور بیجاپور پر حملے کئے مگر ایسے نتیجے برآمد نہوئے جن سے معاملہ یکسو ہوجاتا۔ ۱۶۸۳ء مین خود اورنگ زیب برہان پور پہنچا اور احمد نگر پر چڑہائی کرنے سے پہلے دو برس وہان اور اورنگ آباد مین بسر کئے۔ پہر جس شان وشوکت سے کہ وہ روانہ ہوا وہ ایسی تہی جسکی نظیر تاریخ ہند مین نہین پائی جاتی۔ دس لاکہہ آدمی اُس کے لشکر مین جمع تہا +

۹۶۔ اس مہم نے ایسا طول کہینچا کہ اسپر شاہزادہ معظم اور شہزادہ اعظم اور شہزادہ کام بخش اور خانجہان اور خود بادشاہ پے در پے فوجین لیکر چڑہے اور انکے ساتہہ بہت بڑے بڑے مغل سپہ سالار گئے جن مین دلیر خان اور داؤد خان پنی اور ذوالفقار خان سب سے زیادہ نامی ہین مگر لڑائی کے اعتبار سے اُمرائے مغلیہ نکمے ہوگئے تہے اُنہون نے دکہن کی مسلمانی ریاستون پر اور شروع شروع مین مرہٹون پر بہی کثرت تعداد اور اورنگ زیب اور اُسکے عمدہ عمدہ سپہ سالارون کی سپہداری

کی بدولت کامیابی حاصل کی مگر جنگجو مرہٹے سپاہی جلد اُنکو حقیر سمجھنے لگی اور اُنپر غالب آگئے +

۹۷- آخر بیجاپور تسخیر ہوا اور ۱۶۸۶ء مین وہانکی ریاست کا خاتمہ ہوگیا اگرچہ اس لڑائی مین بادشاہ بھی بذات خود موجود تہا لیکن فتح نظام الملک کے باپ غازی الدین کی بدولت حاصل ہوئی - نظام الملک کا حال آگے دفعہ ۱۶۱ مین بیان کیا جائیگا +

۹۸- اس سے اگلے برس گولکنڈہ فتح ہوا مگر اس ملک پر بادشاہ کا قبضہ کچھہ اچھی طرح نہوا صرف پہاوؔلی سی رہی - اسی سال مین بادشاہ کی فوج نے کرناٹک کنجیورام اور اور مقامات فتح کئے +

۹۹- اورنگ زیب اس زمانہ سے اپنے دم واپسین تک مرہٹون کے ساتھہ جنگ وجدال مین مصروف رہا - ان لڑائیونکے بڑے واقعات یہہ ہین سمبھاجی کا اسیر اور قتل ہونا - ساہو کا گرفتار ہونا - قلعہ جنجی کا طولانی محاصرہ - یہہ سب حالات پانچوین باب کی دفعات ۱۹ لغایت ۱م مین مذکور ہون گے +

۱۰۰- اورنگ زیب کی عمر اب اسّی برس سے زیادہ تہی مگر اُسکے تمام قویٰ درست تھے اور مغلون کو جو چند روزہ کامیابی حاصل ہوئی وہ بالکل اُسیکی عقل اور ہمت کی بدولت تہی - اُس نے ۱۷۰۰ء کے شروع مین ستارا کو فتح کیا اور پھر تہوڑے دنون بعد مرہٹون نے تقریباً تمام قلعے ایک ایک کرکے اُسکی فوج کے حوالہ کردئے - مگر اُسکی کامیابیان صرف

ظاہری تہین نہ حقیقی اور اُن مین اُسکو اور اُسکی سپاہ کو سخت صعوبتین اُٹہانی پڑین اور جان و مال کا بہت نقصان ہوا۔ مرہٹون کے ملک کی ناہمواری کے سبب وہان کے رستے دشوار گزار اور قلعے ایسے تھے جن تک رسائی ہونی محال تہی۔ اُسکی خیمہ گاہون مین اکثر پانی چڑہ آتا تہا اور اُسکی سپاہ کا دسوان حصّہ وبا کی نذر ہوجاتا تہا۔ چونکہ بادشاہ شکّی مزاج تہا اسلئے جو لوگ اسکے پاس موجود تھے اُنپر اور خاصکر اپنے بیٹون پر کچہہ اعتماد نکرتا تہا اُسکو یہہ خطر رہتا تہا کہ جیسا مینے اپنے باپ شاہ جہان کے ساتہہ کیا کہین ایسا ہی یہہ میرے ساتہہ نکرین۔ اور چونکہ وہ سب کی طرف سے بدگمان تہا اسلئے ہر ایک بات بلکہ ذرا ذرا سے کام کا انصرام بذات خود کرنے مین اصرار کرتا تہا۔ اور اپنے اختیارات کسیکے ہاتہہ مین نہ دیتا تہا۔ بہر حال یہہ ممکن نہ تہا کہ ایک بوڑہا بادشاہ گو وہ کیسا ہی لیئق تہا اپنے زور بازو سے ایک ایسی حکومت کو جو زوال پر تہی مدت تک سنبہالے رہتا +

۱۰۱۔ آخر مرہٹے اپنی اُس سخت جانی کی بدولت جو انکی خاصیت ہے بحالی پر آنے لگے اور تہوڑے دنون مین اپنے بعضے قلعے پہر فتح کرلیے۔ اور اورنگ زیب کو ایسا تنگ کیا کہ وہ احمد نگر کو اُلٹا چلا گیا اور سنہ ۱۷۰۶ع مین وہان جا داخل ہوا یہہ بادشاہ بیس برس تک ان لڑائیون مین عبث مصروف رہا اور اُن سے اُسکا دم ناک مین آگیا اُسکی مراجعت کرتے ہی مرہٹون کے دل بادل اُسکے پیچہے پیچہے پہیلتے چلے گئے۔

۲۰۱- اورنگ زیب احمدنگر مین مرنے ہی کو گیا تہا اُسوقت اسپر عجب عالم طاری تہا- اُدہر تو پشیمانی اور تفکرات دامنگیر تھے اُدہر یہہ خیال تہا کہ میرے وفات کے بعد جو کچہہ مینے کوشش سے حاصل کیا ہے اُس نزاع کی بدولت جو تخت کی بابت بیٹون مین واقع ہے اور اُس عام تزلزل کے سبب جو سلطنت کے ہر حصہ مین نظر آتا ہے رائیگان جائیگا ایسے ایسے خیالات سے اُس نے آخر وقت مایوسی اور رنج کی نہایت موثر کلمے مونہہ سے نکالے- جنمین سے بعض یہہ ہین- "مجہہ سے بڑے بڑے گناہ سرزد ہوئے ہین- نہین معلوم کہ مجھکو کیا کیا سزائین ملینگی"- اُس نے اکیسوین فروری ۱۷۰۷ء کو ۸۹ برس کی عمر مین جہان فانی سے رحلت کی *

۲۰۲- اورنگ زیب کے عہد مین سلطنت مغلیہ بڑے عروج اور وسعت پر پہنچی اور اُسکی وفات کے وقت جلد جلد تنزل پاتی جاتی تہی- عموماً مسلمان مورخ اس بادشاہ کو خاندان مغلیہ کا نہایت عمدہ بادشاہ اکبر سے بہی بڑا سمجہتے ہین کیونکہ وہ اپنی ذات سے متقی اور مرتاض اور پکا مسلمان تہا- عام لیاقت اور الوالعزمی اور ہمت کے اعتبار سے وہ بالکل اکبر کا ہمسر تہا اُس نامور بادشاہ کیطرح یہہ بہی بڑا عادل اور جفاکش تہا مگر اور سب اعتبارات سے اُسکی خصلت اکبر کے بالکل خلاف تہی یہہ دونو صاحب تدبیر تھے مگر اورنگ زیب دغا اور فریب سے اپنا مدعا حاصل کرنے کے لئے ٹیڑہی تدبیر کو ہمیشہ ترجیح دیتا تہا- اکبر آزاد طبع

اور صلح کل تہا اور سب کے ساتہہ فیاضی برتتا تہا خصوصاً مغلوب شدہ
دشمنون پر ترحم کرتا تہا - اورنگ زیب متعصب اور ظالم اور سب کیطرف
سے بدگمان تہا مغلوبون پر سختی کرتا تہا اور ہر طرح کی کمینہ بات سے
فائدہ اٹہانے کو طیار ہوجاتا تہا - چونکہ وہ کسی پر اعتماد نکرتا تہا اسلیئے
اسکا عیش منغص ہوگیا ہر ایک مہم کی کامیابی مین خلل اگیا اور سلطنت کی
جڑ کہوکہلی ہوگئی - شاہزادہ معظم جو ولیعہد سلطنت تہا ایکبار اُس سے
بلاوجہ بدگمان ہوگیا اور ۶ برس تک اُسکو قید رکہا - اکبر اور اورنگ زیب
کی خصلتون کا فرق اُس برتاو سے بخوبی عیان ہوتا ہے جو اُنہون نے
ہندوون اور خاصکر راجپوتون کے ساتہہ برتا - ابہی بیان ہوچکا ہے
کہ اکبر نے راجپوتون کو دشمنون سے نہایت خیرخواہ اور مددگار اپنی سلطنت
کا بنا لیا تہا برخلاف اسکے اورنگ زیب نے اپنی سے اُنکو متنفر کردیا -
بلکہ اُس نے یہہ حکم دیکر کہ ہندوون کو بادشاہی نوکری نہ ملے امورات
سلطنت کے انتظام مین مشکل ڈالدی اُس نے صرف یہی اصرار نہین کیا
کہ جزیہ ہندوستان کے لوگون سے لیا جائے بلکہ دکہن والون پر بہی
لگایا - ان سب باتون کا ثمرہ یہہ ہوا کہ اُسکی ہندو رعایا مین سے
بیشتر مرہٹون کے دلی دوست تہے اور اُسکی سلطنت کے جلد جلد زوال
پذیر ہونے کا بڑا سبب یہی کہنا چاہیئے *

۱۰۴ - اورنگ زیب کی وفات کے ساتہہ ہی سلطنت مغلیہ کا ادبار اگیا
اس موقع پر ہندوستان کی عام حالت جو اسوقت تہی بیان کرنی مناسب

معلوم ہوتی ہے خود سلطنت مغلیہ کی نسبت جتنا ہم کہہ چکے ہین کافی ہے ۔ اس زمانہ مین دکہن کی یہہ صورت تہی کہ قدیم رستین جتنی تہین سب بگڑ چکی تہین اور مغلون کا سامنا مرہٹون سے تہا جو کہ روز بروز عروج پاتے جاتے تہے اور آخر مغلون پر غالب آئے پرتگیزون کا یہہ حال تہا کہ سواحل پر اب اُنکا اقتدار بالکل کم ہوگیا تہا اور انکی جگہہ اُن سے زبردست قومون نے اپنے قدم جما لیے تہے ۔ انگریزون اور فرانسیسون کی بستیان جلد جلد عروج پاتی جاتی تہین اور انگریزون کے تین احاطے یعنے کلکتہ ۔ بمبی ۔ مدراس قائم ہوگئے تہے اور وہان کا نظم و نسق با قرینہ اور مستقل طور پر ہوتا تہا ۔

آٹہوین فصل بہادر شاہ یعنی شاہ عالم اول ۱۷۰۷ء سے ۱۷۱۲ء تک کا حال

۱۰۵ ۔ اورنگ زیب نے وصیت کی تہی کہ میری وفات کے بعد سلطنت میرے تینون بیٹون معظم اعظم اور کام بخش مین اسطور پر تقسیم ہوجائے کہ پہلا شمالی اور مشرقی صوبون پر حکومت کرے دلی کو اپنا پایہ تخت بنائے اور پادشاہی لقب اختیار کرے ۔ دوسرے بیٹے کو جنوب اور جنوب مغرب کے صوبے ملین ۔ اور تیسرے کو گولکنڈہ اور بیجاپور کی حکومت دیجائے ۔ لیکن اُسکی آنکہین بند ہوتے ہی معظم شاہ اور اعظم شاہ دونو تنہا سلطنت کرنے کے دعویدار ہوئے ۔ غرض

دہولپور کے قریب بڑی خونریز لڑائی ہوئی ۔ جس مین اعظم شاہ اور اُسکے بیٹے مارے گئے ۔ کام بخش نے اعظم شاہ کی اطاعت قبول کرلی تہی مگر معظم شاہ کی فرمان برداری سے انکار کیا اسلئے حیدرآباد کے قریب لڑائی ہوئی اور وہ بہی شکست کہا کر مارا گیا ۔

۱۰۶ ۔ شہزادہ معظم نے اپنا لقب بہادر شاہ قرار دیا مگر اُسکو اکثر شاہ عالم اول کہتے ہین ۔ یہہ شاہان مغلیہ مین ساتوان بادشاہ ہے ۔

۱۰۷ ۔ اس بادشاہ کے عہد کی نہایت مشہور باتیں بیان کرنے کے قابل یہہ ہین

(۱) بادشاہ کے دونو بہائیون کا مغلوب ہونا جسکا ذکر ابہی ہوچکا ہے ۔

(۲) مرہٹون کی حکومت کا وسعت پانا ۔ شاہزادہ اعظم جب تہوڑے دنون کے لئے تخت دبا بیٹہا تہا ۔ تو اُس نے ساہو کو رہا کردیا تہا ۔ اس سبب سے مرہٹون مین خوب لڑائیان ہوئین ۔ بہادر شاہ نے ساہو کی حمایت کرنی ضرور سمجہی بلکہ اُسکو چوتہہ دینی بہی قبول کرلی ۔

(۳) اس بادشاہ نے راجپوتون سے بہی ایسی ایسی باتون کا اقبال کرلیا جو حقیقت مین اُنکی خودمختاری تسلیم کرلینے کے برابر تہین ۔ جسونت سنگہ کا بیٹا اجیت سنگہ مارواڑ یعنی جودہ پور کا راجا اُس زمانہ مین راجپوتون کا سرغنہ تہا

(۴) سکہون کا عروج ۔

۱۰۸ ۔ شروع مین سکہون کا فرقہ ایک مذہبی فرقہ تہا جس سے کسیکو کچہہ گزند نہ تہی مگر ظلم ہونے کے سبب وہ ہیبت ناک سپاہیونکی جماعت بنگئی ۔ اس فرقہ کا بانی گرو نانک بابر کے عہد مین ہوا تہا وہ سنگلہ

توحید کی تلقین کرتا تہا جس مین کسی کے مذہب سے تعرض نہتہا اور یہہ
چاہتا تہا کہ ہندو و مسلمانون کو ایک کردے ۔ اُسکے طریقہ مین تصوف
کے بڑے بڑے خیالات اور ہندؤون کا ویدانت ملا جلا تھا ۔
گرو گوبند جو سکہون کا دسوان گرو تہا اُس نے ۱۶۷۵ع مین اس سپاہیانہ
جماعت کی ترتیب تکمیل کو پہنچائی ۔ اسکو اُسکے کسی ذاتی دشمن نے
مار ڈالا ۔ اسلام کیطرف سے اُسکے رشتہ دارون اور پیرؤون پر پیہم
کا ظلم ہوا اُسوقت اُنکا گروہ بندا تہا ۔ غرض مدت تک ظلم اور سختیان جھیلتے
جھیلتے اُن کو مسلمانون سے اسقدر نفرت ہوگئی کہ اُنہون نے بہی نہایت
خوفناک سفاکی و بیرحمی پر کمر باندہی ۔ بہادرشاہ خود اُن سے
لڑنے گیا اور اُن کو پہاڑون مین بہگا دیا مگر بندا کو اسیر نہ کرسکا اور
سکہون کا انسداد جو کچھہ ہوا وہ صرف چندروزہ تہا +
۱۰۹ ۔ اس بادشاہ نے اپنی عمر کے اخیر پانچ سال سکہون کی استیصال
مین بسر کیئے ۔ اس نے فروری ۱۷۱۲ع مین وفات پائی +

نوین فصل ۔ جہان دارشاہ
۱۷۱۲ع سے ۱۷۱۳ع تک کا حال

۱۱۰ ۔ بہادرشاہ کے چار بیٹے تھے جنمین سے دوسرا بیٹا عظیم الشان
نہایت لئیق تہا اور اکثر امرا اور سپاہ اسکے حامی تھے مگر سب سے بڑا بیٹا
مرزا معزالدین کو چارون مین کمزور تہا لیکن ذوالفقار خان کی حمایت سے

اپنے حریفون پر غالب آیا اور حسب دستور اپنے رشتہ دارونکا خون کرکے جہاندار شاہ کے لقب سے تخت پر بیٹھا +

۱۱۱- ذو الفقار خان جہاندار شاہ کا حامی اور مددگار اس امید پر بنا تھا کہ بادشاہ ضعیف العقل ہے مین وزیر بنون گا اور تمام اختیارات میرے ہاتھہ مین رہینگے مگر اسکی رعونت سے تمام امرا اُس سے متنفر ہو گئے۔ اور بادشاہ جو یہہ چاہتا تھا کہ ذو الفقار خان کے قابو مین نہ رہے اسلئے یہہ سب اُسکے حامی و مددگار ہو گئے لیکن تہوڑے ہی عرصے مین بادشاہ اور وزیر دونوکو نکال باہر کرنے کے لئے اور دشمن پیدا ہو گئے۔

۱۱۲- شاہزادہ عظیم الشان کا دوسرا بیٹا فرخ سیر جہاندار شاہ کے ہاتھہ سے بچکر بہاگ گیا تہا اُس نے دو زبردست امیرون کو جو عموماً سادات کے نام سے مشہور ہین اپنا مددگار بنایا اُنمین سے سید حسین علی بہار کا اور اسکا بہائی سید عبد اللہ الہ آباد کا حاکم تہا +

۱۱۳- ان سیدون کو اکثر ہندوستان کا بادشاہگر کہتے ہین کیونکہ اگلے چار بادشاہون کو پے درپے اُنہون ہی نے تخت پر بٹھایا - اب وہ جوش وخروش کے ساتھہ فرخ سیر کے حامی بنے - فروری سنہ ۱۷۱۳ء مین آگرہ کے قریب لڑائی ہوئی جسمین ذو الفقار خان اور جہاندار شاہ کو جسکی باگ اُسکے ہاتھہ مین تہی شکست ہوئی - فرخ سیر نے ذو الفقار خان کو پہانسی دلوائی اور بادشاہ کو مروا ڈالا +

۱۱۴- ذو الفقار خان جو اسطرح مارا گیا وہ بہی بادشاہگر تھا اسکا

باپ اسد خان اس سلطنت کے ایک نہایت عمدہ اور قدیم خاندان کا سردار
تہا۔ سنہ ۱۶۹۰ء مین ذو الفقار خان نے اورنگ زیب کے ماتحت مرہٹون
سے لڑنے مین بڑی نیکنامی حاصل کی تہی۔ اس لڑائی کے اثنا مین
وہ نام کو شاہزادہ کام بخش کا ماتحت تہا۔ اس وجہ سے ناراض ہوگیا۔
اور دغا کی نیت سے مرہٹون کے ساتہہ خط و کتابت بہی جاری کی تہی۔
مگر پہر آخر اُس نے جنجی کو تسخیر کیا۔ اُسکی اور اُسکی باپ کے اقتدار کی بدولت
بہادر شاہ کو تخت نصیب ہوا تہا اور اس بادشاہ نے اُسکو دکہن کا
صوبہ دار مقرر کیا تہا اُس نے جہاندار شاہ کو تخت پر بٹہایا اور اسکا
وزیر بنا وہ اپنی دغابازی کی پاداش مین آپ مارا گیا کیونکہ آگرہ کی
لڑائی کے بعد اُس نے اس امید پر کہ میری جان کسیطرح بچ جائے
جہاندار شاہ کو سیدون کے حوالے کر دیا۔ مگر اُنکے حکم سے اُسنے پہانسی پائی

دسوین فصل۔ فرخ سیر ۱۷۱۳ء سے ۱۷۱۹ء تک کا حال

۱۱۵ — فرخ سیر شاہان مغلیہ مین نوان بادشاہ ہوا ہے۔ مگر اسکو کچہہ
اختیار نہ تہا نام کو بادشاہ تہا۔ حقیقت مین سلطنت کا انتظام دو سیدون
کے ہاتہہ مین تہا اور صرف بعض امرا جو اُنکے حریف تھے اور جنکا حال آگے
لکہا جائیگا اُنہی کی اُنپر کچہہ روک تہی ❖

۱۱۶ — سادات بارہ مظفر نگر علاقہ دہلی مین ایک زبردست قوم تہی اور
اس ضلع مین مدت سے آباد چلی آتی تہی۔ آجتک اُنکی اولاد وہان کی

آبادی کا ایک بڑا حصہ ہے - حسین علی خان اور عبد اللہ خان دونو بہائی بڑے شجاع اور لیق تھے - فرخ سیر کا باپ عظیم الشان جب بنگالے کا صوبے دار تہا اسوقت اُس نے ان دونو کو اچھے اچھے منصبون پر پہنچا دیا تہا - اب حسین علی خان وزیر اور عبد اللہ خان امیر الامرا ہوگیا +

۱۱ - ان دونو سیدون کے حریف و مخالف یہہ تھے (۱) نظام الملک آصف جاہ یہہ جوانمرد دلاور بڑا آزمودہ کار اور پکا عیار تہا اور اس زمانہ سے اپنی وفات یعنی ۱۷۴۸ء تک صاحب اقتدار رہا - حیدر آباد کے نظام اسیکی اولاد مین ہین - (۲) سعادت خان - یہہ شخص اصل مین خراسان صوبہ فارس کا سوداگر تہا اور اسی سبب سے فارس کا خُردہ فروش کہلاتا ہے - وہ اس زمانہ مین نظام الملک کا رفیق اور ہم پایہ تہا اور فوج کے ایک اعلے منصب پر ممتاز تہا - یہی اودہ کی ریاست کا بانی اور وہان کے بادشاہونکا مورث اعلے تہا - (۳) میر جملہ - یہہ اُنکے برابر منصب نہ رکہتا تہا اسپر بادشاہ کی عنایت خاص تہی - اس نے سیدون کے خلاف سازش کی مگر کامیاب نہوا یہہ شخص تہوڑی دنون تک بہار کا حاکم رہا اور آخر اپنے وطن ملتان کو رخصت کر دیا گیا اسکو اور لوگون کے ساتہ جنکا لقب بہی میر جملہ تہا ملا نا نہ چاہیے (۴) داؤد خان یہہ شخص نامی گرامی سپاہی تہا - تہوڑے عرصے تک دکہن کا صوبے دار رہا تہا مگر اب خاندیس اور گجرات کو منتقل کیا گیا - حسین علی کا اقتدار مٹانے مین جو اس نے آنکہین بند کرکے کوشش کی اسمین مارا گیا +

میر جملہ اور داؤد خان تو سیدون کی مخالفت مین کامیاب نہوئے مگر نظام الملک اور سعادت خان نے آخر انکو بگاڑ دیا +

۱۱۸- فرخ سیر نے اجیت سنگہ راجپوت مارواڑ کے راجا کی بیٹی سے شادی کی اسی شرط پر راجپوتون سے صلح ہوئی تہی +

۱۱۹- جن ایام مین اس شادی کی بابت گفتگو ہو رہی تہی کلکتہ کی ایک چہوٹی سی انگریزی کوٹہی سے بادشاہ کے پاس کچہہ ایلچی آئے- اتفاق سے اُن مین سکاٹلنڈ کا ایک ڈاکٹر گبریل ہملٹن نام بہی تہا- چونکہ بادشاہ کی بیماری کے سبب شادی مین توقف ہو رہا تہا اسلئے بادشاہ نے اسی ڈاکٹر کا علاج کیا اور اسکے معالجہ سے آرام ہو گیا- بادشاہ اسکا بڑا مشکور ہوا اور اُس سے کہا کہ تم کیا صلہ چاہتے ہو- اُس نے اپنے ذاتی فائدہ پر کچہہ خیال نہ کیا اور یہہ درخواست کی کہ ہمکو بنگالے کے ۳۸ شہرون کی زمینداری ملجائے اور ہمارے اسباب محصول سے معاف ہوجائین- اس استحقاق کی بدولت ہندوستان مین انگریزون کے قدم خوب جم گئے +

۱۲۰- اس زمانہ مین سکہون کا گرو بندا تہا- اسکے زیر حکم سکہون نے بڑا اودہم مچایا- آخر فوج شاہی نے انکو مغلوب کیا اور بندا گرو اور ۷۴۰ آدمیون کو گرفتار کرکے دہلی بہیجدیا- اسی غرض سے قتل عام مین انکا کام تمام نہ کیا تہا- وہان کے لوگون نے جو اُن سے بڑے آشفتہ تہے ہر طرح اُنکی تخریب کی- بندا نہایت وحشیانہ ظلم کے

ساتھہ مارا گیا اور برابر سات دن تک اُسکے چیلون کے سر قلم ہوئے
آنہون نے نہایت بہادرانہ استقلال کے ساتھہ اذیتین اُٹھائین اور
جوانمردی سے مرے - جان بچانے کی خاطر اپنے مذہب سے نہ پھرے -
اسطرح گرونانک کے تقریباً تمام چیلے نیست و نابود ہوگئے +

۱۴۱ - اس بادشاہ کی قلمرو جو دکھن مین تھی اب اسکو مرہٹون نے
ویران کرنا شروع کیا - ۱۷۱۳ء مین نظام الملک دکھن کا صوبے دار
مقرر ہوا مگر کچھہ عرصہ گزرنے نہ پایا تھا کہ وُہ اس عہدہ سے برطرف کیا گیا
اور سید حسین علی اُسکی جگہہ مقرر ہوا مگر حسین علی کو مرہٹون کے روکنے
کی اتنی فکر نہ تھی جتنا یہہ خیال تھا کہ دربار دہلی مین اپنے اقتدار کو استحکام
دے اسلیئے اسکو مرہٹون کے مقابلے مین کچہہ کامیابی حاصل نہوئی اور اُسنے
۱۷۱۷ء مین ساہو کے ساتھہ عہدنامہ کرلیا اور جسقدر ملک اُسکے
باپ کے پاس تھا اور جو کچھہ مرہٹون نے پیچھے فتح کیا اُس سب پر اُسکا
استحقاق تسلیم کرلیا - اب دس ہزار مرہٹے حسین علی کے ساتھہ روانہ
ہوئے تاکہ اُنکی مدد سے تمام حریفون کو دباکر وہ دہلی مین اپنے منصب
پر قائم ہو جائے - منجملہ اُن مرہٹہ سردارون کے جو اُس فوج کے ساتھہ
گئے بالاجی وشوناتھہ - پہلا پیشوا بھی تھا اور یہہ دہلی سے اُسوقت
تک نہ گیا جبتک کہ ۱۷۲۰ء مین محمد شاہ سے اُس عہدنامہ پر دستخط
نہ کرا لئے +

۱۴۲ - فرخ سیر نہایت بودا اور تلون مزاج تھا - اُس نے سیدون کا

قصہ پاک کرنے کے لئے کئی بار منصوبے باندہے اور سازشین کین لیکن حسین علی ایسا ہوشیار تہا کہ اسکو انکا حال پہلے ہی معلوم ہو جاتا تہا - آخر اُس نے اس بدنصیب بادشاہ کو قتل کر ڈالا ✤

گیارہوین فصل رفیع الدرجات اور رفیع الدولہ ۱۷۱۹ء تک کا حال

۲۴۳ - اب سیدون نے ایک خرد سال شہزادہ کو جسکا نام رفیع الدرجات تہا تخت پر بٹہایا - اس شاہزادہ کو سل کی بیماری تہی - اسی عارضہ مین تین مہینے کے اندر مر گیا اُس نے فروری ۱۷۱۹ء سے جون ۱۷۱۹ء تک سلطنت کی ۲۴۴ - پہر سیدون نے رفیع الدولہ کو منتخب کرکے تخت پر بٹہایا مگر اُس بہی چند مہینے مین وفات پائی - ان دونو کے نام فہرست بادشاہان مین درج نہین ✤

بارہوین فصل - محمد شاہ ۱۷۱۹ء سے ۱۷۴۸ء تک کا حال

۲۴۵ - آخر سیدون نے روشن اختر کو تخت پر بٹہایا - اس نے اپنا لقب محمد شاہ رکہا - محمد شاہ سلاطین مغلیہ مین بارہوان بادشاہ ہے - اسکے عہد مین بڑے بڑے حوادث اور واردات پیش آئین اور سلطنت مغلیہ کا بڑا اپتلا حال ہوا طالب علمون کو چاہئے کہ اس بادشاہ کے عہد کا مقابلہ محمود تغلق کے عہد سے کرین - ان دونو عہدون مین قرب وجوار کے اکثر صوبے خود مختار ہو گئے تھے اور باہمی تنازعات کی مصیبتون سے

غیر ملک کے فتحمند حملہ کی خرابیان مستزاد ہو گئی تہین۔

۱۲۶۔ اس عہد کی پہلی ہی بڑی واردات بادشاہگر سیدونکا بگڑنا ہے اُنکی بربادی کا بڑا باعث نظام الملک اور سعادت خان کا باہمی اتفاق ہوا نظام الملک نے کہلم کہلا بغاوت کی اور اپنا قدیم منصب یعنی دکہن کی صوبہ داری حاصل کرنیکے لئے جنوب کی طرف کوچ کیا۔ جو سردار سیدون کیطرف سے اُس سے لڑنے کو گئے اُنکو شکست دی اب سیدونکی صاحبی بالکل جاتی رہی۔ سید مذہب کے شیعہ تھے اور اُن کے مخالف سُنّی +

۱۲۷۔ حسین علی بادشاہ کو ہمراہ لیکر نظام الملک سے لڑنے کے لئے دہلی سے دکہن کو روانہ ہوا مگر راہ مین مارا گیا۔ اُسکے دوسرے بہائی عبد اللہ نے بکمال ہوشیاری کو کام فرماکر دلی مین ایک اور بادشاہ بنا کہڑا کیا اور جن لوگون نے ملکر اُسکے بہائی کو قتل کرایا تہا اُنکے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر دہلی اور آگرہ کے بیچ مین شاہپور کی لڑائی مین شکست کہائی۔ اس لڑائی کے تہوڑے دنون بعد نظام الملک واپس آیا اور وزارت کے عہدہ پر مقرر ہوا +

۱۲۸۔ اب فرخ سیر متوفی کا خسر راجا اجیت سنگہ اپنے راجپوتون کی حمایت سے اجمیر مین خود مختار بن بیٹہا +

۱۲۹۔ نظام الملک کچہہ بہت دن تک دہلی مین نہ رہا وہ ۱۷۲۴ء مین دکہن کو چلا گیا اور وہان پہنچکر اس زمانہ سے درحقیقت خود مختار بادشاہ بن گیا +

۱۳۰- اسی زمانہ کے قریب سعادت خان اودہ مین جہان کا وہ صوبدار تہا خود مختار بادشاہ بن بیٹہا

۱۳۱- اس عہد کے حالات مین بڑی بات مرہٹون کا بڑہنا اور اُن کا نظام الملک سے لڑنا ہے جسکا حال پانچوین باب کی دفعات ۲۵ لغایت ۲۳ مین درج ہوگا*

۱۳۲- اُن خرابیون کی حالت مین جو مرہٹون کی طاقت بڑہنے سے پیدا ہوئین افواج شاہی پر ایک اور ناگہانی مصیبت نازل ہوئی۔ یہہ بلا نادر شاہ کا حملہ تہا یہہ نامی گرامی دلاور اصل مین ایک گڈریا تہا کہ بحیرہ خزر کے ساحل پر رہتا تہا اُس نے فارس کو افغان حملہ آورون کے ظلم سے بچایا تہا اور پہر غصب سے آپ وہان کے تخت پر بیٹہہ گیا تہا۔ افغانون نے جو حملہ کیا تہا اسکا انتقام لینے مین ہرات اور قندہار کو بہی فتح کرلیا تہا اور اب اس بے بنیاد حیلہ سے کہ مغلون نے بعض افغانون کو جو میرے دشمن ہین پناہ دی وہ کابل پر اور وہان سے اٹک پر چڑہ آیا اور نوامبر ۱۷۳۸ء کو اُس دریا سے عبور کیا*

۱۳۳- محمد شاہ یہہ سمجہے بیٹہے تہے کہ نادر کی کیا طاقت ہے اور اسکی کیا مجال ہے کہ اِدہر رُخ کرے بلکہ یہہ بہی اشتباہ تہا کہ یہہ سب افترا پردازیان نظام الملک آصف جاہ اور سعادت خان کی ہین غرضکہ اس حملہ آور کا کوئی مزاحم نہوا یہانتک کہ دلی اُس سے سو میل رہ گئی۔ کرنال مین ہندوستان کی فوج سے اسکا مقابلہ ہوا اور اُس نے

اُسکو شکست دیکر بالکل پراگندہ کر دیا۔ محمد شاہ کو اب سوا اسکے کچھ چارہ نرہا کہ مخالف کے پنجہ مین گرفتار ہو جائے۔ چنانچہ وہ اس حملہ آور کی جلوس مین دلی کے اندر داخل ہوا۔ شروع شروع مین تو نادر شاہ محمد شاہ کے ساتھہ بہت اخلاق سے پیش آیا اور اسطرف مائل معلوم ہوا کہ رعایا کو کچھہ تکلیف نہ پہنچائے۔ لیکن جب دہلی کے لوگون کیطرف سے کچھہ ہنگامہ ظہور مین آیا اور اس مین بہت سے اہل فارس مارے گئے تو نادر نے غضب مین آکر قتل عام کا حکم دیدیا۔ ایک دن بہر قتل کا بازار گرم رہا۔ تہوڑے روز بعد نادرشاہ نے لوٹ کا بہت سا مال لیکر اپنے وطن کو مراجعت کی اس لوٹ مین شاہجہان کا تخت طاوس بہی شامل تہا۔ اُس نے اپنے جانے سے پہلے محمد شاہ کو پہر تخت پر بٹہایا اور ہند کے بڑے بڑے حاکمون اور سردارون کے پاس جنمین مرہٹے بہی شامل تھے اپنے قاصد بہیجے کہ اگر تم بادشاہ کی اطاعت نکروگے تو مین تم سے سمجہونگا*

۱۳۴۔ باجے راؤ پیشوا نے ۱۷۴۰ء مین وفات پائی۔ اس سبب سے نظام الملک جسکو دلی مین کُل اختیار حاصل تہا اُسکا ۱۷۴۱ء مین یہہ ارادہ ہوا کہ پہر دکہن کو چلے غرضکہ وہ تو یہان سے رخصت ہوا اور اُسکا سب سے بڑا بیٹا غازی الدین اول اور اُسکا رشتہ دار قمر الدین یہہ دونو بادشاہ کے معتمد صلاح کار رہے۔ جس سال مین محمد شاہ نے وفات پائی اُسی سال نظام الملک نے بہی اس دنیا سے کوچ کیا۔

سعادت خان اُنہی ایام مین مرچکا تہا جبکہ بادشاہ دہلی مین تہا +

۱۳۵ - اسی زمانہ مین رُہیلون کا بہی عروج ہوا - جس ضلع کو اب رُہیلکھنڈ کہتے ہین اُسپر ۱۷۴۴ء مین علی محمد افغان لُٹیرا متصرف ہوگیا +

۱۳۶ - احمد خان جسکو عموماً احمد شاہ ابدالی یا دُرّانی کہتے ہین وہ قوم افغان کا جو پہلے ابدالی کہلاتی تہی اور جسکا نام اُس نے دُرّانی رکہا سوروئی سردار تہا - نادر شاہ کی فوج مین اُس نے نام پایا تہا اور جب وہ مرگیا تو یہہ خود قندہار کے تخت پر بیٹہہ گیا اور تہوڑے ہی دن پیچہے ۱۷۴۷ء مین ہند پر چڑہائی کی +

۱۳۷ - اس پہلے حملہ مین دُرّانی کو شہزادہ احمد اور وزیر قمر الدین کی شجاعت اور دانشمندی کی بدولت ۱۷۴۸ء کے اندر سرہند مین شکست ہوئی اور وہ اُلٹا ہٹ گیا - یہہ اخیر لڑائی تہی جسمین مغلون کو فتح نصیب ہوئی +

۱۳۸ - اس لڑائی کے وقت وزیر قمر الدین اپنے خیمہ مین نماز پڑہتا ہوا گولی کی ضرب سے جان بحق ہوا - وہ محمد شاہ کا وفادار دوست اور رفیق تہا اسکے مرتے ہی اُسکے آقا نے بہی اپریل ۱۷۴۸ء مین رحلت کی - اس بادشاہ نے ۳۰ برس تک فکر و تشویش مین سلطنت کی +

۱۳۹ - اس عہد مین مشرقی صوبے درحقیقت خود مختار ہو گئے - مرشد قلی خان صوبہ دار بنگالہ کے بعد ۱۷۲۵ء مین شجاع الدین اُسکا جانشین ہوا - اُس نے اُنہی دنون مین رحلت کی جبکہ نادر شاہ دہلی

مین موجود تھا - اسکے بیٹے کو ایک امیر علی وردیخان جو صاحب اقتدار اور تجربہ کار تہا حکومت سے برطرف کرکے ریاست کو دبا بیٹہا - اور بادشاہ نے اسکو یہان کا مستقل حاکم مان لیا +

تیرہوین فصل احمد شاہ ۱۷۴۸ع سے ۱۷۵۴ع تک کا حال

۱۷۴۸ - محمد شاہ کا بیٹا احمد شاہ سلاطین مغلیہ مین تیرہوان بادشاہ ہے اس بادشاہ کا بڑا دشمن اُسی کا ہمنام احمد شاہ ابدالی تہا جس نے اب دوسری بار ہند پر حملہ کیا اور ۱۷۴۸ع مین بادشاہ نے بے ضرورت لاہور اور ملتان کے صوبے اُمرا کی مرضی کے خلاف اسکو دیکر صلح کرلی - اس عہد کے نامی اشخاص یہہ ہین - سعادت خان کا بہتیجا صفدر جنگ جو اودہ مین اُسکا جانشین ہوا اور نظام الملک کا سب سے بڑا بیٹا غازی الدین +

۱۷۴۹ - غازی الدین ہلکر اور سیندہیا کے ساتہہ تہوڑے دنون بعد دکہن کو چلا گیا اُسکا بوڑہا باپ نظام الملک ۱۷۴۸ع مین وفات پاچکا تہا اور یہہ اب اُسکی حکومت پر متسلط ہونے گیا تہا مگر زہر سے مارا گیا - اُس نے ایک بہتیجا میر شہاب الدین یعنی غازی الدین ثانی چھوڑا - شہاب الدین اور صفدر جنگ مین نظام الملک اور سعادت خان کے پرانی جھگڑے کی بنا پر مخالفت شروع ہوئی - مرہٹے جو ملہار راؤ ہلکر اور سیندہیا کے زیر حکم تہے غازی الدین ثانی کے طرفدار ہوئے اور

جاٹ جو سورج مل راجہ بھرت پور کے ماتحت تھے وہ صفدر جنگ کے حامی بنے - بادشاہ خوف کے مارے کسی کا جانبدار نہوا بلکہ نوبت بنوبت دونو فریق کے ساتھہ دغا کی +

۱۴۲ - ہلکر نے ایکدفعہ حملہ کرکے بادشاہ کو دلی بھگا دیا اور پھر اُسکو آکر فتح کرلیا اسپر ۱۷۵۴ع مین یہان کے اُمرا نے غازی الدین ثانی کی شہ سے احمد شاہ کو نا قابل بادشاہت کے ٹھیرا کر قیدخانہ مین اُسکو بٹھا دیا اور اُسکی آنکھون مین سلائی پھروا دی احمد شاہ قید مین پڑے پڑے مر گیا

۱۴۳ - اب سلطنت مغلیہ کا بڑا ابتلا حال ہو رہا تھا - گجرات - بنگالہ - بہار - اُوڑیسہ - اودہ - روہیلکھنڈ - پنجاب اور دکھن کے دونو حصے جو نظام کے بیٹون اور مرہٹون کے قبضے مین تھے اور کرناٹک یہہ سب ملک اس سلطنت سے بالکل علیحدہ ہوگئے تھے - غازی الدین ثانی بھی بادشاہ گر بننے کے لائق نکلا - اُس نے بدنصیب احمد شاہ کے چچا کو بادشاہ بنا کر تخت پر بٹھایا +

چودہوین فصل - عالمگیر ثانی ۱۷۵۴ع سے ۱۷۵۹ع تک کا حال

۱۴۴ - عالمگیر ثانی منتخب ہوکر بادشاہ بنایا گیا +

۱۴۵ - صفدر جنگ اودہ کے نواب نے بھی انہی ایام مین رحلت کی اور اُسکی جگہہ شجاع الدولہ مسند پر بیٹھا - صفدر جنگ جو دلی مین وزارت کے عہدہ پر بھی رہا تھا اُس نے روہیلون کے ہاتھہ سے بڑی تکلیف

اُٹھائی تھی اور صرف مرہٹون کی مدد سے آنکو مطیع کیا تہا اب سلطنت بالکل لٹیرون کے بس مین تہی +

۱۴۶ - اس عہد کے نامور اشخاص یہہ ہین (۱) بادشاہ کا بیٹا اور ولیعہد علی گوہر جو باپ کی تخت نشینی کے وقت ۳۲ برس کا تہا - یہہ شاہزادہ بڑا دلیر اور جوانمرد تہا اور پیچھے شاہ عالم ثانی کے لقب سے بادشاہ ہوا (۲) غازی الدین ثانی بادشاہ گر جس نے صفدر جنگ کی وفات کے بعد وزارت کے منصب پر اپنا قدم جما لیا تہا - اُسکی بے تدبیری اور خود غرضی کے سبب احمد شاہ ابدالی کے حملے کی بلا پھر سلطنت پر نازل ہوئی - تفصیل اسکی یہہ ہے کہ قمر الدین کا بیٹا میر منو پنجاب کا صوبہ ۱۷۵۳ء مین لاہور کے اندر مرچکا تہا اور ابدالی نے وہان کی حکومت اسکے معصوم بیٹے کے نامزد کرکے میر منو کی بیوہ اور آدینہ بیگ خان کو اُسکا سرپرست بنا دیا تہا - آدینہ بیگ بڑا کار آزمودہ مگر پرلے درجہ کا دغاباز تہا اور افغانون کو حملہ کرنے کی ہمیشہ ترغیب دیتا رہتا تہا - تہوڑی دن نہ گزرنے پائے تھے کہ پنجاب مین سخت بے انتظامی ہوئی - اس سبب سے سکھہ بہت جلد زور پکڑ گئے اب غازی الدین نے اُس صوبہ پر حملہ کرنا چاہا اور ولیعہد کو اپنے ساتھہ لیکر وہان پہنچا اور بیوہ اور اُسکی لڑکی کو جسکے ساتھہ اُسکی نسبت ٹھہری تہی پکڑ کر دہلی مین لے آیا اور آدینہ بیگ خان کو اس صوبے کا حاکم مقرر کر آیا +

۱۴۷- احمد شاہ ابدالی نے یہہ حال سُنتے ہی اٹک سے اُتر کر دہلی کو کوچ
کیا یہہ اسکا تیسرا حملہ تہا- مگر غازی الدین بڑا ہوشیار اور چالاک تہا-
اپنی ساس کو راضی کر کے اسکی سفارش سے معافی حاصل کر لی اور پہلے
کی نسبت بہی اپنا اقتدار بڑہا لیا- احمد شاہ ابدالی نے اُسکو خراج اور لوٹ
کی تحصیل پر مامور کر دیا- اور خود ۱۱ ستمبر ۱۷۵۶ء کو دلی مین داخل ہوا
مگر وبا پہیلنے کے سبب جلد کابل کو مراجعت کی- وہ اپنے بیٹے تیمور شاہ کو
لاہور کا نائب اور ایک رُہیلے سردار کو جسکا نام نجیب الدولہ تہا دہلی مین
وزیر اعظم مقرر کر گیا ٭

۱۴۸- غازی الدین نے تہوڑے ہی دنون بعد نجیب الدولہ کو رگہوبا
کی مدد سے نکالدیا بادشاہ کے طرفدارون کو قید کیا اور خود ولیعہد سلطنت
پر ہاتہہ صاف کرنے کا ارادہ کیا درحقیقت اب اُسکو کون روک سکتا تہا
اُس نے اپنی جبلّی خصلت کے ظلم و ستم کو خوب ظاہر کیا مگر شاہزادہ
اسکے ہاتہہ سے بچکر نکل گیا اور بہت سی سرگردانی کے بعد ۱۷۵۹ء
مین بہار پر حملہ کیا جسکا نتیجہ ساتوین باب کی دفعہ ۹۴ مین درج ہوگا

۱۴۹- ۱۷۵۸ء مین رگہوبا نے غازی الدین کے کہنے اور ادینہ بیگ
جس نے آخر کو بہی دغا کی اُسکے بُلانے سے پنجاب پر چڑہائی کی جسکا نتیجہ
یہہ ہوا کہ مرہٹون نے ۱۷۶۱ء کے اندر پانی پت کی تیسری لڑائی مین
شکست فاحش کہائی اور اُنکی حکومت برباد ہوگئی بات یہہ ہے کہ
اُس نے پنجاب کو تاخت و تاراج کر کے فتح و ظفر کے ساتہہ مراجعت کی

مگر کچھہ لوٹ کا مال اسکے پلہ نہ پڑا کیونکہ اس مہم مین صرف کثیر ہوا اور وہ
اس مہیب دشمن کو کہ مرہٹون کو کبھی ایسے سے مقابلہ کا اتفاق نہوا
تہا یعنی احمد شاہ ابدالی کو سوتے سے جگا گیا۔ اب احمد شاہ نے ہندوستان
پر چوتہا حملہ کیا +

۱۵۰- وہ مرہٹون کی تمام قوم سے سخت انتقام لینے پر آمادہ ہوکر ستمبر ۱۷۵۹ع
مین دلی پر چڑھ آیا- غازی الدین نے اپنی چلبلی طبیعت اور ظالمانہ
بلند نظری سے ہر ایک بات کو ابتری مین ڈال رکہا تہا اور اب بے قصور
بادشاہ کو قتل کراکر اپنی پاپ کی ناو بہرلی اور بادشاہ کا سر تن سے
جدا کرکے دہڑ جمنا جی مین پہکوا دیا۔ یہہ واقعہ نوامبر ۱۷۵۹ع کا ہے +

۱۵۱- پہر اس سفاک نے کام بخش کے بیٹے کو شاہ جہان کے لقب سے
تخت پر بٹھایا مگر آخر دلی سے بہاگا اور جاٹون کے سردار سورج مل کے
پاس جاکر پناہ لی +

پندرہوین فصل- شاہ عالم ثانی اور اخیر کے شاہان مغلیہ

۱۵۲- ۱۷۶۰ع مین احمد شاہ ابدالی نے دلی کو ایک دفعہ اور آکر لوٹا لیکن
تہوڑے ہی دنون بعد انوپ شہر کو جو گنگا کے کنارہ ہے اور جہان اسکا
لشکر پڑا تہا چلا گیا +

۱۵۳- پہر مرہٹون نے جو شیو داس راؤ کے زیر حکم تہے دلی کو فتح کرلیا-
شاہ عالم اسوقت یہان موجود نہ تہا اسلئے انہون نے اسکے بیٹے

جوان بخت کو تخت پر بٹہا دیا بعضون کی یہہ بہی تجویز تہی کہ بسواس راؤکو جو پیشوا کا ولیعہد تہا تخت پر بٹہا دیجے مگر یہہ امر مناسب معلوم نہوا۔ پانی پت کی تیسری لڑائی کے بعد احمد شاہ ابدالی پہر دلی پر قابض ہوگیا اور یہان سے شاہعالم یعنی علی گوہر کے پاس پیغام بہیجا کہ ہم آپکو بادشاہ تسلیم کرلیے ہین اور آپکے بیٹے جوان بخت کو نائب مقرر کیے جاتے ہین اسکے بعد وہ ہندوستان سے چلا گیا ✦

۱۵۴- جسوقت احمد شاہ ابدالی پانی پت مین مرہٹون کو پامال کر رہا تہا اسوقت شاہعالم بہار مین انگریزون سے لڑ رہا تہا۔ اسکا حال ساتوین باب کی دفعہ ۱۹۴ مین لکہا جائیگا۔ دس برس سے زیادہ یہہ بادشاہ وطن سے آوارہ اکثر الہ آباد مین رہا جہان سرکار انگریزی کا پنشندار ہوکر اپنا ایک نوع کا دربار قائم رکہا۔ اسکو دلی آنیکا ارادہ کرنا اسوقت مناسب نہ معلوم ہوا۔ وہان نجیب الدولہ اور نوجوان شاہزادہ ہوشیاری کے ساتہہ سلطنت کا کام انجام دیتے رہے۔ احمد شاہ ابدالی صرف ایکبار اور ہندوستان مین نجیب الدولہ کی مدد کو آیا اور سکہون کو کئی لڑائیون مین شکست دیکر پانی پت تک پہنچا لیکن تہوڑے ہی دنون بعد قندہار کو الٹا چلا گیا ✦

۱۵۵- ۱۷۷۰ء کے اخیر کا حال یہہ ہے کہ نجیب الدولہ جو بڑا نیک نہاد اور دانشمند وزیر تہا وہ رحلت کر چکا تہا اور اسکی جگہہ اسکا بیٹا ضابطہ خان نامور تہا مرہٹے دلی پر متسلط تہے اور شہزادہ جوان بخت اور خاندان

شاہی قلعے مین رہتا تہا شاہعالم بدستور الہ آباد مین پنشن پاتا تہا ۔
اب مرہٹون نے بادشاہ سے کچہہ قول و قرار کرنے چاہے اور کہا کہ اگر
آپ ہمکو بہت سا روپیہ دین تو ہم آپکو دلی کی سلطنت پر پہر بحال
کردین۔ انگریزون نے بادشاہ کو سمجہایا کہ آپ اپنے تئین مرہٹون کے
پنجہ مین نہ پہنسایئے مگر کچہہ زیادہ مزاحمت نہ کی +

۱۵۶ - چنانچہ وہ ۱۷۷۱ء مین تہوڑی سی انگریزی فوج کے ساتہہ اپنے
نئے دوستون یعنی مرہٹون کے پاس جانے کو الہ آباد کی سرحد سے
اسطرف آتا آیا اور اسوقت سے اس بادشاہ نے ان صوبون مین جو
اُس سرحد کے مشرق مین ہین مداخلت کرنیکا کبہی دعوے نہین کیا +

۱۵۷ - دلی مین اب دو بڑے فریق تھے۔ ایک تو مسلمان جو یہہ چاہتے
تھے کہ تہوڑا بہت جو کچہہ ہمارے پاس ہے وہ ہمارے قبضہ مین رہے
دوسرے مرہٹے جو اس باب مین سعی کر رہے تھے کہ پانی پت کی
لڑائی مین جو کچہہ ہم کہو بیٹھے ہین وہ پہر حاصل کرین غرضکہ ضابطہ خان
اور اُسکی سپاہ تہوڑے دنون مین دلی سے نکالی گئی اور مرہٹے
غالب آگئے +

۱۵۸ - شاہعالم جو نام کو دلی کا بادشاہ تہا اُسکا زیادہ حال لکہنا کچہہ
ضروری نہین ضابطہ خان کا سب سے بڑا بیٹا غلام قادر ۱۷۸۶ء مین اپنے
باپ کی وفات کے بعد اُسکے ترکہ پر قابض ہوا۔ اس نوجوان سردار نے
اپنے باپ کے منصب اور درجہ کا دعوے کیا اور بادشاہ سے

علانیہ باغی ہوکر دلّی پر اپنا تسلط کرلیا اور شاہعالم کو اپنے قابو مین کرلیا اور
پہر اس حیلہ سے کہ بادشاہ نے خزانہ چہپا رکہا ہے اس بیکس بوڑہے
کی ہر طرح توہین کرکے خنجر سے اُسکی آنکہین نکال لین۔ اُسکے بیٹے
پوتون کو اگست ۱۷۸۸ء مین اُسکی آنکہون کے سامنے پہلے ہی بہت
کچہہ اذیتین پہنچا چکا تہا۔ انہی مین محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ
بہی تہا جس نے ۱۸۵۷ء مین دہلی کے اندر انگریزون پر ایسی ہی زیادتیان
ہونے دین اگرچہ اپنی طرف سے اشتعالک نہ دی ❊

۱۵۹- اس بیکس اندہے بادشاہ کو تہوڑے دنون بعد مرہٹون نے
نجات دلوائی مگر وہ ۱۸۰۳ء تک نہایت تنگدستی مین رہا ۱۶ ستمبر کو
لارڈ لیک نے آکر اسکو اس بلا سے نکالا۔ اس بادشاہ نے ۱۸ دسمبر
۱۸۰۶ء کو وفات پائی۔ اسکے بعد ہندوستان کی عنان حکومت
انگریزون کے ہاتہہ آئی۔ عالمگیر کے جیتے جی غلام قادر بہی اپنی
مکافات کو پہنچ گیا کیونکہ وہ سیندہیا کے پنجہ مین گرفتار ہوا جس نے
اسکو سخت اذیت پہنچائی اور اُسکے ہاتہہ پانو قطع کرکے آخر کو اُسکا سر
اندہے بادشاہ کے قدمون پر رکہنے کو دلّی بہیجا ❊

۱۶۰- عالمگیر کا بڑا بیٹا میرزا جوان بخت اپنے باپ کو سلطنت پر بحال
کرنے کے لئے بہت سی سعی کرکے یہانسے چلا گیا تہا اور ۱۷۸۸ء مین
مرچکا تہا۔ دوسرا بیٹا اکبر ۱۸۰۶ء مین باپ کی جگہہ تخت پر بیٹہا اور شاہان
مغلیہ مین سولہوان بادشاہ ہوا اسکا بیٹا محمد بہادر شاہ خاندان تیموریہ

کا اخیر بادشاہ تہا۔ اُس نے جو جرم کیئے اُنکا اور اُسکی اجل کا حال دسوین باب کی دفعات ۱۳۳ لغایت ۱۶۵ مین درج ہوگا۔ اُسکے بیٹے اور پوتا جو غدر کے دنون مین قیدی انگریزون کے ساتہہ وحشیانہ بدسلوکی سے پیش آئے تھے اُن کو ہمایون کے مقبرہ کے قریب ۲۲ ستمبر ۱۸۵۷ع کو کپتان ہودسن صاحب نے گولی سے ماردیا ❊

سولہوین فصل ۔ حیدرآباد اور اودہ کے پچھلے دنونکے حالات

۱۶۱۔ سلطنت مغلیہ کی ترقی اور تنزل کا حال لکہنے کے بعد کچھ احوال اس ریاست کا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے جو نظام الملک نے دکہن مین قائم کی۔ بوڑہے نظام الملک کی وفات کے بعد سے اُسوقت تک کا حال جبکہ بسی صاحب فرانسیسی کی حمایت سے صلابت جنگ اورنگ آباد کا صوبے دار ہوا ساتوین باب کی دفعات ۱۱ لغایت ۱۸ مین درج ہوگا

۱۶۲۔ نظام الملک کے بڑے بیٹے غازی الدین نے پہلے تو اپنے باپ کی قلمرو کے لیئے کچھہ جہگڑا نہ کیا مگر جب اُس نے دیکہا کہ صلابت جنگ کمزور اور بزدل ہے تو اُس نے بالاجی باجےراؤ تیسرے پیشوا کی کمک سے اسکو مغلوب کرنا چاہا۔ صلابت جنگ نے پیشوا کو دو لاکہہ روپیہ رشوت دیکر اسبات پر آمادہ کردیا کہ وہ ۱۷۵۱ع مین اُلٹا چلا گیا ❊

۱۶۳۔ اس عرصہ مین بسی نے اپنی حکومت کو خوب استحکام دے لیا اور قاعدہ کی سخت پابندی رکہکر اپنی فرانسیسی سپاہ کو نہایت درست

اور لیس نے کہا اُس نے صلابت جنگ کو مرہٹون کے ہاتہہ سے اس حکمت کے ساتہہ بچایا کہ پونا پر چڑہائی کردی اور پیشوا کے تمام لشکر اور مرہٹے سوارون پر دو دفعہ فتح پائی اسکے بعد باہم صلح ہوگئی۔ صلابت جنگ اور بسی اورنگ آباد کو واپس چلے آئے۔ یہان تہوڑے دنون بعد غازی الدین بہت سی سپاہ لیکر پہنچا اور اگر نظام الملک کے چوتھے بیٹے نظام علی کی ما جو یہہ چاہتی تہی کہ میرا بیٹا تخت پر بیٹہے اُسکو ۱۷۵۲ء مین زہر نہ دیدیتی اور اس طرح اُن دو شخصون مین سے جو نظام علی کے اس منصب پر پہنچنے کے سدراہ تھے جسکو اُس نے پیچھے حاصل کیا ایک کا قصہ پاک نہ کردیتی تو شاید وہ تخت پر بیٹہہ جاتا +

۱۶۴- مرہٹے بہی ایک بڑا قطعہ زمین کا جو دین گنگا کے شمال مین تہا اُسکے لینے پر راضی ہوگئے۔ صلابت جنگ کو کچھہ آزار نہ پہنچایا اپنے ملک کو چلے گئے۔ صلابت جنگ نے اب حیدر آباد کو اپنا دارالسلطنت بنایا +

۱۶۵- ۱۷۵۳ء مین اس صوبے دار نے بسی کے ساتہہ کچھہ بدسلوکی کی اسپر اُس نے ایسی ہوشیاری اور استقلال کے ساتہہ تمام مراتب کا انتظام کیا کہ صلابت جنگ نے اُس سے معافی چاہی اور اُسکے عوض مین شمالی سرکارین اسکی نظر کین۔ یہہ قلمرو دریای کرشنا اور گوداوری سے سیراب ہوتی ہے اور اسوقت اسکی آمدنی چالیس لاکہہ روپیہ سالانہ تہی۔ یہہ قلمرو جیسی عمدہ تہی ایسی یوروپ کے بادشاہون مین سے کسیکو

ہندوستان مین ابتک نصیب نہوئی تہی +

۱۶۶ - ۱۷۵۵ء مین بسی فرانسیسی صلابت جنگ کی ساتہہ ایک مہم پر میسور کو گیا اور ۱۷۵۶ء مین اُسکو اُسکے بہائی نظام علی اور نوازخان وزیر کے جوڑ توڑ اور فتنہ ہون سے بچایا +

۱۶۷ - ۱۸ جون ۱۷۵۸ء مین بسی کو کارنٹ لالی نے واپس بُلالیا اور جب اُسکو دکہن سے ایسے وقت آنا پڑا کہ جب وہ وہان کے سفید وسیاہ کا اختیار رکہتا تہا۔ اسی سال کرنل فورڈ نے جسکو کلایو صاحب نے کلکتہ سے بہیجا تہا فرانسیسون کو شمالی سرکارون سے نکالدیا اور صلابت جنگ نے خوف مین آکر یہہ قلمرو انگریزون کو دیدی +

۱۶۸ - اب بالاجی پیشوا اور صلابت جنگ مین جہگڑا شروع ہوا ۱۷۶۱ء مین صلابت جنگ کو اُسکے بہائی نظام علی نے تخت سے اُتارا اور ۱۷۶۳ء مین اسکو مروا ڈالا۔ اسکے بعد نظام علی نے کرناٹک پر حملہ کیا مگر انگریزون نے اُسکو روک دیا۔ پہر تو اس نواب کیطرف سے شمالی سرکارین سرکار انگریزی کو دے جانے کی بابت گفتگو ہوئی اور یہہ قلمرو نظر کی گئی۔ مگر گورنمنٹ مدراس نے ۱۷۶۶ء کے عہدنامہ مین یہہ بات منظور کرلی کہ نظام علی کو اس قلمرو کی بابت آٹہہ لاکہہ روپیہ سالانہ دیا جائے۔ معلوم نہین کہ گورنمنٹ کو کیا خوف تہا اور ایسی بہی ہوئی کیون تہی کہ اتنا روپیہ دینا قبول کرلیا +

۱۶۹ - مرہٹے اور والی میسور جو اب بڑا زبردست اور ہیبت ناک ہوتا جاتا

تہا اِن دونو کے ساتہہ نظام علی کا برابر جہگڑا اور لڑائیان رہتی تہین - اسکا حال پانچوین باب کی دفعات ۱۲ و ۱۸ و ۱۹ اور آٹہوین باب کی دفعہ ۴۴ مین مذکور ہوگا *

۱۷۰ - ۱۷۹۸ء مین لارڈ ولزلی نے نظام کے ساتہہ صلحنامہ کیا - اُسکی شرطین یہہ تہین کہ ۶ ہزار انگریزی سپاہ نظام کی قلمرو مین اُسکی حفاظت اور مدد کو رہا کرے - اُسکا خرچ نظام دے اور فرانسیسی وہان سے نکالے جائین اس عہدنامہ کی شرایط مین کچہہ فرق نہین آیا ہے ۱۸۰۰ء مین نظام نے اضلاع بلہری اور کدایا جو عموماً اضلاع مفوضہ کہلاتے ہین اس سپاہ کی مدد خرچ کے لئے سرکار انگریزی کے تفویض کئے *

۱۷۱ - ۱۸۰۳ء مین مرہٹون کی دوسری لڑائی کے شروع ہونے سے چار دن بعد نظام علی نے وفات پائی *

۱۷۲ - لارڈ ولزلی نے اُسکے بیٹے سکندرجاہ کو مسند پر بٹہایا اور حالانکہ ۱۸۰۳ء مین جبکہ مرہٹون سے لڑائی ہو رہی تہی والی حیدرآباد نے اپنے فرائض ادا کرنے مین ایسی غفلت اور کوتاہی کی جو قابل الزام کے تہی لیکن لارڈ ولزلی نے اپنی دریادلی سے برار کو ناگپور سے جدا کرکے نظام کو دیدیا - نظام نے ۱۸۲۸ء مین رحلت کی اور اُسکی جگہہ نصیر الدولہ مسند پر بیٹہا - جب اس نے ۱۸۵۷ء مین وفات پائی تب افضل الدولہ اُسکا جانشین ہوا اور ۱۸۶۹ء مین رحلت کرگیا *

۱۷۳ - ۱۸۵۳ء مین یہہ ضرورت پڑی کہ عہدنامہ مرتبہ ۱۸۰۰ء کے

بموجب جو انگریزی سپاہ نظام کی قلمرو مین تعینات رہتی تہی اُسکا خرچ وتنخواہ وصول ہونے کی طرف سے اطمینان کرلیا جائے۔ نظام سے اسکا بند وبست نہوسکا اور اُس نے برار کے بعضے ضلعے بطور انتظام چند روزہ سرکار انگریزی کے تفویض کردئے۔ اسکا نتیجہ ہر طرح سے مفید ہوا۔ یہہ اضلاع سرکار انگریزی ہی نے نظام کو دئے تہے +

۴۷ا۔ دوسری سلطنت یعنی اودہ کی ریاست جو محمد شاہ کے عہد مین درحقیقت خودمختار ہوگئی تہی۔ اُسکو ۱۸۵۶ع مین لارڈ دلہوزی نے سرکار انگریزی کی قلمرو مین شامل کرلیا۔ فارس کا نامی گرامی تاجر سعادت خان جس نے اس سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اسکے عہد سے عملداری سرکار مین شامل ہونے کے وقت تک وہان کبہی امن وآمان نہین رہا۔ سعادت خان سے واجد علی شاہ تک جو ۱۸۵۶ع مین مسند سے اُتار اگیا گیارہ نواب اودہ مین فرمان روا رہے ۱۸۱۹ع مین یہان کا نواب لارڈ ہیسٹنگز صاحب گورنر جنرل کی صلاح سے اپنے تئین بادشاہ کہنے لگا اور شاہ دہلی کی اطاعت بالکل چہوڑ دی۔ یہان کا انتظام روز بروز بدتر ہوجاتا تہا آخر اسکے سوا اَور کوئی تدبیر نہ رہی کہ اسکو سرکار انگریزی کی قلمرو مین شامل کیا جائے۔ اس ملک کا اخیر بندوبست سرجان لارنس صاحب نے جو اب لارڈ کے خطاب سے ممتاز ہین ۱۸۶۶ع مین کیا +

چوتھا باب

دکہن کے حالات جو مسلمانون کے زمانہ سے متعلق ہین

پہلی فصل۔ مسلمانونکی پہلی یورش سے بہمنی سلطنت کے قائم ہونے تک

۱۲۹۴ء سے ۱۳۴۷ء تک کا حال

۱۔ دکہن کا حال پہلے باب کی چودہوین فصل مین اور کہین کہین دوسرے اور تیسرے باب مین درج ہوچکا ہے۔ مگر طالب علمون کو وہانکے مسلسل واقعات معلوم کرنے ضرور رہا ہین۔

پہلے باب کی چودہوین فصل کے دیکہنے سے معلوم ہوگا کہ مسلمانونکے حملونکے وقت دکہن کا ملک بہت سی چہوٹی چہوٹی ریاستونمین منقسم تہا۔ دوارسمدر جو شمالی میسور مین ہے بلال راجاؤن کا دارالسلطنت تہا۔ راجپوتونکا ایک خاندان دیوگڈہ مین جہان اب دولت آباد ہے فرمان روا تہا۔ اور اندرخان مشرق کی جانب تلنگانہ مین حکومت کرتا تہا ان کا پایۂ تخت ورنگل تہا۔

۲۔ ۱۲۹۴ء مین علاؤالدین خلجی آٹہہ ہزار سوارونکے ساتہہ برار مین ہوتا ہوا ایلچپور اور وہان سے دیوگڈہ گیا جہان اُسوقت رام دیو راج کرتا تہا۔ راجپوتون نے دکہاوے کے لئے کچہہ یونہی سا مقابلہ کیا۔ پہر بہت سا روپیہ اور ایلچپور اور اسکے مضافات علاؤالدین کی نظر کئے اور

صلح کرلی - اسطرح دکہن کی ہندو ریاست کی کمزوری ناخدا ترس
مسلمان سردارون پر ظاہر ہوگئی اور مسلمانون نے علاؤالدین کے
جوش مذہبی کی بدولت جنوب مین اپنا قدم جما لیا +

۳- علاؤالدین کے عہد مین ملک کافور نے چار بار سنہ ۱۳۰۶ء و سنہ ۱۳۰۹ء و سنہ ۱۳۱۰ء
و سنہ ۱۳۱۱ء مین دکہن پر حملے کیئے اور ان مین سے اخیر حملہ مین مدورا کو تسخیر کرلیا
انہی حملون کے اثنا مین رام دیو ملک کافور کے ساتہہ دہلی آیا - یہان اسکی
آؤبہگت ایسی تپاک سے ہوئی کہ وہ بادشاہ کا وفادار یار اور فرمان بردار
ہوگیا - بلال راجا جنکا پایۂ تخت دوارسمدر تہا - انپر بہی کافور غالب
آیا - ورنگل کے راج سے سالانہ خراج ٹہیرایا اور جنوب کا سارا ملک
سیت بند رامیشر یا راس کماری تک خوب لوٹا اور سیت بند رامیشر مین ایک
مسجد بنوائی تاکہ مسلمانونکی فتح یابی کا نشان رہے

۴- رام دیو کے داماد ہرپال نے اطاعت سے انحراف کرنا چاہا
اسلئے سنہ ۱۳۱۸ء مین مبارک خلجی خود اُسپر چڑہکر گیا اور اسکو مغلوب کرکے
اُسکی کہال کہچوالی - انہی دنون مین خسرو نے ملیبار کو تسخیر کیا - یہہ
وہی خسرو ہے جو پیچہے دہلی کے تخت پر بیٹہا +

۵- الغ خان (جونا خان یعنی محمد تغلق) جو خاندان تغلق کا دوسرا بادشاہ
تہا وہ تخت پر بیٹہنے سے پہلے اور پیچہے دکہن پر فوج کشی کرکے گیا
اور سنہ ۱۳۲۳ء مین ورنگل کے حاکم کو شکست فاش دیکر ورنگل کو لے لیا

یہان سے جو لوگ بہاگ کر گئے تہے انہون نے سنہ ۱۳۳۶ء مین تنگ بہدرا

کے کنارے بیجے نگر کی بنا قایم کی۔ اسکا دورہ ۲۴ میل تہا اور اُسکے کہنڈر نہایت دل آویز ہین ٭

۴۔ جیسا محمد بن تغلق کے عہد کی یہہ بات بیان کے قابل ہے کہ ہندوون کی ایک زبردست ریاست بیجے نگر مین قایم ہوئی اسیطرح یہہ بات بہی یاد رکہنے کے قابل ہے کہ دکہن مین مسلمانون کی خودمختار ریاست اسی عہد مین پہلے ہی پہل قایم ہوئی۔ دکہن کے امیرون نے بعضے باغی سردارون کو جو گجرات سے چلے آئے تھے پناہ دی تہی اس سبب سے سلطان محمد کا اُنپر عتاب تہا۔ اسپر وہ علانیہ باغی ہو گئے اور آخر ظفرخان افغان کو اپنا سردار بنایا۔ اس سردار نے بادشاہی فوج کو شکست دی اور لوگون نے اُسکو اپنا بادشاہ بنا لیا۔ یہہ شخص گانگو نام ایک برہمن کا غلام تہا۔ برہمن دیوتا اُسپر بڑے مہربان تھے اور اُسکی نسبت یہہ پیشین گوئی کی تہی کہ تو بڑا صاحب اقبال ہوگا ٭

۷۔ اُس نے اپنا خطاب سلطان علاء الدین حسن گانگوی بہمنی رکہا۔ اُس نے اپنے نام کے ساتہہ پچہلے دو لفظ یعنی گانگوی بہمنی اپنے محسن اور مربی کی یادگار کے لئے لگائے تھے۔ یہہ حال ۱۳۴۷ء کا ہے یہہ نیا سلطان دانشمند۔ ملنسار اور شجاع تہا۔ اس نے دس برس تک سلطنت کی۔ اور ہندو راجاؤن سے صلح رکہی۔ اس سلطنت کا پایہ تخت گلبرگہ گولکنڈہ کے مغرب مین تہا ٭

دوسری فصل بہمنی سلطنت کے قائم ہونے سے سلطنت مغلیہ میں دکہن کے شامل ہونے تک

۱۳۴۷ء سے ۱۵۲۶ء تک کا حال

۸ — بہمنی خاندان جس میں اٹہارہ بادشاہ ہوئے ڈیڑھ سو سال سے زیادہ عرصے تک دکہن میں فرمان روا رہا۔

۹ — حسن گانگوی بہمنی کی وفات کے وقت اسکی سلطنت میں تقریبًا تمام مہاراشٹر اور تلنگانہ کا تہوڑا سا حصہ اور کچہہ حصہ کرناٹک کا بہی داخل تہا۔ جب محمد شاہ اول اسکی جگہہ تخت پر بیٹہا تو اُس نے اپنے ملک کو چار حصوں یعنی اطراف میں تقسیم کیا جنکے نام یہہ ہیں۔ گلبرگہ۔ دولت آباد تلنگانہ۔ برار۔

۱۰ — محمود شاہ اول اور اسکے تین جانشین غیاث الدین شمس الدین اور فیروز شاہ جو ۱۳۷۸ء سے ۱۴۲۲ء تک حکومت کرتے رہے اُن کے عہد میں یہہ سلطنت بڑے عروج پر رہی اور نئے نئے ملکوں کے فتح ہونے سے اسکی وسعت بڑہ گئی ۱۴۸۲ء میں محمود شاہ ثانی نے سلطنت کی آٹہہ اطراف کے نئے حصے کیے۔ انکے نام یہہ ہیں (۱) بیجاپور و احسن آباد (۲) دولت آباد و جونیر (۳) راج بندری و ورنگل (۴) گاوال و مہاہور
۱۵۲۶ء میں کلیم اللہ کی وفات پر اس خاندان کا خاتمہ ہو گیا اور جن صوبوں کا اوپر بیان ہوا اُن میں مختلف خاندانوں کی ریاستیں قائم

ہوئیں۔ ان خاندانوں کے نام یہہ ہیں۔ عادل شاہیہ۔ نظام شاہیہ
قطب شاہیہ۔ عماد شاہیہ۔ برید شاہیہ ٭

۱۱۔ سنہ ۱۴۸۹ع کے بعد ان صوبوں کے حاکم مختلف اوقات میں خودمختار
ہوتے گئے اور اسطرح دکھن میں ہندوؤن کی ریاست بیجانگر سمیت
چہہ سات ریاستیں ہوگئیں جنکو بابر کے جانشینوں نے آخر مطیع و
مغلوب کرلیا۔ دکھن کے مسلمان بادشاہوں اور شاہان مغلیہ کے
باہمی جنگ وجدل کے سبب جو بربادی ہوئی اُسکی بدولت مرہٹوں کی
بن آئی وہ دونوں کو لڑاتے اور انہوں نے عروج پایا۔ اس باہمی نزاع
سے بڑھکر اور کونسی مصیبت مسلمانوں کی سلطنت پر پڑسکتی تھی۔ اب
ہم ان سلطنتوں کا مختصر حال لکہتے ہیں ٭

(۱) بیجاپور کی سلطنت

۱۲۔ سنہ ۱۴۸۹ع میں عادل شاہ نے بیجاپور کی سلطنت کی بنیاد ڈالی
اُسی کے نام سے اس خاندان کے بادشاہ سلاطین عادل شاہیہ
کہلاتے ہیں۔ یہہ سلطنت سنہ ۱۶۸۶ع تک قائم رہی۔ اسی سال میں
اورنگ زیب نے اسکا خاتمہ کردیا۔ یہان کے بادشاہوں اور
سیواجی میں جو لڑائیاں ہوئیں اُنکا حال پانچویں باب کی دفعہ ۷ میں
کہا جائیگا۔ اس ریاست کی فوج میں مرہٹے بہت تھے۔ بیجاپور کہنڈر
اسکی عجیب عظمت وشان کی آجتک یاد دلاتے ہیں۔ اسکی حدود اربعہ
یہہ تھیں۔ شمال میں نیرا۔ جنوب میں تنگبہدرا۔ مشرق میں
بہیم اور کرشنا۔ مغرب میں ساحل بحر کا وہ حصہ جو گوا سے بمبئی تک

پہنچتا ہے ◆

(۲) احمد نگر سلطنت

۱۳- ان سلطنتون مین سے دوسری ریاست احمد نگر کی تہی جہان نظام شاہی خاندان حکمران تہا- اس سلطنت کا بانی نظام الملک کا بیٹا ملک احمد تہا یہہ شخص اصل مین ذات کا برہمن بیجاپور کا رہنے والا تہا پہر مسلمان ہوگیا وہ ۱۴۸۷ع مین خودمختار بن بیٹہا- چاند بی بی نے اس ریاست کو اکبر بادشاہ کی فوج کے ہاتہہ سے کچہہ دنون بچائے رکہا اور ملک عنبر بہی مین کے بہادرون اور مدبرون مین سے تہا- یہہ سلطنت ۱۶۳۳ع تک قائم رہی- اسی سال مین شاہجہان نے اُسکا نشان مٹا دیا- اس سلطنت مین صوبہ اورنگ آباد اور مغربی برار اور کانکن کا حصہ دمان سے بمبئی تک داخل تہا ◆

۱۴- دکہن کی مسلمانی سلطنتون مین تیسری سلطنت گولکنڈہ کی ریاست تہی- یہان کے بادشاہ سلاطین قطب شاہیہ کہلاتے ہین- ۱۵۱۲ع مین اس ریاست کی بنیاد قطب الملک نے ڈالی تہی- اسکی وسعت بیجاپور اور احمد نگر سے مشرق کیطرف سمندر تک تہی- آخر اس سلطنت کو اورنگ زیب نے تباہ کیا ◆

۱۵- ۱۴۸۴ع مین فتح اللہ نے برار کی سلطنت قائم کی اور ۱۵۷۴ع مین وہ احمد نگر کی سلطنت مین شامل ہوگئی یہان کے بادشاہ سلاطین عماد شاہیہ کہلاتے ہین ایلچ پور انکا پایہ تخت تہا ◆

۱۶- برید شاہی خاندان جو شہر بیدر مین حکومت کرتا تہا اور خاندان

کی ریاست جس سے کلبرگہ متعلق تہا ان دونو کا حال بیان کرنا کچہہ ضرور نہین خاندیس کی ریاست کو ۱۵۹۹ء مین اکبر نے اپنی قلمرو مین ملالیا +

۱۰- ان دکہنی ریاستون کے اور پرتگیزون کے حالات ۱۴۹۸ء سے سترہوین صدی کے وسط تک باہم ایکدوسرے سے تعلق رکہتے ہین +

۱۱- ہندؤون کی ریاست بیجے نگر یعنی نرسنگہ دکہن کی ریاستوں مین مدت تک بنی رہی - اُسکے علاقے مین تقریباً اتنی قلمرو داخل تہی جتنی کہ مدراس احاطہ مین ہے - مگر ۱۵۶۵ء مین جبکہ اکبر بادشاہ دہلی مین فرمان روا تہا بیجاپور - احمدنگر - گولکنڈہ اور بیدر کی مسلمان بادشاہون نے حسد کے مارے آپس مین اتفاق کرکے اُسکو برباد کرنا چاہا - اسوقت نرسنگہ خاندان کا ساتوان راجا رام راج یہان فرمان روا تہا مسلمانون کی فوج نے کرشنا ندی کے کنارے تالکوٹ پر اُس کو شکست دی اور فتح کے بعد سب مخالفون نے ملکر خوب ظلم کیا اور بوڑہے راجا کو نہایت بیدردی اور بیرحمی کے ساتہہ قتل کرایا - اب جو قلمرو بیجے نگر کی ریاست مین داخل تہی وہ اُس ملک کے چہوٹے چہوٹے رئیسون یا اُن سردارون کے ہاتہہ آئی جو پہلے راجا سے منحرف تھے - اُنکا نام پیچھے زمیندار رکہا گیا راجا رام کا بہائی چندرگری مین جو مدراس سے ستر میل شمال مغرب کیطرف تہی مستقل حاکم بن بیٹہا - اسی راجا نے ۱۶۴۰ء مین وہ جگہہ انگریزون کو دی جہان مدراس آباد ہے +

۱۵ ـ جن ریاستون کا ذکر اختصاراً اوپر لکھا گیا - اُن مین اور شاہان
مغلیہ مین جو لڑائی جھگڑے ہوئے اُنکا حال کسی قدر صراحت کے ساتھہ
تیسرے باب مین لکھا گیا - مرہٹونکے ساتھہ جو اُنکی لڑائیان ہوئین اور
جنکی بدولت مرہٹون کا دکھن کے ایک بڑے حصے پر قبضہ اور غلبہ ہوگیا
اُنکا حال پانچوین باب مین درج ہوگا - اس سے پیچھے کے حالات
دکھن کے کچھہ تو تیسرے باب کی سولہوین فصل مین لکھے گئے اور
کچھہ ساتوین اور آٹھوین باب مین اپنے اپنے موقع پر تحریر کئے جائینگے

پانچوان باب

مرہٹون کا حال

پہلی فصل

مرہٹون کا حال سیواجی کی وفات تک

۱ مرہٹون کے ملک کا نام مہاراشٹر ہی اور اُسکی حدود اربعہ یہہ ہین شمال مین ست پُڑا پہاڑ سورت سی لیکر دریاے بان گنگا تک جو ناگپور کے مشرق مین ہی مشرق مین یہی دریا جہانتک کہ وہ وردا مین جا ملتا ہی۔ جنوبی حد اس مقام سے لیکر مانک درگ اور وہان سے میہور اور پہر گوآ تک۔ اور مغرب مین سمندر یہہ ملک دریاے نربدا۔ تاپتی۔ گوداوری۔ بہیما۔ کرشنا اور اُنکے معاونون سے سیراب ہوتا ہی ٭

۲ کونکن وہ ملک ہی جو مغربی گہاٹ سی سمندر تک اور شیور اس گڑہ سے تاپتی تک واقع ہی۔ اسکا عرض کم سے کم پچیس میل اور زیادہ سی زیادہ پچاس میل ہی۔ یہہ ملک ہموار نہین ہے کیونکہ اسمین اونچی اونچی پہاڑیان اور گہنے جنگل بہت ہین اور سطح مرتفع تک پہنچنے کے لئے تنگ گہاٹیون کے سوا کوئی راہ نہین ہی ٭

۳ مرہٹون کے ملک مین ایک خصوصیت طبعی ہی کہ سارے ملک مین جابجا ایسے پہاڑ کہڑے ہین جنمین چہوٹے سے چہوٹا چالیس فٹ اور بڑے سے بڑا

چار سو فٹ اونچا ہی - ان پہاڑون کو بڑے بڑے مستحکم قلعے بنا لینا کچھ بات نہین اور پہر قلعے بہی ایسے کہ جن تک دشمن کا گزر بہت دشوار ہو چنانچہ مرہٹون کے پاس جو پہاڑی قلعے تہے وہ ایسے ہی ایسی تہے اور اِس امر نے اُنکی عادتون پر ہمیشہ بڑا اثر پیدا کیا ❖

۴ - دکن مین جو بادشاہانِ اسلام ابتدا مین گزری ہین اُن کے عہد مین قوم مرہٹہ کے بہت سے بڑے بڑے ذی عزت اور مالدار سردار تہے اور کچھ فوج ہی پر منحصر نہ تہا بلکہ اُنکے ہان ملکی خدمتون پر بہی بہتیرے مرہٹے مامور تھے - اِن مرہٹون کے ایک خاندان کا نام بہونسلے تہا - اُسکا بڑا مسکن موا دولت آباد کے قریب ایک مقام تہا جسکا نام الور ہی - اس خاندان مین ایک شخص ملوجی نام مرتضی نظام شاہ کے ہان تہوڑے سے سوارون کا افسر تہا اور اُسکا بیٹا شاہ جی دربار احمدنگر مین بڑا رسوخ رکہتا تہا یہہ اول تو ملک عنبر وزیر احمدنگر کے زیر حکم لڑائیان لڑتا رہا - پہر سرکار بیجاپور کیطرف سے مہابت خان کا مدِ مقابل رہا - مرہٹون کے ہان یہہ روایت ہی کہ دیبی نے سپنے مین آکر شاہ جی سے کہا تہا کہ تیرے گہرانے مین ایک شخص راجا ہوگا جو ہندوؤن کی رسمون کو از سر نو رواج دیگا - گؤ اور برہمن کی حمایت کریگا اور اُسکی نسل مین ۲۷ راجا گدی نشین ہونگے ❖

۵ - ۱۶۲۷ء مین شاہ جی کے ہان ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا نام اُسنے سیوا جی رکہا یہہ وہ شخص ہے جو مرہٹون کی حکومت کا بڑا بانی مبانی

گزراہی - تیر اندازی نیزہ بازی شمشیر زنی گھوڑے کی سواری اور اور
جو جو ہنر اِس قوم مین سردارون کے لئے سیکھنے ضرور سمجھے جاتے
تھے وہ سب سیواجی نے چھٹپنے ہی مین سیکھ لیے اور اگرچہ اُسکو لکھنا پڑھنا
اتنا بھی نہ آیا کہ اپنا نام تو پورا لکھ لیتا مگر مرہٹون مین جو دینی رسمین جانی
اور پوجا پاٹ کرنا واجب ہی اُنکی تعلیم اُسکو بخوبی ملی اور مہابھارت -
راماین - بھاگوت کی کتھائین سُننے مین اُسکا دل بہت لگتا تھا غرض کہ
وہ ایک بڑا پکا ہندو ہوا اور چونکہ مذہب اِسلام سے اُسکو بڑی نفرت تھی
اِسلیے ساری عمر اورنگ زیب کا سخت مخالف رہا +

۶ - معلوم ہوتا ہی کہ جس صورت سے سیواجی نے اپنی عمر صرف کی اُسکا
خاکا اُسنے اپنے دل مین لڑکپن ہی مین کھینچ لیا تھا چنانچہ اُسکی عمر اُنیس ۱۹
ہی برس کی تھی کہ پونا کے جنوب مغرب مین جو پہاڑی قلعہ تورنیا ہے
اُسپر اُسنے قبضہ کر لیا اور اُسکے نصیب نے ایسی یاری کی کہ اُس قلعہ کے
آس پاس کھنڈرون مین اُسکو بہت سا دفینہ ملگیا - اس خزانہ سے اُسنے
ایک اور قلعہ بنوایا جسکا نام راج گڑھ رکھا +

۷ - اسکے بعد سیواجی کے اقبال کا ستارہ روز بروز عروج پکڑتا گیا
چنانچہ اُسنے اول قلعہ کونڈانہ پر قبضہ کیا اور اُسکا نام سنگھ گڑھ رکھا پھر
قلعہ سوپا اور اُسکے بعد پورندھر کو فتح کیا اور ساتھ ہی اہلکاران بیجاپور کو
ہر طرح سے دم دیتا رہا اور وہ غالباً اس بہلاوے رہے کہ ہم جسوقت
چاہینگے سیواجی کو خاک مین ملا دینگے - مگر جب سیواجی کھلم کھلا دست درازیان

اُترپڑا تو محمد عادل شاہ کے کان کہڑے ہوئے اور اُسنے شاہ جی کو بلا
ایک سنگین قیدخانہ مین ڈال سب طرف سے چُنوا دیا صرف ایک چھوٹا سا
سوراخ باقی رکہا اور یہہ حکم دیدیا کہ اگر سیواجی اسقدر عرصہ مین اپنے
تیئن حوالہ نہ کردے تو یہہ سوراخ بہی بند کردیا جائے - اب سیواجی
نے اپنی گون نکالنے کو شاہ جہان سے بے دہڑک خط وکتابت شروع
کی اور مکروفریب سے اُسکو ایسا ڈہب پر لے آیا کہ بادشاہ نے مہابت خان
کے ساتھہ مقابلہ کرنے مین جو شاہ جی سے قصور ہوا تہا وہ بہی معاف
کردیا اور اُسکو اپنے ہان ایک خدمت دینے کا اقرار کرکے شاہ بیجاپور سے
اُسکی جان بخشی کی سفارش کی - اسکے علاوہ سیواجی کو بہی منصب پنجہزاری
عطا فرمایا - اسصورت سے شاہ جی کی جان بخشی تو ہوگئی مگر چار برس
تک نظر بند رہا -

سیواجی نے اُسوقت تو بادشاہی خدمت لینی منظور کرلی مگر جب کام
نکلگیا تو اُس سے پہلو بچا گیا بلکہ کچھہ عرصہ بعد خاص بادشاہی علاقہ مین لوٹ مار
کرنے لگا جب شاہزادہ اورنگ زیب دوبارہ دکن کا صوبہ مقرر ہوکر آیا
تہا اور اُسنے گولکنڈہ اور بیجاپور کے علاقون پر یلغار کی تہی اُسوقت
بہی سیواجی نے دوطرفہ ہاتھہ مارے تہے - غرض کوئی انقلاب ایسا
نہین ہوا جسمین اُسکی حکومت و علاقہ کو ترقی نہوئی ہو - اور جب
محمد عادل شاہ کی وفات کے بعد اُسکا بیٹا جسکی عمر صرف اُنیس ۱۹ برس کی تہی
مسندنشین ہوا تو اس سے بہی سیواجی کی بن آئی -

افضل خان کا قتل ہونا

٨ - آخر کار والی بیجاپور سیواجی کے نیست و نابود کرنے پر آمادہ ہوا مگر سیواجی نے ایک ایسی دغابازی کی کہ شاہ بیجاپور کا منصوبہ خاک مین ملگیا اور وہ یہہ ہے کہ اُسنے سپاہ بیجاپور کے سردار افضل خان کو اُتار چڑہاؤ دیکر کچھہ بات چیت کرنے کے لئے ملاقات پر راضی کیا اور جب وہان گیا تو ایک شیر پنجہ اپنے ساتھہ چھپا کر لیتا گیا اور بغلگیر ہوتے وقت اُسکے پیٹ مین مار بیٹھا جسسے جھٹ پٹ اُسکا کام تمام کر دیا - یہہ دیکھکر افضل خان کی سپاہ کی ہمت ٹوٹ گئی اسلئے کچھہ لوگ تہ تیغ ہوئے اور کچھہ قید ہو گئے - سیواجی کی یہہ عیاری مرہٹون کی تاریخ مین بڑی مشہور ہے -

اس مکروہ دغابازی سے سیواجی کو بڑا فائدہ ہوا اور اُسکی طاقت بڑہ گئی چنانچہ اسکے بعد اُسنے کئی لڑائیان فتح کین *

شائستہ خان پر سیواجی کا حملہ

٩ - اسکے بعد سیواجی نے شائستہ خان صوبہ دکن کے عہد مین والی بیجاپور سے صلح کر کے علاقہ بادشاہی پر حملہ کیا اور اورنگ آباد دارالحکومت صوبہ دکن تک مُلک کو تاخت و تاراج کر ڈالا - یہہ دیکھکر شائستہ خان نے جنوب کیطرف بڑہکر اول چاکن فتح کیا پھر پونا پہنچکر خاص اُس مکان مین قیام کیا جسمین سیواجی نے پرورش پائی تہی سیواجی کو یہہ تاب کہان تہی کہ یہہ باتین دیکھے اور چپکا بیٹھا رہے - ایک روز چراغ جلے کچھہ آدمی ہمراہ لے ایک برات کے ساتھہ ہو لیا اور آنکھہ بچا کر شہر مین جا داخل ہوا - جس مکان مین شائستہ خان اُترا ہوا تہا اُسکو خوب جانتا ہی تہا

اُسکے باہر کے درجون مین سے گزرکا ایک شائستہ خان کو عین خوابگاہ مین جالیا - اُسوقت خان کی تو دو اُنگلیون پر خیر گزری اور وہ جون تون کرکے وہان سے بہاگ گیا مگر اُسکا بیٹا اور ہمراہی سب وہین قتل ہوئے - اب سیواجی وہان سے اپنا کام کرچلتا ہوا اور بیدہڑک مشعلین روشن کیئے اپنے پہاڑی قلعہ سنگہ گڑہ پر جو وہان سے بارہ میل تہا جا چڑہا اس معرکہ سے اور کچھہ نہین تو اتنا ضرور ہوا کہ اُسکی سپاہ کا جی بڑہ گیا اور اُنکی نظرونمین بادشاہی سپاہ کی کچھہ حقیقت نرہی - یہہ واقعہ اُن معرکونمین سے ہی جنکے باعث مرہٹونمین سیواجی کی بڑی دہاک ہی۔

۱۰ - اسکے بعد سیواجی نے سورت کو جا لوٹا اور یہان انگریزون کی کوٹھی کے سوا کوئی مکان اُسکی لوٹ سے نہ بچا اور یہہ کوٹھی بہی اس سبب سے بچی کہ یہہ لوگ بڑی مردانگی اور استقلال کے ساتھہ اُس سے لڑے جب اورنگ زیب کو سورت کے لٹنے کی خبر لگی تو یہہ امر اُسکو بُرا ناگوار گزرا کیونکہ جو لوگ حج کو جایا کرتے تہے وہ سورت ہی سے سوار ہوا کرتے تہے اور اسیوجہ سے اُسکا نام باب المکّہ پڑ گیا تہا - اسکے بعد جب سیواجی نے لقب راجا کی اختیار کیا اور اپنے نام کا سکّہ بہی جاری کردیا تو بادشاہ اور بھی ناراض ہوا - مگر سیواجی نے اسپر بہی بس نہ کی جہازونکا ایک بڑا بیڑا تیار کرکے جنوب کیطرف کنارہ کنارہ جا بارسلور کو تاراج کیا اور اُسکے گرد نواح کو خوب لوٹا یہانتک کہ چند کشتیون پر

سیواجی کا سورت کو لوٹنا

کچھہ مسلمان سوار ہوئے حج کے لئے مکہ کیطرف جا رہی تہی اُنکو بہی چہوڑا
پہر تو اورنگ زیب جو دین محمدی کا بڑا حامی تہا نہایت ہی فروختہ ہوا
۱۱- بادشاہ نے سیواجی کی گوشمالی کے لئے ایک لشکر جرّار بہیجا اور
میرزا راجا کو جو ایک بڑا بہادر شخص تہا اُسکا سردار مقرر کیا - اب
سیواجی کے ہاتہہ سے قلعہ پر قلعہ نکلنے لگا اور آخر یہہ ہوا کہ وہ پورندہر
کے مستحکم قلعہ مین گہر گیا اور اُسکو بادشاہ سے صلح کرتی ہی بنی چنانچہ
پورندہر مین ایک عہدنامہ ہوا اور اُسکی رو سے اُسنے بیس قلعے تو بادشاہ
کے حوالہ کئے اور بارہ اپنے پاس رکہے اور یہہ بہی لطور جاگیر اُسکے
پاس رہے - اور بادشاہ کیطرف سے یہہ قرار پایا کہ سیواجی کا بیٹا
سنبہاجی پنجہزاری مقرر ہو اور بیجاپور کے بعضے ضلعونمین سیواجی
کو چوتہہ اور سردیش مکہی تحصیل کرنے کی اجازت دیجائے - چنانچہ
مرہٹون نے جو آیندہ رعایاے سلطنت ہند کو ہر جگہہ لوٹا کہسوٹا اور
اُس سے زبردستی خراج لینے کا اناپ شناپ دعوی کیا - اُسکی دلیل
وہ اسی شرط کو گردانتے رہے - اس صلح کے بعد سیواجی نے بادشاہی
لشکر کے ساتھہ ہو کر بیجاپور کی یورش مین وہ نام پایا کہ بادشاہ نے
خوش ہو کر اُسکی تحسین و آفرین لکہی اور اُسکو دلّی بلایا ٭
۱۲- سیواجی اپنے بیٹے سنبہاجی کو لیکر بادشاہ کے حسب الطلب
دلّی روانہ ہوا مگر اورنگ زیب اُسکے ساتھہ بڑی نخوت سے پیش آیا

۱۵ فیصدی چار روپیہ ۱۲ ۔ ۱۰ فیصدی دس روپیہ ۱۲

پورندہر کا عہدنامہ اورنگ زیب کی اطاعت کا اقرار

بادشاہ کی طرف سے دلّی بلایا جانا

جب سیواجی نے دیکھا کہ ایک تو آبرو مین فرق آیا دوسرے قیدی بنے تو وہ ایک ایسا پیچ کھیلا کہ اپنے بیٹے سمیت صاف نکلکر اپنی گڑہ پہنچگیا - سچ یہہ کہ بادشاہ سے اسوقت بڑی چوک ہوئی کہ اُسنے ایسے دشمن کو اپنا پکا دوست اور ہواخواہ بنانے کا موقع مفت ہاتھ سے کہو دیا ✣

۱۳ - سیواجی نے اب پہر کچہہ عرصہ تک کہلم کہلا مقابلہ کا پہلا ساڈہنگ جمایا مگر چند روز مین جسونت سنگہ نے بیچ بچاؤ کرکے اورنگ زیب سے اُسکی خاطر خواہ صفائی کرا دی - اصل مین تو بادشاہ کا منشا یہہ تہا کہ جب موقع ملے اُسکو نیست و نابود کردے مگر اسوقت مصلحتہً اُسکو بالکل مطلق العنان رہنے دیا - اسکے بعد سیواجی نے سرکار بیجاپور اور گولکنڈہ کو دبا کر اُنسے خراج لیا اور پہر دو برس اپنے مُلکی انتظام کی اصلاح اور تکمیل مین مصروف رہا ✣

اسوقت سلطان معظم اور جسونت سنگہ کو اُسنے برابر روپیہ کی چاٹ پر لگاکر اپنا دوست بنا رکہا تہا مگر جسوقت یہہ راز اورنگ زیب پر کہلا اُسنے دونو کو دہمکا کر لکہا کہ اگر تم اِس پہاڑ کے چوہے یعنی سیواجی کو نہ پکڑوگی تو تمہاری خیر نہین - اسپر سیواجی نے پہر کمر ہمت باندہ کر گرد نواح کے قلعون پر تسلط کرنا شروع کیا اور سورت کو بہی پہر جا لوٹا مگر انگریزون کی جوانمردی سے اُنکی کوٹہی پر ابکے بہی کچہہ آسیب نہ پہنچا - ان معرکون مین رائے گڑہ کا قلعہ بڑا مشہور رہی ✣

سیواجی کا بڑی دہوم دہام سے تخت نشین ہونا

۱۴- سیواجی راجا تو پہلے ہی بن چکا تہا اور اپنا سکہ بہی جاری کرچکا تہا اب رایے گڑہ مین اسنے بڑی دہوم دہام سے تخت نشینی کا جشن کیا اسوقت اُسنے سونے کا تلادان کرکے سولہ ہزار ہنین برہمنون کو دین کین - اور اپنا القاب بڑا لنبا چوڑا مقرر کیا اور ہر امر مین بادشاہون سے بہی بڑہکر اظہار جاہ و جلال کرنے لگا +

کرناٹک کی لڑائی

۱۵- دو برس بعد سیواجی کرناٹک کی مشہور مُہم پر چڑہا اس سے اُسکی یہہ غرض تہی کہ اپنے باپ شاہ جی کی آدہی املاک پر قبضہ کرے - رستہ مین گولکنڈہ کے حاکم قطب شاہ سے اُسکی ملاقات ہوئی اور دونو کے باہم عہد و پیمان ہوئے - پہر اُسنے تہوڑے ہی دن مین اپنے باپ کی ساری جاگیر پر قبضہ کرکے ویلور اور اُسکے آس پاس کے کئی اَور مقام بہی لے لئے - اسوقت اُسکا سوتیلا بہائی ونکاجی تنجور مین تہا ان دونو مین یہہ بات قرار پائی کہ کُل علاقہ کی آمدنی کا ایک حصہ ونکاجی کو سالانہ ملا کرے - سیواجی نے اُدہر سے پہرتے وقت جالنا کو لوٹا اور مال غنیمت لئے رایے گڑہ جاتا تہا کہ فوج شاہی نے دلیرخان کے حکم سے اُسپر حملہ کیا لیکن وہ حریف کو بیس پا کرکے صاف نکلگیا +

سنبہاجی کا باپ سے باغی ہوکر دلیرخان سے ملنا

۱۶- سیواجی کو اس کامیابی کی حالت مین ایک بڑا صدمہ پہنچا وہ یہہ تہا کہ اُسنے اپنے بیٹے سنبہاجی کو اُسکی نالائق حرکتون کے سبب نظربند کردیا تہا - وہ وہان سے بہاگ کر دلیرخان سے جا ملا اور

اُسکو اسکا آملنا بڑا غنیمت ہوا کیونکہ وہ سیواجی کے باب مین پہلے سے خفیہ منصوبے باندہ رہا تہا اب اِسکے ذریعہ سے اُسنے اپنا کام نکالنا چاہا اِتنے مین بادشاہ کا یہہ حکم پہنچا کہ سنبہاجی کو قید کرکے دلّی بہیجدو لیکن دلیرخان نے کچہہ ایسا اغماض کیا کہ وہ صاف نکلکر چلدیا ❊

سیواجی کی وفات

۱۷- اب سیواجی کی عمر کا پیمانہ لبریز ہوا - کچہہ عرصہ سے اُسکے گہٹنے پر ورم ہوگیا تہا جسکی وجہ سے اُسکو بخار آنے لگا اور آخر اسی مرض مین اُسنے ۵- اپریل سنہ ۱۶۸۰ء کو رائے گڑہ مین انتقال کیا - سیواجی بڑا دلاور سپاہی کاردان سپہ سالار اور لئیق منتظم تہا - اِسمین شک نہین کہ غارتگری اور لوٹ مار کے حملے جو وہ کرتا رہا اُنسے خلقت کو بڑی بڑی تکلیفین پہنچین مگر اُسکو حتی الوسع ان تکلیفون کے رفع کرنے کا ہمیشہ خیال رہتا تہا کبہی وہ اپنا مطلب نکالنے کے لئے نہایت بے رحمی اور دغابازی بہی کر بیٹہتا تہا جیسا کہ افضل خان کے قتل کے معاملہ مین ہوا مگر بے مطلب کسیکو آزار نہ پہنچاتا تہا اور معلوم ہوتا ہی کہ آخر مین وہ شاید اپنی حرکتون سے بڑا پشیمان تہا کیونکہ جس مذہبی جوش کا وہ ہمیشہ دم بہرتا رہا وہ بڑہاپے مین وہم واحتیاط اور نفس کشی سے بدل گیا تہا - یہہ مذہبی جوش خواہ واقعی تہا خواہ بناوٹ سے مگر اُسکا یہہ نتیجہ ضرور ہوا کہ مرہٹون کے دلون مین مذہبی اور قومی جوش بڑے زور شور سے پیدا ہوگیا جسکے باعث بادشاہِ دہلی کی جتنی ہندو رعایا اپنے مسلمان حاکمون سے ناراض تہی وہ سب مرہٹون کی طرفدار ہوگئی ❊

دوسرا حصّہ

سیواجی کی وفات سے لیکر ساہو کی رہائی تک ۱۶۸۰ء۔ ۱۷۰۸ء

۱۸ ۔ سیواجی کے انتقال کے بعد چند ارکانِ سلطنت نے سنبہاجی کو محروم رکہکر اُسکے چہوٹے بہائی رام راجا کو مسند نشین کرنا چاہا مگر سنبہاجی نے اُنکی پیش نہ چلنے دی اور سب پر غالب آکر تخت پر بیٹہہ گیا ۔ لیکن چہوٹتے ہی ایسے گُل کہلائے کہ سلطنت کے طور بے طور نظر آنے لگے سیواجی کو بہی اسکے لچّہن دیکہکر پہلے ہی سوجہہ گیا تہا کہ اسکی بے لگام خواہشون سے لوگون پر بڑی مصیبتین پڑینگی ۔ غرض گدی پر بیٹہتے ہی تو سنبہاجی نے رام راجا کی والدہ سویرا بائی کو مروا ڈالا اور پہر اَورون کے ہاتہہ صاف کئے اِن حرکتون سے وہ لوگون مین بڑا بے رحم و سنگدل مشہور ہوگیا ؞

۱۹ ۔ اورنگ زیب کا ایک بیٹا سلطان محمد اکبر باپ سے بگڑ کر چلا آیا تہا سنبہاجی نے اُسکے ساتہہ شریک ہوکر جنجیرہ کا محاصرہ کیا مگر ناکام رہا اسکے بعد سنبہاجی کی پرتگیزون اور انگریزون سے تہوڑی بہت لڑائی ہوتی رہی مگر پرتگیزون سے جو اُسکی لڑائیان ہوئین اُنمین دونو طرف سے سخت بیرحمیان ظہور مین آئین ۔ ان لڑائیونمین کسیکو بے لاگ فتح نصیب نہوئی ۔ سنبہاجی پرتگیزون اور انگریزون سے لڑ ہی رہا تہا کہ اُسکو یہہ خبر لگی کہ اورنگ زیب ساری دکن کی تسخیر پر آمادہ ہوا ہے ۔

چنانچہ سلطان معظم جو تہی بار دکن کا صوبہ مقرر ہوکر اورنگ آباد آن پہنچا
اور اُسکے پیچھے ہی پیچھے اورنگ زیب بہی آکر برہان پور مین خیمہ زن
ہوا اور جب سی لیکر چہہ برس تک برابر دکن مین لڑتا اور فتح کرتا رہا
مگر بڑے تعجب کا مقام ہی کہ اِس یورش سے سنبہاجی کے کان پر
جون بہی نہ چلی اور بالکل بے پروا بیٹہا رہا - آخر یہہ ہوا کہ ایک دن
جب وہ نشہ مین چور پڑا ہوا تہا بادشاہ کے ایک سردار نے سنگم الیشور
مین اُسکو اور اُسکے برہمن وزیر کلش کو یکایک آلیا اور گرفتار کرکے
بادشاہ کے لشکر مین لیگیا بادشاہ نے حکم دیا کہ اگر وہ اسلام قبول کرے
تو امان دیجائے اِسکے جواب مین اُسنے کہلا بہیجا کہ بادشاہ اگر اپنی
بیٹی مجہکو دے تو مجہکو منظور ہی - اِسکے علاوہ اُسنے محمد صاحب کی
نسبت بہی نہایت توہین کے کلمے کہے - یہہ سُنکر بادشاہ بکمال افروختہ
ہوا اور حکم دیا کہ جلتا لوہا اُسکی آنکہون پر پہیر کر اور زبان کاٹکر سر تن
سے قلم کردیا جائے - چنانچہ وہ اور اُسکا وزیر دونو تولا پور مین مارے
گئے مگر اِس معاملہ سے مرہٹون کے دلون مین کسیطرح کی وحشت نہ بیٹہی
بلکہ اَور انتقام لینے پر مستعد ہو گئے *

۳۰ - سنبہاجی چہہ برس کا ایک بیٹا چہوڑکر مرا تہا اُسکا نام اصل مین تو
سیواجی تہا مگر انگریزی تاریخون مین ساہو راجہ اور مرہٹون مین
شائع و مشہور ہی - یہہ لفظ چور کا ضد ہی چونکہ اورنگ زیب اُسکے باپ دادا
کو لٹیرا اور چور کہا کرتا تہا اِسلئے اُسکو طنز کے طور پر ساہو کے نام سے

سا ہو راجہ کا تخت نشین ہونا

کیا کرتا تھا۔ سنبھاجی کی وفات کے چند روز بعد ساہو اور اُسکی ماں
کو اعتقاد خان نے قید کرکے بادشاہ کی خدمت مین بھیجا اور ساہو بادشاہ
کی وفات کے بعد تک قید ہی رہا۔ اسکو مرہٹون کا تیسرا راجہ کہتے ہین +

۴۱۔ اب سنبھاجی کا سوتیلا بھائی راجارام جو نائب السلطنت مقرر
ہوگیا تھا جھٹ پٹ بھاگ کر جنجی مین جا داخل ہوا اور وہان اپنا دربار
قائم کیا۔ بادشاہ نے ذوالفقار خان اور داؤد خان پنی کو اوپر
تلے اُسکے تعاقب مین بھیجا مگر مرہٹون نے ایک ایسا پیچ کھیلا
کہ بادشاہ کے سردارون کو کچھہ ایسا گانٹھہ لیا کہ جنجی کے محاصرہ کو مدت
لگ گئی آخر جب اورنگ زیب بہت برہم ہوا تو شہر تو فتح ہوگیا مگر راجارام
پھر بھی گرفتار نہوا۔ وجہ یہہ ہوئی کہ ان سردارون نے عمداً اُسکو نکلجانے
کی فرصت دی اور وہ صاف نکلکر وشال گڑہ مین جا چھپا۔ اسکے بعد
بادشاہ نے خود ستارہ کا محاصرہ کرکے اُسے فتح کیا۔ اسی سال راجارام
فوت ہوا۔ اُسکے بعد اُسکی بیوی تارا بائی نائب السلطنت بنی اور بادشاہ
کی وفات یعنی ۱۷۰۷ء تک بادشاہ کی مرہٹون سے لڑائی ہوتی رہی +

تیسری فصل

ساہو کی رہائی سے لیکر پانی پت کی تیسری لڑائی تک ۱۷۰۷ء سے ۱۷۶۱ء

۴۲۔ سیواجی کا پوتا ساہو اب تک اورنگ زیب کے ہان قید تھا مگر
اورنگ زیب اُسکے ساتھہ ہمیشہ مہربانی سے پیش آتا رہا اور اُسکے

دادا سیواجی کی مشہور تلوار بہوانی اور افضل خان مقتول کی تلوار اُسکو
عنایت کی - بادشاہ کا ایک دفعہ یہہ بہی ارادہ ہوا کہ اُسکو چہوڑ دے
اور مرہٹون کے قبضہ مین جو علاقے تہے اُنکی آمدنی مین سے کچہہ فیصدی
اُنکے نام اِس شرط پر مقرر کر دے کہ وہ اُن علاقون مین امن و اماز
رکہین اور بادشاہ کے ہمیشہ وفادار رہین مگر اُسوقت اِس ارادہ کا ظہور
نہوا - ہان اُسکی وفات کے بعد اُسکے بیٹے اعظم شاہ نے اِس تجویز پر
عمل کیا چنانچہ ساہو کی بندی خلاص ہوئی اور ہر چند تارا بائی اور
اُسکا بیٹا سیواجی اُسکے مخالف رہی اور یہہ کہلے گئے کہ وہ ساہو ہی نہین
ہے مگر وہ ستارا پر قبضہ کر گدّی پر بیٹہگیا - تارا بائی اور اُسکا لڑکا اب
بہی چار برس تک ساہو سے اُکہیڑ پچہاڑ کرتے ہی رہے آخر جب وہ لڑکا
عارضۂ چیچک سے فوت ہوگیا اُسوقت تارا بائی تہک کر بیٹہی ؀

۴۳ - ساہو کے سردارون مین سے ایک برہمن مرہٹہ سردار
بالاجی وشوانا تہہ نامی بڑا لائق اور مدبّر شخص تہا - اُسکے عمدہ انتظام
سے ساہو کی حکومت کو بڑا استحکام ہوا - یہہ شخص ۱۷۱۲ء مین ساہو
کے ہان آکر نوکر ہوا اور اپنی لیاقت کی بدولت تہوڑی ہی مدّت مین
پیشوائی یعنی وزارتِ عظمیٰ کے منصبِ جلیل پر سرفراز ہوگیا - اِس سے پیشتر
یہہ عہدہ کچہہ بہت ممتاز نہ سمجہا جاتا تہا مگر بالاجی کی حُسنِ لیاقت کے سبب
سب عہدون سے اعلیٰ ہوگیا اور اُسکے خاندان مین خدمتِ موروثی
قرار پایا - اب سے مرہٹون کی حکومت کے بانی سیواجی اول کی اولاد

صرف نام ہی کی راجا رہگئی اُنمین ایک ظاہری طمطراق ہی طمطراق باقی تہی حکومت اور اقتدار نام کو بہی نرہا تہا بلکہ سچ تو یون ہی کہ وہ خود توستارا مین اسیرانِ سلطانی کی طرح رہتے تھے اور اُنکے برہمن پیشوا راجائی کرتے تھے اور مرہٹون کے جتھے کے سردار بنے ہوئے تھے *

ساہو پر بادشاہِ دہلی کے محل مین پرورش پانیکا یہہ اثر ہوا کہ وہ کاہل وجم اور عیش دوست ہوگیا اور اسی سبب سے اُسنے عنانِ حکومت تو پیشوا کو سونپ دی اور اپنے تئین برملا بادشاہ کا تابعدار کہنے لگا - اگرچہ ساہو مین تو کچھہ ہمت نہ تھی مگر بالاجی کے باعث مرہٹون کی طاقت کو ایک عجیب طریق سے وسعت اور پایداری حاصل ہوئی *

اب ساہو اور دربارِ دہلی کے باہم کچھہ خط وکتابت ہوئی جسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ بالاجی مرہٹون کی فوج لیکر سیدون کی کمک کو دہلی روانہ ہوا - یہہ ایک ایسا امر تہا جس سے دہلی مین مرہٹون کے رعب داب کی بنیاد قائم ہوئی اور پہر ۱۸۰۳ء تک اُنکا وہان بڑا زور رہا - انہی دنون مین سید حسین علیخان نے مرہٹونکو عہدنامہ کی رو سے محاصل دکن کی چوتہہ اور سردیش مکہی لینے کی اجازت دی اور پونا اور ستارا کے آس پاس کے علاقون پر سواراجی یعنی اختیار مطلق دیدیا *

بالاجی شاہ پور کی لڑائی کے بعد جو دلی سے پہر کر آیا تو تہوڑے ہی دنون مین اُسکا انتقال ہوگیا - یہہ وہ لڑائی تہی جس سے سیدون کی طاقت لوٹ گئی اور سلطنتِ مغلیہ جسکو روز بروز زوال ہوتا جاتا تہا اُسکے

بادشاہ محمد شاہ کو اطمینان حاصل ہوگیا[۵]۔

۳۴ - بالاجی کے بعد اُسکا بڑا بیٹا باجے راو پیشوا ہوا - یہہ پیشواے ثانی کے لقب سے مشہور ہے ۔

۳۵ - ۱۷۳۲ء کے قریب کئی مرہٹی سرداروں نے بڑا نام پیدا کیا یہہ لوگ آیندہ خودمختار سردار اور ریاستوں کے بانی ہوئے ہیں ۔ انمین اول ملہارجی ہلکر تہا جو قوم کا شودر اور رسالہ کا ایک سردار تہا - دوسرا رانوجی سیندہیا - یہہ شخص راجپوتوں کے ایک قدیم خاندان میں سے تہا اور کسی زمانہ میں پیشوا کے ہان ایک ادنی ملازم تہا - مگر اس خدمت کے انجام دینے میں جو اُسنے حق نمک ادا کیا اسلیے ترقی پاتا رہا - تیسرا اوداجی پوار جو مالوہ کا ایک اولوالعزم اور بہادر سردار تہا - چوتہا داماجی کا بیٹا پیلاجی گائکواڑ (یعنی گوالا) جسکو شجاعت اور دغابازی سے عروج ہوا - پانچوان فتح سنگہ بہونسلے جو اکل کوٹ کے راجاؤنکا مورث اعلی تہا ۔

۳۶ - باجے راو کا خاص عندیہ یہہ تہا کہ کسیطرح مرہٹون کی حکومت ہندوستان مین پہیل جائے چنانچہ ساہو کے روبرو جو ایکدفعہ اسباب مین کچہہ گفتگو آئی تو اُسنے یہہ کہا کہ اُب موقع ہے کہ ہم غیر قوم کے لوگون کو ہندوستان سے جو ہندوؤنکا ملک ہے نکالدین اسلیے ہمارا سدا نام رہیگا اگر ہم ہندوستان کیطرف جہک جائین تو بیشک مرہٹون کے جہنڈے کا پہریرا دریاے کرشنا سے لیکر اٹک تک لہرائیگا

۵ باب ۳ دفعہ ۱۳۷ دیکھو ۔

پس مناسب ہی کہ سلطنتِ مغلیہ کا درخت جو سوکہتا جاتا ہی اُسکی جڑ پر کلہاڑا لگائین - اُسکی شاخین آپ سے آپ گر پڑینگی - یہہ سنکر اُسوقت توساہو کی پیشانی مین بہی اُسکے داد اسیوا جی کی سی ہمت جہلکنے لگی چنانچہ اُسنے جواب مین کہا کہ کیون نہو تو بالاجی وشواناتہہ جیسے لایق اہلکار کا خلف الصدق ہی - ہان ایسا ہی کر کہ میرا جہنڈا کوہ ہمالہ کی چوٹی پر قائم ہو -

۳۷ - راجارام کا بیٹا سنبہاجی جو اُسکی دوسری بیوی تاراجس بائی سے تہا ساہو کا حریف تہا اور کولہاپور مین اس راج کا قائم ہونا مرہٹون مین اول تفرقہ پڑنا تہا - نظام الملک نے اِن دونوکو باہم عناد بڑہانا چاہا مگر ریاست کولہاپور کو کبہی بہت فروغ نہوا ✦

۳۸ - سنہ [illegible] مین مرہٹونکی حکومت مالوہ مین خوب پایدار ہوگئی کیونکہ راجہ جے سنگہ جو وہان بادشاہ کیطرف سے حاکم تہا بالکل اُن کے کہنے مین تہا - چنانچہ اُسنے یہہ ملک بادشاہ سے کہہ سُنکر مرہٹون کو دلوادیا ✦

۳۹ - اِسکے بعد باجے راؤ اپنی فوج لیکر دلّی جا پہنچا - بادشاہ یہہ دیکہکر بہت گہبرایا اور اُسنے کمک کے واسطے نظام الملک کو لکہا - اور اسکا بہی ارادہ ہوگیا کہ کچہہ عرصہ کے لئے دلّی جاکر بادشاہ کی مدد کرے چنانچہ جب وہ چارون طرف سے فوج سمیٹ کر مالوہ مین پہنچا تو بہوپال کے قریب باجے راؤ سے اُسکا مقابلہ ہوا - لشکر دونو

طرف بڑے بہاری تہے اور کسیطرح کے سامان کی کمی نہ تھی مگر نظام الملک گہر گیا اور جب نرغہ سے نکلنا دشوار ہوا تو ناچار اُسنے ایک عہدنامہ پر دستخط کرکے کل صوبۂ مالوہ اور نربدا اور چمبل کے درمیان کا ملک پیشوا کو دیدیا اور یہہ اقرار کیا کہ پچاس لاکہہ روپئے پیشوا کے خرچ کی عرض بادشاہ سے دلوانے مین سعی کرونگا *

۳۰ - اِسکے تہوڑے ہی عرصہ بعد باجے راؤ کو نادر شاہ کے آنے کی خبر لگی - یہہ سنکر وہ بڑی بتہ مین آیا اور کہنے لگا کہ بس اب آپسکی لڑائی بہگڑون کو تہ کر رکہنا چاہئے کیونکہ اب سارے ہندوستان مین صرف ایک دشمن ہے دکن کے سارے ہندو مسلمانون کو ایکا کرکے اُسکا مقابلہ کرنا چاہئے - اور مین اپنی فوج کو نربدا سے چمبل تک پہیلا دونگا - مگر تہوڑے ہی دن بعد نادر شاہ اُلٹا پہر گیا اور اُسنے جہان اَور رئیسون کے نام خط لکہے ساہو اور باجے راؤ کو بہی لکہا کہ مین نے محمد شاہ کو دوبارہ تخت پر بٹھایا ہے تمکو واجب ہے کہ اُسکی اطاعت کرتے رہو - اگر بادشاہ کے حکم سے مُنہہ موڑوگے تو پہر مین ہون اور تم ہو دوبارہ ہندوستان آکر تمہاری اچہی طرح خبر لونگا *

۳۱ - اُسوقت پرتگیزون اور مرہٹون مین لڑائی چہِڑ رہی تہی اور بہت سے معرکے ہو چکے تہے اِنمین شہر بسین کا ہلا بڑا مشہور رہی یہہ مرہٹونکا سب سے بڑا محاصرہ تہا اور اِسمین وہ آخرکار ظفرمند ہوئے اور پرتگیزونکا زور ٹوٹ گیا *

باجی راؤ کی آخری لڑائی اور موت

۴۲ - جب باجی راؤ اسطرح پرتگیزون پر فتحیاب ہوا اور مرہٹون کی شمالی قلمرو پر قبضہ کرچکا تو اُسنے سارے دکن اور کرناٹک کی تسخیر کا ارادہ کیا مگر اس جنگ مین وہ ناکام رہا - آخرکار اُسکو ناصر جنگ سے جو اسوقت اورنگ آباد مین نظام الملک کا نائب تہا صلح کرنی پڑی - یہہ اُسکا اخیر معرکہ تہا کیونکہ اسکے بعد اس کا انتقال ہوگیا - باجی راؤ سب پیشواؤن مین افضل اور سیواجی کے سوا سارے مرہٹون کی ناک تہا - بڑا بلند نظر - پورا سپاہی بڑا جفاکش - نفس کُش - مستقل مزاج اور اپنے ڈہنگ کا بڑا وطن دوست تہا اور اپنے حریف نظام الملک سی کچھہ کم نہ تہا - اُسنے مرہٹون کی زبردست سلطنت کا انتظام ایسی چستی و چالاکی کیساتھہ کیا کہ اُسکا نظیر نہین٭

تیسرا پیشوا

۴۳ - جب باجی راؤ پیشواے ثانی کا انتقال ہوگیا تو بعض لوگ اُسکے بیٹے بالاجی باجی راؤ کے پیشوا مقرر ہونے کے خلاف تہی مگر اُنکی پیش نہ چلی اور بالاجی باجی راؤ اپنے باپ کی جگہہ مقرر ہوگیا اور وہ تیسرا پیشوا ہوا - اسوقت مرہٹہ سردارونکا یہہ حال تہا کہ راگہوجی بہونسلے راجہ برار اور انند راؤ پوار راجہ دہار بنا ہوا تہا اور گجرات مین داماجی گائکواڑ - مالوہ کے جنوب مین ملہار راؤ ہلکر - شمال مشرق مین جیاپا سیندہیا - اکل کوٹ مین فتح سنگہ بہونسلے خود مختار حاکم تہے - سنبہاجی کولہاپور مین حکمرانی کرتا تہا - ساہو ستارا مین پڑا الگ عیش و عشرت کر رہا تہا اور چونکہ پیشواؤن نے

اب سی پونا کو اپنا مسکن و ماوا بنایا اسلئے مرہٹونکا جتھا جو بڑی دور تک پہیلا ہوا تہا اُسکا دارالحکومت پوناہی کو سمجھنا چاہئے ۔ ان باتون سے ظاہر ہی کہ مرہٹون کو کسقدر جلد ترقی ہوئی +

جب بالاجی پیشوا مقرر ہوگیا تو اُسنے محمد شاہ بادشاہِ دہلی سے اپنے عُہدہ کے استحکام کے لئے فرمانِ شاہی کی درخواست کی اور یہہ درخواست راجہ جے سنگہ اور نظام الملک کی سفارش سے منظور ہوئی +

۳۴ - اسکے بعد ہندوستان پر احمد شاہ ابدالی کے حملون کا زور شور ہوا اور اسکا انجام یہہ ہوا کہ ۱۷۶۱ء مین پانی پت کے میدان پر مرہٹونکو بڑی بہاری شکست ہوئی +

۳۵ - اِنہی دنونمین ساہو نے بہی انتقال کیا اور اُسکے بعد سیواجی ثانی کا بیٹا رام راجا گدّی کا مالک ہوا - یہہ اپنے باپ کی وفات کے بعد پیدا ہوا تہا اور اسکے ہونے کی خبر کسیکو نہین کی تہی - ساہو کے مرجانے کو غنیمت جانکر بعض لوگ بالاجی کو اُکہیڑنا چاہتے تہے مگر اُسنے اپنی قدیمی عیّاری سے اپنے قدم اُکھڑنے نہ دئے بلکہ اپنے مخالفون کو برباد کر دیا - اسکے بعد صلابت جنگ اور فراسیسون کے سردار بوسی سے اُسکی لڑائی ہوئی اور اسمین ہرچند راج پور پر اُسنے فراسیسون سے ایک بہاری شکست کہائی مگر پہر بہی انجام مین ملک کا ایک بڑا قطعہ اُسکے ہاتہ

تک گیا ٭

[illegible]

۳۶ - اسی اثنا مین راگھوجی بہونسلے کٹک کے کل صوبہ پر بالاسور تک اپنا قبضہ کر بیٹھا تھا اور حیدرآباد کے علاقہ مین سے اسنے وہ تمام ضلعے جو بان گنگا اور گوداوری کے بیچ مین واقع ہین چہین کر اپنے تحت مین کر لئے تھے ٭

راگھوبا

۳۷ - اسی زمانہ سے بالاجی کے بھائی راگھوناتھ راو عرف راگھوبا کا ذکر تاریخ مین شروع ہوتا ہی - اسنے آیندہ انگریزون اور مرہٹونکی پہلی لڑائی مین بڑی شہرت پائی ٭

شیدی اور انگریا سے انگریزون کی لڑائی

۳۸ - مغربی ساحل پر حبشی نسل کے چند سردار تھے جو شیدی کہلاتے تھے - انمین سے جزیرہ جنجیرا جو بندرگاہ راجاپور مین واقع ہی اس کا شیدی سب سے بڑا تھا اور اسکے جہاز تمام مغربی ساحل پر پھرا کرتے تھے - اسکے علاوہ ایک اور بڑا زبردست سردار تلاجی انگریا تھا - یہ بھی جہازون کو لوٹا کرتا تھا اور وزیا دُرگ عرف گہیریا اور سوورنا دُرگ یہہ دو مقام اسکے بڑے ٹھکانے تھے - چونکہ اسوقت انگریزون اور مرہٹونمین بڑا اختلاط تھا ان دونو نے ملکر سورت کو شیدی جنجیرا کے پنجہ سے چھڑانے اور انگریا کی قزاقیون کا انسداد کرنے مین کئی دفعہ کوشش کی آخرکار انگریزون نے سوورنا دُرگ پر تصرف کرلیا اور پھر گورنمنٹ بمبئی کے حکم سے کرنیل کلائیو اور امیر البحر واٹسن نے سمندر کی

لـه باب ۳ دفعہ ۱۶۴ دیکھو ٭

قزاقون کے قلعون کو بالکل غارت کرنے پر کمر باندہی اور کامیاب ہوئے[۵۱] ٭

۳۹ - ۱۷۵۷ء مین یعنی جس سال انگریزون نے پلاسی کے میدان پر بڑی مشہور لڑائی ماری پیشوا نے بہی بذاتِ خود کرناٹک پر حملہ کیا - اسوقت میسور مین دیوان نندراج کا اختیار تہا - اور حیدر علی جس نے اپنی اولوالعزمی اور دست درازی سے سیواجی کیطرح جلد عروج پایا اب مشہور ہونے لگا تہا - پیشوا نے اس مہم مین والی میسور اور محمد علی نوابِ ارکاٹ سے جو اسوقت انگریزون کے سایۂ حمایت مین تہا خراج لیا ٭

۴۰ - پیشوا نے جو احمد نگر پر قبضہ کر لیا تہا اسکے چہیننے کے واسطے صلابت جنگ اور نظام علی نے اسیر گڑہی کی مگر پیشوا نے ۱۷۶۰ء مین بمقام اُدگیر پر انکو بڑی بہاری شکست دی - اسکے بعد انمین صلح ہوگئی اور دولت آباد اسیر گڑہ - بیجاپور - صوبۂ اورنگ آباد مرہٹون کے ہاتہہ آئے - اسلئے سلطنتِ مغلیہ کی حدین بہت ہی تنگ ہوگئین - مرہٹون نے جسطرح اس سال یہہ سب سے بڑی فتح پائی اسیطرح دوسرے برس پانی پت پر پرلے درجہ کی شکست بہی کہائی غرض یہہ دو نو لڑائیان ایسی ہوئین کہ ایک سے تو انکو پرلے سرے کا عروج ہوگیا اور دوسری

۵۱ ساتوین باب کی دفعہ ۴۹ دیکھو ٭

انکو جو امید تھی کہ ہم ہمیشہ ہند مین حکمرانی کرینگے وہ سب خاک مین ملگئی ٭

پانی پت کی لڑائی کا سبب

۱۸۴ - پانی پت مین جو احمد شاہ ابدالی اور مرہٹونکی لڑائی ہوئی اسکا سبب یہہ تہا کہ رگھوبا نے احمد شاہ ابدالی کے سردار کو شکست دیکر لاہور پر قبضہ کرلیا تہا ظاہر مین تو اس معرکہ سے ایک بڑا عمدہ ملک مرہٹون کے ہاتہہ آیا مگر سچ پوچھو تو اب سے انکے اقبال کا آفتاب غروب ہونے لگا - کیونکہ ادہر تو روہیلون کا سردار نجیب الدولہ اور اودہ کا نواب شجاع الدولہ اپنے اپنے بچاؤ کے لئے مرہٹون کے مقابلہ مین اٹھہ کہڑے ہوئے اور ادہر احمد شاہ ابدالی یکہ ارادہ کرکے دریاے سندہ سے پہر اتر آیا کہ فرقۂ اہل اسلام کی حمایت کرکے قوم مرہٹہ سے جو انکی دشمن تہی جنگ و جدال کرے مگر اس سے جیسے مرہٹونکی روح سلب ہوتی تہی ویسی ہی مسلمانون کی بہی جان نکلتی تہی ٭

ابدالی اول لاہور آیا پہر وہان سے بڑہکر اسنے دریاے جمن سے عبور کرکے ملہار راؤ ہلکر اور داماجی سیندھیا کو جالیا - انکو اسکے مقابلہ کی تاب کہان تہی جمنا کے کنارے کنارے الٹے ہٹے مگر ابدالی نے آخر کار دلی کے قریب انکو دباہی لیا اور انکی دو تہائی فوج وہین کام آئی - پہر اسکے بعد اس نے ہلکر کی فوج کو دلی کے قریب سکندرہ پر جدا قتل کیا ٭

۴۲ - شیوداس راو بھاؤ اور پیشوا کے بیٹے وسواس راؤ نے جب سے اودگر کی لڑائی فتح کی تھی پھولے انگ نہین سماتے تھے اب ترنگ مین آ اسباب کا بیڑا اٹھا کر ہندوستان خاص کیطرف چلے کہ افغانونکو مار کر اٹک کے پار نکالدینگے اور مرہٹون کے نام کو پھر روشن کرینگے - اسوقت انکے ساتھ تیس ہزار چنے ہوئے سوار اور پیدل تھے اور ابراہیم خان گردی جسنے فرانسیسی سے تعلیم پائی تھی انکے توپخانہ کا افسر تھا *

انہے قدیم دستور کے خلاف مرہٹے ابکی دفعہ بڑے ٹھاٹھہ سے رن پر چڑہے یہہ ان کے زوال کی نشانی تھی - سارے مرہٹہ سردارونکو اس فوج کے ہمراہ جانیکا حکم ہوا اسوقت مسلمانون کے ہمراہ کل چھیالیس ہزار سوار اور اڑتیس ہزار پیدل اور ستر توپین تھین اور مرہٹون کے ساتھہ پچپن ہزار سوار اور پندرہ ہزار پیدل اور دو لاکھہ کے قریب پنڈارے اور پھر دو سو توپین موجود تھین - دونو فوجون مین دو مہینے سے زیادہ چھیڑ چھاڑ رہی مگر جمکر ایک میدان بھی نہوا کیونکہ یہہ بات احمد شاہ ابدالی کو منظور نہ تھی اور اسمین بیچ یہہ تھا کہ مرہٹون کی ناعاقبت اندیشی کے سبب ان کے پاس نہ خزانہ رہا تھا نہ رسد اور بالکل نرغہ مین ہو رہے تھے *

۴۳ - شجاع الدولہ والی اودہ احمد شاہ ابدالی سے ملے مرہٹون کا

میل ملاپ کرانے مین کوشش کر رہا تہا مگر احمد شاہ اپنے زور بل اور دشمن کی شکستہ حالی کو خوب جانتا تہا اسلئے صلح کرنے پر راضی نہ تہا - آخر کار ۷ - جنوری ۱۷۶۱ء کو شیوداس راؤ نے شجاع الدولہ کو ایک رقعہ لکہا کہ پیالہ لبالب بہر چکا اب اسمین ایک قطرہ کی بہی گنجایش نہین - پہر مرہٹون کی ساری فوج یہہ ٹہان کرکہ مارا یا مرے افغانون پر حملہ کرنے کو مورچون سے باہر نکل آئی اور صبح سے لیکر دو بجے تک ایک طرف سے ہر ہر مہادیو اور دوسری طرف سے تکبیر کا شور مچا رہا - اور ہنگامہ کارزار گرم رہا - افغان مرہٹون کی نسبت طاقتور زیادہ تہے اور تکلیف و مشقت جہیل سکتے تہے اسلئے اس بڑے معرکہ مین مرہٹون کی تندخوئی اور جوش و خروش پر غالب آگئی - آخر دو بجے وسواس راؤ مارا گیا اور شیوداس راؤ مایوس ہوکر ہاتی پر سے اتر گہوڑے پر سوار ہوا اور جہان بڑی گہمسان کی لڑائی ہو رہی تہی وہان جا گہسا اور پہر اسکا پتا نہ لگا - ہلکر شکست سے پہلے میدان سے چلا گیا تہا اسوجہ سے بعض لوگ اسپر نمکحرامی کا الزام لگاتے ہین - اس معرکہ مین ہزارون مرہٹے کام آئے اور جو بچے گہر کر قید ہو گئے اور دوسرے دن صبح کو بے رحمی سے انکے سر قلم ہوئے - یہان سے بکلر جن چار شخصون نے پیشوا کو گوداوری پر اس ہنگامہ کی خبر پہنچائی انمین سے ایک بالاجی جنارودن تہا جو پیچھے اپنے عہدہ نانا فرنویس یعنی مالک وفاتر کے نام سے بڑا مشہور ہوا ٭

۴۴ - اس صدمہ سے پیشوا کبھی نہ پنپا اور آخر پونا مین مرگیا - یہہ پیشوا شفیقی - عیاش اور کاہل وجود تھا مگر سخاوت اور کرم اسکی طبیعت مین تھا اسلیے اسکی عظمت مرہٹون کے دلونمین اتبک ہی - یہہ لڑائی تاریخ مین پانی پت کی تیسری لڑائی کے نام سی مشہور ہی - اسکے باعث مرہٹونکو جو کل ہند مین سلطنت کرنیکی امید تھی وہ بالکل ٹوٹ گئی - انکے ہان گھر گھر ماتم کدہ بنگیا چارطرف کہرام پڑا ہوا تھا - ہرایک اپنے مُردون کو روتا بیٹھا تھا ⁂ (۱) پانی پت کی لڑائی کا نتیجہ

چوتھی فصل

پانی پت کی تیسری لڑائی سے لیکر سلبئی کے عہد وپیمان تک سنہ ۱۷۶۱ع سی سنہ ۱۷۸۲ع تک کا حال

۴۵ - بالاجی باجے راؤ پیشواے ثالث کے انتقال کے بعد اسکا چھوٹا بیٹا مادہوراؤ جو تھا پیشوا ہوا کیونکہ اسکا بدنصیب بڑا بھائی وسواس راؤ پانی پت کی لڑائی مین اپنے باپ سی پہلے ہی مرچکا تھا - اسوقت مادہوراؤ کی عمر ۱۷ سال کی تھی اور اسکا چچا رگھوناتھ راؤ عرف راگھوبا اسکا سرپرست تھا مادہوراؤ کی برابر اس خاندان مین کوئی دلاور نہین ہوا مگر اسکی زندگی نے وفا نکی - ۲۸ برس کی عمر پاکر آغاز جوانی ہی مین رحلت کرگیا - غرض اسوقت کہ پیشوا نابالغ تھا اور پانی پت کی شکست سے مرہٹے خستہ حال ہو رہے تھے موقع تھا کہ سلطنت مغلیہ مرہٹون سے اودگر کی شکست کی کسر نکالے اور دکن مین پہر سب کو زیر کرکے اپنا سکہ بٹہائے چنانچہ نظام علی نے مادہوراؤ پیشوا

مرہٹون کے علاقہ پر فوج کشی کی مگر آخر پونا کے قریب دونو کے باہم عہد و پیمان ہو گئے اور صرف اورنگ آباد اور برار مین سے کسیقدر علاقے سلطنت مغلیہ کے ہاتھ آئے - جب سے مرہٹون نے پانی پت پر شکست کہائی تہی انکے سردارون مین پہوٹ پڑ رہی تہی اسلئے رگہوبا جبتک کہ آپسکے سردارون سے لڑ بہڑ کر سلطنت نہ لیا اسکو نیابت کا پورا اختیار حاصل نہوا - اس موقع پر نظام علی سے ہاتہ تکے دو دو ہاتہ ہوئے کیونکہ نظام علی کو جو فوجی حوصلے والی برار نے اس امید پر لڑنے کو ابہارا تہا کہ کیطرح مین سارے مرہٹونکا سر گروہ بنجاؤنگا مگر رگہوبا نے بڑی جوانمردی اور ہوشیاری کا کام کیا اور اگرچہ نظام علی نے پونا کو ایکبار تاخت و تاراج کر لیا تہا مگر آخر مین رگہوبا نے ایک ایسا میدان مارا کہ نظام علی نے مرہٹون سے انکے مفید مطلب صلح کر لینی مصلحت جانی

پیشوا کے دربار مین چار رکن اعظم

۴۶ - اس زمانہ مین کئی برس تک پیشوا کے ہان چار شخص رکن اعظم رہے انمین سے دو تو بڑے لائق و فائق مدبر تہے یعنی سکھارام باپو اور نانا فرنویس اور دو بڑے بہادر سپہ سالار تہے - یعنی ترمبک راؤ ماما اور ہری پنت - نانا فرنویس اسوقت نوجوان تھا اور شہرت پکڑتا جاتا تہا ٭

حیدر علی سے پیشوا کی لڑائی

۴۷ - اسی زمانہ مین مرہٹونکا ایک دشمن حیدر علی[۱] نام کرناٹک مین

---

[۱] باب ۷ دفعہ ۶۷ سے ۸۳ تک دیکھو ٭

پہر وہان نکال رہا تہا اور سیواجی کی تقلید پر ایک سلطنت کی بنیاد
قائم کر رہا تہا - اسکا مقابلہ کرنے کو مادہو راؤ نو عمر پیشوا نے فوج لیکر
دریا ے کرشنا سے عبور کیا - اس جنگ مین مرہٹو نکا پاسا زبردست رہا
اور حیدر علی نے جو ملک مرہٹون سے چہین لیا تہا پہر اُنہی کی
نذر کیا اور بتیس ۳۲ لاکہہ روپیہ اس سے علاوہ بہیٹ دیا ؀

۴۸ - ملہار راؤ ہلکر بیالیس برس تک مرہٹونمین دلاوری سے
سرداری کرکے اب انتقال کرگیا - اسکا صرف ایک بیٹا تہا وہ پہلے ہی مرچکا
تہا اب اسکا پوتا بہی کچہہ دن بعد فوت ہوگیا - اسکے بعد ملہار راؤ
کی بہو جسکا نام اہلیا بائی تہا عمر بہر اندور کی حاکم رہی - اُسنے پیشوا
کی رضامندی سے تکاجی ہلکر کو متبنّٰی کیا اسکی اہلیا بائی سے کچہہ
قرابت نہ تہی مگر سپاہگری مین بڑا آزمودہ کار تہا - چنانچہ آتے ہی
اسنے فوج کو سنبہال لیا اور اب حاکم وہ تہی اور سپہ سالار یہہ تہا -
اہلیا بائی کا یہہ ہمیشہ ایسا ادب کرتا تہا جیسا لائق فرزندون کو کرنا چاہئے
اُسکی اولاد ابتک اندور مین حکومت کرتی ہی ؀

یہہ عورت ایک اعجوبہ روزگار تہی اسکی خصلت کا یہہ حال ہی کہ بڑی عابد
رحم دل - نہایت محنت کش - لکہنی پڑہنے مین خوب مستعد اور ذہن کی
بڑی تیز تہی - بلکہ ایک بات مین تو وہ انگلستان کی مشہور ملکہ
الزبیتھ سے بہی بہت بڑہکر تہی یعنی خوشامد کا اسپر کچہہ اثر نہوتا تہا -
جب اسکا خاوند مرا ہی تو اسکی عمر بیس برس کی تہی پہر تہوڑے ہی

دن بعد اُسکا بیٹا بہی دیوانہ ہوکر مرگیا - اِن حادثون کا داغ جنبی جی اُسکے دل سے نہ مٹا - مگر جنبک جی نہایت پاک طینت اور عمدہ حاکمون مین سے ہی اور اب مالوہ مین لوگ اُسکو اوتار سمجھکر پوجتے ہین اُسنے اپنی لیاقت سے اندور کو جو پہلے ایک گانو تہا بڑا مرفہ الحال شہر بنا دیا -

راگہوبا کا قیدہونا

۴۹ - جانوجی بہونسلے راجہ برار پیشوا کے خلاف سازش کرنے یا اُس سے لڑنے کا موقع ہمیشہ تاکتا رہتا تہا مگر آخر کار مادہوراؤ پیشوا نے اُسکو قرار واقعی اپنا مطیع کر لیا اور چونکہ راگہوبا بہی ناراض ہوکر اُس سے جا ملا تہا اور برسرِ مقابلہ آیا تہا اِسلئے اُسکو مادہوراؤ نے پکڑ کر پونا مین قید رکہا اور اپنے مرنے سے تہوڑے ہی دن پہلے رہا کیا *

سیندہیا

۵۰ - اب مرہٹون کی اُس بڑی ریاست کا حال بیان کیا جاتا ہی جو مالوہ مین ریاستِ سیندہیا کے نام سے مشہور ہی - اِس خاندان کا بانی رانوجی تہا اُسکے بعد اُسکا بیٹا جیاپا مسندنشین ہوا اور نو برس حکمرانی کرکے مارا گیا - اُسکا بیٹا جنکوجی جو اِس خاندان مین تیسرا راجا تہا پانی پت کی لڑائی مین قید ہوا - جس دُرّانی سردار نے اُسکو قید کیا تہا اُسنے اول تو اُسکی جان بخشی کی مگر پہر دوسرے دن احمد شاہ کے ڈر کے مارے چُپکے سے قتل کر ڈالا - اُسکے بعد رانوجی کا بیٹا مہاداجی جو بیاہتا بیوی سے نہ تہا اِس خاندان کا سردار ہوا - اُسکی ٹانگ مین پانی پت کی لڑائی مین ایسا زخم آیا تہا کہ یہہ عمر بہر لنگڑا

رہا - آگے چلکر معلوم ہوگا کہ یہہ نانا فرنویس کا بڑا مخالف تہا اور عہدنامہ سلبئی کے بعد بالکل مطلق العنان ہوگیا جہاداجی سیندہیا جبتک جیا مرہٹہ سرداروں مین سبسے زیادہ نامور رہا ❊

۵۱ - مادہوراؤ پیشوا کا اتالیق اور گرو رام شاستری مرہٹون مین ایک بڑا بے نظیر شخص گزرا ہی اس شخص کے تذکرہ سے تاریخ مرہٹہ کو بڑی زینت ہی علم و فضیلت مین بڑا مشہور اور ایماندار ی اور عقلمندی کا پتلا تہا - وہ راجاؤن مین بہی اگر کوئی عیب دیکہتا تہا تو اُسکی جتانے اور ملامت کرنے سے درگزر نہ کرتا تہا اور بڑے بڑے رند و اوباش تک اُسکا رعب مانتے تھے - رام شاستری محنت کشی اور سرگرمی اور مہربانی کا بہی ایک عمدہ نمونہ تہا مرہٹے آجتک بڑی تعظیم کے ساتھ اُسکا ذکر کرتے ہین ❊

۵۲ - مادہوراؤ کے عہد کا اخیر بڑا معرکہ یہہ تہا کہ حیدرعلی نے انگریزون کے عہدنامہ کے بل پر مرہٹون کو خراج دینے سے ہاتہہ کہینچ لیا تہا اُسکے وصول کرنے کے لئے مادہوراؤ نے کرناٹک پر چڑہائی کی اور حیدرعلی کو ایک ہیبتناک شکست دیکر سرنگ پٹن کا محاصرہ کرلیا مگر شہر فتح نہوا - آخرکار صلح ہوگئی اور مرہٹے جو کچھہ حیدرعلی سے مانگتے تہے اُسنے دینا منظور کرلیا ❊

۵۳ - جب سے پانی پت کی لڑائی مین مرہٹون پر تباہی پڑی تہی اُنکی فوج نے ہندوستان کا رُخ نہین کیا تہا مگر آٹھہ برس بعد اُنہون نے

چمبل اُتر کر ہندوستان آنے کی جرأت کی اور وہان آکر راجپوتانہ
کی ریاستون سے خراج لیا پھر جاٹون کے ملک کو پامال کر کے
بھرتپور کے پاس اُنکو شکست دی - جاٹون نے ناچار اُن سے
صلح کی اور ٦٥ لاکھ روپیہ دینا منظور کیا - مگر جبتک مرہٹون نے
شاہ عالم ثانی کو جو صرف براے نام بادشاہ تہا بالکل اپنے بس مین
نہ کرلیا اور اُنہین سلطنت کے اندر سیاہ و سفید کرنے کا اختیار
حاصل نہو گیا اُنکو چین نہ پڑا -

٥٤ - مادہوراؤ مدت سے بیمار تہا اُسنے ٢٨ برس کی عمر مین وفات
پائی - اُسکا آغاز جوانی مین مرجانا مرہٹون کے لئے ایسا ہی بڑا حادثہ
تہا جیسی کہ پانی پت کی شکست - مادہوراؤ بڑا دلاور اور دانشمند شخص
تہا اپنی حکومت مین کیسکو رخنہ اندازی نہ کرنے دیتا تہا اور اُسکو ہمیشہ
یہی خیال رہا کہ میری رعایا کی روز بروز بہبودی ہو - انتظام ملکی مین
اُسکو ہر چند بہت سی مشکلین پیش آئین مگر پہر بہی اُسنے خاطر خواہ حکومت
کی جب وہ مرا ہے مرہٹون کی آمدنی تخمیناً سات کروڑ روپیہ کی تھی -

٥٥ - مادہوراؤ کے بعد اُسکا چھوٹا بہائی نرائن راؤ اٹھارہ برس
کی عمر مین گدی پر بیٹھا اور اُسکا چچا راگھوبا اُسکا مربی و سرپرست
مقرر ہوا - اُسوقت سکھہ رام باپو وزیر اعظم تہا اور نانا فرنویس بہی ریاست
کا ایک بڑا رکن تہا - تہوڑے عرصہ بعد بعض لوگون نے نرائن راؤ
کے برخلاف سازش کی راگھوبا بہی اِس سازش مین شریک تہا غرض

نرائن راؤ کو گدی پر بیٹھے ایک برس بہی نہوا تہا کہ لوگون نے اُسکو قتل
کیا - جب ظالم لوگ اُس بیچارہ لڑکے کو مارنے چڑہ آئے تو وہ اپنے
چچا کے کمرہ مین بہاگ آیا اور ہاتہہ جوڑکر کہنے لگا کہ میری جان بچاؤ
راگہوبا نے اُسوقت چہڑانا چاہا مگر اُسکی کچہہ پیش نہ چلی - معلوم ہوتا ہی
کہ نرائن راؤ پیشوا راگہوبا کی بدذات بیوی انندبائی کے اشارہ سی مقتول
ہوا +

۵۶ - اب راگہوبا نے اپنا لقب پیشوا مقرر کیا - اِسی اثنا مین شاہ عالم ثانی
نے نجیب الدولہ کے بہکانے سے اپنے تئین مرہٹون کے پنجہ سے
چہڑانے مین کوشش کی مگر بادشاہ کو دلی مین شکست ہوئی اور اسکے
بعد وہ پہلے سے بہی زیادہ مرہٹون کے پنجہ مین پہنس گیا -

۵۷ - اُسوقت پونا مین ایک انقلاب کا مواد پک رہا تہا - اِسکی
کیفیت یہہ ہی کہ راگہوبا کے خلاف ایک قوی گروہ نے باہم سازش
کرلی تہی سکہرام باپو اور نانا فرنویس اور ہری پنت اِسکے سرغنہ تہی
آخر آپسمین لڑائی کی نوبت پہنچی - اِسمین ترمبک ماما کام آیا - اور راگہوبا
میدان لیگیا - اِسکو یہہ فتح نصیب ہوئی مگر ستارہ گردش ہی مین
رہا - اِسکی حقیقت یہہ ہی کہ نرائن راؤ کے مرنے کے بعد اُسکے ہان
ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا طلوع راگہوبا کے زوال کا سبب ہوا کیونکہ
کچہہ مدت بعد پیشوا کا خطاب راگہوبا سے چہنکر اُسکو ملا - اِس لڑکے
کا نام مادہو راؤ نرائن تہا اور راگہوبا کا نام پیشواؤن کی فہرست سی

نکالکر اسکو چہٹا پیشوا سمجہنا چاہئیے *

راگہوبا کا گورنمنٹ بمبئی سے عہد و پیمان کا پیغام

۵۸ - راگہوبا اپنے مخالفون کو شکست دیکر دریاے تاپتی تک گیا کیونکہ انکو سیندہیا اور ہلکر کے ملجانے کی امید تہی مگر اُنسے ملاقات نہوئی اور یہان اُسنے سرکار بمبئی کے ساتہہ عہد و پیمان کا پیام سلام کرکے یہہ اقرار کیا کہ اگر انگریز میری مدد کرینگے تو مین سالسٹ اور بمبئی کے آس پاس کے چہوٹے چہوٹے جزیرے اور بسین اُسکے مضافات سمیت سرکار انگریزی کی نذر کرونگا - اسی اثنا مین راگہوبا کے ہان ایک لڑکا پیدا ہوا جسکا نام باجی راو رگہناتہہ رکہا گیا یہہ آیندہ پیشواے ہفتم ہوا اور پیشواؤنکا سلسلہ اسپر ختم ہوا -

سورت میں عہدنامہ پر دستخط ہونا

۵۹ - سرکار بمبئی اور راگہوبا کے باہم جو عہدنامہ مدت سے زیر تجویز تہا اب سورت مین اُسپر دستخط ہوئے اور مرہٹون کے ساتہہ پہلی لڑائی کا یہی باعث ہوا *

راگہوبا کو گورنمنٹ بمبئی کی مدد ملنی

۶۰ - اب سرکار بمبئی نے کرنیل کیٹنگ کو ڈیڑہ ہزار سپاہ کے ساتہہ سورت روانہ کیا کہ راگہوبا کو پونا مین لیجاکر پیشوا کی گدی پر بٹہادے مگر وہان اب یہہ نوبت پہنچی تہی کہ مرہٹون کے تقریبًا سارے سردار راگہوبا اور اسکے مددگار انگریزون سے لڑنے کو مستعد تہے - کیٹنگ نے اول تو صلح سے کام نکالنا چاہا مگر جب اس سے کچہہ بات نہ بنی تو اُسنے کہمبایت کے قریب سے روانہ ہوکر دریاے ماہی کے کنارہ کیطرف کوچ کیا اور اراس پر

پہنچکر ایک بڑا میدان مارا اگر اس لڑائی مین انگریزون کا بھی بڑا نقصان ہوا - پھر سمندر مین بھی ایک لڑائی ہوئی اور اُسمین بھی انگریز ہی فتحیاب ہوئے - رگھوبا نے بعضے عمدہ علاقے سرکار بمبئی کی نذر کئے اور اب بظاہر اُسکے دن ہر طرح بھلے آتے نظر آئے مگر مرہٹون مین اب بھی کوئی اُس سے خوش نہ تھا کیونکہ وہ اُسکے گُنون سے خوب واقف تھے -

۶۱ — ۲۰ - اکتوبر ۱۷۷۴ء سے گورمنٹ انگریزی مین ایک نیا قانون انتظام جسکا نام ریگیولیٹنگ ایکٹ ہی نافذ ہوا - اِسکے بموجب کلکتہ کی گورمنٹ گورمنٹ عالیہ[۵] قرار پائی اور وہان کی کونسل کا صدر نشین وارن ہیسٹنگز پہلا گورنر جنرل ہوا اور کمپنی کے کُل کاروبار ہند کا انتظام اِس گورمنٹ نے اپنے ہاتھ مین لیا - گورمنٹ بمبئی نے رگھوبا کے ساتھ جو عہد و پیمان کیا تھا اُسکو کلکتہ کی گورمنٹ عالیہ نے خلافِ مصلحت اور خطرناک اور ناجائز اور بعید از انصاف قرار دیا اور کرنیل اپٹن کو پونا مین بھیجکر سکھارام باپو اور نانا فرنویس کے ساتھ عہدنامہ کیا جو پونا کے قریب مقام پورندہر پر قرار پایا اور اِسکی رو سے انگریزون نے رگھوبا کی طرفداری سے ہاتھ اُٹھایا مگر جزیرہ سالسٹ انگریزون ہی کے پاس رہا ؎

ریگولیٹنگ ایکٹ اور عہدنامہ پورندہر

[۵] باب ۸ دفعہ ۱ - دیکھو ؎

گورنر بمبئی کی دانست مین راگھوبا بے جرم اور مادہوراؤ نرائن
نرائن راؤ پیشوا کا فرضی بیٹا تہا اسلئے گورمنٹ بمبئی اب بہی راگھوبا
کی طرفدار رہی اور اُسکو دو سو آدمیون کے ساتہہ سورت مین آنے
دیا - یہان سے اُسنے کمپنی اور بادشاہ جارج سوم کے ہان مرافعہ
کیا اسپر کمپنی نے عہدنامۂ سورت کو پسند کیا اور آخر کار گورمنٹ عالیہ
نے بہی یہہ دیکہکر کہ پونا کے مرہٹے سردار فرانسیسون سے سازش
رکہتے ہین سرکار بمبئی کے ساتہہ راگھوبا کی اعانت کے باب مین اتفاق
کیا ❊

کلکتہ سے راگھوبا کی کمک پر فوج کا روانہ ہونا

۶۳ - اسوقت ایک جانباز فرانسیس نے جسکا نام سینٹ لوبن تہا سرکار
فرانس کو یہہ پٹی پڑہائی کہ حکم ہو تو مین پونا مین جاکر یہہ دیکہون
کہ مرہٹون کی دوستی سے کسقدر فائدہ ہو سکتا ہے - غرض جب وہ پونا
مین پہنچا تو نانا فرنویس نے اُسکو سہارا دیا - اسلئے اب انگریزون
کو چپکا بیٹہنا مناسب نہ تہا چنانچہ گورمنٹ عالیہ اور گورمنٹ بمبئی دونو
کی یہہ صلاح ٹہیری کہ راگھوبا کو مدد دیکر پونا مین بحال کردیا جائے
اس تجویز کے موافق کرنیل لسلی کلکتہ سے فوج لیکر روانہ ہوا مگر چونکہ
اُسنے رستہ مین دیر لگائی اسواسطے اُسکو واپس آجانے کا حکم ہوا
لیکن اُسکو اس سفر ہی مین سفر ناگزیر پیش آیا ❊

کرنیل گاڈرڈ کا دورہ ملک

۶۴ - پہر کرنیل گاڈرڈ اس فوج کا افسر مقرر ہوکر ملتان - کہماسا
بہیلسہ - بہوپال - ہوشنگ آباد اور برہان پور کے رستے

سورت کیطرف چلا - راہ مین نواب بہوپال اُسکے ساتہہ بڑی خاطر
تواضع سے پیش آیا اور اُسوقت سی اُس دوستی کی بنیاد پڑگئی
جو انگریز ونمین اور اِس ریاست مین آجکی گھڑی تک قائم ہی -
جس رستہ سی یہہ فوج آئی وہ ایسا دشوار گزار تہا کہ سارا ملک دیکھکر
دنگ رہگیا - یہہ رستہ گورنر جنرل نے تجویز کیا تہا ٭

۶۴ - اِسی اثنا مین بمبئی کی فوج کو ایک ایسا حادثہ پیش آیا کہ اُسکو
بڑی ندامت بہی ہوئی اور بہت سا نقصان بہی ہوا - اِسکی تفصیل
یہہ ہی کہ بہت سی قیل وقال اور جوڑ توڑ کے بعد بمبئی مین یہہ بات قرار
پائی تہی کہ راگہوبا کو نائب پیشوا کردینے کے لئے کچھہ فوج سیدہی
پونا کو بہیجی جائے چنانچہ یہہ فوج بمبئی سے دریا کے رستے روانہ ہوکر
پنالہ مین اُتری اور مغربی گہاٹ پر چڑہکر کہنڈالہ سے ہوتے لے گانو
جا پہنچی -
اِس مُہم کی افسری کرنیل اجرٹن کے نام تہی اور مُوسٹن اور کارنک
اُسکے مددگار اور صلاحکار تھے - مُوسٹن جو بڑا لئیق اور مرہٹون کے
معاملات مین آزمودہ کار تہا وہ تو اِس مُہم کی ابتدا ہی مین مرگیا تہا - کرنیل
اجرٹن اور کارنک جواب اِس مہم کے ذمہ دار رہی اُنکا تلے گانو
پہنچکر یہہ ارادہ ہوگیا کہ یہان سے اُلٹے پہر چلئے - کرنیل اجرٹن بوڑہا
بیندرو گی اور ناتجربہ کار افسر تہا اور کارنک عُہدہ دار مُلکی تہا -
غرض یہہ دونو اِس سرکاری فوج کو جو چہبیس سو آدمیون کی پہڑ بہاڑ

تن یہان سے واپس لیچلے مگر یہہ خبر کب چہپ سکتی تہی فوراً سارے
تن پہیل گئی اور مرہٹون نے پیچہا کرکے آگے دہر لیا - اسوقت اگرچہ
کپتان ہارٹلے نے بہتیری جوانمردی کی مگر مثل مشہور ہی کہ اکیلا چنا کب
بہاڑ کو پہوڑ سکتا ہی آخر ورگام سے آگے نہ بڑہ سکے اور وہین نانا فرنویس
سے عہد و پیمان کی سلسلہ جنبانی ہونے لگی - اسوقت مرہٹون مین دو
سردار ایس گون کے تہے کہ انکے ساتہہ کا تک عہد و پیمان کے لئی خط و
کتابت کرے اور وہ سردار یہہ تہے - نانا فرنویس اور مہاداجی سیندہیا
ہرچند انکی باہم شک و حسد تہا مگر مرہٹون کا کاروبار کلی اسوقت دونو پر موقوف
تہا +

عہدنامہ ورگام

۶۵ - آخرکار سیندہیا کے ساتہہ عہد و پیمان ہوگیا اور رگہوبا نے
بہی اپنے تئین اسکے حوالہ کر دیا تہا - ہارٹلے اس عہد و پیمان پر ناک
بہون چڑہاتا ہی ہا مگر اسکی کسی نے نہ سنی - اس عہدنامہ مین یہہ قرار پایا
کہ جو صورت ۱۷۷۳ء مین تہی وہ تمام و کمال بحال کیجائے اور حکم
دیا جائے کہ بنگالہ کی فوج قدم آگے نہ بڑہائے - انگریزون نے جہان اور
شرطین منظور کین وہان ایک یہہ بہی کیا کہ بہروچ سیندہیا کی نذر کیا اور
دو انگریز اول مین دئے - یہہ ورگام کا عہدنامہ ہی جس سے انگریزون
کی بڑی ہتک ہوئی -

گورنمنٹ بمبئی کا عہدنامہ کو نامنظور کرنا

۶۶ - گورنمنٹ بمبئی اور کمپنی نے سنتے ہی اس عہدنامہ کو نامنظور کیا
اور کہا کہ جن افسرون نے اسکو منظور کیا ہی انکو اسکا اختیار تہا چنانچہ

اسی عتاب مین کرنیل اجرٹن اور کارنک دونو نوکری سے موقوف ہوئی
اور ہارٹلے کی خوب تحسین و آفرین ہوئی پہر ہارٹلے عہدہ کرنیلی پر سرفراز ہوا
اور واقع مین وہ اسی کے لائق تہا ٭

۶۷ - اسی عرصہ مین گاڈرڈ سورت جا پہنچا - اُسکو یہہ حکم تہا کہ سرکار پونا
کے ساتہہ عہدنامہ پورندہر کی بنا پر نیا عہد و پیمان کرے مگر اُسمین ایک
یہہ شرط سوا ہو کہ مرہٹے فرانسیسون کو اپنے ہان نہ رہنے دین -
چونکہ راگہوبا بہاگ کر گاڈرڈ سے آن ملا تہا اسلئے نانا فرنویس نے
اول ہی یہہ بہینٹ مانگی کہ راگہوبا اور جزیرہ سالسٹ ہمارے حوالہ
ہون - مگر یہہ کب ہو سکتا تہا - آخر ہنگامہ کارزار گرم ہوا گاڈرڈ نے
ڈبہئی اور احمد آباد کے قلعے ہلا کر کے سر کر لئے اور جب سیندہیا
اور ہلکر نے اپنی فوج کو اکٹہا کر کے اُسکا سامنا کیا تو بہی اُس سے
اگرچہ اُسوقت اُور کچہہ بن نہ آیا مگر اتنا ضرور کیا کہ میدان سے اُنکے
پانوُ اکہیڑ دئے - اِدہر ہارٹلے نے بہی کام کیا کہ کونکن پر ذرا آنچ نہ
آنے دی اور قلعہ کلیان فتح کر لیا - اُسیوقت گورنر جنرل نے بنگالہ سے
کپتان پاپہم کے ہمراہ اُور فوج روانہ کی تا کہ مالوہ پر یورش کر کے
مرہٹون کی فوج مین جو گاڈرڈ کے مقابلہ مین تہی ہل چل ڈالدے - یہہ
فوج اول لہار پہر قلعہ گوالیار پر نہایت بہادری سے سیڑہی لگا کر چڑہگئی
اور دونو کو فتح کر لیا ٭

۶۸ - اسکے بعد حیدر علی نے کرناٹک پر چڑہائی کی - یہہ واقعہ تاریخ

مین برداشت ہوئی چونکہ اس سخت حملہ کے مقابلہ مین بنگالہ کی ساری سپاہ درکار تہی اسلئی گورنر جنرل گورنمنٹ بمبئی کی مدد کے لئے کوئی فوج نہ بہیج سکا چنانچہ وہانکی حفاظت وہین کی فوج وغیرہ کے بہروسے رہی گورنر بمبئی نے اس موقع پر یہہ کہا کہ ہمارے پاس اور کچہہ سہارا نہین رہا اب جو کچہہ ہی اپنے ہی زور بازو پر دار و مدار ہی اسوقت انگریزونکو دو بڑی لڑائیان درپیش تہین اور سارا ہند مشرق و مغرب مین انکے مقابلہ پر اُٹھہ کہڑا ہوا تہا - کیونکہ نظام حیدرآباد اور مرہٹے اور حیدر علی تینون انگریزون کے خلاف آپسمین گٹہہ گئے تہے - دشمنون نے کونکن پر ہر چند حملہ کیا مگر ہارٹلے نے بڑی دانائی اور جوانمردی سے اسکو بچایا اسی اثنا مین گاڈرڈ نے بسین کو فتح کیا مگر جب مرہٹون کی ساری فوج نے متفق ہوکر اسکا مقابلہ کیا تو گاڈرڈ کو پیچہے ہٹنا پڑا اور اسکے بعد کوئی بڑا میدان ہاتہہ نہ آیا ❊

سلبئی کا عہد و پیمان

۶۹ ۱۷۸۲ء مین سلبئی پر عہد و پیمان ہوکر صلح ہوگئی - اس موقع پر پیشوا کی طرف سے مہاداجی سیندہیا مختار کل تہا - اس عہدنامہ کی بڑی بڑی شرطین یہہ تہین کہ راگہوبا کو پچیس ہزار روپیے مہینا ملے اور وہ جہان چاہے رہے - سب علاقے جسطرح پورندہر کے عہدنامہ سے پہلے تہے بدستور اُسیطرح رہین - انگریزون کے سوا اور سب اہل یوروپ مرہٹون کی قلمرو مین نہ رہین سیندہیا نے عہدنامہ ورگام کے بعد انگریزون کے ساتہہ جو سلوک کیا تہا اُسکے

سلہ مین بہروچ اُسکو دیا جائے - حیدر علی نے کرناٹک مین انگریزون سے اور نواب ارکاٹ سے جو علاقے لیلئے ہین وہ اُس سے واپس کرائے جائین - مگر اِس عہدنامہ کے مکمل ہونے سے پہلے حیدر علی کا انتقال ہوگیا -

پانچوین فصل

مرہٹون کی پہلی لڑائی کے انجام سے صلحنامۂ بسئین تک ١٧٨٢ء سے ١٨٠٢ء تک کا حال

۷۰ - سیندھیا کا ارادہ تہا کہ اپنی ایک علیحدہ ریاست قائم کرے اور وہ ریاست خودمختار ہو - اب سلبئی مین جو عہدنامہ ہوا وہ اُسکی مراد کے بہت موافق پڑا - اِسی زمانہ مین اُسنے گوہد کے رانا سے جو انگریزون کی حمایت کا مستحق نہین رہا تہا گوالیار چہین لیا اسکے بعد دہلی کیطرف رُخ کیا اور یہان شاہ عالم ثانی نے اُسکو اپنے ہان کا حاکم اعلی مقرر کرکے فوج کی سپہ سالاری اور صوبہ دہلی و آگرہ کی نظامت اسکو عنایت کی - اس منصب سے اُسپر اسقدر نشہ چہایا کہ وہ انگریزون سے اُنکے بنگالہ کے علاقون پر چوتہہ مانگنے لگا مگر گورنر جنرل کے دبانے سے اسکو اپنے اِس دعوی سے الگ ہونا پڑا ⁂ سیندھیا کا ارادہ

۷۱ - تین برس تک مرہٹے اور نظام علی ٹیپو سے لڑتے رہے

اور نانا فرنویس نے بہتیرا ہی چاہا کہ انگریزونکو بھی سمجھا سمجھا کر شریک کر لے مگر وہ اُسکے کہنے مین نہ آئے۔ انگریزون اور مرہٹونمین عہد نامہ سلبی کے موجب یہہ قول و قرار تہا کہ نہ وہ اُنکے دشمنون کو مدد دین اور نہ یہہ اُنکے مخالفون کے ساتہہ ہون مگر لطف یہہ تہا کہ انگریز اس موقع پر مرہٹونکو بہی مدد نہ دے سکتے تہے کیونکہ عہد نامہ منگلور اس امر کا مانع تہا کہ جو لوگ ٹیپو سے لڑنے کو چڑہ آئین اُنکی کمک پر انگریز ہون اس لڑائی کی کوئی بات قابل یادگار نہین انجام یہہ ہوا کہ ٹیپو نے ۴۵ لاکہہ روپیہ بطور خراج مرہٹونکی نذر کر کے اپنا پیچہا چہڑایا ✤

مہادا جی سیندہیا کی ترقی

۴۷ — اب کئی برس تک تاریخ مرہٹہ مین مہاداجی سیندہیا ہی کا حال زیادہ تر بیان کرنے کے قابل ہے۔ جو منصوبے اُسنے اپنے دل مین باندہ رکہے تہے اُنکے پورا کرنے مین وہ ہندوستان مین ہمہ تن مصروف تہا چنانچہ کہین راجہ جے پور سے سخت معرکے ہو رہے تہے۔ کہین راجہ جودہ پور سے لڑائی چہن رہی تہی اور چہوٹے چہوٹے مسلمان جاگیردارون کے ساتہہ علیحدہ جنگ ہو رہی تہی اور ان سب سے یہہ تقاضا تہا کہ خراج دو اسوقت ایک فرانسیس جرنیل ڈے بائن نام سیندہیا کی فوج کے ایک دستہ کا افسر تہا۔

غلام قادر

۴۸ — اب ضابطہ خان رُہیلا سردار کے بیٹے غلام قادر کا حال قابل تحریر ہے۔ اسمین اور سیندہیا مین ضابطہ خان کے وقت سے خصومت چلی آتی تہی اثناے جنگ و جدال مین اس بدکردار نے دلّی پر قبضہ پاکر

ایسے ایسے ظلم کئے کہ پہلے کبھی کانون نہ سُنے تھے - شاہ عالم ثانی خستہ حال کی آنکھیں نکلوا ڈالین اور اُسکے خاندان کے ہر ایک شخص کی سخت بیحرمتی کی - مگر سیندھیا نے اسکے تھوڑے ہی دن بعد دلّی پر پھر تسلط کرکے بادشاہ کو دوبارہ تخت پر بٹھایا اور غلام قادر کو پکڑ کر بُری گت کرکے قتل کیا اور بیدار بخت بھی جسکو غلام قادر نے بادشاہ بنا دیا تھا مارا گیا ٭

۴۷ - اب سیندھیا نے اپنے تیئن خودمختار فرمانروا بنانے کا مصمم ارادہ کرلیا تھا - اور بادشاہِ دہلی کے دربار مین جیسا پہلے کوئی اُسکے روبرو دم نہ مارسکتا تھا ویسا ہی اب بھی کسیکو چون و چرا کرنے کی مجال نہ تھی - اب اُسنے بادشاہ سے تیسری بار پیشوا کے لئے خطاب وکیل مطلق یعنی وزیر اعظم حاصل کیا - اسوقت یہہ منصب موروثی قرار پایا اور سیندھیا اور اُسکی اولاد ہمیشہ کو دربارِ شاہی مین پیشوا کی قائم مقام ٹھیری - اِسکے بعد سیندھیا اِس منصبِ عالی کا فرمان اور خلعت پیشوا کے لئے لیکر پونا کیطرف روانہ ہوا اور اُسکے وہان جانے سے نانا فرنویس بہت گھبرایا - پیشوا کو اِس منصب کے خلعت ملنے کی رسم کمال طمطراق سے ہوئی اِس کارگزاری سے سیندھیا کا ایک یہہ مقصد بھی تھا کہ پونا مین اُسکا پاسا سب پر غالب ہوجائے مگر ظاہر مین وہ سب کا پانو خاک بنا جاتا تھا اور

۵۱ تیسرے باب کی دفعہ ۱۵۸ دیکھو ٭

اپنی موروثی خدمت کا یادگار ایک جوتی کا جوڑا اپنے پاس رکھتا تھا اور کہتا تھا کہ مین تو وہی پٹیل یعنی گانو کا ایک لمبردار ہون *

سیندھیا کا ہلکر کو شکست دینا

۷۵ - اسی اثنا مین ہندوستان مین ہلکر اور سیندھیا کی باہمی رشک و حسد کے باعث لڑائی کی نوبت پہنچی ایک طرف ہلکر آپ تھا اور دوسری جانب سیندھیا کے چار افسر تھے - ڈے بائن اور پرّون فرانسیس اور گوپال راؤ اور لکھوا داد امرہٹے - یہہ بڑی گھمسان کی لڑائی اجمیر کے قریب لکیری پر ہوئی اور ہلکر شکست فاش کہا کر مالوہ کیطرف ہٹ گیا *

سیندھیا کی وفات

۷۶ - اسطرح مہاداجی سیندھیا کا سب جگہہ بازار گرم رہا اور اگر وہ پونا کے قریب ۱۷۹۴ء مین یکایک نہ مرجاتا تو سو بسوے نانا فرنویس کا بہی زور بل خاک مین ملا کر چھوڑتا - اُسکے عہد مین بہت سی واقعات گزری وہ ۳۵ برس تک سارے مرہٹے سردارون کی ناک بنا رہا اور پیشوا اور انگریزون کے باہم جو معاملے ہوئے اُسکے ہاتہ بن بھگتے - دلّی مین بہی اُسکا اختیار غالب تھا اور شاہِ دہلی مثل شاہ شطرنج تھا - سیندھیا جہان جاہتا تھا اُسکو اُٹھاتا بٹھاتا تھا اور اُسکے ساتھہ بڑی سختی سے پیش آتا تھا *

مہاداجی کے بعد اُسکے بھائی کا پوتا دولت راؤ سیندھیا پندرہ برس کی عمر مین اُسکا جانشین ہوا *

ریگو بار ... ؟

۷۷ - اب مرہٹو نمین لے دے کر نانا فرنویس ہی ایک ایسا سردار رہگیا تھا جو بڑا مدبر اور منتظم نظر آتا تھا اور گو مرہٹونکا جتھا ابتک پیشوا کو

برائے نام اپنا سردار اعظم سمجھے جاتا تھا مگر انکی فوج مین سے تھوڑا سا
تھوڑا اور عزم اٹھتا جاتا تھا اور سردار اپنے حاکم اعلی کی اطاعت سے رفتہ
رفتہ قدم باہر نکالکر خودسر بنتے جاتے تھے ۰

۷۸ - نظام علی اور نانا فرنویس مین چڑھے ہوئے خراج کی بابت
جو قضیہ چلا آتا تھا اب اسمین دن بدن زیادہ الجھاؤ ہونے لگا اور چونکہ
سرجان شور گورنر جنرل نے اسمین دخل دینا نہ چاہا - اسلئے آخر کار
ان دونو مین لڑائی ٹھنی اور یہہ اخیر موقع تھا کہ سارے مرہٹے سردار
پیشوا کے جھنڈے تلے آکر جمع ہوئے ٭

۷۹ - اس لڑائی مین مرہٹون نے نظام علی پر کردلا کے میدان
پر فتح پائی مگر یہہ میدان مرہٹون نے کچھہ بہادری اور جوانمردی
سے نہین مارا بلکہ زیادہ تر اسکا سبب یہہ ہوا کہ نظام علی کی فوج پر
خود بخود خوف طاری ہو کر بھگڑ مچ گئی - اسلئے نظام علی کو دبکر صلح کرنی
پڑی اور اسنے اپنے ایک اہلکار مشیر الملک کو جو مرہٹون کے دعوی کو
توڑتا تھا انکے سپرد کر دیا - اسوقت ایک فرانسیس ریمون نام نظام کی
فوج کا سپہ سالار تھا اور ایک اور فرانسیس پیرون نام سیندھیا کی
فوج کے ساتھہ تھا - جبوقت مشیر الملک مرہٹون کے حوالہ ہوا پیشوا کچھہ اداس سا
نظر آیا اور نانا فرنویس نے اسکا سبب پوچھا تو اسنے کہا "طرفین کے
اس ذلیل پن سے مجھکو رنج ہوا کہ باوجودیکہ اس لڑائی مین جوہر شجاعت
دکھانے کی نوبت نہین پہنچی بے سعی وکوشش فتح ہوگئی مگر پھر بھی

اودہر تو نظام علی نے بے شرمی سے جی چہوڑ کر صلح کر لی اور اودہر ہماری سپاہ شیخی کے مارے پہولی نہین سماتی تہی جسوقت پیشوا نے یہہ دانائی کی بات کہی ہے اُسکی عمر پوری اکیس برس کی تہی -

پیشوا کی خود کشی

۸۰ - نانا فرنویس کے اختیار و اقتدار کا آفتاب بسط الراس پر پہنچ گیا تہا مگر اُسنے راگہوبا کے لڑکون کو جو قید مین ڈال رکہا تہا اس بدسلوکی سے وہ لوگونکی نظرون سے گر گیا تہا - اُنمین سے بڑا لڑکا باجی راؤ نہایت شایستہ اور ہر دل عزیز تہا اور اُسکے اطوار بڑے دلفریب تہے نانا فرنویس کو پیشوا کا باجی راؤ سے اختلاط رکہنا خار گزرتا تہا اِسلئے اُسنے انکی آمد و رفت بند کر دی - یہہ امر پیشوا کو سخت ناگوار گزرا اور وہ جہونجل کے مارے محل کی چہت پر سے گر کر دو روز مین مر گیا *

پیشوا باجی راؤ ثانی کی مسند نشینی

۸۱ - اس حادثہ پر سیندہیا اور نانا فرنویس نے بڑے توڑ جوڑ کے بعد باجی راؤ کی مسند نشینی پر اتفاق کر کے اُسکو گدی پر بٹہایا اور نانا فرنویس ہی اُسکا بہی وزیر اعظم مقرر ہوا - اس پیشوا کی روش اور صورت تو نہایت دلاویز تہی مگر طبیعت بالکل نکمی اور ناقص تہی سلطنت مرہٹہ کے نصیبون کی شامت کہ ایسا شخص فرمان روا ہوا جسکے ہاتہہ سے اُسپر تباہی آئی اس شخص سے اَور کچہہ امید نہ تہی جہان کہین ہوتا ایسی ہی خرابی کرتا - مسند پر بیٹہتے ہی اُسنے نانا فرنویس اور دولت راؤ سیندہیا کو اپنے ہان سے دفع کرنے کی کوشش کی -

۸۲ - سیندہیا پونا مین رہا کرتا تہا اور پیشوا کی بات کو اپنے آگے

چلنے نہ دیتا تہا اسلئے پیشوا نے یہ ٹہرایا کہ اسکو دلی کیطرف بہیجدے لیکن
اول اسکو نانا فرنویس کی خبر لینی ضرور تہی چنانچہ اسکو سیندہیا سے قید
گرفتار کرنے کی تجویز ٹہری اس باعث سے پونا مین ایک رات دن
برابر کشت و خون ہوا اور غدر رہا آخر نانا فرنویس قید ہوکر احمد نگر بہیجا گیا
اور سیندہیا کا خسر شرزہی راو گہاٹگے جو ایک بڑا بدذات شخص تہا
وزیر مقرر ہوا - اسکا یہہ طریق تہا کہ پونا مین جسکو جانتا تہا لوٹتا ستاتا یا جان سے
مارڈالتا تہا اور کوئی اسکا مزاحم نہوتا تہا اسکے بعد پیشوا نے سیندہیا کو ہندوستان
کیطرف جانیکا حکم دیا اور وہ تیار ہوگیا مگر فوج کی تنخواہ بانٹنے کو روپیہ
بہم نہ پہنچ سکا - اسی اثنا مین آپسکے جہگڑون کے سبب کئی لڑائیان
ہوئین - باجے راو نے سیندہیا کی منت سماجت کرکے نانا فرنویس کو
قید سے چہڑاکر پہر اپنا وزیر کرلیا وہ ایکبار بہیس بدلکر آدہی رات گئے
حالت قید مین بہی نانا فرنویس کے پاس گیا تہا اور اہلکار قدیم کے پیرون
پر گرکر قسم کہائی تہی کہ تمہارے گرفتار رہونے پر مین کبہی راضی نہین ہوا
تہا +

۸۳ - تکاجی ہلکر چار بیٹے چہوڑکر مرا تہا - انمین سے بڑا کاشی راو تو نحیف
البدن اور ضعیف العقل تہا اور منجہلا ملہار راو اور چہوٹا وٹوجی یہہ دونو
پونا مین ایک ہنگامہ مین مارے گئے - رہا سنجہلا جسونت راو جو بیاہتا بیوی
سے نہ تہا - اول اول تو اسنے بہت لوٹ مار کی مگر آخر اپنی بہادری
سے سیندہیا پر غالب آکر مسند حکومت پر متمکن ہوا - اس صدی کے

آخیر میں مرہٹوں کے کاروبار میں بڑی ابتری ہو گئی تھی - باہمی جنگ و
جدال کا ہنگامہ سارے ملک میں گرم تھا - ستارا کا راجا - کولہاپور کا
رئیس سیندہیا اور خود پیشوا کے افسر اس لڑائی میں شریک تھے ۞

نانا فرنویس کی رحلت

۸۴ - نانا فرنویس نے ۱۸۰۰ء میں انتقال کیا - اسکے مرتے ہی پیشوا کی
حکومت کا برباد ہونا - نانا فرنویس انتظام ریاست میں بڑا ہوشیار اور
فی الجملہ اپنی قوم کا خیر خواہ پر دل کا بودا تھا - وہ اس امر کے بالکل برخلاف
تھا کہ ریاست پونا میں سب سیڈیاری سسٹم[1] جاری ہو یعنی وہ ریاست
انگریزوں کے سایہ حمایت میں آجائے اور فوج کنٹنجنٹ اپنے ہاں رکھے - یوں
تو وہ انگریزوں کی بڑی تعظیم اور تعریف کرتا تھا مگر مصلحت ملکی کے لحاظ
سے ہمیشہ اُنسے خائف اور کشیدہ رہتا تھا -

سیندہیا اور ہلکر کی لڑائی

۸۵ - اسی سال کے اخیر میں سیندہیا مالوہ کو واپس چلا گیا اور وہاں
اُسکو جسونت راؤ ہلکر کے ساتھ کئی خونریز لڑائیاں پیش آئیں - اُسوقت
بدذات گھاٹگے راؤ بھی آکر اپنے داماد سیندہیا کے ساتھ شریک ہوا
اور اُسنے ہلکر کو شکست فاش دیکر تاخت اجین کے بدلے اندور کو
لوٹ لیا - اس سے جسونت راؤ ہلکر پر بڑی تباہی آئی اور سیندہیا اور
پیشوا کی سپاہ نے اُسکو پھر کئی زکین دین مگر ہلکر بڑی دانائی سے
کوچ کرکے یکایک پونا کے قرب وجوار میں آپہنچا اور وہاں پیشوا کو

[1] باب ۸ دفعہ ۱۶ دیکھو ۞

شکست فاش ہی اِس سے بڑے بڑے نتیجے نکلے - پیشوا وہان سے
بہاگ گیا اور اُسنے انگریزی رزیڈنٹ سے کمک کے لئے پلٹنون کی چہہ
پلٹنین رکہنے اور اُنکے خرچ کو پچیس لاکھہ روپئے سالانہ دینے کا اقرار
کیا - آخرکار وہ بسین چلا گیا اور انگریزون کی حمایت مین پناہ گزین ہوا
۸۶ - اِسوقت مرہٹون کے معاملات مین عجیب طرح کا اُلجہاؤ پڑ گیا تہا
اِسکی کیفیت یہہ ہی کہ ستارا مین مرہٹہ اُنکا اصلی راجہ خود تو بے اختیار
اور گویا بالکل موم کی ناک بن رہا تہا اور اُسکا وزیر اعظم ساتوان پیشوا
باجے راؤ ثانی جو نام کو وزیر مگر درحقیقت بادشاہ تہا اُسکو اُسیکے ایک
سردار یعنی ہلکر نے جسکی سیندہیا سے لڑائی چہڑ رہی تہی دارالریاست
سے نکال دیا تہا - اِسوجہ سے انگریزون کو اِس معاملہ مین دخل دینا
ضرور ہوا - اور اب مرہٹونکا جتہا ٹوٹ گیا اُسیوقت بڑودہ مین جو گائکواڑ
کا دارالریاست ہی گوبند راؤ کی وفات پر مسندنشینی کے باب مین جہگڑے
قضیے اُٹہہ کھڑے ہوئے جنکے سبب یہان بہی انگریزون کو مداخلت
کرنی پڑی انند راؤ گائکواڑ تو نوعمر اور کم عقل تہا مگر اُسکا وزیر راوجی آپاجی
ایک دانشمند اہلکار تہا - انگریزون نے اُنکی حمایت کی اور انگریزی فوج
کی مدد سے انند راؤ نے بڑودہ فتح کر لیا اور گائکواڑ نے ۱۸۰۲ء مین
انگریزون سے سب سے بڑی اہمیت کا عہدنامہ کرکے کہ سبسڈیری فوج اپنی ہان رکہنی منظور کی - اِسی زمانہ مین سرکار
انگریزی نے سورت مین بہی اپنا عمل دخل کر لیا *
۸۷ - جب پیشوا باجے راؤ ثانی پونا پر ہلکر سے شکست کہا کر انگریزون کے

ک اٹھارہوین باب کی دفعہ ۱۶ دیکھو *

پاس بہاگ گیا تو ہلکر نے پونا کو لوٹ لیا اور امرت راؤ کے بیٹے کو پیشوا بنا دیا اس باعث سے باجے راؤ نے ۱۸۰۲ء مین عہد نامہ بسین پر جہٹ پٹ دستخط کر دئے - اس مشہور عہد نامہ سے مرہٹون مین ہمیشہ کے لئے تفرقہ پڑگیا اور انگریزون کو انپر بالکل اقتدار حاصل ہوگیا - اس عہد نامہ مین پیشوا نے یہہ شرطین کین - اول کنٹنجنٹ فوج میرے ہان رہیگی اور چہبیس لاکھ روپیہ سالانہ اسکے خرچ کا انگریزونکو دیا کرونگا - دوسرے کسی فرنگی کو جو انگریزون کی مخالف قوم مین سے ہوگا اپنی قلمرو مین دخل نہ دونگا - تیسرے سورت پر دعوی نہ کرونگا اور نظام و گائکواڑ کے ساتھہ جو میرا جہگڑا قضیہ ہے اسکا جو فیصلہ انگریز کرا دینگے مجھکو منظور رہوگا - چوتھے - سلطنت انگلشیہ کا وفادار دوست رہونگا - اور انگریزون نے یہہ اقرار کیا کہ پیشوا اور اسکے ملک کی قرار واقعی حمایت و حفاظت کیجائیگی - غرض اسطرح باجے راؤ اپنی اور سارے مرہٹون کی آزادی ہاتھہ سے کہو بیٹہا مگر حقیقت مین اسکا الزام مرہٹون کے ہوسناک سردارون پر ہے جنکے اتفاق نے انکی بہبود کو ہمیشہ کے لئے خاک مین ملا دیا -

چہٹی فصل

مرہٹون کی دوسری و تیسری لڑائی کا حال ۱۸۰۳ء سے ۱۸۰۵ء تک

۸۸ - ہر چند پیشوا کا انگریزون سے مقام بسین پر عہد نامہ ہوگیا تہا مگر

پہر بہی مرہٹون کے دل صاف نہوئے تہے چنانچہ دولت راؤ سیندہیا
اور راگہوجی بہونسلے دونو اُس عہدنامہ سے ناراض تہے اور اُنہون
نے لڑائی پر کمر باندہی - ادہر لارڈ ولزلی پر واجب تہا کہ پیشوا کو
پہر پونا مین لیجاکر مسند پر بٹہائے مگر پونا جسونت راؤ ہلکر کے قبضہ
مین تہا اور سیندہیا سپاہ لئے برہانپور پر پڑا تہا اور راگہوجی لڑائی
کی تیاری کر رہا تہا - اِسلئے گورنر جنرل نے حکم دیا کہ دو انگریزی کمپو
اُدہر روانہ ہون اُنمین سے ایک کمپو جسکا سردار جنرل آرتہر ولزلی
تہا میسور کی شمالی حد پر جمع ہوا اور دوسرا جسمین حیدرآباد کی کنٹنجنٹ
فوج تہی - اُسکا لام قلمرو پیشوا کی مشرقی حد پر مقام پرندا مین بندہا -
جنرل ولزلی ڈبل کوچ کرکے پونا مین جا پہنچا *

۸۹ - اِسکے ایک مہینے بعد انگریزون نے پیشوا کو پہر گدی پر بٹہا دیا
اور ہلکر ہٹ کر مالوہ کیطرف چلا گیا اور سبسیڈیری فوج ملک کی حفاظت
کیواسطے گوداوری کیطرف بڑہا - سیندہیا اور راگہوجی بہونسلے ظاہر
مین تو ابتک انگریزون کی دوستی کا دم بہرتے تہے مگر عہدنامۂ بسیین
سے خوش نہ تہے - چنانچہ جب ولزلی نے جسکو کل اختیار ملکی وجنگی
حاصل تہا یہہ درخواست کی کہ سیندہیا یہان سے ہٹ کر مالوہ
چلا جائے اور راگہوجی بہونسلے برار کی راہ لے پہر مین بہی انگریزی
فوج یہان سے ہٹا لونگا تو اُنہون نے یہہ بات منظور نہ کی - اِسلئے
مرہٹون کی دوسری لڑائی کی نوبت آئی *

انگریزون اور مرہٹون کی لڑائی سنہ ۱۸۱۷ء

۹۰ - گورنر جنرل نے یہہ ارادہ کیا کہ مخالفون کے جتھے پر ہر طرف سے دھاوا کیجے اِسلئے انگریزی فوج اِن مقامات پر مقرر ہوئی - جنرل ولزلی کا کمپو احمد نگر کے قریب - شیٹو فسمن گوداوری کے کنارے جنرل شٹوارٹ کرشنا اور تنگ بھدرا کے بیچ مین محافظت کیواسطے جنرل مرے گجرات مین - (یہہ جنریل کئی قلعے بھی تہانے ہوئے تھا اور ایک کمپو میدان جنگ کے لئے بھی اُسکے پاس تیار تہا) - جنرل لیک ہندوستان مین فوج لئے پڑا تہا - بندیل کھنڈ پر چڑھائی کے لئے الہ آباد مین الگ فوج موجود تھی - راگھوجی کی قلمرو کی مشرقی سرحد یعنی کٹک پر دھاوا کرنے کو جدا لشکر تیار تہا - غرض اِن مقامات کو نقشہ مین دیکھنے سے کھل جائیگا کہ انگریزون نے مرہٹون کو گویا ایک مضبوط جال کے پھندے مین بالکل پھنسا لیا تہا - اُدہر سے دولت راو سیندھیا اور راگھوجی بہونسلے بھی بہت سی جمعیت لیکر مقابلہ کو تیار ہوئے - اُنکی فوج کے افسر فراسیس تھے اور ایک بڑا توپخانہ مع عمدہ عمدہ تجربہ کار گولندازون کے اُنکے ساتھ تہا - اِسکے علاوہ نئی بھرتی کی فوج بھی بہت سی تھی - اِسوقت ہندوستان مین سیندھیا کی فوج کا افسر پیرون فراسیس لیک کے مقابلہ مین تہا - جسونت راو ہلکر کا یہہ نقشہ تہا کہ اُسنے مالوہ مین لوٹ مچا رکھی تھی اور یہہ چاہتا تہا کہ لڑائی سے الگ تہلگ رہون ؀

[illegible]

۹۱ - انگریزون نے مرہٹون کو دو بڑی زکین دین - اول یہہ تھی

کہ اُنہون نے احمدنگر مرہٹون سے چہین لیا اور اسی اثنا مین سٹیونسن نے جالنا فتح کیا ❊

۹۲- دوسری بڑی زک مرہٹونکو اسئی کے میدان پر ہوئی - یہہ گانو حیدرآباد کے علاقہ مین جو آنڈی پر واقع ہی - وِلزلی کو یہہ پرچہ لگا کہ مرہٹون کی ساری فوج اسئی کے قریب دریا کے کنارے اکٹھی پڑی ہے اسپر وہ اپنی فوج لیکر آگے بڑہا اور مرہٹون نے اُسپر گولون کی بوچہاڑ شروع کی - یہان گورون کی ۷۴ پلٹن اور اُنیسوین رسالہ اور چوتھی پلٹن ہندوستانی نے میدان جنگ مین خوب جوانمردی کی داد دی گورون کے رسالہ مین اگرچہ کُلہم تین سو جوان تھے مگر شجاعت کے جوش مین مرہٹون کی ساری فوج پر ٹوٹ پڑے پہر انگریزی پلٹنون نے بہی قدم آگے بڑہا کر دشمنون کے پانو اُکہیڑ دئے اور سنگینین مارتے مارتے جوآ مین دہکیل دیا - اِسطرح میدان تو انگریزون نے مار لیا مگر اُنکی تہائی فوج کام آئی - دولت راؤ اور راگہوجی لڑائی شروع ہوتے ہی میدان سے بہاگ گئے تھے ❊

۹۳ - اِسکے بعد کرنیل سٹیونسن نے بُرہانپور اور قلعۂ اسیر گڑہ پر یورش کرکے دونو کو فتح کرلیا - اور گجرات مین بہروچ اور قلعۂ پَوَن گڑہ اور قصبۂ چمپانیر سر ہوئے - اِنہی دنونمین جنرل لیک جسکو ہندوستان مین وہی اختیار حاصل تہا جو ولزلی کو دکن مین تہا کانپور سے پرؔون کے مقابلہ کے لئے روانہ ہوا اور کوئل اور قلعۂ علی گڑہ کو

فتح کیا - اسوقت پرّون اور اسکے ساتھیون نے سیندھیا کی خدمت سے کنارہ کیا اور لوئس بورکین اسکی جگہہ مقرر ہوا - اسکا اا ستمبر ۱۸۰۳ء کو انگریزون سے دہلی کی فصیل تلے مقابلہ ہوا - لیک بہہ لڑائی ایسی دانائی سے لڑا کہ دشمن کو شکست ہوئی اور دہلی انگریزون کے ہاتھ آئی -

شاہ عالم[ثانی] انگریزون کی فتح سے خوش ہوکر اپنے خاندان سمیت لیک کی حمایت مین آگیا - بورکین اور اور فرانسیسی فسرہتھیار ڈالکر لیک کے پاس چلے آئے - اسکے بعد آگرہ کا محاصرہ ہوا اور وہ بہی فتح ہوگیا -

لارڈ لیک کی اسواری کی لڑائی اور ملک دہلی کی فتح

۹۴ - اب لیک نے سیندھیا کی ایک اور دستہ کا تعاقب کیا - یہہ فوج اسکے آگے سے بہاگ کر میوات کے پہاڑون کیطرف چلی گئی مگر لیک نے لاسواری کے قریب اسکو جالیا اور اس میدان پر دونو فوجین نہایت جی توڑ توڑ کر لڑین - سیندھیا کے فرانسیسی سردار ڈی بائین کے سدھائے ہوئے پُرانے سپاہی میدانِ کارزار مین سُورماؤنکی طرح لڑلڑکے مرے - آخر مرہٹونکو شکست فاش ہوئی اور سیندھیا کا سارا ملک دہلی اور آگرہ سے چمبل تک لیک کے ہاتہہ آیا ٭

اور علاقوں میں انگریزوں کی فتوحات

۹۵ - کٹک اور بندیل کہنڈ کو بہی انگریزی افسرون نے جہٹ پٹ فتح کرلیا اور دکن مین مرہٹون کے سردارون نے صلح کا پیام ڈالا مگر اسمین تذبذب اور دہوکا پایا جاتا تہا - انجام کار کچہہ صلح نہوئی اور ولزلی نے

ف باب ۳ دفعہ ۱۵۹ دیکہو ٭

آرگانو کے قریب اُنکی مجتمع فوج پر تاکر کے بے لاگ میدان مارا ❖

۹۶ - راگھوجی بہونسلے مین جب کچھہ دم باقی نرہا تو اُسنے ہار کر عہدنامہ پر دستخط کرکے کٹک اور بالیسوَر انگریزون کی نذر کیا اور اُس ملک سے دست بردار ہوا جو دریاے وردا کے مغرب اور اُس سلسلہ کوہ کے جنوب مین ہی جسپر گاویلگڑہ واقع ہی - اِسکے سوا راگھوجی نے یہہ اقرار کیا کہ نظام اور پیشوا سے جو میری تکرار ہی اُسکا تصفیہ جو کچھہ سرکار انگریزی کرے وہی مجھکو منظور رہی اور یہہ عہد بھی کیا کہ جو فرنگی انگریزون کے دشمن ہین اُنمین سے کیسکو اپنے ہان نوکر نہ رکھونگا - اسکو عہدنامہ دیوگانو کہتے ہین -

۹۷ - اِسکے بعد دولت راؤ سیندھیا نے بھی چار ناچار عہدنامہ لکھکر گنگا اور جمنا کے مابین کا سارا ملک - جے پور اور جودہ پور اور گوہد کے شمال کا کل علاقہ - احمد نگر اور بہروچ کے قلعے اُنکے ضلعون سمیت اور وہ تمام قطعہ جو اجنتا گہاٹ اور گوداوری کے بیچ مین ہی سب انگریزون کی نذر کیا - یہہ سرجی انجن گانو کا عہدنامہ کہلاتا ہی - اِسطرح مرہٹون کی دوسری لڑائی جو واقع مین صرف چار مہینے کے قریب رہی ختم ہوگئی - واقعی اس لڑائی مین انگریزون کیطرف سی ہر موقع پر انتظام فوج مین بڑی دانائی و حکمت اور معرکہ آرائی مین بڑی چالاکی اور دلاوری ظہور مین آئی ❖

۹۸ - اِسوقت یعنی ۱۸۰۳ء مین انگریزون کے تین کمپو تین جگہہ متعین تھے اول جعفر آباد مین دوسرا پونا مین تیسرا ہندوستان خاص مین اول

مرہٹون کی تیسری لڑائی ۱۸۰۴ع سے ۱۸۰۵ع

دونوا اس کام پر مامور تہی کہ جو علاقے ابہی انگریزون کے ہاتھہ آئے ہین انمین امن و امان قائم رکہین اور تیسرا لیک کے ماتحت جسونت راو ہلکر کی نگرانی کے واسطے مقرر تہا کیونکہ ہلکر نے کئی دفعہ صلح کا پیام ڈالکر اجمیر کے تاراج کرنے اور انگریزون کے سایہ حمایت مین جو راجپوت تہے انکو دہمکانے کے لئے قدم بڑہایا تہا اسکے سوا وہ کچہہ ملک بہی مانگتا تہا اس سے ظاہر تہا کہ اس سے لڑے بغیر بات نہین بنیگی چنانچہ آخرکار اس سے لڑائی چہڑ گئی اور کوئی ڈیرہ برس تک رہی - یہہ مرہٹون کی تیسری لڑائی کے نام سے مشہور ہے *

۹۹ - اس لڑائی مین اول انگریزون نے قلعہ ٹانک رام پورا پر دہاوا کرکے اسکو سر کیا - اسکے بعد ہلکر نے کرنیل مانسن کو درہ مکہندرہ سے دلی کیطرف ہٹا کر اسکی توپین اور اسباب چہین لیا اسمین انگریزون کے بہت سی سپاہی بہی کام آئے - پہر ہلکر نے دلی پر حملہ کیا مگر کرنیل اختر لونی نے جو دلی کا رزیڈنٹ تہا اسکو ہٹا دیا - اسکے بعد جنرل فریزر اور مانسن نے ڈیگ کے پاس ہلکر کو شکست فاش دی اسمین فریزر کام آیا مگر مانسن نے ہلکر کی ستاسی توپین چہین لین جنمین وہ جو وہ توپین بہی تہین جو پہلے وہ آپ دے بیٹہا تہا - پہر لیک نے فرخ آباد پر ہلکر کی فوج کو جا لیا اور تہ تیغ کیا اور اسکے بعد قلعہ ڈیگ کو محاصرہ کرکے فتح کیا غرض ہلکر کے سارے قلعے چینڈور - گالنہ اور اسکا پایہ تخت اندور بہی انگریزون نے سر کر لئے - ڈیگ اور بہرت پور بنیک جاٹون کے

قلعے تھے مگر ڈیگ پر اسلیئے فوج کشی ہوئی تہی کہ جاٹون نے انگریزون سے جو اُنکے دوست تہے بڑی دغا کی تہی *

بہرت پور کا محاصرہ

۱۰۰ - اب ۱۸۰۵ء مین بہرت پور کا محاصرہ شروع ہوا - یہہ مضبوط قلعہ سات آٹھہ میل کے گہیرے مین بنا ہوا ہے اور اُسکے گرد اگرد بڑی بلند کچی فصیل ہے - یہان کے لوگونکو یہہ زعم تہا کہ یہہ قلعہ کسیکے بس کا نہین ہے اور راجہ بہرت پور نے بہی اُسکے بچاؤ پر کمر ہمت چُست باندہ رکہی تہی - لیک کے پاس سردست ایسا سامان موجود نہ تہا کہ قرار واقعی اُسکا محاصرہ کرے چنانچہ اُسنے چار دفعہ ہلا کیا اور چارون دفعہ ناکام رہا مگر اسی اثنا مین لیک اور اُسکے چالاک افسرون نے ہلکر اور اُسکی مددگار رنگونکا پیچھا دبایا اور اُسکی فوج کا مارستہراؤ کردیا - اِسکے بعد راجہ بہرت پور نے انگریزون کی شجاعت دیکہکر عہد و پیمان منظور کیا اور بیس لاکہہ روپیئے نذر کرکے ہلکر کی دوستی سے ہاتہہ اُٹہایا - اگرچہ اِس عہد نامہ سے انگریزون کو کچہہ فائدہ ہی ہوا مگر چونکہ وہ بہرت پور کے محاصرہ مین فتحمند نہوتے تھے اِسلیئے لوگونکی نظرونمین انگریزونکو اُسوقت تک سُرخروئی نہوئی جبتک کہ ۱۸۲۵ء مین لارڈ کامبرمیر نے قلعہ بہرت پور کو محاصرہ کرکے فتح نہ کرلیا -

دولت راؤ سیندہیا کی بد عہدی اور ... عہد و پیمان

۱۰۱ - اِسوقت دولت راؤ سیندہیا نے بدعہدی کرکے پہر سر اُٹہایا کیونکہ اُسنے اول جنکنس نائب رزیڈنٹ کو پکڑ لیا - پہر خود آیا اور اُسکا بدذات خسر گہاٹگے اور انباجی انگلیا دُرپردہ ہلکر کے ساتہہ گہہ گیئے - اب لارڈ کارنوالس ہندوستان مین گورنر جنرل ہوکر آیا - اُسکو

یہہ حکم تہا کہ جسطرح بنے آتش فتنہ و فساد بجہائے اور لڑائی بہڑائی موقوف کر کے امن و امان[1] قائم کرے - چنانچہ لیک نے عہد پیمان کی سلسلہ جنبانی کی اور سیندہیا سے سرجی انجن گانو کے عہدنامہ کی بنا پر ایک نیا عہدنامہ ہوا - چونکہ رانا سے گوہد اس لائق نہ تہا کہ اپنے ملک کا انتظام کرے اسلئے اس سے گوالیار لے لیا - پہر لیک نے جسونت راؤ ہلکر کو شکست دیکر پنجاب کیطرف بہگا دیا اور چونکہ یہان سکہون نے اسکی بات نہ پوچہی اسلئے اُسنے انگریزون سے صلح کی درخواست کی اور اسکی خوش نصیبی تہی کہ سر جارج بارلو کی راے سے اُس سے بڑی نرم شرطین ہوئین *

ساتوین فصل

۱۸۰۵ء کے بعد کے حالات

مرہٹون کے زوال کے سبب

۱۰۳ - مرہٹون کے زوال کے کئی سبب ہوئے - اول یہہ کہ مہاراجی سیندہیا کو اسقدر عروج ہوگیا تہا کہ وہ پیشوا کے قابو کا نہ رہا تہا بلکہ مطلق العنان ہو کر اسکا گویا ہمسر بنگیا تہا - دوسرے یہہ کہ نرائن راؤ کی وفات کے بعد مرہٹون مین پہوٹ پڑگئی اور رگہوبا - نانا فرنویس باجی راؤ ثانی جسونت راؤ ہلکر اور دولت راؤ سیندہیا آپسمین لڑنے بہڑنے اور بغض

---

[1] باب ۸ دفعہ ۷۵ دیکہو *

وحسد کرنے لگے۔ اِس سے مرہٹونکا جتھا ٹوٹ پھوٹ کر بالکل منتشر ہوگیا۔
تیسرے یہہ کہ اِس جتھے مین خود ناتفاقی کے مادے موجود تھے جن
سے مرہٹونکی حکومت مین ضُعف اور زوال آنا ہی تہا کیونکہ پیشوا اور اُسکے
مشیر ذات کے برہمن تھے اور سیندھیا اور ہلکر اور راگہوجی بہونسلے اُنسے
نیچی قوم کے تھے۔ چوتھے یہہ کہ شاہ عالم ثانی اب انگریزون کے
قبضہ مین تہا اور ممکن نہ تہا کہ جو خرابیان اور بے انتظامیان مرہٹون
کے عروج کا سبب ہوئین وہ انگریزون کی حکومت مین جو سب پر
فائق تھی باقی رہ سکتین ٭

جسونت راو ہلکر کی وفات

۱۰۳۔ جسونت راو ہلکر بہت سی ظلم و زیادتیان کرکے دیوانہ ہوگیا اور
اِسی حال مین مرگیا۔ اُسکے بعد ملہار راو ہلکر جو اُسکا بیٹا حرم کے پیٹ سی
تہا گدی پر بیٹہا مگر وہ نابالغ تہا اِسلئے جسونت راو کی ایک اور حرم جسکا
نام تلسی بائی تہا ریاست کا انتظام کرتی تھی مگر حقیقت یہہ ہی کہ اِسوقت
ہلکر کی ریاست کا حال بڑا ہی ابتر تہا۔ اِسی اثنا مین دولت راو سیندھیا
نے گوالیار کو اپنا دار الریاست مقرر کرلیا تہا ٭

امیر خان افغان

۱۰۴۔ چونکہ اِس زمانہ کی تاریخ مین امیر خان کا ذکر اکثر آتا ہی اِسلئے یہان
اُسکا کچھہ حال لکہنا مناسب ہی۔ یہہ شخص ایک جانباز افغان تہا اور جسونت راو
ہلکر کے پہلے معرکونمین اُسکا مددگار رہا آخر اُسکی فوج کا سپہ سالار ہوگیا
اور جب جسونت راو ہلکر مجنون ہوگیا تو اُسکی دیوانگی کی حالت مین
سارا کاروبار اُسیکے ہاتھہ تھا۔ اِسوقت اُسکو یہہ آرزو دامنگیر تھی

کر راجپوتانہ مین کہین اپنی جُدی ریاست قائم کرے ۔

پونا کی معاملات

۱۰۵ - پونا مین یہہ صورت تہی کہ اُسوقت کرنیل کلوز پونا کا رزیڈنٹ تہا اور باجی راؤ ہرچند دل مین تو انگریزون سے بہت جلتا تہا مگر اُنکی فوج کی طاقت کا لوہا مانتا تہا غرض وہ ظاہر مین تو نہایت اخلاص اور محبت کا دم بہرتا رہا مگر چپکے چپکے سیندہیا کے ساتھہ سازش کرنے لگا اُسکی بڑی آرزو یہہ تہی کہ جو سردار میرے گروہ کے مخالف ہین اُنکو خوب نیچا جہکاؤن اور دق کرون - کرنیل کلوز کے بعد الفنسٹن پونا کا رزیڈنٹ مقرر ہوا - یہہ پہلے جنرل ولزلی کا مصاحب رہ چکا تہا اور اب کابل کی سفارت سے واپس آیا ہی تہا کہ یہہ عہدہ اُسکے نام ہوا - الفنسٹن ان لوگون کے رگ پٹھے سے خوب واقف اور دانا اپنے کام کا بہی خوب ماہر تہا اُسکے علاوہ یہان کے آدمیون کے ساتھہ بہت سا میل جول رکہتا تہا ۔

ترمبک جی ڈنگلیا

۱۰۶ - اب ترمبک جی ڈنگلیا کا ذکر کیا جاتا ہی جسکے تعلق نے مرہٹون کی حکومت کا رہا سہا ناس کر دیا - یہہ شخص جاسوس تہا اور ہر طرح کی مذموم خوشامد درآمد سے بڑہتے بڑہتے باجی راؤ ثانی کا مصاحب خاص ہو گیا تہا اُسنے رفتہ رفتہ اپنے آقا کے دل مین یہہ بات بٹہا دی تہی کہ مین مرہٹون کی حکومت کو پہر ویسا ہی چمکا سکتا ہون جیسی کہ اول عظیم الشان پیشوا کے وقت مین تہی - غرض وہ اسیطرح ہوتے ہوتے چند روز مین پیشوا کا وزیر اعظم بنگیا اور اُسوقت جو جو ستم اُسنے کیئے اُنکا کچہہ ٹہکانا نہین

اُسنے باجے راؤ کو اُبہار کر سیندہیا اور ہلکر اور راگہو جی بہونسلی سے خط و
کتابت جاری کرائی اور اسکا خاص عندیہ یہہ تہا کہ مرہٹونکا جتہا بہر جان
تو ان بندہ جاتے - اسوقت صوبہ گجرات مین انگریزونکا بڑا دخل تہا
اور وہان کے رزیڈنٹ کرنیل واکر کی تدابیر صائب سے وہان کی بے
انتظامیان رفع ہوگئی تہین - سرکار پونا کا جو گائکواڑ پر قرضہ آتا تہا
اسکی بابت باجے راؤ ثانی اور گائکواڑ مین رد و بدل تہی اسلئے گنگادہر
شاستری اس باب مین گفتگو کرنے کے لئے یہان سے بہیجا گیا تہا مگر
ترمبک جی کے آدمیون نے باجے راؤ کی صلاح سے بندہرپور کے
تیرتہہ مین اس غریب برہمن کا ناحق خون کیا - اُسکے اس ظلم و بیرحمی
کا حال جس نے سنا اُسکے رونگٹے کہڑے ہو گئے - الفنسٹن نے
لکہا کہ قاتل کو سزا دیجائے چنانچہ ترمبک جی جزیرہ سالسٹ کے قلعہ
تہانا مین قید ہوا مگر اس قلعہ کے باہر ایک سائیس دیوار سے لگا ہوا
رہتا تہا اُسنے یہہ حکمت کی کہ اپنے آقا کا گہوڑا ملتے وقت ایک گیت
گانا شروع کیا اور اُسمین ترمبک جی کو وہان سے نکلنے کی تدبیر سر سے
پانو تک سنادی اور ایسی تدبیر سے ترمبک جی قید سے صاف نکل گیا
اب اُسکو پیشوا خفیہ خفیہ روپیہ پہنچانے لگا اور ترمبک جی انگریزون
کو ملک سے نکال دینے کے ارادہ سے فوج بہرتی کرنے لگا
اور فساد کرنے کے منصوبے باندہنے شروع کئے - الفنسٹن نے
بڑے تحمل اور دانائی اور استقلال سے اسباب مین سعی کی کہ باجی راؤ

کی طبیعت اصلاح پر آجاے اور وہ اپنی حرکتون سے باز آئے مگر اس سے
کام نہ چلا اور اب لگی لپٹی باتین کرنے کا وقت نرہا اسلئے اُسنے ایک
ایسی تدبیر سوچی جس سے بات دوٹوک ہو جائے یعنی ایک نیا عہد نامہ
تیار ہوا اور باجے راو نے ناچار اُسپر دستخط کئے اِس سے اُسکا اختیار
محدود ہو گیا اور احمد نگر انگریزون کے قبضہ مین آیا اور ٹرمبک جی کے
حوالہ کر دینے کا قول دقرار ہو گیا مگر یہہ ہرگز کسیکے ہاتھ نہ لگا *

۱۰۷ - ۱۸۱۳ء مین لارڈ ہیسٹنگز گورنر جنرل ہو کر آیا اور اب پنڈارون اور
امیر خان[1] کی سرکوبی کی ضرورت معلوم ہوئی - پنڈارون کے گروہ
مین وہ کمینے کمینے قزاق داخل تھے جو سارے دکن کے لٹیرے وغیرہ
سے بھی چھٹے ہوئے آخور تھے - یہہ لوگ اوائل مین مرہٹون کے لشکر
کی دُم کے پیچھے پیچھے گیدڑون کی طرح ہو لیا کرتے تھے اور اُنھون
نے نربدا کے کنارہ پر اُنکو کچھ ملک دیدیا تھا *

اُنکے سردارونمین سے کریم خان ایک بڑا نامی شخص تھا جسکو سیندھیا
نے گوالیار مین ایک عرصہ تک قید رکھا تھا - ایک دوسرا سردار چیتو تھا
جسکو امیر خان نے قید رکھا تھا - پنڈارون کے پاس مرہٹون کی سی
برچھیان ہوتی تہین اور پندرہ پندرہ آدمیون مین ایک ایک توڑہ دار
بندوق رہتی تھی اور دو خمس کے قریب اچھی طرح مسلح اور سوار ہوتے تھے

---

[1] دفعہ ۱۰۴ دیکھو *

غرض اس تباہی سے یہہ لوگ اپنی اپنے مسکن و ما وا مین سے نکلکر ملک پر آن پڑتے تھے اور لوٹ کہسوٹ کرکے گانو ونمین آگ لگاتے - لوگون کو بڑی طرح اذیت دیتے اور کسیطرح کی زیادتی سے نہ چوکتے تھے - جب مرہٹون کے سردار متواتر ٹوٹا ہونیسی بازآئی تو پنڈارون کی روزی مین فرق آیا - اب وہ آپ ہی لوٹ مار کرنے لگے اور رہوتے ہوتے دُور دُور پہنچکر اور دل چلا چلا کے چہاپے مارنے لگے *

۱۰۸ - گورکہون نے ایک مدت سی قلمرو انگریزی پر دست درازی کرنی شروع کی تہی اسلیے اول تو انگریزون نے سیدہی طرح انکو سمجہایا مگر جب وہ نمانے تو نیپال پر فوج کشی ہوئی - لیکن چونکہ اس لڑائی کے اوائل مین انگریز ظفرمند نہوئے[1] اس سے مرہٹون کو پہر اپنے جتہے کے قائم کرنے کا ہواؤ ہوگیا اور اُنہون نے پنڈارون اور امیرخان کے پٹہانون کو سر اُٹہانے کی شہ دی مگر ابہی کہلم کہلا لڑائی کا موقع نہ آیا تہا - اتنے مین راگہوجی بہونسلے والی برار کا انتقال ہوا اور اسکی جگہہ پرسا جی ناگپور مین مسندنشین ہوا مگر چونکہ وہ احمق اور خبطی آدمی تہا اسلیے اسکا عزیز اپا صاحب نائب الریاست ہوا - اس نے انگریزون سے عہد و پیمان کرکے ریاست ناگپور مین کنٹنجنٹ فوج کہنی کا قاعدہ پورا پورا منظور کیا مگر پہر بہی باجے راؤ ثانی نے جو سازش انگریزون کے خلاف کی تہی اُس مین یہہ بہی در پردہ شریک تہا

[1] آٹہوین باب کی دفعہ ۸۹ دیکہو *

پنڈارون سے لڑائی کی تیاریان

۱۰۹- ۱۸۱۷ء مین لارڈ ہیسٹنگز نے پنڈارون اور وسط ہند کے اور سارے لٹیرے سردارون کا قرار واقعی تدارک کرنے کے لئے آمادہ ہوا - یہہ امر صرف مصلحت ملکی ہی کی نظر سے قرین صواب نہ تہا بلکہ مقتضاے رحم و دلسوزی بہی تہا - ۱۸۰۵ء مین جو عہدنامے سیندہیا اور ہلکر سے ہوئے تہے وہ انکی خفیہ فطرتون اور روز روز کی بدعہدیون سے گویا ردی ہوگئے تہے - گورنر جنرل کی یہہ تجویز ہوئی کہ جن ضلعون مین لٹیرے دہاڑین مارتے ہین انکی چارطرف سے ناکہ بندی کرکے انکو اور انکے حمایتیون کو گہیر کر تہ تیغ کیا جاے +

سیندہیا اور امیرخان کی اطاعت

۱۱۰- گورنر جنرل خود فوج کا ایک بڑا دستہ ساتھہ لیکر گوالیار کے قریب جا ٹہیرا اور اب سیندہیا کو عہدنامہ پر دستخط کرتے ہی بنی - اس عہدنامہ مین اسنے اقرار کیا کہ مین سارے لٹیرون کے جہتہون کو نیست و نابود کرنے اور انتظام و امن و امان قائم کرنے مین انگریزون کا قرار واقعی ساتھہ دونگا - یہہ تدبیر خاصکر اسیکے لئے بڑی سود مند تہی - پہر امیرخان نے بہی عہدنامہ لکہا جس سے انگریزون نے تو اسکی جاگیر کیطرف سے اسکا اطمینان کر دیا اور اسنے اپنی طرف سے یہہ اقرار کیا کہ مین اپنی لٹیرونکی جمعیت کو توڑ دونگا - ریاست ٹونک آجتک اسکے خاندان مین چلی آتی ہی - یہہ دیکہکر کئی اور چہوٹی چہوٹی رئیسون نے بہی اپنے تئین بالکل انگریزون کی حمایت مین سونپ دیا - سر جان میلکم گورنر جنرل کیطرف سے دکن مین ایجنٹ مقرر ہوا اور اسکو بڑے وسیع اختیارات

تفویض ہوتے - باجے راؤ نے اپنی چکنی چپڑی باتون سے مبلکم کو دہوکا دیکر یہہ اُسکے ذہن نشین کرا دیا کہ مین انگریزون کا دوست ہون - مگر الفنسٹن تاڑ گیا تہا کہ یہہ سب اُسکے ڈہکوسلے ہین کیونکہ وہ اُس کی دغابازی اور بدنیتی کو خوب جانتا تہا *

۱۱۱ - باجے راؤ پیشوا ارزیڈنسی پر حملہ کرنے کے لئے اپنے منصوبے پکا رہا تہا - الفنسٹن ہرچند اُسکی مکاری سے واقف تہا مگر پہر بہی یہہ نہ چاہتا تہا کہ کسی علانیہ سامان جنگ سی یا بدظنی ظاہر ہو جانے سے پیشوا کو کہل کہیلنے کا موقع ملے - پیشوا کی فوج چارطرف سے جمع ہو کر انگریزون کو گہیرتی جاتی تہی اور الفنسٹن رزیڈنسی کی چہت پر سے اُنکی فوج کا شور سُنتا تہا مگر اُس نے سہولت اور استقامت کو اب بہی ہاتہہ سے نہ چہوڑا چپکے چپکے صرف اُسیقدر انتظام کیا جسقدر محض دوراندیشی کا مقتضی تہا چنانچہ اُسنے کہڑکی مین جو پونا سے چار میل ہی انگریزی فوج جمع کی اور جب یہہ صاف کہل گیا کہ پیشوا اب حملہ کرنیکو ہی تو وہ وہان سے نکلکر کہڑکی چلا گیا اور اِس مقام پر مرہٹون اور انگریزونمین لڑائی ہوئی - اِسوقت پیشوا کا وزیر و سپہ سالار باپو گوکلا تہا - اِس معرکہ مین مرہٹون کی سپاہ کے مقابلہ مین انگریزون کی جمعیت کو کچہہ نسبت نہ تہی مگر پہر بہی مرہٹے مقابلہ کی تاب نہ لا سکے اور میدان سے بہاگ گئے - ہان اِتنا ضرور ہوا کہ پیشوا نے رزیڈنسی کو لوٹ لیا اور کئی افسرونکو رستہ مین سے پکڑ کر مار ڈالا *

۱۱۲- اب جنرل سمث جو چاندور کی پہاڑیون کے پاس پڑا تہا پونا کیطرف چلا اور باجی راؤ اُسکے سامنے سے نکل بھاگا - سمث نے شہر پر قبضہ کرکے پیشوا کو آگے دہر لیا اور وہ اول توستارا کے پاس ایک تیرتھ مین جسکا نام پھرولی ہی بھاگ کر چلا گیا پہر وہان سی پندہر پور اور پہر جمنا کے شمال مین پہنچکر بانسواڑی مین مورچہ باندہ کر بیٹھ رہا آخر وہان سے بھی جنوب کیطرف چلا گیا - اسکے بعد ستارا کا راجا فوج انگریزی کے حاکم سے آملا ٭

۱۱۳- اسی اثنا مین کرنیل بار نے جو اسوقت پونا مین فوج کا حاکم تہا پانسو جوان ایک اور مقام سے اپنے پاس بلائے تھے - جب یہہ فوج کورے گانو مین پہنچی تو اُسنے دیکھا کہ دریا بھیما کے اُس پار مرہٹون کی کوئی تیس ہزار فوج مسلح کھڑی ہی اس ٹڈی دل نے تہوڑی سی انگریزی فوج پر جرات بہر حلہ کیا اور تہکی ماندی ہوئی بیاسی ہو رہی تہی تلا کیا - سپاہی دہوپ کی تیزی سے جلے بہنے جاتے تہے مگر اُنہون نے مقابلہ سے مُنہہ نہ موڑا دن بھر ہنگامہ کارزار گرم رہا پیشوا خود دو میل پر اونچے مکان سے بیٹھا ہوا لڑائی کی سیر دیکھتا رہا رات ہوتے ہی پیشوا کی فوج میدان سے بہاگ نکلی اور میدان انگریزون کے ہاتھ رہا حق یہہ ہی کہ اسوقت انگریزون اور مرہٹون کے باہم جو لڑائیان ہوئین اُنمین یہہ معرکہ نہایت بہادری کا ہوا اور تاریخ مین بڑا مشہور ہے ٭

زوال خاندان پیشوایان

۱۸۱۸ - پیشوا اب کرناٹک کیطرف بہاگا مگر دریای گت پربا کے کنارہ پر
جرنیل منرو کمشنر اضلاع مفوضۂ نظام اپنی نئی بہرتی کی فوج لئی اُسکے
مقابلہ کو موجود تھا - پیشوا وہان سے طرح دیکر شولاپور کیطرف بہاگ گیا
اور ۱۸۱۸ء مین سرکار انگریزی نے ستارا پر اپنا تصرف کرکے یہہ
اشتہار دیا کہ باجے راؤ اور اُسکے خاندان کو اب حکومت سی کچھہ
تعلق نہین ہاہی گورنر جنرل نے سارا انتظام اپنے ہاتھہ مین لیکر راجہ کو
آرام وعزت کے ساتھہ گزارہ کرنے کے لئے ستارا کے آس
پاس کسیقدر علاقہ دیدیا ہی - غرض کہ بالاجی وشوناتھہ پیشوا کے
خاندان کا آفتاب جو ۱۷۱۴ء مین طلوع ہوا تہا اور جب سی حقیقت مین
سلطنت مرہٹہ کی عنان حکومت پیشواؤن ہی کے ہاتھہ مین چلی
آتی تہی آج غروب ہوگیا - باجے راؤ اپنی فوج لئے تکلیفین اُٹھاتا
یونہی مارا مارا پہرتا رہا - اُسکو یہہ آس تہی کہ مرہٹے سردار میری دستگیری
کرینگے مگر یہہ بیچارے آپ ہی اپنی اپنی آفتون مین مبتلا تہی دوسرے
کی مدد کیا کرتے - آخر جب باجے راؤ کی آس ٹوٹ گئی تو اُسکو
اسکے سوا اور کچھہ نہ سوجہا کہ اپنے تئین انگریزون کے حوالہ کردی
چنانچہ وہ سر جان مالکم کے پاس چلا گیا اور اُسنے اُس سی آٹھہ لاکھہ
روپیہ سال بادشاہانہ پنشن کا وعدہ کرلیا - اور کانپور کے پاس شہر بٹھور
اُسکا قیام گاہ قرار پایا - آخر ۱۸۵۱ء مین اُسنے یہین وفات پائی
اب بالاجی کے نفس ناطقہ ترمبک جی کا حال سُننے کہ اول اول تو وہ

دانو بچا تا پہرا اور کسیکے ہاتھہ نہ آیا مگر آخر کار ایک انگریزی افسر نے اُسکو بہی گرفتار کیا اور قلعہ چنار گڑہ اُسکے واسطے تجویز ہوا چنانچہ وہ مرتے دم تک وہان قید رہا ٭

آپا صاحب والی ناگپور

۱۱۵ - آپا صاحب جسکو کبہی کبہی مُداجی بہونسلے بہی کہتے ہین اصل مین ناگپور کا نائب ریاست تہا پرساجی کو قتل کرا کے آپ گدی پر بیٹھہ گیا اور یہہ بہید اُسوقت کسی پر نہ کہلا - جب پیشوا انگریزون کے خلاف منصوبے باندہ رہا تہا آپا صاحب اُسکی مدد کرنے پر مستعد ہوا مگر کچھہ عرصہ تک اپنا ما فی الضمیر جنکنز پر جو اُسوقت وہانکا رزیڈنٹ تہا کہلنے نہ دیا اور جب علانیہ فساد کیا تو اُسکو یہہ معلوم نہ تہا کہ پیشوا انگریزون سے مقابلہ کرکے زک اُٹہا چکا ہی - اُسوقت آپا صاحب کے پاس انگریزون سے بارہ تیرہ گنی فوج موجود تہی ٭

ناگپور کی رزیڈنسی پر حملہ

۱۱۶ - رزیڈنٹی کی کوٹہی ناگپور کے مغرب کیطرف سیتا بلدی پہاڑی پر تہی - آپا صاحب اُسپر چڑہ گیا اور شام سے لیکر دوپہر دن تک برابر لڑتا رہا مگر انگریزون نے بڑی دلیری اور جوانمردی سے مقابلہ کرکے اُسکو پیچہے ہٹا دیا ٭

آپا صاحب کا زوال اور ناگپور کا انگریزی عملداری مین آنا

۱۱۷ - چند روز مین انگریزون کے پاس کمک پہنچگئی - اور اِسکے بعد آپا صاحب حلقہ بگوش ہوگیا - پہر انگریزون نے قلعہ ناگپور جسپر آپا صاحب کے عرب

۱ دفعہ ۱۰۰ کو دیکہو ٭

سپاہیون نے ابتک قبضہ کر رکہا تہا بلا کرکے چہین لیا - بعد ازان انگریزون
نے پہر آپا صاحب کو گدی پر بٹہا دیا اور اُس سے بڑی پختہ شرطیں
کر لین کہ کبہی سرکار انگریزی کی اطاعت اور وفاداری سے مُنہہ موڑی
مگر اُسنے پہر چہوٹتے ہی سارے عہد پیمانون پر خاک ڈال جہگڑے بکہیڑے
توڑ جوڑ کرنے شروع کئے اِسلئے رزیڈنٹ نے اُسکو قید کرکے گورنر جنرل
کے حکم سے الہ آباد بہیجدیا لیکن یہہ تو ایک بلا کا بنا ہوا تہا رستہ ہی مین
سے داؤ گہات کرکے بہاگ گیا اور اول تو پنڈارون کے سردار چیتو
کے ساتہہ جا لگا پہر بہت خستہ و آوارہ پہر پہرا کر سکہون کے پاس پناہ گزین
ہوا مگر اُسکو کچہہ فروغ نہوا اور آخر یونہی گمنامی کی حالت مین مرگیا - اِسکے
بعد راگہوجی کے پوتے کو انگریزون نے مسند پر بٹہایا اور اُسنے
اپنے دادا کے نام پر اپنا نام رکہا - اِسوقت سے ناگپور گویا حکومت انگریزی
کے ماتحت ہوگیا اور جینکنز کی رزیڈنٹی کی بدولت وہان بڑی رونق
ہوگئی - پہر جب ۱۸۵۳ء مین راگہوجی لاولد مرگیا تو اُسکا سارا علاقہ
قلمرو انگریزی مین شامل ہوگیا اور اب انگریزی کمشنرون کی حسن تدبیر سے
اِس علاقہ کو وہ رونق میسر ہوئی جسکا سان گمان بہی نہ تہا ۔

پنڈارونکا ذکر

۱۱۸ - پنڈارونکا حال بیان ہوتے ہوتے پیشواے اخیر اور ریاست
ناگپور کے قصے بیچ مین آگئے تہے اُنکو ختم کرکے اب پہر پنڈارونکا
حال شروع کرتے ہین - اُنکے سردار تین شخص تہے - چیتو - کریم خان
واصل محمد - جب سرکار انگریزی نے ان لوگون کی سرکوبی پر کمر باندہی

مہدپور کی لڑائی اور مندسور کا عہد و پیمان

تو سر جان مسلکم اور بعض اور جرنیلون نے اپنے اپنے کمپو لیکر انکو رفتہ رفتہ انکے ٹھکانون سے جو دریاے نربدا کے پار تھے نکالدیا - چنانچہ چیتونے توانجام کار ہلکر کے لشکر مین جو مہدپور کے پاس پڑا تہا پناہ لی یہانہ انگریزون کے خلاف ایکا ہو رہا تہا اور تلسی بائی نائب ریاست بھی اپنے سردارون کے جبر سے اسمین شریک ہو کر یہان چلی آئی تھی مگر اسکی فوج کو یہہ شک تہا کہ اسکا ارادہ انگریزون سے ملجانے کا ہے اسلئے فوج نے اسکو مار ڈالا - اسی مقام پر ہلکر کی فوج سے انگریزونکی ایک بڑی بھاری دوٹوک لڑائی ہوئی ٭

١١٩ - ملہار راؤ ہلکر کی فوج کا ایک جم غفیر دریاے چمبل کے معان اپنے مذتی پر پڑا تہا جب انگریزون نے دیکہا کہ ہلکر کی فوج سے لڑے بغیر بات نہین بنتی تو دریا سے اتر انکے مضبوط مورچے پر حملہ کرکے چہین لئے اور دشمنون کو تتر بتر کرکے بے لاگ فتح پائی اسکے بعد مندسور پر ہلکر کی گورنر جنرل سے صلح ہوگئی - اب ہلکر نے راجپوتون کی حکومت سے ہاتھ اٹھا کر اپنے تئین بالکل سرکار انگریزی کی حمایت مین سونپ دیا اور اسی وجہ سے اسکا ملک ور مرتبہ قائم رہا - دولت راؤ سیندھیا نے بھی یہہ دیکھکر کہ لارڈ ہیسٹنگز کی فوج سر پر آن پہنچی ڈر کے مارے دم نہ مارا اسکے سوا سیندھیا کا اور کوئی حال لکھنے قابل نہین ہے ٭

١٥ دفعہ ١٠٣ دیکھو ٭

پنڈاری سرداروں کا انجام

۱۳۰ - پنڈارون کے تینون سردارون مین سے کریم خان نے تو مقابلہ سی
باز آکر اپنے تیئن میلکم کے حوالہ کر دیا اور واصل محمد نے اول تو اپنی تیئن سیندھیا
کے سپرد کر دیا پھر چند روز بعد زہر کہا کر اِس جہان سے رخصت ہوا -
رہا چیتو سو اُسکا بہی انگریزی فوج نے پیچہا نہ چہوڑا - اُسکی ساتھی ایک ایک
کرکے کافور ہو گئے انجام یہہ ہوا کہ وہ اسیر گڑہ کے قریب ایک جنگل مین
شیر کے جنگل مین پہنسکر لقمہ دہان اجل ہوا - جرنیل ڈوے ٹن نے اسیر گڑہ
بہی سر کر لیا *

مرہٹون کے ملک کا بندوبست

۱۳۱ - پنڈارونکی لڑائی کے خاتمہ پر اُن چہوٹے رئیسون سی جنکو مرہٹون
نے تنگ کر رکہا تہا ایک عام عہد پیمان ہو گیا اِس سے وہ سب سایۂ
حمایتِ انگریزی مین آگئے - باجے راؤ کی اطاعت کے بعد انگریزون نے
راجہ ستارا کو پہر بڑی دہوم دہام سے گدی پہ بٹہایا اور اُسنی تخت پر
بیٹہتے ہی یہہ اشتہار دیا کہ مینی اپنی ریاست انگریزی رزیڈنٹ کے سپرد
کر دی *

اب جرنیل منرو نے سارا ملک شولاپور تک بادامی سمیت فتح کر لیا - گورنمنٹ
بمبئی نے کونکن سر کر لیا - سیواجی کا مشہور پایۂ تخت رائگڑہ جو ہند
مین نہایت مستحکم قلعہ ہی وہ بہی انگریزون کے ہاتہہ آگیا - پونا سی احمد نگر
تک اور چند ور کے پہاڑ پر جسقدر قلعی تہے وہ بہی سب انگریزی افسرون نے
فتح کر لئے - اِسکے بعد اِس سارے مُلک مین کئی انگریز افسر مقرر ہوئی جنکے
حُسنِ انتظام سے اُسکی صورت رفتہ رفتہ کچہہ اَور ہی ہو گئی - خاندیس کے قریب

پہاڑ و نمین جو پہل رہتے تھے اُنکو بھی مثلکم سید ما کرکے رستہ پر لے آیا اور جب سے
اب تک مرہٹون کے مُلک مین برابر روز افزون ترقی ہی*

چھٹا باب

ہند مین اہلِ فرنگ کی اول اول مُہمات

پہلی فصل

پُرتگیزون کا ذکر

۱۔ تاریخِ یوروپ کے وسطی زمانہ مین جو آٹھوین صدی سے پندرہوین صدی تک رہا ہند مین تجارت کے لیے یوروپ کی وہی قومین اکثر آمد و رفت رکھتی تہین جو بحیرۂ روم کے کنارہ کنارہ آباد تہین پہر اخیر مین اکثر اہل وینس اور جنوا کے ذریعہ سے آمد و رفت رہی۔ یہہ لوگ شام اور مصر کے بندرگاہون مین جہان ہند کی پیداوار ایران یا بحر قلزم مین سے ہو کر پہنچا کرتی تہی تجارت کے واسطے آجایا کرتے تھے۔ پہر پندرہوین صدی مین پُرتگیزون نے جہازرانی مین بڑی دستگاہ حاصل کی اور اُنکی بڑی آرزو تہی کہ کسیطرح برِّاعظم افریقیہ کے کنارے کنارے ہند کا بحری رستہ دریافت ہو جائے چنانچہ اُنہون نے ۱۴۲۰ع مین جزائرِ مڈیرا کو اور چالیس برس بعد جزائر کیپ ڈی ورڈ کو دریافت کیا اور اسی طرح روز بروز اپنے مقصود سے قریب ہوتے گئے*

۲۔ ایک پُرتگیز ڈائز نام نے ۱۴۸۶ع مین پہلے پہل افریقیہ کے جنوبی راس کے

پُرتگیزون کی ابتدائی مُہم

واسکوڈیگاما ۱۴۹۸ع
راس امید ۱۴۸۶ع
پہلا بندر ۱۴۹۸ع

گرد دریائی سفر کرکے یہہ رستہ کسیقدر دریافت کیا اور طوفانی راس اُسکا نام رکہا مگر شاہ پُرتگال کے حکم سے اُسکا نام راسِ اُمید قرار پایا اِسکے بعد وَاسکوڈ اگاما نے اِسکام کو پورا کیا یعنی وہ پُرتگال سی جہاز مین سوار ہوکر راس امید کے گرد ہوتا ہوا ۲۰ - مئی ۱۴۹۸ء کو ساحلِ ملیبار پر کلی کوٹ مین اُترا اِس وجہ سے ایشیا کی کُل تجارت بہت عرصہ تک پُرتگیز ہی کرتے رہے *

۳ - اِس زمانہ مین دہلی کا بادشاہ سکندر لودہی تہا اور تہوڑے ہی عرصہ بعد یہہ سلطنت خاندانِ مغلیہ کے پہلے بادشاہ بابر[1] کے قبضہ مین آئی - دکن مین خاندانِ بامنی کی سلطنت کا چراغ وہان کے بادشاہ محمود شاہ کی کمزوری سے ٹمٹما رہا تہا[2] - بیجاپور کا خاندان عادل شاہی گونکن مین مغربی گہاٹ سی سمندر تک اور بمبئی سے گوا تک حکمران[3] تہا اور گوا کے جنوب کیطرف کئی چہوٹے چہوٹے راجاؤنکی عملداریان تہین - کلی کوٹ کا راجہ (زموُرن)[4] جسکے علاقہ مین وَاسکوڈ اگاما وارد ہوا ان سب مین بڑا تہا *

۴ - ڈاگاما بڑی ہوم دہام سے ہند مین پہنچا اور راجہ سی ملا - راجہ نے اُسکی بڑی آؤبہگت کی - اِسوقت عرب اور مصر اور مشرقی ساحل افریقہ کے رہنے والے مسلمان سوداگر جو مُورز کے نام سے مشہور تہے سمندر کی راہ سے

[1] باب ۲ دفعه ۸۷ دیکهو *
[2] باب ۴ دفعه ۱۰ دیکهو *
[3] باب ۴ دفعه ۱۲ دیکهو *
[4] باب ۱ دفعه ۴۹ دیکهو *

ہند مین تجارت کو آیا جایا کرتے تھے اور ہند کی بحری تجارت کا گویا اُنھی لوگون
نے اجارہ لے رکھا تھا - غرض اُنھون نے چند ہی روز بعد اپنی حکمت و چالاکی سے
زمورن کے دل مین ڈاگاما کیطرف سے شک ڈالدیا - ڈاگاما پاس اسوقت
جمعیت کم تھی اسلئے اُسنے یہی مصلحت سمجھی کہ پرتگال کو واپس چلا جائے

پرتگیزون کا ہند مین جمنا

۵ - اسکے بعد پرتگیزون نے پھر ہند پر متواتر تین مہمین کین پہلی دفعہ ۱۵۰۰ء
مین کابرال اُنکا سردار تھا دوسری بار دو برس بعد پھر گاما آیا اور تیسری
مرتبہ اَور دو برس بعد البوکرک اعظم اور اُسکا بھائی پرتگیزون کے سربنکر
آئے اور اسیطرح پرتگیزون نے ہند مین آہستہ آہستہ اپنا پیر جمایا مگر ان لوگونکو
ہند کے راجاؤن سے ہمیشہ لڑائی جھگڑے پیش آتے رہے زمورن سے
اُنکی خاصکر لڑائی رہی اور ان لڑائیونمین اکثر بڑی بے رحمیان بھی ہوئین
کوچین اور کنانور کے رئیسون سے کبھی انکا ملاپ ہو جاتا تھا کبھی بگاڑ

پاشیکو اور سوارز کا زمانہ

۶ - انکے بعد پاشیکو اور سوارز پرتگیزون کیطرف سے متواتر حاکم مقرر
ہوئے اور انکے زمانہ مین بھی پرتگیزون کا زور ہند مین بڑھتا
گیا پاشیکو کا مشہور معرکہ یہہ تھا کہ ہر چند زمورن کی ساری فوج کوچین
پر چڑھ آئی مگر اُسنے قلعہ کو ہاتھہ سے نہ چھوڑا اور سبکے دانت کھٹے کر دئے
اور سوارز نے کرنگانور سر کیا ◆

المیڈا پہلا نائب السلطان - ایلچی راجہ بجےنگر کا بطرف شاہ پرتگال

۷ - آخر شاہ پرتگال نے ایک سردار کو ہند مین اپنا نائب مقرر کیا چنانچہ
المیڈا پرتگال سے پہلا نائب السلطان ہوکر آیا اسکے پاس راجہ بجے نگر
نے بڑے تجمل کے ساتھہ ایک ایلچی بھیجکر شاہ پرتگال کے ساتھہ

اپنی بیٹی کی شادی کا پیام ڈالا - اور المیڈا کیطرف سے بھی بیجے نگر کے سفیر کی بڑی خاطر و تواضع ہوئی - پھر اسکے زمانہ مین پرتگیزون اور مصریون مین بندرگاہ چول کے سامنے دو دن تک سخت بحری لڑائی رہی اسمین گجرات کا بادشاہ مصریون کیطرف تہا - المیڈا کا بیٹا بڑی جوانمردی کی داد دیکر اس معرکہ مین کام آیا اور فی الجملہ پرتگیزون ہی کو شکست ہوئی اسکے بعد اگرچہ المیڈا کی جگہہ البوکرک مقرر ہو چکا تہا پھر بھی المیڈا نے اپنے نقصان کی ہمو سنبھل اور اپنے بیٹے کے انتقام مین قصبہ دابل کو بڑی بے رحمی سے پھونک دیا اور مصر اور گجرات کے متفق بیڑے کو بندرگاہ دیو قریب شکست دی - البوکرک کے مقرر ہو جانے سے المیڈا کا دل کہٹا ہو گیا تہا اسلیے اُسنے پرتگال کی راہ لی مگر رستہ مین ساحل افریقیہ پر ہاٹن ٹاٹ قوم کے لوگون سے اُسکی جہڑپ ہو گئی اور وہین مارا گیا ؛

۸ - آل فانسو البوکرک دوسرا نائب السلطان ہوا - جتنے پرتگیز ہندمین آئے اُن سب مین یہہ نہایت نامور رہا ہی جب وہ ہند مین آیا تو ہندوستان مین خاندان افغانیہ اور دکن مین خاندان بامنی کی سلطنت ختم ہونے کے قریب تہی اور دونو جگہہ بے انتظامی اور ابتری چہا رہی تہی یہہ دیکھکر البوکرک نے ہند مین پرتگیزون کی سلطنت قائم کرنیکا منصوبہ باندہا - چنانچہ اُسنے شاہ بیجاپور سے گوا چہین لینے کا قصد کیا جسمین اول دفعہ تو اُس نے زک اُٹہائی مگر دوسری بار کامیاب ہوا - اِس مقام کو اُسنے ایک بڑا شہر اور ایشیا مین پرتگالی علاقون کا دارالخلافہ بنایا - پہر خلیج فارس مین

نازل ہوتے ہی [illegible]

[illegible] نازل کردیا [illegible]

سے راجاؤں اور بادشاہوں [illegible]

[illegible] شان و شوکت [illegible]

[illegible]

[illegible] پرتگیزوں کی [illegible] سلطنت

[illegible] کوشش کرتا تھا

ان کی سلطنت کی وسعت

۹ — البوکرک کے عہد مین پرتگیزوں کی سلطنت کو ایشیا مین بڑے درجہ کی قوت اور رونق حاصل ہوئی اور گو اسکے جیتے جی پرتگیزون نے اسکی قدر نہ جانی مگر بعد اسکے بالاتفاق البوکرک اعظم خطاب دیا - اسکے مرنے کے بعد ستر برس کے اندر اندر کئی اور شہر اور کوٹھیان اس سلطنت مین بڑھ گئین مگر یہہ کچھہ اصل حقیقت سی تہین - یہہ واضح رہے کہ اس سلطنت کا جو کچھہ زور شور تہا وہ دریا ہی مین تہا چنانچہ بحر ہند مین انکے سامنے کسیکو سر اُٹھانے کی مجال نہ تھی اور بہت سی عمدہ عمدہ بندرگاہین اُنکے پاس تہین جنمین اُنکی تجارت خوب چمک رہی تہی - اور اُنکے جنگی جہاز وہانکی حفاظت کرتے تھے - یہہ بندرگاہین افریقیہ کے مشرقی کنارہ اور جزیرہ ہرموز سے لیکر جزیرہ نماے ملایا اور مجمع الجزائر شرقی تک بڑے وسیع ساحل پر پہیلی ہوئی تہین - جب سولوین صدی کے آخر مین اُنکی حکومت مین زوال آنے لگا اُسوقت بڑے بڑے علاقے اُنکے

پاس یہہ تھے - گوا اور کچھہ چھوٹی بندرگاہین ہند کے مغربی ساحل پر - جزیرہ سنگلدیپ - جزیرہ نماے ملایا مین ملکا - بنگالہ مین ہگلی اور چاٹگانو وغیرہ بڑی عمدہ عمدہ بستیان - گجرات مین بندرگاہ دیو اور اُنکے سوا بعضے اَور بہی چہوٹے چہوٹے مقام - لیکن جو اُنکے بڑے بڑے شہر تھے اُنکے گرد بہی کچھہ دور تک کبہی اُنکی حکومت نہین ہوئی غرض یون تہا کہ جتنی جگہہ مین اُنکی کوٹھی یا تجارتگاہ کی حد تہی اُتنی ہی جگہہ مین اُنکی عملداری تہی ٭

۱۰ - پرتگال کے ناقدردان بادشاہ نے اپنے اِس مشہور نائب کو اُسکی بڑہاپے مین یکایک معزول کر دیا - جب البوکرک نے اپنی بنائی ہوئی سلطنت چار ناچار اپنے جانی دشمن سوارِیز کو سونپی تو اُسکو بڑا قلق ہوا - پہر یہہ بہی ہوا کہ بادشاہ اپنی طرف سے کوئی چٹھی اُسکے نام بہیجا کہ اُسکے کچھہ تو آنسو پونچھہ جاتے غرض یہہ تمکنت والا بوڑہا آدمی اِس ہتک و ذلت کو جہیل نہ سکا اور آخر اِسی صدمہ مین مرگیا - مرتے وقت اُسنے بادشاہ کو لکہوایا کہ اب میرا بیٹا آپکے سپرد ہے اور اپنی حُسنِ خدمات اور بہبود پرتگال خیال کر کے اُسنے یہہ بہی لکہوایا کہ ہند کے معاملات کی نسبت مین بس اِتنا ہی لکہتا ہون کہ اُنکا حال آپکو اُنہی سے روشن ہو جائیگا اور یہی میری کارگزاریون اور کوششون کے لئے ایک آئینہ بنینگے - غرض کہ البوکرک کا جب دم نکلگیا تو اُسکو گوا مین دفن کیا - یہہ شخص یوروپ کے بڑے نامی گرامی بحری افسرون مین سے ہوا ہے اگرچہ وہ غیظ و غضب مین

تاریخ زمانہ ما بعد کا اول زمانہ

آکر بہت سی حرکتین اندہا دہند کر بیٹہتا تہا اور اُسکی ہوا و ہوس کا دہن اتنا فراخ تہا کہ کسیطرح نہ بہرتا تہا مگر مدبرون اور سرداردن کے سے بعضے اعلی اوصاف بہی اُسمین تہے -

۱۱- البوکرک کے بعد ہندوستان مین پرتگیزون کی تاریخ مین بڑے بڑے واقعات بہت نہین ہوئے - اِس تاریخ کے دو زمانے ہین اول سولوین صدی کا باقی زمانہ ہی جسمین چند اور نئی بستیان اُنکے ہاتہہ لگین اور وہ مغلون اور دکن کے مسلمانون اور مرہٹون کے کئی حملونکا مقابلہ کرنے مین کامیاب ہی - اِسمین اور ہند کے رئیسونمین جو جنگ جدال ہوئی اُسمین عمومًا بہت کچہہ بے رحمیان ظہور مین آئین - یہہ اکثر ذکر آتا ہی کہ پرتگیزون نے ساحل کے ساحل اُجاڑ دئے اور بہتیرے گانو لوٹ لئے اور جلا دئے *

جس زمانہ مین گجرات کا زبردست بادشاہ بہادر شاہ ہمایون[۵] کے ہاتہہ سے بہت زچ ہو رہا تہا شاہ پرتگال کے نائب اُنُو نوڈا کونیا نے موقع پاکر دیو پر حملہ کیا اول تو اُسکی کچہہ پیش نہ گئی مگر آخر مین صلح کی بابت کچہہ لکہا پڑہی ہو کر شہر پر اُسکا تسلط ہوگیا اور وہان اُسنے ایک قلعہ بنا لیا - لیکن بادشاہ پہر بہی اِن غیر جنسون کی طرف سی بدظن ہی تہا اِسکے بعد سورت کے قریب ایک جگہہ قلعہ بنانے کے باعث بہادر شاہ اور پرتگیزون مین پہر لکہا پڑہی ہوئی اور اِسی اثنا مین بادشاہ ایکبار نائب پرتگال کے جہاز پر گیا اِسوقت

[۵] باب ۳ دفعہ ۱۳ دیکہو *

نائب پرتگال یا تو سچ مچ بیمار تھا یا اُسنے بہانہ کرلیا تھا لغرض وہان کچھ
بے مزگی ہوکر ہاتاپائی کی نوبت پہنچی اور بادشاہ گئی اور ہندوستانیون
اور فرنگیون سمیت اُس کشمکش مین مارا گیا ٭

اسکے بعد والیان ہند نے دو دفعہ ڈیو کا محاصرہ کیا مگر ناکام رہی۔ پہلی
محاصرہ مین سلیمان عظیم الشان سلطان روم کے حکم سے مصر کی فوج
شاہ گجرات کی کمک کو آئی تھی - پرتگیزون نے بھی اس معرکہ مین
عجیب شجاعت کی اور لڑتے لڑتے اُنکے کُلھم چالیس آدمی رہگئی جب کہین
جاکر یہہ بات نصیب ہوئی کہ اُنہون نے اپنی بستی کو دشمنون کے ہاتھہ سے
بچایا - دوسرے محاصرہ مین یوروپ سے ایک بڑا جنگی بیڑا اُنکی کمک کو
آیا اُسکی مدد سے اُنہون نے اپنے دشمنون پر آسانی سے فتح پائی مگر ساتھہ
ہی ایک نہایت معیوب بے رحمی کرنے سے اپنے نام کو بٹا بھی لگایا ٭

پھر بیجاپور اور احمدنگر کے بادشاہ اور زموری والی کلی کوٹ نے ایکا
کرکے اُنسے جنگ کی مگر پرتگیز فتحمند رہی - اور گو اُنکا دس مہینے تک محاصرہ
رہا اُسکے بعد محاصرین سے پیچھا چھٹا ٭

۱۴ - پرتگیزون کے پچھلے حالات کا دوسرا زمانہ سولوین صدی کے ختم ہونے سے
کچھ پہلے شروع ہوتا ہی - اسمین انکے علاقے گھٹتے گئے اور حکومت مین
زوال آگیا - ۱۵۸۰ء سے ساٹھہ برس تک پرتگال شاہ ہسپانیہ کے
ماتحت رہا اور اسوقت سی ایشیا مین پرتگیزونکا زور شور رفتہ رفتہ کم
ہونے لگا اور یوروپ کی ایک اور قوم نے جسکو ولندیز کہتے ہین پرتگیزونکی

جگہ ساحل ہند پر بحری غلبہ حاصل کیا - پرتگیزون کے زوال کی یہہ کیفیت
ہوکہ ولندیزون نے توجزائر مولکاز پر قبضہ کرلیا - شاہ ایران نے
جزیرہ ہرمز چہین لیا - امام مسقط نے رفتہ رفتہ افریقیہ کے مشرقی کنارہ
کے اکثر علاقے دبا لئے - اور شاہجہان کی فوج نے بنگالہ سے اُنکی
عملداری کا نقش مٹا دیا[1] - پہر ولندیزون نے ملکّا پر بہی تصرف
کرلیا اور پہر بہی پیچہا نہ چہوڑا کیونکہ منگلیب سے بہی اُنکو نکالکر رہے - اسکے
بعد پرتگیزونکو مرہٹون کے ہیبت ناک سردار سیواجی کی اطاعت کرنی اور
اُنکو خراج دینا پڑا - اور پہر بہی مرہٹے ہمیشہ انکا ناک مین دم کرتے رہے -
چنانچہ اُنہون نے ایک بڑا سخت محاصرہ کرکے بسین بہی انسے[2] لے لیا -
اسطرح چہنتے چہاتے اب جو جو مقامات ہند مین پرتگیزون کے قبضہ
مین رہگئی ہین اُنکی کیفیت دیباچہ کی چودہوین دفعہ مین مذکور ہے ✤

دوسری فصل

ولندیزون اور ڈنمارک والون کی بستیان

ولندیزون کی ابتدائی مہم

١٤١ - پرتگیزون کی عملداری کو ایشیا مین رونق ہوتے ہی ہالنڈ کے
اولوالعزم جہازرانون کو بہی ادہر کا شوق لگا - چنانچہ اول اُنہون نے
اس امر مین کوشش کی کہ یوروپ اور ایشیا کے شمال مین ہوکر تری

[1] باب ٣ دفعہ ٣٧ دیکہو ✤ [2] باب ٥ دفعہ ١٣ دیکہو ✤

رستہ ہندوستان پہنچین مگر جب یہہ بہتی آیا تو اہل ہالنڈ یعنی ولندیزون نے سنہ ۱۵۹۵ء مین لیری کر کے چار جہاز ونکا ایک بڑا اپنی مشہو جہاز ران ہوٹمان کے ساتھہ مجمع الجزائر مشرقی کیطرف بہیجا اور چند ہی روز بعد اس باب مین کوشش کی کہ جو سوداگری اسوقت تک صرف پرتگیزون ہی کے ہاتھہ مین تہی وہ اُنکی طرف کہنچ آئے - پہر اُنہون نے پرتگیزون سے ایمبوآئنا اور ٹیڈور کی بستیان چہین لین اور ایشیا مین بحری قوت کے اعتبار سے سب پر غالب ہوگئی *

ولندیزون کی ایسٹ انڈیا کمپنی

۱۴ - ولندیز شروع ہی سے بنگالہ مین کثرت کے ساتھہ آباد ہوئے - چنانچہ ہگلی کے قریب جو چنسرا کا قصبہ اور قلعہ ہے وہ مدت تک اس ملک مین اُنکی عملداری کا پایہ تخت رہا اور اگرچہ کئی بار اُسکو انگریزون نے چہین چہین لیا مگر پہر اُنکے ہاتھہ سے نکل نکل گیا اور سنہ ۱۸۲۴ء تک ولندیزون کا اُسمین عمل دخل رہا مگر اس سال اُنہون نے اُسکو جزیرہ سوماٹرا کے بعضے انگریزی علاقون کے بدلے سرکار انگریزی کو دیدیا - سنہ ۱۶۵۶ء مین ولندیزون نے پرتگیزون کو جزیرہ سنگلدیپ سے نکالکر وہان تجارت کی بڑی بڑی کوٹہیان قائم کین جنکو خوب رونق حاصل ہوئی آخر مین اُنہون نے جاوا کے شمال مغربی کنارہ پر بٹیویا نام ایک بستی آباد کی جو اب تک ایشیا مین اُنکے علاقون کی دار الحکومت ہے - ولندیزون نے ملکا بہی پرتگیزون سے چہین لیا اور ایسا زور پکڑا کہ اسوقت ایشیا کے جزیرون اور دریاؤن مین انگریزون کے سوا اَور کوئی اُنکا ہمسر نظر نہ آتا تہا -

ہند مین اُنکی بڑی بستیان یہہ تہین چنسرا - ناگ پٹم جسکو اُنہون نے پرتگیزون سے لیا تہا - سدرس - پلی کٹ اور پتلی پٹم - اب یہہ سب انگریزون کے قبضہ مین آگئی ہین *

ڈنمارک والون کا حال ہند مین

۱۵ - ہند مین شاہ ڈنمارک کی عملداری صرف دو بستیون مین ہتی چلی آئی ہے - ایک ٹرنکی بار مین جو اُنہون نے راجہ تنجور سے خریدی تہی دوسری سیرام پور جو دریاے ہگلی پر ہے - اہل ڈنمارک نے ہند کے مُلکی معاملات مین کبہی بہت دخل نہین دیا - آخر کار ۱۸۴۵ء مین انگریزون نے اُنکے علاقے خرید لئے *

تیسری فصل

اُن انگریزونکا حال جو ابتدا مین وارد ہند ہوئے

انگریزون کی پہلی مہمین

۱۶ - انگریزون نے بہی اول ولندیزون کی طرح شمال مشرقی رستہ سی بحر شمالی مین ہوکر یا اُسکے مقابل شمال مغربی رستہ سے امریکہ کے شمالی کنارہ کنارہ ہند مین آنے کا قصد کیا چنانچہ کئی بار جہاز اِس رستہ روانہ ہوئے مگر بہت سی جانین تلف ہوئین اور بہت سا روپیہ بہی ضائع ہوا اور پہر بہی مطلب حاصل نہ ہوا - جو انگریز اول ہند مین وارد ہوئے تہے اُنمین آکسفرڈ کے نیو کالج کا ایک طالبعلم سٹیفنز بہی تہا اُسنے اپنے سفر کا حال یہان سے انگلستان لکہکر بہیجا تہا اُسکے بعد ۱۵۸۳ء مین نیو بری اور فنچ ملک شام مین ہوکر ہند تک سیاحی کی یہہ ملکہ الزبتہ کی طرف سے اکبر بادشاہ

کے نام خط لائے تھے ۔ فچ کا سفرنامہ ابتک موجود ہی اور اُس سے جو اِس ملک اور یہانکی باشندونکا حال معلوم ہوتا ہی وہ بڑے کام کا ہی ✤

۱۷ - آٹھہ برس بعد ۱۵۹۱ء مین لنکن کاسٹر وغیرہ انگریزی جہاز لیکر راس امید کے رستے سے پہلی دفعہ ہند کیطرف روانہ ہوئے مگر اُنھون نے اپنے مقصد اصلی سے منحرف ہوکر دریا مین لوٹنا کھسوٹنا شروع کیا اور اِس سفر کا انجام اچھا نہوا سارے جہاز ایک ایک کرکے یا تلف ہوگئے یا اُنکو لوگ چھوڑ چھوڑ کر بھاگ گئے - اِس ناکامی پر بھی ملکہ الزبتھ کے فرمان سے ۱۶۰۰ء مین انگریزی ایسٹ انڈیا[1] کمپنی قائم ہوئی - یہان اِتنا اور بیان کیا جاتا ہی کہ اِسکے بعد ایک اور بھی کمپنی کھڑی ہوئی مگر ۱۷۰۸ء مین یہہ دونو ملکر ایک ہوگئین - ۱۶۰۱ء مین کمپنی نے اول مرتبہ لنکن کاسٹر کو اپنے جہاز دیکر ہند بھیجا - اور یہہ سفر بڑا بامراد ہوا اِسکے تھوڑے ہی دن بعد کمپنی نے اور جہاز بھیجے ✤

۱۸ - پھر کپتان ہاکنز انگلستان کے بادشاہ جیمس اول اور کمپنی کیطرف سے جہانگیر بادشاہ کے نام خط لیکر سورت مین وارد ہوا بادشاہ اُسکے ساتھہ بہت عنایت سے پیش آیا اور ہاکنز تین برس آگرہ مین رہا - اِس سے

ایسٹ انڈیا کمپنی ۱۶۰۰ء

[illegible]

---

[1] ایسٹ انڈیا کمپنی انگلستان کے سوداگرون اور ساہوکارون کے اُس گروہ کا نام ہی جنھون نے متفق ہوکر ملکہ الزبتھ سے ہند کی تجارت کے لئے فرمان حاصل کیا - اِنکے سوا اور کوئی انگریز ہند مین تجارت نہین کرسکتا تھا ✤

بھی بڑہکر ایک مہم سر ہنری مڈلٹن نے کی جو کھمبات کے پاس اُترا اور پرتگیزون سے جو اُسکو مار کر بھگانا چاہتے تھے خوب لیرانہ لڑا۔ اِسکے ساتھہ فرمانروایانِ ہند نے کئی بڑی رعایتین کین ؀

سر طامس رو کی سفارت

۱۹- ۱۶۱۵ء مین جہانگیر نے اپنے مُلک مین انگریزون کو چار تجارتی کوٹھیان بنانے کی اجازت دی اور سر طامس رو[1] کی نامی سفارت سے انگریزونکی تجارت کا سلسلہ ہند مین زیادہ مستحکم ہوگیا[2] ؀

انگریزی تجارت

۲۰- ہند کے مشرقی ساحل پر انگریز اول ۱۶۱۱ء مین مچھلی بندر پر اُترے اور اِسکے پانچ برس بعد اُنکی تجارت کی کوٹھیان یہان اور سورت اور کلی کوٹ مین تھین مگر انگریزونکی بڑی تجارت ابتک مجمع الجزائر مشرقی مین ہوتی تھی چنانچہ سورت جو ہند مین اُنکی اعلی تجارتگاہ تھا مدت تک بنٹم کی کوٹھی واقع جزیرہ جاوا کے ماتحت رہا ؀

ڈاکٹر بوٹن

۲۱- سورت مین ایک انگریز ڈاکٹر بوٹن نام تھا اُسکو شاہجہان نے اپنی بیٹی کے معالجہ کے لئے بلایا۔ خدا نے اُسکے ہاتھ سے اُسکو شفا دی اور بادشاہ نے خوش ہوکر اُسکے صلہ مین بعضے حقوق جو انگریزونکو تجارت کے واسطے بہت مفید تھے عطا کئے۔ اسیطرح صوبہ دار بنگالہ کو بھی اُسنے اپنا کمال دکھا کر ویسا ہی انعام پایا۔ پھر انگریزون نے ہگلی مین ایک قلعہ بنایا ؀

مدراس کی بنا

۲۲- ۱۶۳۹ء مین پُرانے راجا والی بیجانگر کے بھائی نے انگریزونکو وہ زمین دی

---

[1] باب ۳ دفعہ ۶۲ دیکھو ؀ [2] باب ۴ دفعہ ۱۸ دیکھو ؀

جہان اب مدراس آباد ہی اور چارلس اول شاہ انگلستان کے حکم سے وہان ایک قلعہ بنا جسکا نام قلعہ سینٹ جارج ہی - کچھہ مدت بعد یہہ مقام سال کارومنڈل کے احاطہ کا دار الحکومت مقرر ہوا ٭

سورت کا محاصرہ

۴۳ - سیواجی نے جب سورت پر حملہ کیا ہی تو سب بیوپاری گہبرا گئے تھے مگر انگریزون نے بسرکردگی سر جارج آکسنڈن اپنی کوٹھی اور وہانکی باشندونکو اپنی جوانمردی سے بچایا اور کچھہ آنچ نہ آنے دی - اِسپر اورنگزیب بادشاہ نے بہی اُنکی بہادری کی داد دی اور کمپنی کو پرمٹ کا محصول معاف کردیا اور اَور بہی بڑی بڑی عنایتین کین ٭

بمبئی کا شاہ پرتگال سے حاصل ہونا

۴۴ - چارلس ثانی شاہ انگلستان کی ملکہ جو شاہ پرتگال کی بیٹی تہی اُسکے جہیز مین شہر بمبئی بہی ملا تھا بادشاہ نے اُسکو ۱۶۶۸ء مین کمپنی کے سپرد کردیا - اور اب سورت کی جگہہ بمبئی مغربی احاطہ کا دار الحکومت بنگیا ٭

انگریزونکا بنگالہ مین آنا

۴۵ - ۱۶۲۰ء کی بات ہی کہ جب انگریز مچھلی بندر مین تجارت کیا کرتے تھے پھر تیرہ برس بعد اُنکو بالیشور کے قریب پپلی مین تجارت کی کوٹھی بنانے کی اجازت ملی - اِسکے بعد ۱۶۵۶ء[۵] مین اُنھون نے ہگلی مین ایک کوٹھی بنائی لیکن تین برس بعد انگریزون نے جو کچھہ زیادتی کرنی شروع کی اِس سبب سے اورنگزیب نے اُنکو ہگلی قاسم بازار اور پٹنہ اور نیز بمبئی کے سوا سورت اور مغربی کنارہ کے اکثر اَور علاقون سے بہی نکالدیا

[۵] دفعہ ۱۴ دیکھو ٭

۱۶۹۶ء مین اُنھون نے اورنگزیب کے پوتے عظیم الشان سے چٹانٹی اور
کلکتہ اور گوبندپور کے دیہات خرید لئے اور وہان ایک قلعہ بنانے کا بھی
حکم ہو گیا جسکا نام شاہ ولیم سوم کے نام پر فورٹ ولیم رکھا گیا - اب سے لیکر ۱۷۵۶ء[1]
تک کلکتہ کی تاریخ مین اکثر یہی ذکر ہی کہ نواب مرشدآباد تاجران انگریزی سے بار بار
روپیہ طلب کرتا تھا اور یہہ دینے سے انکار کرتے تھے - ۱۷۱۵ء[2] مین انگریزون
نے فرخ سیر بادشاہ کے پاس اسواسطے وکیل بھیجے کہ ہندوستانی حاکمون کے
ظلم و زیادتی سے محفوظ ہو جائین - چنانچہ اُنکی یہہ مُراد بر آئی اور پھر اُنھون
نے کلکتہ کو ایک جُدا پریزیڈنسی یعنی احاطہ مقرر کرلیا (بمبئی اور مدراس
اور کلکتہ کے ساتھہ جو لفظ پریزیڈنسی بولا جاتا ہی اس سے اسوقت
یہہ مُراد تھی کہ جو انگریزان تجار انکا ہو نمین حاکم ہی وُہی اُس علاقہ
کی چھوٹی چھوٹی ماتحت کوٹھیونکا بھی حاکم اعلی ہی) - جب مرہٹون نے
بنگالہ پر چڑھائی کرکے چوتھہ مانگی اُس زمانہ مین کلکتہ کے گرد ایک خندق
جسکو مرہٹہ خندق کہتے ہین اس غرض سے کھودی گئی کہ اگر وہ پھر کبھی
چڑھ آئین تو شہر آفت سے محفوظ رہی - انگریزونکی تاریخ جو بنگالہ سے متعلق ہی
اب آگے کے باب مین پھر لکھی جائیگی ٭

چوتھی فصل

ہندمین فرانسیسونکا آنا

۲۶ - ہند مین فرانسیس اول اول ۱۶۶۸ء مین آئی مگر اُن کی

؎۱ باب ۳ دفعہ ۱۱۹ کو دیکھو ٭ ؎۲ ساتوین باب کی دفعہ ۳۸ دیکھو ٭

ایسٹ انڈیا کمپنی فرانس کے شاہنشاہ چودہوین لوئیس کے سایۂ
حمایت مین ساٹھہ برس بعد جاکر پائداری سے مقرر ہوئی اسوقت انہون
نے سورت مین ولندیزون اور انگریزون کی تجارت کی کوٹھیون کے
پاس ایک کوٹھی بنائی اور کارون[۱] انکا اول گورنر ہوا ✦

مارٹن کا پانڈی چری کو بسانا

۲۷ — دس برس بعد فرانسیسون نے مارٹین کے زمانہ مین جو ہند مین
انکی حکومت کا اصل بانی تھا وہ زمین جسپر پانڈی چری واقع ہی شاہ[۲]
بیجاپور سے خرید لی اور اسے یہہ جگہہ انکی دار الحکومت ٹہیری سیواجی
نے جب کرناٹک پر یورش کی تو اُسکا یہہ ارادہ ہوا کہ اِس نو آبادبستی
کو فرانسیسون سے چہین لے مگر مارٹین نے اپنی حکمتِ عملی سے اُسکو شیشہ
مین اُتار لیا ✦

پانڈی چری پر ولندیزونکا حملہ

۲۸ - چونکہ مارٹین کا ستارۂ اقبال ہند مین دن بدن اوج پر ہوتا
جاتا تھا اِسلئی ولندیز لوگ اِس سے رشک و حسد کرنے لگے چنانچہ اُنہون
نے سنبھاجی کے بہائی راجارام[۳] مرہٹہ سے یہہ پیغام ڈالا کہ اگر آپ پانڈی چری
ہمکو دیدین تو ہم آپ کو اِسکی قیمت خاطر خواہ دین - مگر راجارام نے اپنی
عالی ہمتی سے یہہ جواب دیا کہ فرانسیسون نے پانڈی چری کو معقول قیمت
دیکر خریدا ہی مجھکو یہہ معاملہ ایک پیسے سی لاکھہ روپئے تک منظور نہین اِتنے

۱ باب ۵ دفعہ ۱۵ کو دیکھو ✦ ۲ باب ۵ دفعہ ۱۲ کو دیکھو ✦
۳ پانچوین باب کی ۱۲ دفعہ کو دیکھو ✦

ہی مین اورنگزیب کی فوج نے راجارام پر بڑے زور شور سے یورش کی اور اسکو جنجی مین گہیرلیا اسوقت اورنگزیب کے ہزارون نے ولندیزرون سے روپیہ لیکر فرانسیسون سے پانڈی چیری چہنوا دی - چار برس بعد جب ہالنڈ مین ہنسوک پر فرانسیسون اور ولندیزون وغیرہ مین عہدنامہ ہوا تو یہہ جگہہ فرانسیسون کو پہر ملگئی - اب مارٹن نے اِس شہر کو بہت بڑا بنایا اور فصیل وغیرہ سے خوب طرح مضبوط کردیا - پانڈی چیری مارٹن کے حسن انتظام سے بڑی تجارت کی جگہہ اور کرناٹک مین فرانسیسونکی ایک ہی عملداری کا مرکز بنگئی ❊

چندرنگر اور ماہی کا فرانسیسون کے ہاتھ آنا

۳۹ - بنگالہ مین بہی فرانسیسون نے دریاے ہگلی پر اورنگزیب سے چندرنگر اپنے رہنے کیواسطے لیا اور ایک مدت بعد ماہے بہی انکے قبضہ مین آگیا یہہ جگہہ ایک نوجوان فرانسیسی بحری افسر ماہے ڈے لابورڈونے نامی کی جوانمردی اور حکمت سے ہاتھ آئی تھی - لابورڈونے نے آیندہ بڑا نام پایا ❊

ڈوپلے کا چندرنگر مین آنا

۴۰ - جب ڈوپلے چندرنگر کا منتظم مقرر ہوا تو یہہ بندرگاہ اُجڑی ہوئی پڑی تہی - مگر اُسکے حسن انتظام سے بڑی رونق کی منڈی ہوگئی چونکہ اسوقت کمپنی کے نوکرون کو تجارت کرنے کی اجازت تہی ڈوپلے نے اِس ڈہنگ سے بڑا روپیہ کمایا اور پہر وہان سے بدلکر ہند کے فرانسیسی علاقہ کا گورنر جنرل ہوکر پانڈی چیری چلاگیا ❊

ڈوپلے

۴۱ - ڈوپلے سے پہلے ایک اور فرانسیس ڈوما نام پانڈی چیری کا حاکم تہا یہہ شخص پہلے بحر ہند کے فرانسیسی جزیرونکا گورنر تہا پہر مارٹن کی جگہہ

باندی چری مین مقرر ہو گیا تھا - فراسیسون مین اول یہی شخص تھا جسنے فرمانروایان ہند کے معاملات مین شدّ و مد کے ساتھہ دخل دیا تھا +

۳۲ - اِسوقت نظام الملک دکن مین بادشاہ دہلی کیطرف سے صوبہ تھا اور باجے راؤ مرہٹونکا زبردست پیشوا اور دوست علی سعادت اللہ خان[ا] کا بھتیجا نواب کرناٹک تھا - مگر کرناٹک مین دوست علی کا داماد چندا صاحب نہایت مشہور و معروف تھا - اِسکی فراسیسون کے ساتھہ ہمیشہ بڑی دوستی رہی - چندا صاحبنے ترچناپلی کی بیوہ رانی سے جسکا کوئی حمایتی نہ تھا ایک بڑی ذلیل دغابازی کرکے اُسکا ملک دبالیا - پھر سیواجی کے ایک نتہ دار ساہوجی نامی راجہ تنجور کے علاقہ مین سے کاریکل اور اِسکے آس پاس کا ملک فتح کرکے اپنے دوست فراسیسون کی نذر کیا - یہہ مقام آجتک فراسیسون کے پاس موجود ہی +

۳۳ - کرناٹک کے نوابون کے اِن تھکنڈون سے مرہٹونکی تلوار ایک دن میان سے نکلنی ہی تہی چنانچہ راگھوجی بہونسلے راجۂ برار اور مراری راؤ بڑا لاؤ لشکر لیکر کرناٹک پر چڑھ آئے اور امبور کے پاس جو مدراس کے شمال مغرب مین ایکسو بیس میل پر ہی دوست علی کو شکست دی اور وہ وہین کام آیا اِسکے بعد مرہٹون نے دوست علی کے بیٹے صفدر علی کی مسند نشینی کو منظور کیا اور اُسنے بھی اقرار کیا کہ مین بہت سا خراج

ا اِس خاندان مین نوابی کا سلسلہ اِسی سے شروع ہوا ہی + ۲ باب ۵ دفعہ ۳۳ دیکھو +

دیا کرونگا اور اپنے بہنوئی چندا صاحب کو ترچناپلی سے نکالنے مین
مرہٹون کا ساتہہ دونگا ؛

۴۳ - دوست علی کی بیوی اور چندا صاحب کی بیوی اور بیٹیا یہہ سب پانڈیچری
مین پناہ گزین تہے اسلیئے راگہوجی نے فرانسیسون کو دہمکایا کہ یا تو تم انکو میرے
حوالہ کرو و نہین تو ایک فرانسیس بہی جیتا نہ چہوڑونگا ـ مگر اسکے جواب مین
ڈوما نے والا ورانہ کہلا بہیجا کہ سند مین جتنے فرانسیس ہین جب وہ سب کے سب
مر لینگے تو اُنکے دینے کی نوبت پہنچیگی اور پانڈیچری مین جہٹ پٹ لڑائی کا سامان
لیس کر مرہٹون کے مقابلہ کو تیار ہو بیٹہا مگر راگہوجی کے دل پر ڈوما کی بہادری
کا ایسا نقش بیٹہا کہ وہ پانڈیچری کو جون کا تون چہوڑ کر چلدیا ـ جب
فرانسیسونکا یہہ بہادر گورنر مرہٹون پر اسطرح فتحمند ہوا تو نظام الملک
صوبہ دکن اور صفدر علی نواب کرناٹک اور محمد شاہ بادشاہ دہلی نے
اُسکے نام تہنیت نامے بہیجے اور بادشاہ نے اُسکو نوابی کا خطاب بہی
دیا مگر اُسنے ایسے وقت مین کہ اُسکے اقبال کا ستارہ اوج پر تہا اپنی
خدمت سے استعفا دیا اور ڈوپلی[1] اُسکی جگہہ مقرر ہوا ؛

۵۳ - مرہٹے ترچناپلی کا محاصرہ کیئے پڑے تہے اور چندا صاحب اُسمین گہرا
ہوا تہا جب کچہہ بن نہ آیا تو ناچار چندا صاحب نے اپنے تئین مرہٹون کے حوالہ
کردیا اور وہ اُسکو پکڑ کر ستارا لیگئے جہان وہ سات برس قید رہا ـ یہان
اُسنے نظام الملک کے پوتے مظفر جنگ کے ساتہہ جو مرہٹون سے مدد مانگنے ستارا

[1] باب ۷ دفعہ ۱۱ - دیکہو ؛

آیا تہا ایک عجیب دوستی پیدا کی اور کرناٹک مین جو آینده انگریزون اور فرانسیسون کے باہم لڑائیان ہوئین اُنمین ان دونو نے بڑی شہرت پائی ہو

۳۳۶ - ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جب ڈوپلی فرانسیسی علاقہ کا گورنر جنرل مقرر ہوکر پانڈی چری آیا تہا اُسنے اپنے جی مین یہہ سوچ لیا تہا کہ انگریزون کو ہند سے نکالدیجے اور یہان فرانسیسی سلطنت قائم کیجے - اس باب مین کوشش کرنے کے لئے اتفاق سے ایک موقع بہی اسیوقت اُسکے ہاتہہ لگ گیا اور وہ یہہ تہا کہ یوروپ مین انگریزون اور فرانسیسون مین جنگ شروع ہوگئی اور اسسے آٹہہ برس تک لڑائی کا بازار گرم رہا ہو

۳۳۷ - ایک اور بڑا فرانسیسی سردار لابورڈو نے جو بحر ہند کے فرانسیسی جزیرونکا گورنر تہا یہان کے فرانسیسونکی کمک کے واسطے ایک بڑا جنگی بیڑا ہمراہ لئے ناگ پٹم مین وارد ہوا - اوّل ڈوپلی اکیلا تہا اب دو ہوگئے - اسوقت ایک انگریزی بیڑا گورنر مدراس کے ماتحت اسکام پر مامور تہا کہ اہل فرانس کی تجارت کو بگاڑے لابورڈو نے آتے ہی بے تامل اس بیڑے پر وار کیا مگر انگریزی بیڑے نے لڑائی سے پہلو بچاکر ٹرنکوملی مین جاکر پناہ لی حالانکہ کوئی ایسا موقع نہ تہا جسمین اُسے بہاگے بغیر بن نہ آتی غرض کہ جب انگریزی بیڑا ٹرنکوملی کو چلا گیا تو فرانسیسون کے حملے سے مدراس کا کوئی بچانے والا اور حمایت کرنے والا نرہا اور جسوقت کہ انگریزونکا پاسا اسطرح گہٹا ہوا تہا اُنمین اور فرانسیسونمین لڑائی چہک گئی اور اسسے پندرہ برس تک برابر ہنگامہ کارزار گرم رہا ہو

۸ ۴۳ - کرناٹک کی کیفیت یہہ ہے کہ وہان کے نواب صفدر علی کو اُسکے
دوسرے بہنوئی مرتضیٰ علی نے ہلاک کرڈالاتہا اسکے بعد اُسکا ایک معصوم بیٹا
مسندنشین ہوا اور صفدر علی کا خاندان اور خزانہ حفاظت کے لئے انگریزون
کے پاس آگیا۔ اسوقت سارے کرناٹک مین ایک بے انتظامی اور غدر ہورہا
تہا۔ آخرکار نظام الملک نے جو نام کو صوبہ دکن کہلاتا تہا مگر واقع مین وہ انکا
حاکم مطلق العنان تہا کرناٹک کے معاملات مین اپنا قدم ڈالا اور چڑہے
ہوئے خراج کا تقاضا کیا۔ انجام مین نظام نے کرناٹک کا فتنہ وفساد مٹاکر
اپنے ایک پرانے آزمودہ کار سردار انورالدین کو نواب نابالغ کا سرپرست
مقرر کردیا اور آپ اپنے ملک کو پہر گیا مگر یہہ نواب بہی اسی سال مارا گیا اور اُسکی
جگہہ انورالدین نواب کرناٹک مقرر ہوا۔ چنداصاحب ابتک ستارا مین
مرہٹون کے ہان قید تہا ورنہ وہ انورالدین سے دو دو ہاتہہ کئے بغیر
کبہی اُسکو نواب کرناٹک نہونے دیتا ؏

ساتوان باب

ہند مین حکومتِ انگریزی کا عروج

پہلا حصہ

کرناٹک مین فرانسیسون اور انگریزونکی اول بڑی لڑائی
۱۷۴۶ء سے ۱۷۴۸ء تک کا حال

ا جب انگریزی بیڑا چلا گیا تو لابورڈونے پانڈیچری مین اُتر آیا

اور اول اول اُسنے ڈوپلے کے ساتھہ نہایت اخلاص اور فرانسیسون کی بہبود
کے لئے نہایت سرگرمی ظاہر کی مگر چند ہی روز گزرے تہے کہ ایک دوسرے کو
دیکھکر جلنے لگے اور انکے آپس کے حسد نے ہندمین فرانسیسون کی بہبود کو خاک
مین ملا دیا - ملک ہندمین ڈوپلے کا حکم غالب اور لابورڈونے اُسکا ماتحت تہا
مگر بحری معاملات مین لابورڈونے کا حکم سب پر فائق تہا - یہہ تو سرکار فرانس
کے دئے ہوئے اختیار کی کیفیت ہوئی اور ان دونو کی لیاقت ذاتی کی یہہ
صورت تہی کہ ڈوپلے امور ملکی مین لابورڈونے کی نسبت بہت بڑہکر ہوشیار
اور دوراندیش تہا اور لابورڈونے جنگ وجدال مین ڈوپلے
کی نسبت زیادہ جوانمرد تہا ؛

۲ - انگریز لوگ یہہ نہین چاہتے تہے کہ فرانسیسون کی تجارت کو ہندمین
فروغ ہو اسلئے اُنکی ترقی مین خنہ انداز ہوتے تہے - جب انورالدین کرناٹک
کا نواب مقرر ہوا تو اُسنے فرانسیسون کی حمایت کرکے انگریزون کو اس امر سے
باز رکھنا چاہا اور جب گورنر مدراس نے یہہ درخوست کی کہ فرانسیسون کو بہی
انگریزونکی مزحمت سے روکا جائے تو اُسنے کانون پر ہاتہہ دہرا - اسکے
علاوہ ایک اَور بدبختی یہہ ہوئی کہ جب انگریزی بیڑے کو لابورڈونے کا مقابلہ
کرنا چاہئی تہا وہ بنگالہ کیطرف چلدیا - اسپر ڈوپلے نے لابورڈونے کو مدراس
پرچڑہائی کرنے کے لئے باربار سمجھایا - آخر اُسنے کئی بار تامل اور توقف
کرکے اسکو منظور کیا اور چار ہزار سپاہ لیکر مدراس پرچڑہ گیا - انگریزون کے
پاس ۲۰۰ سپاہی جوان بہی نہ تہے اسکے علاوہ مدراس کی فصیل بہی

بڑی بودی ہو رہی تھی اِسلئے وہان کے گورنر کو ناچار شہر اور اپنی جمعیت
کو دشمن کے حوالہ کر دینا پڑا +

لابوردونے کا انجام

۳ — اِس بڑی فتح کے بعد ڈوپلے کا یہہ ارادہ ہوا کہ جبتک انگریزونکا
ہند سے نام و نشان نہ مٹ جائے اُنکا پیچھا نہین چھوڑنا چاہئے مگر لابورڈونے
کی غرض نفسانی ڈوپلے کے اِس ارادہ مین خلل انداز ہوئی کیونکہ اُسنے
انگریزون سے بہت سا روپیہ لیکر مدراس کو فدیہ پر واپس دیدینا منظور کر لیا +
ڈوپلے اِس بات پر راضی نہوا مگر لابورڈونے نے عہدنامہ پر جھٹ پٹ دستخط
کر دئے اور اپنے بیڑے کو جو طوفان کے سبب خراب ہوگیا تھا لیکر چلا گیا
مگر جب وہ فرانس پہنچا تو تین برس تک قید رہا اور آخر اِس بے عزتی
کے صدمہ سے مرگیا +

انورالدین کی شکست

۴ — انورالدین نے جب یہہ دیکھا کہ فرانسیسون کے انگریزون پر غالب آنے
سے اُنکا زور بہت بڑھا جاتا ہے تو اُسکے بھی کان کھڑے ہو گئے چنانچہ
مدراس کے محاصرہ کے وقت اُسنے ڈوپلے کو دھمکایا کہ یہہ کیا حرکت ہے
اِس سے باز آؤ ورنہ مین تُم سے بُری طرح پیش آؤنگا مگر ڈوپلے ہند
کے لوگونکو شیشہ مین اُتارنا خوب جانتا تھا چنانچہ اُسنے نواب کو لکھہ بھیجا
کہ مین یہہ شہر فتح کر کے آپ ہی کی نذر کر دونگا مگر جب سر کر لیا تو وعدہ
سے نکلگیا اور یہہ کہا کہ مین اوّل اِس قلعہ کی اینٹ سے اینٹ بجالون
پھر آپکے حوالہ کر دونگا اِسپر نواب نے اپنے بیٹے کو دس ہزار فوج کے
ساتھہ مدراس بھیجا کہ ڈوپلے نے جو وعدہ کیا تھا اُسکو پورا کرائے

مگر یہان فرانسیسون کے ایک لئیق جرنیل بارڈی نے تہوڑی سی فوج سے اُسکو شکست فاش دی ❖

۵ - اب نواب انورالدین کا سارا بل نکل گیا اور ڈوپلے کے آگے دم مارنے کی جرات نرہی یہہ دیکہکر ڈوپلے نے چھوٹتے ہی لابورڈونے کے عہدنامہ پر قلم پہیرا اور بارڈی کو مدراس کا گورنر مقرر کیا اور جتنے انگریز قید تھے اُنکو پانڈی چری بہیجدیا - مگر جو انگریزی فوج بہاگکر یہانسے چلی گئی تہی اُسنے قلعہ سینٹ ڈیوڈ مین جو پانڈی چری سے جنوب کیطرف بارہ میل کے قریب ہے اپنے مورچے جا جمائے اور فرانسیسون نے جب اُن پر حملہ کیا تو اُنہون نے اُنکے دانت کہٹے کرکے پیچہے ہٹا دیا - اِتنے ہی مین انگریزونکا ایک زبردست بیڑا آن پہنچا اور پانڈی چری کی خبر لینے کو مستعد ہوا اِسلئے اب انگریزونکو اَور کسیطرح کا خدشہ نرہا ❖

۶ - ڈوپلے نے نواب انورالدین سے جیسی تیسی صلح کرلی تہی اور نواب نے بہی اُسکو مدد دینے کا اقرار کرلیا تہا مگر تہوڑے ہی دن مین وہ ڈوپلے سے کنارہ کرکے انگریزون سے جا ملا - اِسی زمانہ مین فرانسیسون نے کڈلور پر حملہ کیا مگر میجر لارنس نے جو اِسوقت کے معرکون مین ایک بڑا بہادر انگریزی افسر تہا اُسکو بڑی دانائی سے لڑکر بچا لیا ❖

۷ - اِسکے بعد لارنس شیر ہوکر پانڈی چری پر حملہ کرنے کو بڑہا مگر ابہی اُس سے دو میل ورے قلعہ آریان کوپنم کا محاصرہ کررہا تہا کہ قید ہوگیا - انگریز محاصرہ پر اڑے رہے اور فرانسیسون کے حاکم لالی نے کتنا ہی

چم چچڑ ہوکر اس قلعہ کو بچانا چاہا مگر انگریزون سے عہدہ برآ نہو سکا آخر قلعہ فتح ہوگیا - اِسکے بعد انگریزی فوج کے سپہ سالار نے پانڈی چری کا محاصرہ کیا اور وہان پارڈی پہلے ہی معرکہ مین کام آیا مگر ڈوپلے اکیلا پانچ مہینے تک وہین اڑا رہا - انجام کار محاصرین بیماری کی شدت اور بارش کی وقت سے تنگ آکر وہان سے چلے آئے -

ثابت جنگ رابرٹ کلایو بھی جو ہندوستان مین سلطنتِ انگلشیہ کا بانی ہوا ہی محاصرین مین شریک تھا اِسوقت اُسکا عالمِ شباب تھا *

۸ - ڈوپلے کی معرکہ آرائی سے فرانسیسونکو کچھہ فائدہ نہوا کیونکہ تھوڑے ہی دن بعد یورپ مین ایکس لاشپیل پر انگریزون اور فرانسیسونکی صلح ہوگئی اور یہہ قرار پایا کہ فرانسیسون اور انگریزون نے ہندوستان مین جسقدر علاقے ایکدوسرے کے فتح کئے ہین وہ واپس کردئے جائین اور لڑائی سے پہلے جو کچھہ صورت تھی وہی پھر قائم ہوجائے *

۹ - اب دیکھنا چاہیے کہ جب انگریزون اور فرانسیسونمین ۱۷۴۸ء مین یہہ صلح ہوتی ہے اُسوقت ہندوستان خاص اور دکن کا کیا رنگ تھا - اِس سال محمد شاہ بادشاہِ دہلی کا انتقال ہوا اور اِس بادشاہ کا رحلت کرنا گویا سلطنتِ مغلیہ کا چراغ گل ہوجانا تھا کیونکہ اِس خاندان کی اصل حکومت جسقدر رہی سہی تھی وہ اِسکے دم تک تھی - سیوا جی کا پوتا ساہو جی

سلہ باب ۱۳ کی دفعہ ۸ ۱۳ دیکھو *

اسی سال فوت ہوا - مرہٹونکی حکومت اسوقت کمال عروج پر تھی اور بالاجی باجی راؤ تیسرا پیشوا اصل مین اُنکا سردار تھا - اس سال جہان اَور بڑے بڑے واقعات ہوئے ایک یہہ بھی ہوا کہ نظام الملک نے ایکسو چار برس کی عمر پاکر رحلت کی یہہ سردار نام کو تو بادشاہِ دہلی کیطرف سے دکن کا صوبہ تھا مگر اصل یہہ ہے کہ بالکل رئیس خودمختار بنگیا تھا - یہہ ریاست اب سے اسکی اولاد کا حقِ موروثی ہوگئی اور اُسکے مرتے ہی اُسکے بیٹون مین سند نشینی کی بابت لڑائی جھگڑے شروع ہوئے - چونکہ اب چندا صاحب مرہٹونکی قید سے چھٹ آیا تھا اُسنے بھی اسی سال انورالدین سے کرناٹک کی نوابی کے لئے لڑائی شروع کی - بنگالہ اور بہار اور اُڑیسہ مین اسوقت آلہ وردی خان غاصب کی حکومت تھی - اودہ مین سعادت علی خان کا بھتیجا صفدر جنگ حکمران تھا یہہ اگرچہ براے نام بادشاہِ دہلی کا وزیر تھا لیکن حقیقت مین خودمختار تھا - رہیلکھنڈ مین رُہیلے سردار بھی کسیکے تابع نہ تھے - میسور مین حیدر کو عروج ہوتا جاتا تھا اور کرناٹک مین فرانسیسون اور انگریزون کو جسقدر اقتدار تھا اُسکا بیان ابھی ہوچکا ہے +

ا ۵ دفعہ ۳۵ دیکھو +

دوسری فصل

یوروپ مین اکس لا شپیل کے مقام پر انگریزون اور فرانسیسیون مین صلح ہوجانیکے وقت سے ہند مین فرانسیسیون کی حکومت غائب ہوجانے تک ۱۷۴۸ء سے ۱۷۶۱ء تک کا حال

۱۰- اسوقت ریاست تنجور کا حال ابتر تہا اور وہان ایک ایسی صورت پیش آئی کہ انگریزون نے وہان کے معاملات مین ہاتھ ڈالا - اسکی تفصیل یہہ ہے کہ وہان کے راجہ ساہوجی کو اُسکے بہائی پرتاب سنگہ نے جو منکوحہ بیوی سے نہ تہا ریاست سے نکال دیا تہا اسلئے اُسنے انگریزون سے درخواست کی تہی کہ اگر آپ مدد کرکے میری ریاست دلوا دین تو مین دیوی کوٹا کا عمدہ قلعہ اور اُسکے آس پاس کا علاقہ اسکے صلہ مین آپکی نذر کرون - انگریزون نے یہہ بات منظور کرلی - ساہوجی کو یہہ امید تہی کہ انکی مدد سے مجہکو فورًا میرا ملک ملجائیگا - انگریز اسکو توگدی پر نہ بٹہا سکے مگر اُنہون نے میجر لارنس کے ہمراہ فوج بہیجکر قلعہ دیوی کوٹا فتح کرلیا - اسی اثنا مین پرتاب سنگہ صاحب نے بہی یہہ منظور کیا کہ اگر ریاست تنجور کے باب مین مجہہ سے پرخاش نہ کیجائے تو مین دیوی کوٹا کا علاقہ انگریزون ہی کو دیدونگا اور ساہوجی کیواسطے بہی کچہہ پنشن مقرر کردونگا ٭

۱۱- حیدرآباد مین نظام الملک کے بعد اسکی وصیت کے موافق اُسکے نواسے مظفر جنگ کو مسند پر بٹہانا چاہئے تہا مگر نظام الملک کا منجہلا بیٹا ناصر جنگ جو اُسکے جیتے جی اُس سے منحرف ہوگیا تہا خزانہ پر قبضہ کر فوج کی مدد سے

دکن کا صوبہ بن بیٹھا - مگر مظفر جنگ بھی چپکا بیٹھنے والا نہ تھا وہ مرہٹون سے مدد مانگنے کے لئے ستارا گیا اور وہان چندا صاحب سے جو مرہٹون کے ہان قید تھا اُسکی ملاقات ہوکر بڑی گہری دوستی ہوگئی - آخر ان دونوکی یہہ صلاح ہوئی کہ فرانسیسیون سے مدد کی درخواست کرین *

۱۲ - ڈوپلے نے مرہٹونکو روپیہ دیکر چندا صاحب کو فوراً چھڑا لیا - پہر ادہر تو چندا صاحب نے کچھہ فوج جمع کی اُدہر مظفر جنگ نے اپنا بڑا لاؤ لشکر تیار کیا اور ڈوپلے نے اپنی فرانسیسی سپاہ اور ان دونو فوجون کی مدد سے انورالدین کو آمبور کے میدان پر شکست دی - ادہر انورالدین اور اُسکا بڑا بیٹا کام آیا اُدہر فرانسیسیونکا جرنیل مارا گیا اور اُسکی جگہہ بوسے مقرر ہوا - اس فتح کے دوسرے ہی دن چندا صاحب نے ارکاٹ پر قبضہ کرلیا اور مظفر جنگ دکن کا صوبہ بنگیا - مظفر جنگ نے کرناٹک کی نوابی چندا صاحب کے نامزد کردی اور پہر دونو ڈوپلے کا شکریہ ادا کرنے پانڈی چری گئے اور نرا زبان ہی سے شکر ادا نہین کیا بلکہ پانڈی چری کے اردگرد کے اکیاسی گانو بھی اُسکی نذر کئے *

۱۳ مظفر جنگ اور چندا صاحب نے اِسکام مین بہت سا وقت گنوا دیا اِس سے فرانسیسیون اور اُنکے دوستون کی ظفرمندی مین کسر پڑگئی کیونکہ انورالدین کا چہوٹا بیٹا محمد علی جو اُسکا وارث تھا ترچنا پلی کے مستحکم شہر مین جا بیٹھا تھا - مظفر جنگ اور چندا صاحب کو یہہ چاہئے تھا کہ اسیوقت اُسکا پیچھا کرتے مگر وہ چال چوک گئے کہ اس ضروری کام کو چھوڑ کر پانڈی چری مین

دہوم دہام سے جلسے کرنے اور خوشیان منانے اور راجہ تنجور سے روپیہ مانگنے مین مصروف ہی - اسی اثنا مین ناصر جنگ دکن کے شمال سے چل پڑا اور اسکی اپنی جنگی فوج کے علاوہ زرد دستار ہنوؤنکی بہی بہت سی سپاہ اسکے ساتھہ تہی - ادہر فرانسیسون کی یہہ صورت تہی کہ انکو جو تنجور کے روپیہ مین سے حصہ نہ ملا تہا اسلئے وہ مظفر جنگ اور چندا صاحب سے ناراض تھے - آخر جب پانڈیچری کے قریب ولداپر دونو فوجونکا مقابلہ ہوا تو چندا صاحب نے پیٹھہ دکہائی اور ناصر جنگ کی فتح ہوی - اسنے اپنے حریف اور بہانجے مظفر جنگ کو قید کرلیا - پس اب ناصر جنگ کے صوبہ دکن ہونے مین کوئی مزاحم نرہا - اسکے بعد محمد علی کو ناصر جنگ نے نواب کرناٹک مقرر کیا اور چونکہ میجر لارنس نے بہی تہوڑی سی انگریزی فوج سے ناصر جنگ کی مدد کی تہی اسلئے وہ بہی اس فتح کے جشنونمین شریک ہوا ٭

محمد علی کی شکست

۱۶- ناصر جنگ نرا عیش و عشرت کا بندہ تہا جب کچھہ ایسی ہی آن بنتی تہی تو ہمت کیا کرتا تہا ورنہ لذائذ نفسانی تہی اور وہ تہا - غرض کچھہ تو سبب ہوا اور کچھہ یہہ کہ ڈوپلے کے توڑ جوڑ سے اسکے سردار اس سے بگڑ گئے تھے . ناصر جنگ نے اپنے دوست محمد علی کی خبر نہ لی یہانتک کہ اسکا کام تمام ہونے کی نوبت آپہنچی - ادہر محمد علی کی باتون سے انگریزونکا جی ایسا چہٹ گیا تہا کہ انہون نے بہی اسکا ساتھہ چہوڑ دیا - ان باتونکا نتیجہ یہہ ہوا کہ محمد علی نے [illegible] کے پاس بڑی بہاری شکست کہائی اور ارکاٹ کیطرف بہاگ گیا ٭

فتح جنجی

۱۵ - اِس فتح کے بعد بُوسے اپنی فوج لیکر جنجی پر چڑہ گیا - ہرچند یہہ قلعہ کرناٹک مین پرلے درجہ کا مضبوط ہی مگر بُوسے نے جو بیس ۲۴ گھنٹہ کے محاصرہ کے بعد - نہایت جوانمردی سے ہلّا کرکے اُسکو فتح کرلیا ؛

ناصر جنگ کا قتل ۱۷۵۰ع

۱۶ - ناصر جنگ کو جب یہہ خبر پہنچی تو اُسکی آنکہین کُہلین اور فوج لیکر میدان مین آیا اِسوقت اُسکا قیدی بہانجا مظفر جنگ بہی اُسکی ساتھ تہا - ناصر جنگ کے کئی بڑے بڑے سردار نواب کڈاپا و نواب کرنول و نواب ساوانور وغیرہ نمکحرام ہوگئی تہے اور سب نے یہہ منصوبہ باندہ لیا تہا کہ اُسکو قتل کرکے مظفر جنگ کو اُسکی جگہہ بٹہادین - جب فرانسیسی سپاہ قریب آئی تو ناصر جنگ نے حکم دیا کہ مظفر جنگ پر ایک افسر کا پہرہ مقرر رہی اور اگر وہ سردار وغیرہ نمکحرامی کے آثار دیکہے تو اُسیوقت مظفر جنگ کو مار ڈالے مگر اتفاق سے جس افسر کو یہہ حکم ملا وہ خود اُنہی نمکحرامون سے تہا - غرض عین کارزار مین یہہ لوگ فرانسیسون سے جا ملی اور نواب کڈاپا نے ناصر جنگ کے سینہ مین گولی مار کر اُسے ہلاک کردیا - اب مظفر جنگ دوبارا صوبۂ دکن مقرر ہوا اور ڈوپلے کا شکریہ ادا کرنے اور اُس سے صلاح مشورہ کرنے کو پہر پانڈچری چلا گیا - یہہ ۱۷۵۰ع کی بات ہی اور اِس سن مین اور سالِ آیندہ مین فرانسیسون کا ستارا غایت درجہ اوج پر تہا ؛

بنیاد فتح آباد

۱۷ - جس میدان مین یہہ معرکہ ہوا تہا وہان ڈوپلے کے حکم سے ایک شہر آباد ہوا اُسکا نام ڈوپلے فتح آباد رکہا گیا اور فتح کی یادگار مین ایک منار بہی تعمیر ہوا جسکے چارون طرف جُدی جُدی زبانون مین ڈوپلے کے

معرکون کی تعریف کنندہ تھی - گلاتو نے اِس کو دو برس بعد مسمار کرادیا[a]
اب پانڈیچری مین مظفر جنگ کی مسند نشینی کا جشن نہایت دہوم دہام
سے ہوا اور اسنے ڈوپلے اور فرانس کی ایسٹ انڈیا کمپنی کو خوب جی
کہولکر انعام دئے اور دریا کرشنا کے جنوب مین جسقدر ملک ہی اسکی تحصیل
کا کام ڈوپلے کے سپرد کردیا - فرانسیسیونکی اِس یاوری اقبال سے محمد علی پر
بہی ایسا رعب چہایا کہ وہ بہی اُنکے آگے کان دباکر اپنے حریف چندا صاحب
کو نواب کرناٹک تسلیم کرنے پر آمادہ معلوم ہوا اور یہہ درخواست کی کہ کرناٹک
کی عوض میرے باپ کا خزانہ اور دکن مین کوئی اَور علاقہ مجھکو ملجائے ÷

۱۰۸ - اب یہہ قرار پایا کہ بوسے کچھہ فرانسیسی سپاہ ساتھہ لیکر مظفر جنگ کے
ہمرکاب اُسکے دارالحکومت اورنگ آباد کو جائے اور اُسکے دربار مین متعین ہوکر
اُسکا مُشیر و مددگار رہی مگر رستہ مین ایک تازہ گُل کہلا کہ جن تین مفسد نوابون
نے ناصر جنگ کو ہلاک کیا تہا وہ مظفر جنگ کے بہی دشمن ہوگئے اور
نواب کرنُول نے لڑائی مین مظفر جنگ پر ہاتھہ صاف کیا - چونکہ اِس
ہنگامہ کا بوسے کو سان گمان بہی نہ تہا اِسلئے اول تو وہ گہبراگیا مگر
تہوڑی ہی دیر مین اَوسان بہکانے کرکے اُسنے نظام الملک کے چہوٹے بیٹے
صلابت جنگ کو جسے مظفر جنگ نے پابجولان کرر کہا تہا دکن کا صوبہ
مقرر کیا اور اپنے ساتھہ حفاظت سے اورنگ آباد لیجاکر مسند پر بٹہا دیا

مظفر جنگ کا قتل ہونا اور صلابت جنگ کا مسند پر بیٹھنا

[a] دفعہ ۳۴ دیکھو ÷

اب یہہ فرانسیسیونکا جان نثار نہوتا تو کون ہوتا - چونکہ بوسے اِسکا مربّی اور حامی تہا اِسلئے صلابت جنگ اِسکے حال پر خاصکر مہربان تہا ٭

۱۹ - اِسطرح فرانسیسیونکو صوبہ دکن کے وسیع علاقہ کے سیاہ وسفید کا اختیار حاصل ہوگیا تہا - شمالی سرکارین بہی اِنہی کے قبضہ مین تہین اور مچھلی بندر مین اِنکی ایک جرار فوج متعین تہی - کرناٹک مین بہی اِنہی کا دوست اور ہواخواہ چندا صاحب نوابی کر رہا تہا اور انگریزونکی اسوقت یہہ صورت تہی کہ اُنہون نے مدراس اور فورٹ سینٹ ڈیوڈ اور دیوی کوٹا پر بمشکل اپنا قدم جما رکہا تہا ٭

دکن مین فرانسیسیون کا اقتدار

تیسری فصل

ارکاٹ کے بچاؤ سے ڈوپلے کے رخصت ہونے تک

۱۷۵۱ء سے ۱۷۵۴ء تک کا حال

۲۰ - محمد علی نے اگرچہ کرناٹک کا ملک اپنے حریف چندا صاحب کے حوالہ کر دینا منظور کر لیا تہا مگر اُسنے ترچناپلی کو ابتک ہاتھہ سے نچھوڑا تہا اور ڈولہ رہا ہوا تہا - وجہ یہہ تہی کہ وہ انگریزون کی منت سماجت کر رہا تہا کہ اِسوقت میری دستگیری کرو تو اپنے دشمنون سے عہدہ برا ہون - انجام کار انگریزون نے کچھہ بیدلی سے اُسکو مدد دینی منظور کر لی - اب محمد علی نے ترچناپلی کے دینے سے صاف انکار کر دیا اِسلئے چندا صاحب اور فرانسیس ترچناپلی کا قرار واقعی محاصرہ کرنے کو تیار ہوگئے - اِسوقت یہہ شہر ہاتھہ سے نکلنے ہی کو تہا اور

محمد علی کا ترچناپلی مین محصور ہونا

اگر ایسا ہو جاتا تو کیا محمد علی اور کیا انگریز دونو کا پہر کچہہ ٹھکانا نہ رہتا مگر خدا کی کارسازی دیکہیے کہ اتنے ہی مین انگریزون مین ایک شخص ایسا جوانمرد نکل آیا جس نے لڑائی کا رنگ ہی پلٹ دیا - اس بہادر کا نام لفٹنٹ رابرٹ کلائو تہا +

کلائو

۴۱ - کلائو انگلستان کے ضلع شراپ شیر مین ایک کم بضاعت شریف آدمی کے گہر ۱۷۲۵ء مین پیدا ہوا تہا اور جب وہ ملکی خدمت کے لئے بہرتی ہوکر ہندمین وارد ہوا تو اسکی عمر اٹہارہ برس کی تہی - اسوقت تک ملکی عہدہ دارون کو خاصکر معاملات تجارت ہی کا کام رہا کرتا تہا مگر چونکہ کلائو مین طراری اور تیز مزاجی بہت تہی اسواسطے وہ ملکی کامونگون کا نہ تہا چنانچہ فرانسیسون سے لڑائی چہڑتی ہی کلائو سررشتہ فوج مین بہرتی ہوگیا تہا اور پانڈی چیری کے اول محاربہ اور دیوی کوٹہ کی فتح مین اسنے اپنے جوہر دکہا کر نام پایا - اسوقت انگریزونکی تباہی مین کچہہ شک نہ رہا تہا مگر اسکی جوانمردی اور دانائی سے انکی ڈوبتی ناو تری اور بیڑا پار لگا +

کلائو کا ارکاٹ کو جانا

۴۲ - اسوقت سانڈرز مدراس کا گورنر تہا - کلائو نے اسکے پاس آکر یہہ عرض کی کہ میری دانست مین ترچناپلی کو محاصرین کے پنجہ سے چہڑانے کی یہہ تدبیر بہت اچہی ہی کہ ہم فوج لیکر دشمنون کے ملک پر چڑہ جائین اس سے وہ آپ پریشان خاطر ہوکر محاصرہ سے ہاتہہ اٹہا لینگے - اور یہہ کام میرے سپرد ہو - گورنر کو یہہ تدبیر پسند آئی اور اسنے کلائو کو کچہہ فوج سپرد کرکے اسکام پر مامور کیا - اب کلائو اس تہوڑی سی فوج کو ہمراہ لے چندا صاحب کی

دارالحکومت ارکاٹ کو فتح کرنے کے لئے مستعد ہو گیا - وہ اِس شہر کیطرف دہاوا کئے چلا آتا تہا کہ رستہ مین بجلی اور کڑک کا ایک سخت طوفان آیا - مگر کلائو اور اُسکے جوان اِس سے ذرا نہ جہجکے - دُہن باندہے ہوئے ارکاٹ پر سیدہے بے دہڑک چلے آئے - چندا صاحب کی فوج جو ارکاٹ مین تہی یہہ بہادری دیکہکر دنگ رہگئی اور کہنے لگی کہ یہہ لوگ کس بلا کے بنے ہوئے ہین کہ آتش آسمانی کو بہی کچہہ خیال مین نہین لاتے - غرض اِس بات کا رعب اُنپر ایسا چہایا کہ وہ اُنکی شکل دیکہتے ہی ارکاٹ سے ہتہری ہو گئے اور شہر اور قلعہ کلائو کے ہاتہہ آگیا - جب یہہ خبر چندا صاحب کو لگی تو اُسنے ترچنا پلی کے محاصرہ پر سے اپنے بیٹے راجہ صاحب کو ایک بڑی زبردست فوج کے ساتہہ کلائو کے مقابلہ پر روانہ کیا - کلائو اپنے اُنہی تین چار سو بہادر جوانون کو لے قلعۂ ارکاٹ کو اِس بڑی فوج سے بچانے کے لئے کمربستہ ہو بیٹہا اور راجہ صاحب کی دس ہزار سپاہ کے مقابلہ مین سات ہفتے برابر ڈٹا رہا - اِتنے محاصرہ مین راجہ صاحب نے کلائو کو یہہ پیغام بہیجا کہ اگر تم ہتہیار ڈالدو اور ارکاٹ خالی کردو تو مین تمکو بہت سا انعام دونگا ورنہ قلعہ فتح کر کے ایک ایک کو مار ڈالونگا - کلائو نے جواب مین کہلا بہیجا کہ تمہارے روپیہ پر مین تہوکتا بہی نہین اور تمہاری اِس دہمکی پر مجہکو ہنسی آتی ہے - حقیقت یہہ ہے کہ کلائو ایک ایسا نمونہ تہا جسکو دیکہکر اُسکی فوج کا ایک ایک متنفس ہر طرح کی سختی جہیلنے اور سورمائونکی طرح لڑنے مرنے پر مستعد تہا - چنانچہ محاصرہ کے وقت جب قلعہ کے اندر سامان رسد تہڑ گیا تو تلنگون نے

آکر عرض کی کہ ہم چاول پکا کر اُسکی پیچھ پر تو آپ گزارہ کرینگے اور چاول
سب گوروں کو دیدینگے کیونکہ انکو زیادہ غذا دار خوراک ملنی چاہیے - کلائیو کی ہمت
اور شجاعت سے ایک اور عمدہ نتیجہ بھی ظہور میں آیا کہ مُراری راو مرہٹہ سردار
اِسی آمبور کے قریب اپنی فوج لئے یہہ راہ دیکھہ رہا تھا کہ ارکاٹ کے
اِس محاصرہ کا اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے - جب اُسنے دیکھا کہ انگریز اپنے
کام میں ایسے مستعد اور دلاور ہیں تو وہ بھی اُنکی مدد کو آگیا - گورنر بھی
کلائیو کو مدد بھیجنے میں بڑی سعی کرتا رہا - آخر راجہ صاحب نے یہہ ٹھانی کہ اب
یہہ معاملہ اِدھر ہو یا اُدھر دانت پیسکر قلعہ پر ایک سخت حملہ کیا مگر قلعہ فتح نہوا بلکہ
اُسکے چار سو سپاہی کھیت رہے پھر وہ اپنا سا مُنھہ لیکر اُلٹا چلا آیا - اِس بڑے
مشہور معرکہ سے لوگوں کے دلوں میں انگریزوں کا رعب داب بخوبی بیٹھہ گیا +

کلائیو کی اور فتوحات

٤٣ - اب کلائیو لڑائی پر لڑائی مارنے لگا اور چند روز میں ڈوپلے کے
شہر ڈوپلے فتح آباد اور اُسکی منار کی اینٹ سے اینٹ بجا دی - یہہ
گویا اِس بات کی علامت تھی کہ اُسنے ہند کی فرانسیسی حکومت خاک میں
ملا دی - لارنس نے اُنہی دنوں میں ولایت سے واپس آنکر انگریزی فوج
کی سپہ سالاری سنبھالی اور اب اِن دونوں نے ترچناپلی کو محاصرین کے پنجہ
سے چھڑانے کے لئے اُدھر کوچ کیا *

سری رنگم میں فرانسیسیوں کا ہتھیار ڈالنا اور ڈوپلے کی معزولی

٤٤ - کئی معرکوں کے بعد لا اور اُسکی ساری فرانسیسی فوج جو ترچناپلی کا
محاصرہ کئے پڑی تھی سری رنگم کو ہٹ گئی - یہہ ترچناپلی کے قریب ایک
جزیرہ ہے جو دریاے کولرون اور کاویری کی شاخوں سے پیدا ہوتا ہے

یہان لاآرنس اور نگا ہو نے محمد علی کی حمایت مین فرانسیسو نکا خوب قافیہ تنگ کیا
آخر یہہ ہوا کہ چندا صاحب نے اپنے تئین فوج تنجور کے حاکم مانک جی کے
حوالہ کر دیا جسنے اسکو قتل کیا اور اسکا سر کاٹکر اسکے فتحمند حریف محمد علی کے
پاس بہیجدیا پہر دو دن بعد لاآ اور اسکی فرانسیسی و ہندوستانی سپاہ نے
اپنے ہتہیار ڈالدئے اور اپنے تئین پنی توپون اور میگزین سمیت انگریزون
کے حوالہ کر دیا اور انگریز انکو اسیران جنگ کیطرح قلعہ سینٹ ڈیوڈ اور
ترچناپلی کو لیگئے - غرض ترچناپلی کے اس معرکہ مین چندا صاحب کا
بہی خاتمہ ہوا اور ڈوپلے نے کرناٹک مین جو فرانسیسو نکی حکومت کے بڑی بڑی
منصوبے باندہ رکہی تہے وہ بہی سب خاک مین ملگئے ہان اورنگ آباد مین
صوبہ دکن کے ہان بوسے کا اب بہی خوب طوطی بول رہا تہا اور اسکا
حکم سب پر غالب تہا ؛

۲۵ - اب بہی لیکر جبتک ڈوپلے ہند سے رخصت ہوا برابر اسی کوشش
مین رہا کہ فرانسیسون کی بگڑی بگڑائی بات کو پہر بنائے اور وہ ان کوششون
مین کم وبیش کامیاب بہی ہوا چنانچہ اسنے کچہہ ایسے توڑ جوڑ کئے کہ انگریزون
کے اکثر طرفدارون کے دلو نمین انکی اور انکے دوست محمد علی کی طرف سی فرق
پڑگیا - غرض کہ مراری راؤ مرہٹہ اور تنجور کے راجہ پرتاب سنگہ اور میسور کے
سرداردن نندراج وحیدر نے انگریزون کو مدد دینے سے ہاتہ کہینچ لیا -
ڈوپلے نے محمد علی کو بہی ورغلانے مین کمی نہین کی اور لطف یہہ تہا کہ ڈوپلے
اسی زمانہ مین مدراس کے گورنر سانڈرز سے صلح کے لئے خط کتابت

کر رہا تہا - پہر صلابت جنگ نے جسکے دربار مین بوسی ابتک موجود تہا اُسکو کرناٹک کا نواب مقرر کیا اور اول چندا صاحب کے بیٹے راجہ صاحب کو جسنے کلائیو پر ارکاٹ مین حملہ کیا تہا اُسکا نائب بنایا - پہر صفدر علی کے قاتل مرتضی علی کو یہہ عہدہ دیا - جب کلائیو کولائیک اور چنگل پت کو باوجود بعض ناموافق امور کے اپنی شجاعت سے فتح کر چکا تو ضعف اور علالت کے باعث تہوڑے دن کے لئے رخصت لیکر انگلستان چلا گیا اور اُسکے بعد اکیلا میجر لارنس انگریزی سپاہ کا حاکم رہا ٭

ترچناپلی کا دوسرا محاصرہ اور ڈوپلے کا فرانس کو بلایا جانا اور اُسکی وفات

۴۶ - فراسیسون نے ایکبار پہر ترچناپلی کا محاصرہ کیا مگر لارنس اور اُسکے سپاہی دشمن کا مقابلہ کرنے مین ظفرمند رہے اور شہر کو ہاتہہ سے نہ چہوڑا یہہ محاصرہ ہو رہا تہا کہ ڈوپلے گورنمنٹ فرانس کیطرف سے معتوب ہوا - بات یہہ تہی کہ ڈوپلے کی بلند پروازیون سے جو لڑائیان پہیلین اُن سے گورنمنٹ فرانس کا دم ناک مین آگیا تہا اسلئے اُسنے ڈوپلے کو موقوف کر کے ایک اَور افسر اُسکی جگہہ بہیجدیا - اب ڈوپلے خستہ حال اور پژمردہ دل ہند سے رخصت ہوا اور جب وہ فرانس کے پایۂ تخت پیرس مین پہنچکر مرا ہے تو کوڑی کوڑی کو محتاج تہا ٭

سٰ باب ۶ دفعہ ۳۳ دیکہو ٭

چوتھی فصل

ہند مین فرانسیسی حکومت کا زوال

۱۷۵۴ء سے ۱۷۶۱ء تک کا حال

۴۷ - مدراس کا گورنر مدت سی ڈوپلے کی لاف و گزاف کو تسلیم نہ کرتا تہا اِس جہت سی آپسمین صُلح نہوتی تہی اب جو فرانسیسونکا نیا حاکم اسباب کا بیڑا اُٹہا کر آیا کہ مین کرناٹک مین امن و امان کر دونگا اور اُسنے گورنر مدراس کی سب شرطین بسر و چشم منظور کین اِسلیئے صُلح ہو کر یہہ عہد پیمان ہو گیا کہ آیندہ ہندوستانی رئیسون کے معاملات مین نہ انگریز دخل دین نہ فرانسیس اور کرناٹک مین دونو قومون کے پاس برابر ملک رہی اور محمد علی کرناٹک کا نواب بنا رہی - مگر اِس عہد پیمان پر بہی فرانسیسون کیطرف سی بوسے بدستور دربار نظام مین جما رہا ❊ انگریزون اور فرانسیسون مین صلح

۴۸ - یہہ صلح ہو تو گئی مگر بہت دن تک قائم نرہی انگریزی اور فرانسیسی کمپنیونمین پہر لڑائی چہڑی اور یہہ اخیر محاربہ تہا - اِسکی ابتدا یون ہوئی کہ اِدہر تو انگریزون نے عہدنامہ کے خلاف رعایا سرکش سے آمدنی تحصیل کرنے مین محمد علی نواب کرناٹک کی مدد کی اور اُدہر فرانسیسون نے میسور کے نائب الریاست نندراج کو اسیطرح مدد دی - غرض دونو کیطرف سی عہد شکنی ہوئی تہی اور اب دونو لڑائی پر آمادہ تہے ❊ فرانسیسون اور انگریزون کی عہد شکنی

۴۹ - کلایو جو لفٹنٹ کرنیل ہو گیا تہا مدراس کا گورنر ہو کر ولایت سی

پھر آیا اور امیر البحر واٹسن ایک زبردست بیڑا ساتھ لئے اُسکی مدد کو ہمراہ
تھا - اول تو انہون نے مغربی ساحل پر سمندری ڈاکوونکے قلعہ گھیریا کو[۱]
فتح کیا پھر مدراس مین آکر پہنچے مگر اُسوقت بنگالہ مین ایک ایسی ضرورت
آن پڑی تھی جسکے سبب کلائو کو اودھر جانا پڑا اور وہ یہہ تھی کہ سراج الدولہ
صوبۂ بنگالہ نے بہت سے انگریزون کو ایک کلبۂ تنگ و تار[۲] مین بند کرکے
بڑی بیدردی سے مار ڈالا تھا - اِسکا قرار واقعی انتقام لینا ضرور تھا -
جب کلائو اُدھر روانہ ہوچکا تو یوروپ سے خبر آئی کہ انگلستان ور فرانس
مین پھر ہنگامۂ جنگ و جدال گرم ہوگیا ٭

کلائو کا واپس آنا

۳۰ - اب گورنمنٹ فرانس نے کونٹ[۳] لالی کو ولایت سے اِسلئے بھیجا کہ انگریزون
کو ہند سے نکال دے مگر خدا کی شان کہ اُسکے عہد مین یہان اُلٹا فراسیسون
ہی کی حکومت کا چراغ گل ہوگیا گو یہہ سچ ہے کہ اِسمین لالی کا کچھہ قصور نہ تھا -
فراسیسون نے اِس سے پہلے حیدرآباد مین بوسے کی مدد کے لئے ایک
فوج جرار بھیجی تھی مگر لالی نے اب بوسے کو وہان سے بلا لیا اور اِس سے
دکن مین فراسیسون کے اقتدار کو صدمۂ کاری پہنچا - بوسی کو تو بڑا خیال
اِسکا تھا کہ صلابت جنگ کے دربار مین رہکر جو دولت بے تعداد اُسنے جمع کی ہے
اُسکو کچھہ نقصان نہ پہنچے اور بوسے پر کیا موقوف تھا جتنے فراسیسی اہلکار

لالی کے عہد مین فراسیسون کی طاقت کا زوال

---

[۱] باب ۵ دفعہ ۳۸ دیکھو ٭ [۲] دفعہ ۳۸ دیکھو ٭
[۳] کونٹ انگریزی لفظ ارل کے ہم پایہ ایک خطاب امارت ہی جو یورپ کے فرانس - جرمنی وغیرہ ملکون مین مستعمل ہی ٭

لالی کے ماتحت تھے تقریبًا سب کو یہی ہن بندہی ہوئی تہی کہ جسطرح ہو سکے روپیہ کہینچے *

۴۱ - اگرچہ اسوقت فرانسیسون کے معاملات درہم برہم ہو رہی تھے پہر بہی لالی کی ابتدائی کوششون سے اتنا ہوا کہ چند ہی ہفتے بعد اُسنی قلعہ سینٹ ڈیوڈ سر کرلیا اور پہر مدراس کا محاصرہ کرنی پر مستعد ہوا - اسوقت پگٹ مدراس کا گورنر تہا اور لارنس سپاہ کا افسر اعلی - لالی نے مدراس کا محاصرہ تو کیا مگر اسکی فوج کا حال خراب تہا - سپاہی بہت سے افسر بہی کام سی غافل ہوکر روپئیہ ہونڈنی یا عیش کرنے مین مصروف تہی غرض فوج مین کچھ بندوبست نہ تہا اور لالی نے ہر چند تدارک کرنا چاہا مگر کچھ مفید نہوا - اتنے مین انگریزونکا ایک بیڑا آن پہنچا اسلئے فرانسیسون نے ناچار محاصرہ سی ہاتہہ اُٹہایا اور گہبراکر پانڈیچری کو بہاگ گئے *

۴۲ - اسی سال کرنیل کوٹ ولایت سی کمک لیکر انگریزون کے پاس آیا اسکے بعد پہر لڑائی شروع ہوئی - لالی اور بوسے نے وندواش پر حملہ کیا مگر کوٹ جہٹ محصورین کی مدد کو دوڑ گیا اور یہان ایک میدان ہوا جسمین فرانسیسونکو شکستِ فاش ہوئی اور اُنکا بڑا بہادر افسر بوسے قید ہوگیا - انگریزون نے یہہ میدان کیا مارا گویا فرانسیسی حکومت کا ہند سی دفعۃً ہی مٹا دیا *

۴۳ - اسکے بعد جتنے شہر فرانسیسون کے قبضہ مین تھے یا جہان اُنکا پایہ برست تہا سب ایک ایک کرکے کوٹ نے فتح کرلئے آخر پانڈیچری پر بہی انگریزونکا قبضہ ہوگیا اور لالی قید ہوکر مدراس بہیجا گیا - کچھ عرصہ بعد جب لالی وہان سے چہوٹکر فرانس گیا تو نمکحرامی کی علت مین اُسکا سر قلم کیا گیا - غرض

مدراس و فورٹ سینٹ ڈیوڈ کا محاصرہ

وندواش کی لڑائی

فرانسیسی حکومت کی بربادی

۱۷۶۹ء مین فرانسیسی ایسٹ انڈیا کمپنی کا خاتمہ ہوگیا *

۴۳ - انگریزون اور فرانسیسون کے باہم کرناٹک مین جو جنگ و جدال ہوئی اُسکے مشہور واقعات کا خلاصہ فائدہ سے خالی نہین اسلئے ذیل مین لکھا جاتا ہے *

اول - فرانسیسون نے مدراس کا دو دفعہ محاصرہ کیا اسمین وہ اول دفعہ کامیاب ہوا اور دوسری بار ناکام رہے *

دوم - انگریزون نے بھی پانڈیچری کا دو مرتبہ محاصرہ کیا - پہلی دفعہ ناکام رہے دوسری دفعہ فتحمند ہوئے *

سوم - ترچناپلی کا تین دفعہ محاصرہ ہوا - پہلی بار انگریزون نے محاصرہ کیا اور فتحیاب ہوئے پھر دو دفعہ فرانسیسون نے کیا مگر فتح ایک دفعہ بھی نصیب نہوئی *

چہارم - پاراڈی نے تہوڑی سی فرانسیسی سپاہ سے انورالدین کی ٹڈی دل فوج کو شکست دیکر ہندوستانی سپاہ کی قلعی کہولدی اور یہہ دکھا دیا کہ یہان کی سپاہ گورون کے سامنے کچھہ حقیقت نہین رکھتی - ان لڑائیون مین نہایت مشہور معرکے یہہ تھے - بوسے کا جنجی کو فتح کرنا - کلائو کا ارکاٹ کو اول فتح کرنا اور پھر مقابلہ کرکے دشمنون کے ہاتھہ سے اُسکو بچائے رکھنا *

پنجم - جن ہمسر رئیسونکو انگریزون اور فرانسیسون نے اپنی اپنی طرف سے دکن مین مسندنشین کیا اُنہین سے ناصر جنگ جو انگریزونکا دوست تھا اور مظفر جنگ جسکو فرانسیسون نے اول دفعہ مسندنشین کیا تھا یہہ دونو مارے گئے

مگر صلابت جنگ جسکو فرانسیسون نے آخر مین گدی پر بٹھایا تھا وہ برقرار رہا کرناٹک مین چندا صاحب جو فرانسیسونکا دوست تھا مارا گیا مگر محمد علی جسکے حامی انگریز تھے وہ جما رہا ❊

ششم۔ اس لڑائی کے اخیر مین بنگالہ مین کلائو کی بڑی بہادری کے باعث انگریزونکی حکومت ہند مین مضبوط اور مستحکم ہو گئی ❊

پانچوین فصل

بنگالہ مین انگریزی اقتدار کی بنا پڑنی

آلہ وردی خان جب بنگالہ کی حکومت دبا بیٹھا اسوقت سے لیکر بلیک ہول اکلبہ تنگ و تار کے حادثہ تک

سنہ ۱۷۴۶ء سے سنہ ۱۷۵۶ء تک کا حال

۳۵ - جس زمانہ مین انگریزون اور فرانسیسون کے باہم کرناٹک مین محاربے ہو رہے تھے جنکا ذکر اسی باب کے اگلے حصونمین آچکا ہے اس زمانہ کے اوائل مین بنگالہ کی انگریزی بستیونکی قدر و منزلت دکن اور مغربی ساحل کی بستیونکی نسبت کم تھی مگر اخیر مین رفتہ رفتہ اُنکا رتبہ ایسا بڑھگیا تھا کہ کوئی بستی اُنسے لگا نہ کہاتی تھی اور جو معرکہ اسوقت بنگالہ مین ہونے والا تھا اُسپر نہ صرف یہانکی انگریزی بستیونکی قسمت بلکہ کل ہند کی قسمت کی بازی لگی ہوئی تھی حقیقت یہہ ہے کہ مرشد قلیخان نواب بنگالہ نے جسکے نام سے

آلہ وردی خان

مرشد آباد مشہور ہی کلکتہ کے انگریزی تاجرونکی چلتی گاڑی مین بہت سے
روڑے اٹکا کر اُنکو دق کر دیا تھا مگر جب یہہ نواب مرگیا اور اسکا بیٹا شجاع الملک
مسند نشین ہوا تو اُسکے عہد حکومت مین انگریزونکو بہت فائدہ پہنچا —
شجاع الملک کے انتقال کے بعد اُسکے امیرونمین سے ایک شخص آلہ وردیخان
نام اُسکے بیٹے کو جو خبطی اور بیعقل تھا محروم کرکے آپ مسند حکومت پر بیٹھگیا
اِسکا عہد رعیت کے حق مین اچھا تھا - اور اگرچہ مرہٹون نے مغربی بنگالہ
کے زرخیز میدانون کو بار بار اُجاڑا مگر آلہ وردیخان نے انگریزونکی حفاظت
وحمایت مین اپنی طرف سے کوئی کسر نرکہی اور انپر کچھہ آسیب آنے دیا
اِسلئے اُسنے انپر جو بہاری بہاری محصول لگائے اِنہون نے ادا کردئے
اور چندان حجت وتکرار نکی - پھر آلہ وردیخان نے انگریزونکو یہہ بہی اجازت
دیدی کہ مرہٹون سے اپنی حفاظت کے واسطے کلکتہ کے گرد ایک خندق
بنالین چنانچہ یہہ خندق آجکی گھڑی تک مرہٹہ خندق کہلاتی ہی ۞

سراج الدولہ

۳۶ - آلہ وردیخان کے بعد اُسکا پوتا سراج الدولہ مسند پر بیٹھا - یہہ
ایک نہایت بیرحم اور عیاش آدمی تھا - اپنی ہندو رعایا پر اِسنے بڑی سخت
ظلم کئے اُسکی اوباشیون نے بنگالہ کے بڑے بڑے شریف گھرانون
کی عزت وحرمت کو بگاڑا اور اُسکے لوٹنے نے اُنکو مفلس بنا دیا اور سخت
ظلمون نے اُنکو ہیبت زدہ کر دیا تھا ۞

چونکہ انگریز آزاد منش تھے اور اُسکی خوشامد درآمد نہین کرتے تھے اِسلئے
وہ انپر بڑے دانت پیستا تھا اِس سے اَور بھی اُسکے آگ لگی کہ انگریزون نے

ایک شخص کشن داس نامی کو جسکی دولت پر سراج الدوله بڑا ادھار کہائے بیٹھا تہا
اپنے ہان پناہ دی اور اُسنے اِسکو مانگا تو حواله کرنے سے انکار کیا - اِس سے
قطع نظر انگریزونکی دولت پر بہی اُسکا دانت تہا اور نیز کرناٹک وغیرہ یا
مین چند روز پہلے جو فتح اُنکو نصیب ہوئی تہی اُس سے اُسکے کان
کہڑے ہو گئے تہے - غرض ان سب کا انجام یہہ ہوا که مرشد آباد کے
قریب قاسم بازار مین جو کمپنی کی کوٹہی تہی سراج الدوله اُسپر چڑہ آیا
اور کوٹہی کو لوٹ کر جتنے افسران انگریزی وہان تہے سب کو قید کر کے
لیگیا - انمین وارن ہیسٹنگز بہی تہا جسکی عمر اب چوبیس سال کی تہی
۳۷ - پہر سراج الدوله کلکته پر چڑہ گیا - یہان انگریز سر دست اِس حمله
کا مقابله اپنی بساط سے باہر جانتے تہے اِسلئے اُنہون نے نواب کو یونہی
شیشه مین اُتارنا چاہا مگر وہ راہ پر نہ آیا - انگریزون نے اپنی اِس آڑے
وقت مین چنسرا کے ولندیزون اور چندر نگر کے فراسیسون سے
مدد مانگی اِسپر ولندیزون نے تو صاف انکار کر دیا - اور فراسیسون
نے نخوت کے ساتھہ یہہ اقرار کیا که اگر تم چندر نگر کے اندر آجاؤ تو ہم
بچا لینگے لیکن اتنے مین سراج الدوله اُنکے سر پر آن ہی کہڑا ہوا -
مرہٹہ خندق پر انگریزون نے اُسے ذرا روکا مگر کیا رک سکتی تہی غرض اُنکے
بودے مورچون پر گولا برسنے لگا - انگریز ناچار قلعه کے اندر چلے آئے
اور اُسی گہبراہٹ اور بے اوسانی مین باہم کچہہ صلاح مشوره کر کے میمون
اور بچون کو دو بڑے عہده دارون کے ساتھہ ایک جہاز پر سوار کر کے روانہ

کردیا رات کو گورنر کے بھی اوسان خطا ہوئے - اِسوقت کنارہ پر ایک ہی کشتی باقی تھی وہ تُرت اُسپر سوار ہو جہازون کیطرف چلا گیا اِسکے جاتے ہی سارے جہاز لنگر اُٹھا روانہ ہوئے - قلعہ کے اندر جو کمبختی کے مارے سپاہی اور افسر تھے اب وہ رہی اور اُنکا نصیب ٭

(بلیک ہول یعنی کالا گھر)

۸۳ - جو بیچارے انگریز قلعہ مین رہگئے تھے اُنکی کیفیت یہہ ہی کہ اُنہون نے ہالوِل کو اپنا سردار بنایا اور اُسنے دوسرے دن صبح کو نواب سے معاملہ کرلینگے سوا اَور کُچھہ چارہ ندیکھا - سہ پہر کو نواب کی فوج قلعہ کے اندر گھس آئی اور نواب نے ہالوِل کو اپنے سامنے بُلا کر کہا کہ تم نے مُجھہ سے سرکشی کی اور انگریزی کوٹھی کا خزانہ چھپا لیا ہی - مگر ساتھہ ہی یہہ وعدہ کیا کہ تم لوگون کو کسیطرح کا ضرر نہ پہنچیگا - لیکن پھر بھی اُسنے قلعہ کے تمام انگریزونکو جو ۱۴۶ آدمی تھے ایک چھوٹے سے قیدخانہ مین بھر دیا - یہہ مکان صرف ۱۸ فٹ مربع تھا اور اِسمین روشنی اور ہوا کے لئے صرف ایک جانب دو چھوٹی چھوٹی کھڑکیان تھین جبکا رُخ ہوا کیطرف نہ تھا کیا تو اِس تنگ و تار قیدخانہ مین صرف ایک قیدی کو بند کیا کرتے تھے کیا اب اکٹھے ۱۴۶ بھر دئے اور یہہ جون کے مہینے کا ماجرا ہی جسمین گرمی کی بڑی شدّت ہوتی ہی القصّہ رات کے وقت اِن کمبخت قیدیون پر ایسی مصیبت پڑی جبکا نظیر تاریخ میز نہین - اِنہون نے دربانون کو دھمکایا بھی اور لالچ بھی دیا کہ یا تو ہمکو مار ہی ڈالو کہ اِس عذاب سی چھوٹین نہین تو نواب سے کہکر

کوئی اچھی جگہہ بدلوا دو - مگر نواب بدکردار اپنے خوابگاہ مین آرام سے
پڑا سوتا تہا دربان یا تو واقعی اُسکو جگاتے ہوئے ڈرے یا بہانہ کرکے
ٹال گئے - تہوڑی دیر بعد اس قفس مین گرمی اور پیاس کی بڑی
شدت ہوتی اسلئے اول تو اُنہون نے کہڑکیون کے پاس کی جگہہ
اور پانی کی جو دو چار مشکین اندر پہنچ گئی تہین اُنکے لئے ایسے ہاتہہ
پیر مارے کہ اُسکے خیال سے وحشت پیدا ہوتی ہے - مگر آخر جب اُنمین
سکت نرہا تو یہہ دیوانے سودائیونکی سی وحشت اور گہبراہٹ رفتہ
رفتہ کم ہوگئی اور ناتوانی اور پژمردگی کے عالم مین ہائے ہائے
کرنے لگے انجام کار صبح کو جو دیکہا تو لاشون کے ڈہیر لگے ہوئے
تھے اور بدبو کے سبب وبا پہیل رہی تھی ان ۱۴۶ مین سے
کُل ۲۳ - آدمی جنکے چہرون پر مُردنی چہائی ہوئی تھی وہان سے
سسکتے ہوئے نکلے - یہہ ہولناک اور مصیبت خیز قیدخانہ جب سے
تاریخ مین بلیک ہول یعنی کلبہ تنگ و تار کے نام سے مشہور ہے
یہہ تو تحقیق نہین کہ اِسقدر بندگان خدا کا خون ناحق نواب نے جان بوجہکر
کیا مگر اُسکو یہہ خیال ہوگیا تہا کہ انگریزون نے اپنے خزانے چہپا دئے
ہین اور اُنکے ڈہونڈہنے کے فکر مین وہ اسقدر محو ہوا کہ اُسنے کوئی
ایسا بندوبست نہین کیا جس سے یہہ حادثہ نہوتا - اور یہہ بہی ظاہر ہے کہ
وہ آیندہ اس سے کچہہ نادم نہوا - غرض اسمین شک نہین کہ اس
خون کا مواخذہ اُسیکے ذمہ تہا اور جو بدلا اُسکو ملا وہ مقتضای انصاف تہا *

چھٹی فصل

بلیک ہول کے حادثہ سے لیکر سراج الدولہ کی وفات تک
۱۷۵۶ء سے ۱۷۵۷ء تک کا حال

۳۹ - بلیک ہول کے حادثہ کی خبر ترت مدراس پہنچگئی اور یہان کے سارے انگریز سنتے ہی گھبرا گئے مگر حسن اتفاق سے کلائو اور واٹسن بھی گھیریا کو سر کرکے مظفر و منصور مدراس مین آن پہنچے تھے - دونو یہہ سنتے ہی اس خون کے انتقام کے لئے بنگالہ کیطرف چلنے کو مستعد ہوگئے اور انکی سپاہ اس معاملہ سے ہمدردی کے جوش مین بھرآئی اور ایسے کاردان اور شجاع افسرون کے ماتحت لڑنے کو اور بھی خوش تھی مگر چند در چند وجہون سے اس کام مین ڈھیل ہوگئی - آخر یہان سے روانہ ہوکر دریاے ہگلی پر اُتری اور سراج الدولہ سے انتقام لینے مین سرگرم ہوئی اُنہون نے پہلے بج بج کو سر کیا پھر کلکتہ پر تسلط کیا - پھر شہر ہگلی پر ہلا کرکے اسکو بھی فتح کیا - وارن ہیسٹنگز جو کچھ عرصہ بعد ہند کا مشہور گورنر جنرل ہوا اپنے آپ جوش ہمدردی سے بج بج کی لڑائی مین دشمن کی سپاہ سے لڑا - اور پہلے ہی پہلے کلائو سے اسکی ملاقات اسی معرکہ مین ہوئی ایک اور نوجوان افسر کپتان آیر کوٹ جو پھر لالی اور حیدر پر مظفر و منصور ہوا وہ ہگلی کی فصیل توڑ کر اسپر چڑھ گیا اور اسکو فتح کرلیا - حق یہہ ہے کہ ہند کی سلطنت انہی چند بہادرون اور انکی

تھوڑی سی سپاہ کی بدولت انگریزون کے ہاتھہ آئی ہی *

۴۰ - کرناٹک کی لڑائیونکا حال کچھہ کچھہ سراج الدولہ نواب ظالم کے کانون تک پہنچ چکا تھا اور وہ جانتا تھا کہ یہہ وہی کلائو ہی کہ جسنے ارکاٹ کے بچانے اور گہیریا کے فتح کرنے مین بڑی شجاعت کی ہی اور اسکے نام سے اُسکی روح کانپتی تھی - اسلئے جب کلائو کلکتہ کو سر کر چکا تو نواب نے بڑے اصرار سے صلح کا پیغام بہیجا اور یہہ اقرار کیا کہ انگریزونکا جو کچھہ منصب و مرتبہ پہلے تہا وہی اب رہیگا اسپر امیر البحر واٹسن جو ایک کہرا اور پرانا افسر تہا وہ تو بلیک ہول کے بیرحم خونی سے کسی طرح صلح پر راضی نہوا اور اُسنے یہہ کہا کہ نواب کی اچہی طرح خبر لینی چاہئے مگر کلائو نے مصلحت ملکی کے لحاظ سے عہدنامہ پر دستخط کرنے منظور کر لئے *

[حاشیہ: صلح ساتھ نواب کے؟]

۴۱ - اب بنگالہ کے فرانسیسونکو پست کرنے کا موقع کلائو کے ہاتھہ لگا مگر نواب اُنکا طرفدار تہا اور روپئے اور سپاہ سے اُنکی مدد کرتا تہا اسلئے اُسنے انگریزونکو فرانسیسون پر حملہ کرنے سے منع کیا مگر کلائو نے اُسکی نہ مانی اور چندر نگر پر حملہ کر کے واٹسن اور اُسکے بیڑے کی مدد سے اُسکو فتح کر لیا *

[حاشیہ: چندر نگر پر انگریزونکا قبضہ؟]

۴۲ - نواب لعین انگریزونکی طرف سے بڑا بدگمان اور خوف زدہ تہا اسلئے وہ بوسے سے سازش کر رہا تہا اور بوسے اسوقت دکن مین تہا جسکو اُسنے چند روز سے فرانسیسی علمداری مین ملا لیا تہا - چونکہ انگریز فرانسیسون کے زور کو جانتے تھے اور بلیک ہول کا حادثہ بہی اُنکو یاد تہا اسلئے

[حاشیہ: سراج الدولہ کی بدعہدی اور سازش؟]

انکو یہہ امید رہی کہ نواب سی جو صلح ہوئی ہی وہ عرصہ دراز تک قائم رہیگی
اسی اثنا مین نواب کے مجنونانہ جور و ستم سے اسکی ہندو رعایا کا ایسا
ناک مین دم آگیا تہا کہ وہ اب اسکی متحمل نہو سکتی تھی - چنانچہ نواب کے
خلاف ایک زبردست سازش برپا ہوئی - راجہ رائے دُرلبہ نواب کا
خزانچی اور جگت سیٹہہ جو ہند مین سب سے بڑا ساہوکار تہا اس سازش
کے سرغنہ تہے - میر جعفر نواب کا سپہ سالار اور اور بھی بہت سی مسلمان
جو اس سے ناراض تھے اسمین شریک تھے - انگریزونکی طرف سی بھی
واٹس رزیڈنٹ مرشد آباد اس سازش مین جہٹ پٹ شریک ہوگیا -
کلائو کیا بلکہ کلکتہ کی ساری کونسل کو یہی سوجہا تہا کہ اگر انگریز اپنی بستی
مین امن امان چاہتے ہین تو انکو سراج الدولہ کا قصہ پاک کرنا ضرور ہی
جتنے اس سازش مین شریک تھے ان سب نے یہہ منظور کیا کہ اس ظالم
کی جگہہ میر جعفر مقرر ہو جائے اور وہ شکرانہ مین انگریزونکو انکے سارے
نقصانونکا خاطر خواہ عوض اور انکی مدد کا گرانبہا صلہ دے *

۳۴ - انگریزون نے نواب سی اپنا کاروبار بہگتانے کے لئے اوماچند
بنگالی کو جو ایک متفنی شخص تہا اپنا کارندہ بنا رکہا تہا - اب نواب کے خلاف جو
یہہ سازش ہو رہی تھی اسمین بہی اوماچند بڑا مددگار تہا مگر اخیر مین
اسنے بڑے ہیر پہیر لائے کہ مین اس معاملہ مین مدد کرنیکی عوض تیس لاکھہ روپیہ
لونگا اور اگر اس روپیہ کی نسبت میرا اطمینان نہ کردوگے تو مین دغا
کرجاؤنگا اور نواب پر سارا بہید کہولدونگا یہہ سنکر کلائو اور واٹس جتنے

آدمی سازش مین شریک تہی سب کی آس ٹوٹ گئی۔ آخر کار وہ اِس مشکل کے رفع کرنے کے لئے اوماچند کو دہوکا دینے پر آمادہ ہوئے۔ اسکی تفصیل یہہ ہی کہ میر جعفر اور انگریزونکا جو عہد پیمان ہوا وہ دو کاغذون پر لکہا گیا اُسمین سفید رنگ کا تو اصلی ورصحیح تہا اور اُسمین اوماچند کے دعوی کا کچہہ ذکر مذکور نہ تہا اور سرخ رنگ کا نقلی اور نادرست۔ اِسمین جتنا روپیہ اوماچند مانگتا تہا اُسکے دینے کا اقرار تہا اور یہی عہدنامہ اُس بے ایمان کو دکہایا گیا۔ حق یہہ ہی کہ اِس فریب سے کلائو کے نام پر ہمیشہ کے لئے داغ لگ گیا۔ واٹسن نے نواب کے ساتھہ بمقتضاے وقت ادہری صلح کرنے سے کانون پر ہاتہہ دہرکر اپنا کہرا پن اور اپنی شرافت پہلی ہی ظاہر کردی تہی جب یہہ جہوٹا عہدنامہ تیار ہوا تو اُسنے اِسپر دستخط کرنے سے بہی صاف انکار کیا اِسلئے اوروں نے اُسکے جعلی دستخط بنا دیئے ✦

۴۴ — اب کلائو نے نواب کو دو ٹوک بات لکہہ بہیجی کہ جسقدر ہماری تکلیفین ہین وہ سب رفع کردیجائین اور مین بہی فوج لئے آتا ہون تاکہ بخوبی اُنکا تدارک ہو جائے۔ کلائو نے اِدہر تو اُسکو یہہ لکہا اور اِدہر تہوڑی سی فوج لیکر چندرنگر سے چل کہڑا ہوا۔ نواب ایک ٹڈی دل فوج لئے قاسم بازار کے پاس پڑا تہا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ جون جون کلائو نواب کے لشکر کے قریب آیا میر جعفر پر خوف چہانے لگا تہا کیونکہ اِدہر تو اُس نے انگریزون سے براہ راست خط کتابت موقوف کردی اور اِدہر یہہ بات

پلاسی کی لڑائی

سننے مین آئی کہ اُسنے نواب کے سامنے حلف اُٹھا لیا ہی کہ مین ہرگز دغا نکرونگا- یہہ رنگ دیکھکر کلائو کو بھی خدشہ پیدا ہوا اِسلئی اُسنے اپنے افسرونکو جمع کرکے صلاح مشورہ کیا کہ دشمن کی جمعیت اور قوت ہم سے جسقدر زیادہ ہی اُسکا حال تم جانتے ہو اب یہہ کہو کہ اِسوقت لڑنا مصلحت ہی یا جبتک کوئی اِس سے عُمدہ موقع ہاتھہ آئے توقف کرنا چاہئے - تیرہ افسرونکی تو یہہ راے ہوئی کہ جبتک کوئی اِس سے اچھا موقع نہ ملے لڑنا مناسب نہین ہی - کلائو بھی اِسی جرگہ مین تھا اور باقی سات افسرونکا اِس امر پر اتفاق ہوا کہ بے تامل ابھی لڑنا چاہئے - اِس فریق کا سردار آیر کوٹ تھا ۴

پلاسی کی لڑائی

۴۵ - کلائو کونسل برخاست کرکے ایک باغ مین جو وہین قریب تھا اکیلا ٹہلنے لگا اور گھنٹہ بھر تک دل ہی دل مین اُدھیڑبن کرتا رہا آخر اُسکی بھی راے اِسیطرف ڈھلی کہ کوٹ کی تجویز بہت ٹھیک ہی - دشمن پر فوراً حملہ کرنا چاہئے - چنانچہ دوسرے دن منہہ اندھیرے اپنی اُسی تھوڑی سی فوج کے ساتھہ دریا کے پار ہوا اور دن نکلتے نکلتے پلاسی کے کھیتون اور باغون مین نواب کی فوج کو آلیا - اول اول انگریز اپنی تئین دشمن کے وار سے بچاتے رہی اور جب نواب کے سوار تلا کرکے چڑھ آتے تھے تو وہ اُنکو صرف اُلٹا ہٹا ہٹا دیتے تھے - آپ اُنپر حملہ نہین کرتے تھے - اور توپخانہ کا بھی یہہ ڈھنگ تھا کہ کبھی دو چار گولے اِدھر مار دئے کبھی پان سات اُدھر - آخرکار جب نواب کے بعض اعلی سردار کام آگئے تو یا تو میر جعفر دُگدا مین تھا یا اب اُسکی فوج کترا کر نواب کی فوج سے

کچھہ کنارہ کرتی ہوئی معلوم ہوئی یہہ دیکھتے ہی کلائو نے تُرت ساری فوج کا ہلا بولدیا اب دشمن کی فوج کو تاب مقاومت کہان تہی بہگڑ پانون اُکھڑ گئی - سراج الدولہ ایک تیز رفتار اونٹنی پر چڑہ اور دو ہزار چُنے ہوئے سوار ساتھہ لے مُرشدآباد کیطرف بہاگ گیا اور میدان کلائو کے ہاتھہ رہا - یہی وہ مشہور لڑائی ہی جسکو پلاسی کی لڑائی کہتے ہین حقیقت یہہ ہی کہ اِس فتح کے سبب بنگالہ کی حکومت انگریزون کے ہاتھہ آگئی اوراِسی کی بدولت آخرکار وہ سارے ہند کے بہی حاکم ہوگئے - یہہ مشہور معرکہ ۲۳ جون ۱۷۵۷ء کو ہواتہا - اِسمین انگریزون کے کُلھم بائیس آدمی کام آئے اور پچاس زخمی ہوئے -

۴۶ - اب کیا تہا - ابتو انگریزون ہی کے نام فتح تہی - میر جعفر بہی بے دہڑک کلائو سے آملا - اور کلائو نے اُسکے ڈگمگا جانے کا کچھہ خیال نہ کیا اور صوبۂ بنگالہ و بہار و اُڑلیسہ کا نواب بنادیا - سراج الدولہ بہیس بدلکر مُرشدآباد سے بہی بہاگ گیا اور انگریزون نے فوراً اِس شہر پر تسلط کرلیا - آخر یہہ ہوا کہ ایک ہندو نے جسکے سراج الدولہ نے کبہی کان کٹوا ڈالے تہے اُسکو پہچانکر فوراً پکڑوا دیا اور وہ قید ہوکر میر جعفر نواب جدید کے سامنے آیا - میر جعفر نے تو خواہ سچ مُچ خواہ اوپری دل سے اُسکو جان سے مارنا نہ چاہا مگر اُسکے بیٹے میرن نے اُسکو مروا ڈالا +

میر جعفر کا نواب مقرر ہونا

۴۷ - اب عہدنامہ کے قول قرارونکی پورا ہونے کا وقت آیا - چنانچہ

ایفای قول و قرار

کلکتہ کے لٹنے سے کمپنی اور نیز انگریزی - ہندوستانی - ارمنی و اگرو
جو نقصان ہوا تہا اُسکی عوض اُنکو بڑی بڑی رقمین ملین اور لوٹ کے
مال کو ساری بحری و بری فوج اور اُسکے سرداروں نے جنمین کلائو اور
واٹسن اور کونسل کے ممبر بہی شامل تہے حصہ رسد بانٹ لیا - اومی چند
بہی بیٹہا بیٹہا خیالی پلاؤ پکا رہا تہا کہ اب مجھکو بہی تیس لاکہہ روپیہ
ملیگا مگر تہوڑے ہی عرصہ مین اُسکے کان کہولدئے کہ اصل قرارنامہ
کی رو سے تمہارا کچہہ حق نہین ہی - یہہ سُنتے ہی اُس کے ہوش
اُڑگئے اور غشی طاری ہوگئی مگر تہوڑی دیر بعد اُسکی طبعیت بحال ہوگئی
اور کلائو نے اُسکی سفارش کی کہ یہہ شخص بڑی بڑی خدمتین انجام
دینے کے قابل ہی اسلئے اسکو بالکل جواب دیدینا مناسب نہین ؛

۴۸ - اِس مشہور زمانہ مین ہند کا جو حال تہا اُسکا ذکر کرنا فائدہ
سے خالی نہین - اِسوقت عالمگیر ثانی[۵۱] برائے نام دلّی کا بادشاہ تہا
اور غازی الدین ثانی اُسکا وزیر مگر وزیر کیا خود بادشاہ یہی تہا - احمد شاہ[۵۲]
ابدالی نے اِس سال چوتہی بار ہندوستان پر حملہ کیا اور دلّی کو لوٹا -
دکن مین مرہٹے صلابت جنگ اور اُسکے بہائی نظام علی کے ساتہہ
ترہیونت کر رہی تہی - بُوسے جو شمالی سرکار[۵۳] مین تہا اُسکو لالی نے پانڈیچری
مین بُلالیا تہا - اور بالاجی باجے راؤ[۵۴] آجکل پیشوا تہا ؛

۱۷۵۸ع مین ہند کی حالت

۵۱ باب ۳ دفعہ ۱۴۶ - دیکہو ؛ ۵۲ باب ۳ دفعہ ۱۴۷ دیکہو ؛
۵۳ اِس باب کی دفعہ ۳۰ دیکہو ؛ ۵۴ باب ۵ دفعہ ۳۲ دیکہو ؛

ساتوین فصل

کلائو کے اول عہد گورنری کا حال

۱۷۵۸ء سے ۱۷۶۰ء تک

۴۹ - اب کلائو ہی گویا بنگالہ کا حاکم تہا کیونکہ میر جعفر نواب بنگالہ ایک کل کی مانند تہا اور کلائو کے اشارہ پر کام کرتا تھا - اسی اثنا مین کلائو کمپنی کی بستیونکا گورنر بہی مقرر ہوا اور ۱۷۶۰ء تک وہان کے کاروبار کا انتظام اُسی کے طور پر ہوتا رہا - اسی زمانہ مین شاہزادہ علی گوہر نے جو بعد شاہ عالم ثانی کے لقب سے مشہور ہوا صوبہ بہار پر یورش کی اور نواب میر جعفر کو اس سے سخت تشویش پیدا ہوئی - اس یورش کی یہہ وجہ تہی کہ جب عالمگیر ثانی بادشاہ دہلی اپنے وزیر غازی الدین کے پنجہ مین گرفتار تھا تو شاہزادہ علی گوہر وزیر کے پہندے سے نکلکر ادہر بہاگ آیا تہا اور چونکہ بادشاہ نے بہار و بنگال و اُڑیسہ کی صوبہ داری اُسکے نام لکھہ دی تھی اسلئے اُسنے اُنپر قبضہ پانے کو دریاے کرمناسا سے جو اودہ اور بہار کے مابین ہے عبور کیا - اسیوقت بادشاہ کو غازی الدین نے مار ڈالا مگر اسکی خبر شاہزادہ علی گوہر کو ایک مہینے بعد ہوئی - یہہ خبر سنکر اُسنے لقب بادشاہی اختیار کیا اور نواب اودہ کو اپنا وزیر مقرر کیا - پہر فوج شاہی نے رام نرائن حاکم بہار کو شکست دیکر پٹنہ مین محصور کرلیا ۔

۵۰ - کلائو نے اس موقع پر نواب میر جعفر اور رام نرائن دونو کو مدد دینی کا

فرانسیسیون اور ولندیزون کا شکست ہونا

وعدہ کیا اور فوراً ایک افسر کے ساتھہ کچھہ فوج بہیجی جسنے پہنچتے ہی بادشاہ اور نواب وزیر کی فوج کو پٹنہ کی پہلی لڑائی مین شکست دی - اسکے بعد بادشاہ نے کلائو کو کچھہ روپیہ کے واسطے لکہا اور اسنے اسیوقت بادشاہ کے پاس اس شرط پر پانسو اشرفی بہیجدی کہ وہ بہار سے فوراً چلا جائے شاہ عالم نے اس شرط کو منظور کیا اور میر جعفر نے اس مخلصی کے سبب کلائو کا ایسا احسان مانا کہ جسقدر خراج وہ کمپنی سے لیا کرتا تہا وہ اسنے بطور جاگیر کلائو کے نام کردیا *

۱۵ - ہرچند لالی نے بوسے کو حیدرآباد سے پانڈی چری واپس بلا لیا تہا مگر شمالی سرکارین جو نظام نے فرانسیسی فوج کے خرچ کے لئے بوسے کے سپرد کی تہین وہ ابتک فرانسیسون ہی کے قبضہ مین تہین - اب کلائو نے کرنیل فورڈ کے ساتھہ ایک فوج روانہ کی کہ فرانسیسون کو وہان سے نکالدے - یہہ کرنیل اس مہم مین کامیاب ہوا اور اسنے اور ملک تو نظام کو دیدیا مگر مچہلی بندر انگریزون کے پاس رہا - اسی اثنا مین یہہ خبر لگی کہ چنسرا کے ولندیز میر جعفر بے وفا سے اس باب مین سازش کر رہے ہین کہ اسکی مدد کرکے اسکو انگریزون کے پنجہ سے چہڑا دین کلائو کا یہہ سنتا تہا کہ تری و خشکی دونو رستون سے حملہ کرکے انکو چنسرا مین گہیر لیا اور انکا ایسا قافیہ تنگ کیا کہ انہون نے عہدنامہ کرکے ناچار ایسی شرطین

۱۵ دفعہ ۳۰ دیکہو *

منظور کیین جنسے انکو بڑی ذلت ہوئی ٭

کلائو کا انگلستان کو واپس جانا

۵۲ - اب کلائو دوسری بار ولایت روانہ ہوا اور پانچ برس تک وہان سے اُلٹا نہ پہرا - وہان بادشاہ انگلستان اور اُسکے نامور وزیر اعظم پٹ اور ساری انگریزی قوم نے اُسکی نہایت عزت کی اور بادشاہ نے اُسکو خطاب امارت کے ساتھہ ممتاز کیا اسلئے اب وہ لارڈ کلائو کہلانے لگا ٭

آٹھوین فصل

وین سٹارٹ اور سپنسر کے عہد گورنری کا حال

سنہ ۱۷۶۰ء سے سنہ ۱۷۶۵ء تک

وین سٹارٹ کا عہد گورنری

۵۳ - کلائو کی جگہہ وین سٹارٹ بنگالہ کا گورنر مقرر ہوا - یہہ گورنر محض نالائق تہا لیکن اُسکے وقت مین بڑے بڑے واقعات ہند مین پیش آئے کیونکہ اِدہر تو کوٹ نے کرناٹک مین فراسیسون کے زور کو بالکل توڑ ڈالا اُدہر پانی پت کے میدان پر مرہٹونکو احمد شاہ ابدالی نے ایسی شکست دی کہ مرہٹے پہر کبہی اچہی طرح نہ پنپے ٭

میر جعفر معزول

۵۴ - میر جعفر نے انگریزونکو جو اُسکی پشت پناہ تہی کچہہ روپیہ دینے کا اقرار کیا تہا - اِسکی قسطین اب اِتنی چڑہ گئی تہین کہ اُنکے ادا ہونے کی کچہہ اُمید نرہی تہی اِسکے علاوہ یہہ بہی ظاہر معلوم ہوتا تہا کہ میر جعفر اب انگریزونکا کچہہ بڑا خیر خواہ نہین ہی - اُسکے خرچ کا یہہ عالم تہا کہ نہ آگا دیکہتا تہا نہ پیچہا آنکہین بند کرکے روپیہ اُڑاتا تہا - جب سے اُسکا

بیٹا میرن پٹنہ کے میدانِ جنگ مین بجلی گرنے سے مرگیا تہا اُسکے معاملات ملکی روز بروز الجہتے جاتے تھے - آخرکار اُسنے اپنے داماد میر قاسم کو کلکتہ بہیجا کہ وہ گورنر اور کونسل سے معاملات کا تصفیہ کر آئے انگریز میر قاسم کی لیاقت دیکھکر ایسے خوش ہوئے کہ اُنہون نے میر جعفر کو مسند سے اُتار کر اسکو اُسکی جگہہ بٹہا دینے کا ارادہ کیا اور ایسا ہی ہوا کہ میر جعفر نے سمجہانے بُجہانے سے حکومت سے ہاتھہ اُٹھا کر کلکتہ مین رہنا منظور کرلیا - اور میر قاسم مسند نشین ہوا اور میدنی پور - بردوان - چاٹگانو - یہہ تینون ضلعے اُسنے شکریہ مین انگریزون کی نذر کیے ۔

۵۵ - میر قاسم کے مسند پر بیٹھنے کی دیر تہی کہ اُسنے بڑے زور شور سے اصلاح پر اصلاح کرنی شروع کی چنانچہ اُسنے خرچ مین تخفیف کرکے انگریزونکا جو کچھہ دینا تہا کوڑی کوڑی بہیجدیا مگر اُسکو انگریزون کے ہاتھہ تلے دبا ہوا رہنا شاق معلوم ہوتا تہا اِسلئے اُسنے یہہ ارادہ کیا کہ انگریزونکی اطاعت کا جُوا اپنے کندہے سے اُتار کر پہینکدے - اِسی وجہ سے اُسنے اپنا پایۂ تخت مُرشدآباد سے منگیر مین بدلدیا اور وہان چُپ چپاتے فوج جمع کرکے اُسکو قواعد سکہانے لگا - یہہ کام اُسنے بڑی عقل و حکمت کے ساتھہ انجام دیا اور اگر بہ حیثیت مجموعی دیکھا جائے تو وہ اپنا انتظام جیسی اور انصاف کے ساتھہ کرتا تہا مگر اُسنے پٹنہ کے حاکم رام نرائن کے ساتھہ بیشک بے رحمی کی کہ اُسکا مال اسباب لوٹ لیا - وہین شتابرائے اپنی

کونسل سے تو ہمیشہ تکرار رکہتا ہی تہا اسکے علاوہ اُسکے انتظام پر ایک بڑا دہبا یہہ بہی لگا کہ اُسنے [1] رام نرائن کو میر قاسم کے ہاتہہ سے نہ بچایا ٭

۵۶ - شاہ عالم ثانی کا دلّی جاتے تو جی ڈرتا تہا صوبۂ بہار مین ٹہری فوج لئی ہوئی آتا تہا یہان کرنیل کارنک نے پٹنہ پر اسکو شکست دیکر اُسکی فوج کو تین تیرہ کردیا - یہہ پٹنہ کی دوسری لڑائی کہلاتی ہی یہان کارنک نے فرانسیسی افسر لا کو اُسکے دستہ سمیت گرفتار کیا اور اُسکے ساتھہ ایسے اخلاق سے پیش آیا کہ اسکی یہہ مروت دیکہکر ہندوستانی حیران رہگئے - پہر اُسنے شاہ عالم کو بہی سمجہا کر اپنا دوست بنا لیا اور پٹنہ لیگیا - وہان میر قاسم کو اونچ نیچ سمجہا کر اسپر آمادہ کیا کہ وہ بادشاہ کی حضور مین اظہار اطاعت کرے اسپر بادشاہ نے اُسکو حسب ضابطہ بنگالہ اور بہار اور اڑیسہ کا صوبہ مقرر کردیا ٭

۵۷ - کچہہ بہت دن نہ گزرے تہے کہ کلکتہ کی کونسل سے نواب کی تکرار ہوپڑی اسکا سبب یہہ تہا کہ کمپنی کے ملازم یہہ کہتے تہے کہ ہمارا جو مال ایک جگہہ سے دوسری جگہہ آئے جائے اُسپر محصول نہ لیا جائے - خاص کمپنی کو تو یہہ محصول پہلے فرمان شاہی کی رو سے معاف ہوگیا تہا مگر اسکی عملدرآمد مین سخت فتور پڑگیا تہا کیونکہ کمپنی کے سارے نوکر اب خاص اپنی ذات کی تجارت بہت کرنے لگے تہے اور یہہ دعوی کرتے تہے

[1] باب ۲ دفعہ ۱۵۴ دیکہو ٭

کہ ہم اور ہماری نوکر او متعلقین سب کے سب ملک کے اندر محصول سے بری ہیں
بلکہ یہانتک نوبت پہنچگئی تہی کہ ہر ایک ہندوستانی ذرا انگریزی جہنڈا
کہڑا کر لینے سے ہر طرح کے محصول سے بچ سکتا تھا - اِسطرح نواب کی
آمدنی مارین جاتی تہی - اُسکے نوکرونکی بے عزتی ہوتی تہی اور ملک کی
تجارت مین ابتری پڑگئی تہی - نوابنے اول تو یہہ چاہا کہ اِسکا آپسمین
فیصلہ ہوجائے مگر جب اِسطرح کام نہ چلا تو اُسنے تنگ آکر اپنی ساری قلمرو مین
محصولِ رہگزر بالکل معاف کر کے اپنی رعایا اور انگریزون مین کچھہ
فرق نرکہا *

میر قاسم سے انگریزون کی لڑائی

۵۸ - آخرکار انگریزون اور نواب میر قاسم کے باہم لڑائی چہن گئی اور
اِسکا یہہ سبب ہوا کہ نواب کے نوکرون نے پٹنہ مین انگریزون کی بعض
کشتیان روک کر اُنکی تلاشی لی اِسپر انگریزی رزیڈنٹ نے بے غور
و تامل لڑائی شروع کردی اور پٹنہ چہین لیا مگر چونکہ انگریزی سپاہی
شراب پی پی کر مخمور ہوگئے تہے اِسلئے نواب کے افسر نے پہر پٹنہ پر قبضہ
کرکے رزیڈنٹ اور اَور انگریز جو وہان موجود تھے اُنکو قید کرلیا بلکہ نواب نے
یہہ حکم دیدیا کہ میری قلمرو مین جتنے انگریز ہین سب کو گرفتار کرلو - اِسپر
کلکتہ کی کونسل نے یہہ ارادہ کیا کہ میر قاسم کو مسند سے اُتار کر میر جعفر کو
پہر مسند نشین کرنا چاہئے اِسکا نتیجہ یہہ ہوا کہ میر قاسم اور انگریزون کے باہم
سخت مقابلہ ہوا اور گہیریا کے میدان مین چار گہنٹہ خوب لڑائی رہی
نواب کی فوج جو خوب قواعد دان تہی بڑی بہادری سے جمکر لڑی

اور مشکل مغلوب ہوئی - انگریزون نے یہہ میدان مار کر مُنگیر پر تسلط کر لیا اور اب نواب کے پاس صرف پٹنہ ہی پٹنہ رہگیا ٭

۵۹ - اگرچہ میر قاسم ایسے مخصوصون مین پہنس رہا تہا کہ اُنسے نجات کی اُمید نہ تہی تو بہی اُسنے دامنِ ہمت ہاتہہ سے نہ چہوڑا تہا اور نہ ابتک کوئی ایسا کام کیا تہا جسکے سبب اُسپر کوئی حرف آسکتا مگر اُب اُسنے ایک ایسی حرکت کی جس سے اُسپر ہمیشہ کو بدنامی کا داغ لگ گیا - اور وہ یہہ ہی کہ جب اُسنے دیکہا کہ انگریزونکی فوج پٹنہ کے قریب چلی آتی ہی تو وہ حالتِ یاس مین دیوانہ سا ہو گیا اور ادہر تو اُسنے رام نرائن کی گردن مین ریت کا تہیلا باندہ کر گنگا مین ڈبوا دیا - اُدہر سیٹہون کو جو بڑے نامی ساہوکار اور انگریزون کے دوست تہے فصیل کے گرگج پر سے دریا مین پہنکوا دیا - پہر یہہ حکم دیا کہ جسوقت انگریز شہر پر حملہ کرنے کو آگے بڑہین اُسیوقت جتنے انگریز قید ہین سبکی گردنین اُڑا دیجائین - انگریزی فوج کے حاکم نے یہہ سُنکر ان قیدیون کو چٹہی لکہی اور دریافت کیا کہ تمکو کس تدبیر سے چہڑائین اور کیا کرین - اِسکا جواب اُنہون نے بڑی عالی ہمتی سے دیا کہ ہمارے بچاؤ کی تو کوئی صورت نہین خیر ہمپر جو ہو سو ہو مگر تم اپنی فوج کو آگے بڑہانے مین ایک گہنٹہ کا بہی توقف نہ کرو ٭ چنانچہ انگریزی فوج حملہ کرنے کو آگے بڑہی - اِس فوج کا بڑہنا تہا کہ نواب نے غضب مین آکر سچ مُچ اپنے افسرونکو حکم دیدیا کہ جتنے انگریز قید خانہ مین ہین اُن سبکو مار ڈالو مگر اُسکا جواب اُن افسرون نے کیا خوب دیا کہ نہین

یون نہین - انکو چھوڑ دو پھر ہم اُنسے لڑینگے اور اسطرح تو ہم قتل نہین کرینگے مگر نواب ایسے نقرسے کب سُنتا تہا اُسکے ہاتھہ ایک جلاد لگ گیا جس نے آپ اپنی خوشی اُنکا خون ناحق بہانے پر کمر باندہی اِس شخص کا نام سمرو تہا اُن جرمنی کا رہنے والا تہا - اوّل تو یہہ فرانسیسونکی سپاہ مین ایک سارجنٹ تہا پہر نواب کے ہان آکر فوج کا عہدہ دار بنگیا تہا غرض اِسنے قیدخانہ پر کچھہ سپاہی لیجاکر نہتّے انگریزون پر کہڑکیون کے رستہ باڑ ماری اور بات کی بات مین اُڑتالیس شریف انگریزون اور سو گورونکا خون کرڈالا اِس حادثہ کا نام پٹنہ کا قتل عام ہی *

میر قاسم کا بھاگنا

۶۰ - انگریزونکی فوج پٹنہ کیطرف بڑہی اور نواب کی فوج نے ہرچند جی توڑ توڑ کر مقابلہ کیا مگر انجام کار انگریزون نے پٹنہ فتح کرلیا - میر قاسم بہاگ کر شجاع الدولہ نواب اودہ کے پاس الہ آباد چلا آیا اور یہین شاہ عالم ثانی بھی موجود تہا اب یہہ تینون متفق ہوکر پٹنہ پر چڑہ آئے مگر انگریزی فوج نے اُنکو پیچھے ہٹا دیا - یہان سے ہٹکر اُنہون نے بکسر پر جو دریاے سون پر واقع ہی مورچے جا باندہی *

ہندستانی سپاہیوں کی اول بغاوت

۶۱ - اِسوقت ہندوستانی سپاہیون نے بغاوت پر کمر باندہی اور یہہ اول تجربہ تہا کہ بنگال احاطہ کی ہندوستانی سپاہ کیطرف سے بغاوت ظہور مین آئی مگر میجر منرو نے اِس موقع پر بڑی چستی اور چالاکی کی یعنی جب ایک پوری کی پوری پلٹن دشمن سے ملجانے کو چلی تو وہ اُسکو پہیر کر واپس لے آیا اور بیس نمک حرامون کو توپ کے منہہ اُڑا دیا - اِس ہمت اور پہرتی سے بغاوت جہان کی

تھان دبگئی ٭

۶۲ - نواب وزیر پچاس ہزار فوج لئے بکسر پر پڑا تھا کہ میجر منرو اکتوبر ۱۷۶۴ء کو اپنی سپاہ لیکر اُسکے مقابلہ کو بڑھا اور اُسکو شکست دیکر بہت سی توپین چھین لایا - اِس فتح سے بڑے بڑے عمدہ نتیجے پیدا ہوئے نواب وزیر جو مدت سے گویا سلطنت ہند کا مالک بنا ہوا تھا وہ تو پست ہو گیا اور انگریزونکا حکم ہندوستان مین سب پر غالب ہو گیا بادشاہ بذات خود انگریزون کے لشکر مین چلا آیا اور کلکتہ کی کونسل سے خط کتابت شروع کی تاکہ اُسکا تخت پھر اُسکو دلا دیا جائے - یہہ سب کچھہ ہوا مگر پھر بھی اس فتح کا ثمرہ پورا پورا کلائو ہی نے آکر اُٹھایا ٭

نواب اودہ کا زیر ہونا

۶۳ - شجاع الدولہ شکست کھا کر دتی کیطرف ہٹ گیا - اور وہان ملہار راؤ ہلکر اور غازی الدین نے اُسکو مدد دی - انگریزون نے آگے بڑھکر الہ آباد پر اپنا جھنڈا جا گاڑا اور کارنک نے کالپی کیطرف بڑھکر نواب کی فوج کو تتر بتر کر دیا - اب نواب اودہ نے ناچار ہو کر انگریزون کے آگے ہاتھہ جوڑے کہ جس شرط پر آپکو منظور ہو مجھہ سے صلح کر لیجے - اسوقت ہند کا بڑا وسطی میدان اِس سرے سے اُس سرے تک بالکل انگریزون کے اختیار مین تھا ٭

۶۴ - کلائو کو گئے ہوئے پانچ برس ہو چکے تھے اور اُسکے پیچھے ونسٹارٹ اور سینسر گورنرون کے عہد مین کلکتہ کی کونسل کا حال بالکل بگڑ گیا تھا اور ممبران کونسل کو دولت جمع کرنے کے سوا اور کچھہ

لہ دفعہ ۶۷ دیکھو

مگر نہ تہا - اب میر جعفر کا انتقال ہوا اور اُسکی موت کا باعث کیسیقدر یہہ امر بہی تہا کہ انگریزون کے مطالبہ سے اُسکی جان عذاب مین آگئی تہی میر جعفر کے بعد انگریزون نے اُسکے بیٹے نظام الدولہ کو جسکی عمر بیس برس کی تہی مسند پر بٹہا دیا - اُنسے بہت سا روپیہ کونسل کے ممبرون کی تواضع کیا اور مُلک کا اختیار بہی اُنہی کے ہاتھہ رہا ✤

کلائو کا دوسری بار ہند مین آنا

۶۵ - کلائو نے ولایت مین کمپنی سے یہہ درخواست کی تہی کہ یا تو مجھکو بالکل سیاہ و سفید کا اختیار دیا جائے اور مین کونسل کا پابند نہون ورنہ مجھکو اب ہند جانا منظور نہین - اسپر کمپنی نے اول تو کلائو کو پہر ہند بہیجنے مین تامل کیا مگر جب دیکہا کہ وہان بڑے نازک اور پیچیدہ معاملات درپیش ہین اور کلائو جیسے چست اور دلیر شخص کے بہیجے بغیر وہان کا قرار واقعی انتظام ہونا محال ہے تو کلائو ہی کو پہر ہند بہیجا ✤

نوین فصل

کلائو کے دوسرے عہد گورنری کا حال

سنہ ۱۷۶۵ء سے سنہ ۱۷۶۷ء تک

کلائو کی اصلاحین

۶۶ - کلائو نے ولایت سے آتے ہی کمپنی کے اس حکم کو جاری کیا کہ کمپنی کا کوئی ملازم نذر بہیٹ نہ لے اور اسکی پختگی کے واسطے اُسنے سب سے عہدنامے لکہوا لئے کہ ہم اِس قاعدہ کے پابند رہینگے ✤

۶۷ - اِسکام سے نبٹ کر کلائو فوجِ انگریزی کیطرف آلہ آباد روانہ ہوا

یہان شاہ عالم اور شجاع الدولہ جرنیل کارنک سی عہدنامہ کے مستدعی ہو رہی تہی - کلائیو نے آکر اِنسے عہدنامے کئے جنکے بموجب اودہ اس شرط پر شجاع الدولہ کو پہر دیدیا گیا کہ وہ سرکارِ انگریزی کا وفادار دوست رہی اور کورہ اور الہ آباد کے ضلعے بادشاہ کو دیدئے - بادشاہ نے چہبیس لاکہہ روپیہ سالانہ کی عوض صوبہ بنگالہ و بہار و اُڑیسہ کی دیوانی انگریزون کے نام کردی - اس لقب سی ظاہرا تو یہہ مراد تہی کہ انگریز ان صوبون کی آمدنی تحصیل کرین مگر حقیقت یہہ ہی کہ ان صوبونکی ساری حکومت انگریزونکے قبضہ مین آگئی - اسمین شک نہین کہ جو اختیار بادشاہ نے آج انگریزونکو دیا وہ اُنکو یونہی مدت سی حاصل تہا مگر بادشاہ کی طرف سی اسکا عطا ہونا پہر بہی ایک بڑی بات تہی کیونکہ اس سے پہلے انگریز اس مُلک پر حکمران تو تہی مگر جائز طور سے نہین اس فرمان سے اب وہ اُسکے واجبی طور سے حاکم ہو گئے - تہوڑے عرصہ بعد نواب بنگالہ کو ریاست سی کنارہ کرنا پڑا اور اُسکی ایک بیش قرار پنشن مقرر ہو گئی ؀

٦٨ - ابتک فوج مین یہہ دستور تہا کہ جب فوج نوکری پر ہوتی تہی تو اُسکو ڈبل بہتا ملا کرتا تہا - نام کو تو یہہ وظیفہ گزارہ کے واسطی تہا مگر اس کی شرح بہت زیادہ تہی - کلائیو کو کمپنی کیطرف سی یہہ ہدایت ہوئی تہی کہ اس بیقاعدہ دستور کو موقوف کرے مگر جب کلائیو نے اس ہدایت کی تعمیل کرنی چاہی تو فوج کے افسرانِ انگریزی ایکا کرکے اُسکی مخالفت پر

اُٹھہ کھڑے ہوئے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اُنہون نے سرکشی کی کیونکہ دو سو افسرون نے ایک ہی دن استعفا دینے کی ٹھیرادی اور اُنکے دماغونمین یہہ سمائی کہ اب جو مرہٹے چڑہے چلے آتے ہین تو سرکارکا ہمارے بغیر کام نہ چلیگا - مگر کلائو اُنکی دہمکیونمین کب آنیوالا تہا وہ اِدہر تو ایک ایک کا استعفا منظور کرکے افسر مستعفی کو زیر حراست کرتا گیا اور اُدہر مدراس سے جتنے افسر آسکے چٹ بلا بہیجے - غرض کلائو کے کرارے پن سے ساری بغاوت دو ہی ہفتہ کے اندر رفع دفع ہوگئی

ملازمان کمپنی کی تجارت کی ممانعت

٦٩ - اِسکے بعد کلائو کا کمپنی کے سارے ملازمون سے آنکر مقابلہ پڑا - کیونکہ اسوقت ہر صیغہ کے ملازمان انگریزی کا یہہ حال تہا کہ جسکو دیکہو اپنے اپنے بیوپار مین مشغول ہے وجہ یہہ تہی کہ اُنکو ملازمت کمپنی کے سبب تجارت مین بڑی منفعت تہی مگر اس سے ایک تو ان کی عادتین بگڑ گئی تہین دوسرے کار سرکار بہی چوپٹ پڑا تہا - اِبکی اب اُنکو قطعی حکم ہوگیا کہ کسی قسم کی سوداگری نہ کرین اور اس سے اُنکو جو نقصان ہوا اُسکی تلافی کمپنی کیطرف سے ہوگئی ٭

کلائو کا ملازمت کمپنی ترک کرکے ولایت پہر جانا

٧٠ - ١٧٦٧ء مین کلائو ہند سے رخصت ہوا اور پہر یہان نہین آیا جب ہند سے روانہ ہونے کے وقت وہ پہلے سے زیادہ مالدار نہ تہا بلکہ جب دو برس پیشتر ولایت سے ہند کو آیا تہا اُسکی نسبت اب مفلس ہوگیا جب وہ ولایت پہنچا تو وہان اُسکی بڑی عزت اور خاطر ہوئی لیکن ہند مین جو اُسنے بہت سی اصلاحین کی تہین اس سے ایک جہان

اُسکا دشمن بنگیا تھا - غرض جن جنکو اُسنے ہندمین سزا دی تہی اور جن جنکے نار وا منصوبے ڈہائے تہے وہ سب ایکطرف ہوگئے اور کلائو ایک طرف - اور تعجب یہہ ہی کہ کورٹ آف ڈائرکٹرز[1] نے بہی جیساکہ چاہئیے تہا اُسکا ساتھہ ندیا - جب یہہ مقدمہ دیوان عام کلامین پیش ہوا تو مخالفون سے جہانتک بنا اُنہون نے بڑی شد و مد کے ساتھہ اُسپر الزام لگائے لیکن آخر کار کل وکلاے رعایا کا اِسپر اتفاق ہوا کہ کلائو نے بڑی تحسین و آفرین کے قابل اپنے ملک کی خدمت کی ہی اِسلئے وہ مواخذہ سے بری کیا جائے - غرض اِسطرح بیچارے کلائو کا دشمنون کے پنجہ سے چھٹکارا ہوا اور ڈوپلے سے دس برس بعد ارتحلت کی ٭

دسوین فصل

وِیرِلسٹ کارٹیر اور ہیسٹنگز جو بنگالہ مین متواتر گورنر ہوئے اُنکا حال ۱۷۶۷ء سے ۱۷۷۲ء تک

۱ - جب ۱۷۶۷ء مین کلائو ولایت چلا گیا تو پہلے وِیرِلسٹ پہر کارٹیر بنگالہ کا گورنر مقرر ہوا - اِس زمانہ کی تاریخِ ہند مین مرہٹون کے معاملات[2]

---

[1] کورٹ آف ڈائرکٹرز ولایت مین اُس محکمۂ اعلی کا نام تہا جسکے رکن مملکتِ ہند کے انتظام کے لئے کمپنی کیطرف سے منتخب ہوتے تہے ٭ [2] باب ۵ فصل ۴ دیکھو ٭

اور ملک میسور[له] کے واقعات زیادہ تر دلچسپ ہین - جب سے شاہ عالم نے ۱۷۶۵ء
مین انگریزونکو صوبۂ بنگالہ وغیرہ کی دیوانی عطا کی تہی اُسوقت سی وارن ہیسٹنگز
کے گورنر مقرر ہونے تک بنگالہ مین عملداری کی جو کیفیت رہی اُسکو ڈبل
گورمنٹ یعنی دوعملی لکہا ہی کیونکہ وہان دو حاکم تھے ایک تو نواب بنگالہ
کے اہلکار جنکے سُپرد وہانکا انتظام تہا دوسرے انگریز یعنی کمپنی کے اہلکار
جنکا حکم سب پر غالب تہا اور ہندوستانی اہلکار تو روپیہ کہینچتے ہی تھے
مگر یہہ انگریز بہی جلد ہی جلد دولت کہسیٹنے کے لئے ہر نوع کی ناروا باتونکو
روا رکہتے تھے - گورنر نے بہتیرا ہی چاہا کہ یہہ خرابی کا دریا جو
اُمڈا چلا آتا ہی اسکو کسیطرح روکے مگر یہہ کام اُسکے بس کا نہ تہا - اِس ساری
خرابی کی جڑ یہہ تہی کہ حکومت اسلامیہ کا تو خاتمہ ہو چُکا تہا اور انگریزی
حکومت قوت واستقلال کے ساتہ ابہی اُسکی جگہہ قائم نہین ہوئی تہی
اِسکے علاوہ ولایت مین جو معاملات ہند کا محکمہ تہا اُسکا حال بہی ایسا ہی
خراب تہا - کمپنی کیطرف سی کورٹ آف ڈائرکٹرز کے جو رکن ہوتے تھے
وہ صرف ایک برس کے لئے مقرر ہوتے تھے اور اِس عرصہ مین بڑا فکر اُنکو
اِس بات کا رہا کرتا تہا کہ جہانتک ہو سکے اپنے رسوخ واختیار سے اپنے
متوسلون کو فائدہ پہنچائین - غرض کچہہ زمانہ ہی ایسا تہا کہ لوگون نے
بیحیائی کا بُرقع اوڑہکر سرکاری عہدونکو اپنے ذاتی مطلب نکالنے ذر

له دفعہ ۶۷ دیکہو

ناجائز روپیہ لینے کا ذریعہ بنا لیا تہا - اسلئے اس زمانہ کی نسبت یہہ کہنا بیجا نہین
کہ اندہیر نگری چوپٹ راج ہو رہا تہا ٭

۳۷ - ۱۷۷۲ء مین کمپنی نے دو عملی کو مٹا کر اپنے افسرون کے وسیلہ سے بنگالہ کی آمدنی کا انتظام آپ کرنے کا ارادہ کیا اور اسکی تعمیل کے لئے وارن ہیسٹنگز بنگالہ کا گورنر مقرر ہوا - اب سے تیرہ برس تک ہند کی انگریزی قلمرو کی تاریخ مین جہان دیکہو اسی نامور شخص کا ذکر پایا جاتا ہے - ہیسٹنگز ۱۷۳۲ء مین پیدا ہوا اور اٹہارہ برس کی عمر سے لیکر بتّیس برس کی عمر تک بنگالہ مین برابر مناصب جلیلہ پر مامور رہا اسکے بعد اُسکو ولایت جانیکا اتفاق ہوا اور وہان ایک دفعہ دیوان وکلاے رعایا مین ایک مقدمہ کی گواہی مین جو اُسنے اظہار دئے اُنسے اُسکی رائے ایسی متین اور عاقلانہ پائی گئی کہ فوراً اُسکی شہرت ہوگئی اور وہ مدراس کی کونسل مین گورنر سے دوسرے درجہ پر مقرر ہو گیا - اسکے بعد کلکتہ کی کونسل کا میر مجلس یعنی گورنر مقرر ہو کر آیا اور بجاے مرشد آباد کے کلکتہ دار الحکومت ٹہیرا - یہان ہیسٹنگز نے دیوانی اور فوجداری کی نئی عدالتون کا انتظام کیا اور چہہ مہینے کے اندر ایک مجموعۂ قوانین مرتب کر دیا ٭ وارن ہیسٹنگز

۳۸ - جب مرہٹون نے رہیلکہنڈ[۱] کو پامال کیا تو نواب وزیر کا قول ہے کہ اُسوقت رُہیلون نے[۲] مجہہ سے یہہ اقرار کیا تہا کہ تم اگر ہم کو مرہٹون کے عہدنامۂ بنارس

[۱] باب ۵ دفعہ ۳۵ دیکہو ٭

[۲] باب ۴ دفعہ ۱۳۵ دیکہو ٭

ہاتھہ سے بچالو تو ہم چالیس لاکھہ روپیہ تمکو اسکے صلہ مین دین - اسکے
تیسرے برس مرہٹون نے اپنے ملک کی راہ لی اور گنگا کے اسطرف
اتر آئے اسپر نواب وزیر نے رُہیلون سے چالیس لاکھہ روپیہ مانگا
مگر وہ صاف قانون پر ہاتھہ دھر گئے کہ ہم نے کچھہ اقرار نہین کیا -
نواب نے یہہ مقدمہ ہیسٹنگز کے سامنے پیش کیا - ہیسٹنگز کو یہہ دعوی
درست معلوم ہوا اور اُسنے بنارس مین نواب سے ملاقات کرکے اس
مضمون کا ایک عہدنامہ لکھوالیا کہ اگر انگریز رُہیلون کے نکال دینے مین
نواب کو مدد دینگے تو وہ چالیس لاکھہ روپیہ سرکار انگریزی کو دیدیا
جائیگا *

رُہیلون کی لڑائی

۷۴ - کرنیل چمپیئن تہوڑی سی انگریزی فوج لیکر رُہیلکھنڈ کو روانہ ہوا
رُہیلونکو شکست فاش ہوئی اور اُنکا سردار حافظ رحمت خان دو ہزار
سپاہیون سمیت مارا گیا - جبتک لڑائی ہوتی رہی اُسوقت تک تو
نواب اور اُسکی فوج اِس انتظار مین رہی کہ دیکھیے اونٹ کس کل بیٹھتا ہے
اور کسکا پاسا زبر رہتا ہے اور جب انگریزون نے لڑائی فتح کی تو رُہیلون
کا مال لوٹنے مین تیر کیطرح جھٹ کود پڑی - اس لڑائی کا نتیجہ یہہ ہوا
کہ رُہیلون نے جو ملک رُہیلکھنڈ مین فتح کیا تہا اُس سے اُنہون نے ہاتھہ
اُٹھایا اور وہ ملک نواب وزیر کے قبضہ مین آیا *

ریگیولیٹنگ ایکٹ (قانون انتظام)

۷۵ - ۱۷۷۳ء مین ریگیولیٹنگ ایکٹ یعنی قانون انتظام جاری ہوا
اور اسکے بموجب وارن ہیسٹنگز ہند کا اول گورنر جنرل مقرر ہوا مگر

کونسل کے نئے رکن جنکو اس قانون کے بموجب حکومت مین دخل تھا ۱۹- اکتوبر سنہ ۱۷۷۴ء کو کلکتہ مین وارد ہوئے اسلئے حکومت کی یہہ نئی طرز اس تاریخ سے شروع ہوئی +

گیارہوین فصل

مدراس اور میسور کے حالات

سنہ ۱۷۶۱ء سے سنہ ۱۷۶۹ء تک

میسور کی اول لڑائی سنہ ۱۷۶۶ء سی سنہ ۱۷۶۹ء تک

۷۶ - جب سے بیجانگر کی سلطنت غارت ہوئی تہی میسور مین خودمختار راجاؤنکا ایک خاندان حکمران تہا - مرہٹون اور نظام دکن اور نواب کرناٹک نے اس ریاست پر بار بار حملے کئے مگر وہ کسیکے قبضہ مین نہ آئی اسکے بعد وہین کا ایک افسر حیدر نام اپنے بیوقوف راجہ اور اسکے وزیر نندراج کو نکال سپاہ کے بل پر وہانکا حاکم بااختیار مطلق ہوگیا اور اسکی حکومت بڑی زبردست ہوئی +

۷۷ - حیدر رسالہ کے ایک بہادر افسر کا بیٹا تہا اور اسکا دادا ایک فقیر تہا جو پنجاب سے وہان چلا گیا تہا - راجہ نے حیدر کو تہوڑی سی فوج دیکر ڈنڈیگل کے ضلع کا حاکم بنا دیا تہا مگر سیواجی کی طرح یہہ بہی اول اول لٹیرا رہا اور اسی ذریعہ سے اسنے اپنی جمعیت بہی بڑہائی اور دولت بہی پیدا کی +

حیدر بیدنور پر تسلط کرتا اور مرہٹون کو ملک دیتا ہے

۷۸ - حیدر نے رفتہ رفتہ ریاست میسور کو دبا لیا پھر تھوڑے دن بعد بیدنور پر تسلط کر کے اُسکو لوٹا - یہان سے بیشمار خزانہ اُسکے ہاتھ لگا جو آیندہ محاربون مین اُسکے بڑے کام آیا مگر اسکے بعد ایک دفعہ اُسکی قسمت برگشتہ ہوگئی کیونکہ مادہوراؤ[1] نے مرہٹون کی ایک زبردست فوج کے ساتھ اُسکے ملک پر چڑہائی کر کے اُسکو شکست دی - اب ناچار حیدر کو بہت سا ملک اور بتیس لاکھ روپیہ اُسکی نذر کرنا پڑا ✦

ملیبار پر یورش

۷۹ - پہر حیدر نے ملیبار پر چڑہائی کی اور پہر حیدر کلی کوٹ کا راجہ زمورن شہر سے باہر نکل آیا اور اُسنے اُسکی اطاعت قبول کی مگر پہر بھی اُسنے شہر پر یکایک تسلط کر کے اُسکو لوٹ لیا - اسپر زمورن یہہ سوچکر کہ کہین اَور زیادہ ذلت نہ اُٹھانی پڑے اپنے محل کے اندر آگ مین جلکر مرگیا ✦

حیدر کے برخلاف سازش ہونی

۸۰ - اب مادہوراؤ پیشوا اور نظام حیدرآباد اور گورنمنٹ مدراس نے اتفاق کر کے حیدر پر یورش کا ارادہ کیا چنانچہ مادہوراؤ نے دریای کرشنا سے اُتر لوٹنا شروع کیا مگر جب اُسکو حیدر نے کچھ روپیہ چٹا دیا تو وہ اُلٹا ہٹ گیا - پہر حیدر نظام کو بھی اپنے ڈھب پر لے آیا یہانتک کہ وہ سازش سے الگ ہوا سو ہوگیا بلکہ اُلٹا حیدر کے ہمراہ ہوکر انگریزون پر چڑھ آیا - کرنیل سمتھ جو انگریزی فوج کا حاکم تہا اُسکی جمعیت کو حیدر

[1] باب ۵ دفعہ ۵۴ دیکھو ✦

اور نظام کی متفق سپاہ کے مقابلہ مین کچھہ نسبت نہ تھی اسلیئے سمتھ کو سخت مشکل پیش آئی مگر پھر بھی اپنی اس تھوڑی ہی سی فوج سی دشمنون کی ٹڈی دل سپاہ کو مقام چنگاما پر پسپا کر دیا اور پھر چند روز بعد اُنکو ترینو ملی پر شکست دی - یہہ دونو مقام جنوبی ارکاٹ مین ہین اس لڑائی مین حیدر اور نظام کے چار ہزار سپاہی کھیت رہی اور بہت سی توپین انگریزون کے ہاتھہ آئین ٭

۸۱ - حیدر کا بیٹا ٹیپو جو ایک بڑا نامور شخص ہوا ہی اُسنے پہلے پہل اسی جنگ مین اپنے جوہر دکھائے اور پانچہزار سوار ساتھہ لیکر سارا ملک مدراس کے دروازہ تک لوٹ مارا ٭ — ٹیپو

۸۲ - اب بنگال احاطہ کی فوج نے نظام کی قلمرو پر حملہ کیا - اسلئے نظام نے خوشی خوشی انگریزون سے عہد پیمان کر لیا اسی سال کچھہ فوج بمبئی احاطہ سے حیدر کی مغربی قلمرو پر چڑھ آئی تاکہ مدراس کیطرف سے حیدر کا رُخ پھر جائے یہہ فوج اول اول تو کامیاب ہوئی کیونکہ اس نے منگلور اور ہونا ور کو فتح کر لیا مگر پیچھے حیدر نے اُسکو ذلّت کے ساتھہ اپنے مُلک سے نکالدیا ٭ — صلح نظام با سرکار انگریزی

۸۳ - چونکہ حیدر فوج بمبئی کی یورش کے سبب اُسطرف متوجہ ہو گیا تہا اسلئے کرنیل سمتھ بارہ محال اور کرناٹک مین محاربات کرتا رہا اور بڑا ظفرمند ہوا - اب حیدر نے صلح کی درخواست کی اور بہت کچھہ نذر کرنا منظور کیا - مگر گورمنٹ مدراس اپنی فتوحات پر حد سی زیادہ — مدراس

نازان تھی اسلئے اُسنے ایسی فضول شرطین پیش کین کہ لڑائی موقوف نہوئی پھر کچھ دن تک کرنیل سمتھ کی جگہہ کرنیل وُڈ فوج کا حاکم رہا مگر اسنے سمتھ کی ساری فتوحات کو خاک مین ملا دیا اسلئے آخر پھر سمتھ ہی کو فوج سپرد ہوئی لیکن اب لڑائی کا پاسا پلٹ دینا اُسکی طاقت سی باہر تھا۔ آخر ایک دفعہ حیدر کرنیل سمتھ کی فوج سے بچکر بہت سے سوار ساتھہ لئے عجیب پھرتی سے مدراس کے قریب آموجود ہوا اور مدراس کی کونسل نے ڈر کے مارے اُس سے صلح کرلی۔ اِس سے یہہ ہوا کہ فریقین کی پھر وہی حیثیت ہوگئی جو لڑائی سے پہلے تھی۔ مدراس کی اِس صلح کے بعد جس سے گورمنٹ مدراس کی بڑی بدنامی ہوئی میسور کی پہلی لڑائی ختم ہوگئی *

آٹھوان باب

ہند کی انگریزی قلمرو کے گورنر جنرل ۱۷۷۲ء سی ۱۸۵۸ء تک کا حال

پہلی فصل

وارن ہیسٹنگز گورنر جنرل ۱۷۷۲ء سی ۱۷۸۵ء تک کا حال

اصلاح کی ضرورت

۱۔ ابتک کلکتہ و بمبئی و مدراس کے احاطے ایک دوسرے کے تابع نہتھی مگر جب کلکتہ مین بنگالہ کا ایک گورنر جنرل مقرر ہوگیا تو باقی دونوا احاطے

اُسکے ماتحت ہوگئے - کلائو نے جو ہند مین بڑے بڑے میدان مارے
اور انگریزونکو جو یہان بڑا ملک اور اقتدار حاصل ہوا اُس سے سرکار انگریزی
کی شان و شوکت تو بڑہگئی مگر کمپنی کی آمدنی نہ بڑہی اسلیئے وہ سراسر
ناخوش تھی - پہلے بیان ہوچکا ہے کہ کمپنی کے افسرون کا حال بڑا خراب
ہورہا تھا - جائز دیکھتے تھے نہ ناجائز روپیہ کھسوٹنے سے کام تہا - شدہ شدہ
انگلستان مین چرچا ہوا کہ ہند مین بڑا ظلم ہوتا ہے اسلیئے پارلیمنٹ تحقیقات کے
مقدمہ پر آمادہ ہوئی - اسوقت لارڈ نارتھ وزیر اعظم تہا اور اگر اہل انگلستان
رشک و حسد کا خیال نہوتا تو غالباً سرکار انگلشیہ ہند کا انتظام اپنے
ہاتھہ مین لے لیتی - اہل انگلستان یہہ نہین چاہتے تھے کہ ہند کے
کل افسرونکا عزل و نصب بادشاہ کے ارکان دولت ہی کے اختیار مین
رہے ۱؎

۳ - الغرض کمپنی کو از سر نو فرمان شاہی عطا ہوا یعنی اُسکو پہر اجازت ہوگئی
کہ ہند کی انگریزی قلمرو پر بدستور حکمران رہے مگر ریگولیٹنگ ایکٹ کے
سبب کمپنی کے انتظام مین بڑے بڑے تغیر و تبدل واقع ہوئے
اس قانون مین دو بڑی شرطین تہین اول یہہ کہ بنگالہ کا گورنر آیندہ
سے گورنر جنرل ہوا کرے اور اپنی کونسل کے ساتھہ شریک ہوکر
ہند کے سارے انگریزی علاقونکا حاکم اعلی ہو - دوسری یہہ

۱؎ ساتوین باب کی دفعہ ۱، کو دیکھو -

کہ کلکتہ مین ایک عدالت عالیہ بنام سُپریم کورٹ مقرر کیجائے اور اُسمین ایک
چیف جسٹس یعنی جج اعلی اور تین اَور جج ہون ٭

قانون کونسل

۳ - وارن ہیسٹنگز اِس نئے قانون کے موافق گورنر جنرل مقرر ہوا اور چار ممبرون کی کونسل اُسکے ساتھ ہوئی - رگیولیٹنگ ایکٹ مین ایک یہہ بہی حکم تہا کہ گورنر جنرل کی کونسل کے ممبرونکا اختیار کونسل مین گورنر جنرل کے برابر ہو مگر یہہ حکم فساد کی جڑ تہا چنانچہ تہوڑے ہی دن مین کہل گیا کہ اِس قاعدہ سے انتظام سلطنت مین بڑا فتور واقع ہوتا ہی کونسل مین پہلے یہہ لوگ ممبر مقرر ہوئے - فرنسس جو بعد سر فلپ فرنسس ہوا - کرنیل مونسن - جنرل کلیورنگ - باروِل - اِس کونسل کو مقرر ہوئے تہوڑے ہی دن ہوئے تہے کہ فرنسس ہیسٹنگز سے سخت دشمنی کرنے اور اُسکی ساری تدبیرون کو کاٹنے لگا - اور مونسن اور کلیورنگ بہی اِسیکا دم بہرنے لگے اِسوجہ سے کونسل مین اِنکا فریق غالب تہا اور صرف ایک باروِل جسنے ہند مین مدت تک کام کیا تہا ہیسٹنگز کا طرفدار تہا اِسلیئے چہہ برس تک کہ فرنسس ہند مین رہا کونسل کے تین مخالف ممبرون کے سامنے ہیسٹنگز کی بات نہ چل سکی ٭

اودہ کے معاملات

۴ - کونسل کے اُنہی تینون ممبرون نے ہیسٹنگز کی مرضی کے خلاف نواب وزیر اودہ کو دبا کر صوبہ بنارس قلمرو سرکار انگریزی مین شامل کرالیا اور اُدہر بنارس سرکار انگریزی کا فیوڈیٹری[1] راجہ ٹہیرا اور سارے

[1] فیوڈیٹری اُس زمیندار یا جاگیردار کو کہتے ہین جسکو سرکار سے اِس شرط پر ملک ملا ہو کہ لڑائی کے وقت وہ سرکار کو مدد دے ٭

بائیس لاکھہ روپیہ سالانہ خراج اُسپر مقرر رہوا*

۵ - جب شجاع الدولہ نواب وزیر نے رحلت کی تو بیگمات یعنی اُسکی بیوی اور والدہ نے نواب کیطرف سی ایک فرضی وصیت نامہ پیش کرکے کُل خزانہ تعدادی ۲ بین لاکھہ روپیہ کا دعوی کیا جو محل سرا کے تہ خانون مین جمع تہا - گورنر جنرل کی راے مین یہہ دعوی صحیح نہ تہا مگر اُسکی راے غالب نہوئی اور کونسل کے ممبرون نے وہ خزانہ بیگمات کو دلوادیا - اِسلئے جب شجاع الدولہ کا بیٹا آصف الدولہ مسندنشین ہوا تو خزانہ خالی پڑا تہا اور فوج کی تنخواہ بانٹنے اور سرکار انگریزی کا بہاری قرضہ ادا کرنیکے لئے روپیہ درکار تہا*

۶ - لوگ عموماً اسوقت یہہ سمجھتے تھے کہ ہیسٹنگز کو کچہہ قدرت و اختیار نہین ہی چنانچہ جو لوگ کونسل کے فریق مخالف کے خوشامدی تہے اُنہون نے اُسپر کئی الزام لگائے اِنمین نندکنوار کے الزام نہایت سخت تہے یہہ شخص باوجودیکہ بڑا دغاباز اور بے ایمان مشہور تہا پہر بہی فرنسس اور کونسل کے اور ممبر جو گورنر جنرل کے مخالف تہے سب اُسکے حمایتی بنگئے اور اُسکو شہ دے دیکر گورنر جنرل پر الزام لگوائے - اِسی اثنا مین ایک بڑے نامی ہندوستانی سوداگر کی نالش پر نندکنوار جعل کی علت مین یکایک گرفتار ہوا اور سپریم کورٹ مین چیف جسٹس الائجا ہی کے سامنے مقدمہ کی تحقیقات ہوکر جوری کی راے مین جرم ثابت ہوا اور اُسکو پہانسی ہوئی کیونکہ اُسوقت انگریزی قانون کے بموجب

عموماً جعل کی سزا پہانسی تہی - نند کنوار ذات کا برہمن تہا اسلئے اُسکی
پہانسی سے لوگ بہت گہبرائے - ہیسٹنگز پر بہت سے لوگون نے یہہ الزام
لگایا ہی کہ اُسنے اپنا پیچہا چہڑانے کے لئے نند کنوار کو ناحق پہانسی
دلوائی مگر اسمین کچہہ شک نہین کہ اُسکو پہانسی ملنی قرین انصاف
تہی اگر ہیسٹنگز کے اشارہ سے اسکو پہانسی ملتی تو کونسل کے ممبر اُس
مین دخل دیکر مقدمہ کو ولایت ہیجدیتے مگر اُنکا اس امر
سے کانون پر رہا تہہ دہرنا صاف اس بات کی دلیل تہی کہ ہیسٹنگز اس
مقدمہ مین کسیطرح شریک نہین ۰

۷ - مرہٹون کے معاملات کے متعلق جو کچہہ ہیسٹنگز نے کیا اُسکا حال
پانچوین باب مین دفعہ ۶۱ سے ۶۹ تک درج ہی - یہہ اوقات بمبئی حاطہ
سے خاصکر واسطہ رکہتے تہے جس شدّ ومد کے ساتہہ اس گورنر جنرل نے
حیدر کی لڑائی مین گورنمنٹ مدراس کی مدد کی اُسکا حال الگ ایک دفعہ[۵]
مین لکہا جائیگا ۰

۸ - کلکتہ مین جو سُپریم کورٹ یعنی عدالت عالیہ مقرر ہوئی تہی اُسکے
جج اس باب مین بڑے سرگرم تہے کہ یہان کے لوگون کو ظلم سے
بچائین اور ہند کو قانون انگلستان کے فائدون سے بہرہ ور کرین
مگر اُنسے اسمین کئی بڑی غلطیان سرزد ہوئین - ادہر وہ زمیندارون

۵ دفعہ ۱۸ دیکہو ۰

اور اُنکی اسامیون کے باہم مداخلت کرتے تھے اُدہر اُنکے مختار اور وکیل شہ دے دیکر جا بجا جہگڑے اور فساد برپا کرتے تھے - غرض یہہ ہی کہ ایسے زمینداروں کا ناک مین دم آگیا اور ملک کو بڑا نقصان ہونے لگا - آخر گورنر جنرل نے زمینداروں کو اس مخمصہ سے نجات دینے کے لئے خود دخل دیا اور سُپریم کورٹ کے قاعدہ کی ترمیم کے باب مین پارلیمنٹ سے درخواست کی - اسی اثنا مین گورنر جنرل نے اس خرابی کا ایک اور علاج سوچا یعنی کلکتہ مین ایک عدالت اپیل تھی جسکو صدر عدالت دیوانی کہتے تھے گورنر جنرل اور اُسکی کونسل کے ممبر اس عدالت کے حاکم تھے مگر اُنکو اس کام کے کرنے کی فرصت نہ تھی اسلئے گورنر جنرل نے سُپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو صدر عدالت دیوانی کا بھی علی جج مقرر کر دیا - اس ترکیب سے آپسکی سب تکرار رفع دفع ہو گئی اور اب چیف جسٹس انگلستان کے پیچدار قانونوں کی عملدرآمد کی نسبت اس امر پر زیادہ متوجہ ہوا کہ اہل ہند کے طریق جیسے سیدہے سیدہے ہین اُنکی عدالت بہی ویسے ہی سیدہے سادے طور پر عمل مین آئے - اگرچہ کمپنی نے اُسوقت اس انتظام کو منظور نہین کیا مگر اب جب سے ہر احاطہ مین سُپریم کورٹ اور کمپنی کی پُرانی عدالت اپیل ملکر ایک ہو گئی ہی یہی انتظام جاری ہو گیا ہی ◆

۹ - ہند مین اسوقت انگریزون سے کئی جگہہ لڑائیان ہو رہی تہین[۱] اور

[۱] اس باب کی دفعہ ۱۸ - اور پانچوین باب کی دفعہ ۶۸ دیکھو ◆

اُنکے مصارف کے لئے روپیہ بہم پہنچانا گورنر جنرل کا کام تھا اسوجہ سے ہیسٹنگز کے سر پر اسوقت اِسقدر بوجہ پڑا کہ شاید ہی کبھی کسی اکیلے شخص پر گو کیسا ہی عالی حوصلہ کیون نہو اس سے زیادہ پڑا ہو - حیدر والی میسور - فرانسیس - ولندیز - مرہٹے - یہہ سب کے سب ایکدفعہ ہی انگریزون کی مخالفت پر اُٹھہ کہڑے ہوئے تھے اور سب سے بنگالہ کا رزار گرم تھا مگر لڑائی روپیہ بغیر کب ہوسکتی ہی اِسلئے ہیسٹنگز کو روپیہ فراہم کرنے کی فکر تھی چنانچہ اُسنے روپیہ کا سر انجام تو کیا مگر ایسے طریق سے کیا جس سے وہ بہت بدنام ہوا - اِسکی تفصیل آگے لکھی جاتی ہی *

راجہ بنارس

۱۰ - دفعۂ چہارم مین بیان ہوچکا ہی کہ راجۂ بنارس جو پیشتر نواب وزیر کے ماتحت تھا اب انگریزونکا فیوڈیٹری جاگیردار قرار پایا تھا اِس راجہ کا نام چیت سنگہ تھا - ہیسٹنگز نے اِس سے یہہ کہا کہ سرکار انگریزی جو تمہاری حاکم اور محسن ہی اُسکی اِس ضرورت کے وقت قرارداد سے زیادہ روپے اور فوج سے مدد کرو - راجہ نے اِس سے پہلوتہی کی اِسلئے گورنر جنرل آپ بنارس چلا آیا - اِس سے اُسکا خاص منشا یہہ تھا کہ چیت سنگہ کو دباکر اپنا کام نکالے - پہر گورنر جنرل نے اُسکی احسان فراموشی سے جہلاکر اُسکو نظربند کردیا مگر راجہ کا نظربند ہونا تہا کہ اُسکی رعیت طیش میں اُٹھہ کہڑی ہوئی اور جن سپاہیون نے راجہ پر ہاتھہ ڈالا تہا اُنکو قتل کرڈالا پہر جس جگہہ گورنر جنرل اُترا ہوا تہا اُسکو آکر گہیر لیا - راجہ شہر سے بہاگ گیا اور گورنر جنرل کو اپنی جان کے لالے پڑے مگر اُسنے اوسان اور استقلال کو

اُسنے اب بہی ہاتھہ سے ندیا- آخرکار وہ یہان سے چپار گڑہ چلاگیا اور ہر طرف سے فوجین منگاکر راجۂ بنارس کی بیس ہزار فوج کو شکست دیکر بجیگڑہ کو جہان وہ چہپا ہوا تہا فتح کرلیا مگر جو خزانہ قلعہ مین موجود تہا اُسکو فوج نے ہاتہون ہاتہہ سنگوالیا اور گورنر جنرل مُنہہ تکتا اور ہاتہہ ملتا رہگیا کہ نہ تو خزانہ اُسکے ہاتہہ لگا جسکی بڑی ضرورت تہی ورنہ راجہ قابو مین آیا کیونکہ وہ بہاگکر گوالیار پہنچا اور وہان ۴۹ برس رہکر راہی ملکِ عدم ہوا- اُسکے بعد اُسکے بہانجے کو گدی پر بٹہادیا +

بیگمات اودہ

۱۱- اودہ کی بیگمات[۱] کے ساتہہ جو سلوک ہوا وہ زیادہ تر قابلِ اشتباہ ہی اسکی کیفیت یہہ ہی- آصف الدولہ نے گورنر جنرل سے آنکر کہا کہ کمپنی کا روپیہ جو مجہکو دینا ہی اُسکے اُتارنے کی مجہہ مین استطاعت نہین اسلیے بیگمات نے جو خزانہ لے لیا ہی اُسکے چہین لینے کی مجہکو پروانگی ہو- اسوقت بیگمات پر یہہ الزام لگائے گئے کہ اُنہون نے چیت سنگہ کی اعانت کی اور اُسکو فوج بہی دی اور روپیہ بہی بہیجا- انجام یہہ ہوا کہ بیگمات کو ناچار ۷۶ لاکہہ روپیہ دینا پڑا اور یہہ روپیہ کمپنی کو ملگیا +

ہیسٹنگز کا مستعفی ہونا

۱۲- کمپنی اِن تدبیرون سے ناراض ہوئی اسلیے ہیسٹنگز نے کہا کہ مین اپنی عہدہ سے دست بردار ہوتا ہون چنانچہ اُسنے سارے سردارون اور راجاؤن کے نام اپنی وداع کے خط لکہہ بہیجے- اب اُسکو انگریزی علاقون کی حکومت

[۱] پانچوین دفعہ دیکہو +

ہیسٹنگز کا مواخذہ مین ماخوذ ہونا

سپرد ہوئے تیرہ برس ہو چکے تھے - پہلے تو وہ بنگالہ کا گورنر رہا پھر گورنر جنرل ہوگیا اور اسی عہدۂ جلیلہ پر سے عزت و حرمت کے ساتھہ استعفا دیکر ہند سے رخصت ہوا ٭

۱۴۲ - جب ہیسٹنگز ولایت پہنچا تو بادشاہ اور اسکے ارکان دولت اور کمپنی اسکے ساتھہ مہربانی سے پیش آئے مگر بعضے بڑے بڑے رکن اسکے خلاف بھی تھے چنانچہ ولیم پٹ جو ایک بڑا رکن سلطنت تھا اگرچہ اسکا مداح بلکہ پشت پناہ تھا مگر اسکا دل اسکی طرف سے صاف نہ تھا اور فرنسس جو ہیسٹنگز کا جانی دشمن تھا وہ بھی اسوقت دیوان وکلاے عام کا ایک رکن تھا آخر برک جو بڑا فصیح اور مقرر مشہور ہوا اور وگ[ا] فریق کے اکثر اشخاص ہیسٹنگز کی مخالفت پر متفق ہوئے اور انہوں نے یہہ تجویز کی کہ اسپر معاملات ہند کی بابت الزام لگائین چنانچہ دیوان امرا مین یہہ مقدمہ پیش ہوا اور سات برس تک اسکی تحقیقات ہوتی رہی مگر آخرکار وہ مواخذہ سے بالکل بری ہوکر سرخرو ہوگیا - اس مقدمہ مین اسکے دس لاکھہ روپیے صرف ہوئے - اس سے وہ کسیقدر تنگدست تو ہوگیا مگر پھر ساری عمر اپنے گوشۂ عافیت مین آرام سے رہا - اس عرصہ مین اسکو صرف ایک دفعہ

ا انگلستان مین امور ملکی کے اعتبار سے دو قسم کے لوگ ہین - ایک وہ جو بادشاہ کے حقوق اور قدیم دستوروں کے حامی ہین - اس فرقہ کو ٹوری کہتے ہین - دوسرے وہ جو رعایا کے حقوق اور آزادی کے خواہان ہین اس فرقہ کو وگ کہتے ہین ٭

پہر دیوانِ وکلاے عام مین بعض معاملاتِ ہند کی بابت شہادت دینی
کے لئے خاص و عام کے روبرو حاضر ہونا پڑا - اِسوقت جتنی لوگ وہان
موجود تہے سبکے سب اُسکی تعظیم کو سرو قد کہڑے ہوگئے *

۱۴ - ہیسٹنگز کے عہد کے اخیر مین چار برس تک پارلیمنٹ کی توجہ
کمپنی کے معاملات کیطرف بہت رہی اور ان بڑے بڑے ارکانِ سلطنت
یعنی لارڈ نارث - برک - ڈنڈاس - فاکس اور ولیم پٹ ثانی کی راے معاملاتِ
ہند مین نہایت مؤثر رہی - فاکس اور پٹ نے جو قانونِ انتظامِ ہند کے
مسودے پارلیمنٹ مین پیش کئے وہ خاصکر توجہ کے لائق ہین *

۱۵ - فاکس کے مسودہ کا خلاصہ یہہ تہا کہ انگریزی قلمروِ ہند کی حکومت
کمپنی سے منتقل ہوکر خود بادشاہِ انگلستان کے اختیار مین آجائے
اور پارلیمنٹ کیطرف سے سات کمشنر مقرر ہوکر مملکتِ ہند کا انتظام کرین
مگر تجارت کا بندوبست کمپنی کے نو اسسٹنٹ ڈائرکٹرز کے سپرد ہو -
یہہ مسودہ وکلاے عام کی پیشگاہ مین تو منظور ہوگیا مگر دیوانِ امرا نے
منظور نہ کیا *

۱۶ - اب ولیم پٹ ثانی انگلستان کا وزیرِ اعظم ہوا اور اُسنے اپنا مسودہ
قانون پیش کیا جسمین بڑے حکم یہہ تہے (۱) ظاہر مین ہند کی قلمروِ
انگریزی کی حکومت جسطرح چلی آتی ہی اُسیطرح اب بہی کورٹ آف ڈائرکٹرز
یعنی کمپنی کے محکمۂ منتظمان کے اختیار مین رہی اور جن حصہ دارون نے ہند
کی تجارت مین اپنا روپیہ لگا رکہا ہی وہی بدستور ان منتظمون کو

منتخب کیا کرین مگر انہین سے تین منتظمونکی تخلیہ کی کمیٹی مقرر ہوا اور اصل کارکن یہہ لوگ ہون - (۲) حقیقت مین ہند کی حکومت (بورڈ آف کنٹرول) دکمیٹی اہتمام) کے سپرد ہوا اور اس مجلس مین پریوی کونسل (کونسل مشیران شاہی) کے چھہ رکن داخل ہون جنکے فیصلے ناطق سمجھے جائین اور اس بورڈ کا پریزیڈنٹ (صدر نشین) ہند کے کاروبار کا ذمہ وار ہو - (۳) گورنر جنرل کو کسی سے جنگ و پیکار کرنے کی اجازت نہوی - اگر کوئی غنیم اسپر آ چڑھے تو اپنی بچانے کے لئے لڑنے کا مضائقہ نہین گورنر جنرل کسی راجہ یا نواب سے عہد پیمان کرکے اُسکی قلمرو کی حفاظت کا ضامن نبے - (۴) گورنر جنرل کی کونسل مین آئندہ سے صرف تین ممبر ہون جنمین سے ایک کمپنی کی افواج متعینہ ہند کا کمانڈر انچیف ہوا اور دو بنگال احاطہ کے افسران ملکی مین سے - اور مدراس اور بمبئی مین بھی اسطرح کونسلین مقرر ہون - یہہ مسودہ منظور ہوا اور ڈنڈاس بورڈ آف کنٹرول کا صدر نشین مقرر ہو کر سولہ برس تک اس خدمت پر مامور رہا - اسکے بعد پارلیمنٹ نے معاملات ہند مین کمتر دخل دیا اور کئی سال تک اس طرف توجہ نہ کی *

۱۷ - القصہ ہسٹینگز کے ولایت جانے کے بعد سر جان مکفرسن جو کونسل کا ممبر اعلی تھا ایک برس آٹھ مہینے قائم مقام گورنر جنرل رہا یہہ عہدہ ولایت مین اول لارڈ میکارٹنی کو دینے کی تجویز ہوئی تھی مگر اُسنے دانائی سے یہہ جواب دیا کہ اس عہدہ مین اسقدر ذمہ داری ہے کہ جبتک نہ یادہ اختیار دیکر

اسکی وقعت نہ بڑھائی جائے مین اسکو منظور نہین کر سکتا۔ ڈنڈس اس بات سے ناراض ہوا اور لارڈ کارنوالس فوراً گورنر جنرل مقرر ہو گیا ٭

دوسری فصل

مدراس اور میسور کے معاملات ۱۷۶۹ء سے ۱۷۸۶ء تک کا حال

میسور کی دوسری لڑائی

۱۷۸۰ء سے ۱۷۸۴ء تک

۱۸ - حیدر اور انگریزونکی باہم جو اول دفعہ ہنگامہ کارزار گرم ہوا تھا اُسکے خاتمہ پر حیدر ہی غالب رہا تھا - اِسکا اُسکو ایسا نشہ چھایا کہ وہ اپنی تئین مرہٹونکی ٹکر کا سمجھنے لگا اور مادھوراؤ اور ترمبک راؤ ماما کے ہمراہ جو فوج مرہٹہ اسکی حد سے گزر کر اُسپر چڑھ آئی تھی اُسکے مقابلہ پر اُٹھ کھڑا ہوا مگر اُسنے چرکولی پر شکست کھائی اور اپنے سارے قلعے کھو بیٹھا اور چند روز بعد سری رنگ پٹن مین محصور ہو گیا - یہان سے اُسنے گورمنٹ مدراس کو لکھا کہ تم نے جو مدد دینے کا وعدہ کیا تھا اب اُسے پورا کرو مگر انگریزون نے اُسکی دستگیری نہ کی - اِنکا اِس اُڑے وقت مین اُسکے کام نہ آنا اُسکے دل مین ہمیشہ کانٹے کیطرح کھٹکا کیا اور جب کبھی موقع ملا وہ اِسکا بدلا لینے سے نہ چوکا آخر جسطرح اُس سے بن سکا اُسنے مرہٹون[۱] کو اپنی شمالی قلمرو کا اکثر حصہ اور بہت سا نقد روپیہ دیکر اور اِس سے بھی بہت زیادہ روپیہ آیندہ دینے کا

حیدر کا مرہٹون سے شکست کھانا

---

[۱] پانچوین باب کی دفعہ ۵۲ کو دیکھو ٭

وعدہ کرکے اپنے ملک سے نکالا اور اُنسے اپنا پیچھا چھڑایا ۔

حیدر کو اب شرابخواری کی کچھ ایسی لت ہو گئی تھی کہ اکثر نشہ مین آپے سے باہر ہو جاتا تھا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اُسنے مدہوشی کے عالم مین اپنے بیٹے ٹیپو کو ایسی بیدردی سے پیٹا کہ ایک ہفتہ تک اُسکے بدن پر نشان پڑے رہے اور ٹیپو نے ناراض ہو کر اُسکے ساتھ لڑائی مین شریک ہونے سے کان پکڑا

حیدر کا کورگ فتح کرنا

۱۹ - جب مادھو راؤ کی وفات کے بعد مرہٹون کے معاملات مین فتور پڑا اور رگھوبا کی مسند نشینی کی بابت جھگڑے قضیے پیدا ہوئے تو حیدر کو اپنی پُرانے گھاؤ کے بھرنے کا خوب موقع ہاتھ آیا چنانچہ اُسنے اول تو ساحل ملیبار کا رستہ صاف کرنے کے لئے کورگ کو فتح کیا اور یہان اُسنے ایسی بیرحمی کی جسکے سُننے سے کلیجا کانپتا ہے - یعنی بڑی دھوم دھام سے اجلاس کر کے حکم دیا کہ جو کوئی یہان کے کسی مرد کا سر کاٹ کر لائے اور میرے قدمون مین رکھے اُسکو پانچ روپئے انعام دونگا غرض اِسطرح سیکڑون کا ناحق خون کیا - پھر جتنا ملک وہ پہلے مرہٹون کو دے بیٹھا تھا وہ سب چند ہی سال مین فتح کر لیا - اور اب اُسکے ملک کی شمالی حد دریاے کرشنا ہو گیا

انگریزون کا ماہی پر تسلط

۲۰ - اِسی زمانہ مین انگریزون اور فراسیسیون مین لڑائی چھڑی اور انگریزون نے اول تو چھوٹتے ہی پانڈیچری پر قبضہ کیا پھر ماہے کیطرف فوج روانہ کی - اس بندرگاہ کے چارون طرف خشکی پر حیدر کے وہ علاقے پھیلے ہوئے تھے جو اُسنے ملک ملیبار مین فتح کئے تھے اسلئے اُدھر انگریزون کی یورش دیکھکر حیدر نے ناک بھون چڑھائی مگر انگریزون نے

اِسکا خیال نہ کیا اور ماہے پر قبضہ کرلیا - اِسکے بعد گورنمنٹ مدراس نے ڈنمارک کے ایک بڑے خلیق پادری کو جسکا نام شوآرٹس تہا حیدر کے پاس بہیجکر میل ملاپ کرنا چاہا حیدر نے شوآرٹس کی تو تعظیم وتکریم کی مگر انگریزوں سے آشتی کرنے پر راضی نہوا +

۱۳ - اِسی اثنا میں حیدر انگریزونکے برخلاف ایک بڑی زبردست سازش پیدا کر رہا تہا جسمین نظام اور اکثر مرہٹے سردار شامل تھے اِسلیئے حکومت انگریزی کو اسوقت بڑا بہاری خطرہ تھا اور اگر ہیسٹنگز اپنی بے مثل مُستعدی اور زکاوت کو کام نفرماتا اور بمبئی کا گورنر بھی اُسکی اچہی طرح مدد نکرتا تو کام تمام ہو چکا تہا[۱] +

۱۴ - نام کو تو اِسوقت حیدر کی عمر اٹہتر برس کی تھی مگر اُسنے اس لڑائی کی تیاریاں عجیب سرگرمی اور دانائی کے ساتھ بڑی ہوم دہام سے کین چنانچہ اُسنے اب نوّے ہزار جوانونکی ایک ایسی بانکی سپاہ فراہم کی کہ جنوبی ہند مین شاید ہی کبھی جمع ہوئی ہو اور فرنگی بھی اُسکے ہاں بیشمار نوکر تھے - غرض یہہ زبردست ٹڈی دل فوج چنگاما کے رستے کرناٹک پر اُمڈ آئی اور اُسکے سرسبز میدانونمین جاکر انکو تباہ کردیا اِسوقت یہان قلعون کے حاکم محمد علی نواب کرناٹک کے نوکر تھے اِنمین سے اکثر نے نمکحرامی پر کمر باندھکر اپنے اپنے قلعے حیدر کے حوالہ کردیئے اور اِسوجہ سے حیدر

[۱] اِس باب کی دفعہ ۹ اور پانچوین باب کی دفعہ ۶۸ کو دیکھو +

تہوڑی ہی نہین کانچی پرم تک جو مدراس سے پچاس میل ہی آن پہنچا +

۴۴۳ - سر ہکٹر منرو جسنے بنگالہ مین بڑا نام پایا تہا انگریزی فوج کا سپہ سالار تہا اور اسکے ساتھہ پانچہزار سپاہ تہی ادہر سے کرنیل بیلی اپنی ڈہائی ہزار کی جمعیت لئے گنٹور کی تسخیر سے چلا آرہا تہا - ان دونو لشکرونکو متفق ہو جانا چاہئے تہا - مگر حیدر انکے بیچ مین آکر اڑ گیا اور منرو نے اسکو نہ روکا - انجام یہہ ہوا کہ حیدر نے بیلی کی فوج کو آلی لور پر مار ستہراؤ کر دیا اور انکا اسباب اور گولا بارود سب چہین لیا - بیلی نے دشمن کے تیرہ حملونکا تو جوانمردی سے مقابلہ کیا مگر آخر مغلوب ہوکر اپنی دو سو سپاہیون سمیت قید ہوگیا - منرو اسوقت دو ہی میل پر فوج لئے پڑا تہا - اگر وہ وہان آجاتا تو یہہ تباہی ہرگز ہوتی بلکہ وہ دشمن پر قطعی فتح پاتا مگر وہ نہ آیا بلکہ اب الٹا ہٹکر مدراس چلا گیا - اس انگریزونکی مشہور لڑائی کا اسطرح خاتمہ ہوا +

سر انگریزوں کا بیلی کا قید ہونا

۴۴۴ - انگریزی فوج کو یہہ زک ہندمین سب سے بڑی ہوئی اور گورنر جنرل کو اسکی اطلاع دینے کے لئے ایک جہاز فوراً کلکتہ روانہ ہوا - ہیسٹنگز یہہ خبر سنتے ہی کرناٹک کے بچانے کی تدبیر ونمین ہمہ تن مصروف ہوگیا اور تین ہی ہفتہ کے اندر کوٹ جو بنگالہ کی فوج کا سپہ سالار اور ایک بڑا جنگ آزمودہ افسر تہا فوج اور خزانہ اور رسد ساتھہ لے مدراس کیطرف چل پڑا مگر جبتک وہ میدان جنگ مین پہنچے حیدر نے ارکاٹ کو گہیر کر چہہ ہفتہ بعد وہان کے ہندوستانی حاکم کی نمکحرامی سے فتح کر لیا -

سر آئر کوٹ کا بنگالہ سے آنا ۱۷۸۱ء

قلعہ وندواس اسوقت لفٹنٹ فلنٹ کی محافظت مین تہا اور اُسنے اِس موقع پر اُسکو غنیم کی دستبرد سے ایسی خوبصورتی سے بچایا کہ اُسکو دیکھکر کلائیو کا ارکاٹ کو بچانا آنکہون کے نیچے پہر جاتا ہے +

۳۵ - حیدر کو جب یہہ خبر لگی کہ کوٹ کنڈلور کیطرف بڑہا چلا آتا ہے تو اُسنے پورٹو نووو کے قریب ایک مستحکم سا مقام دیکھکر مورچے باندہے کوٹ نے اُسپر بڑی حکمت سے حملہ کیا اور چھہ گھنٹہ تک ہنگامہ کارزار گرم رہا آخر انگریزون نے بے لاگ فتح پائی اور حیدر کے دس ہزار آدمی کہیت رہے - اُدہر اُسکے بیٹے ٹیپو نے بہی وندواس کے محاصرہ سے ہاتھہ اُٹھایا اور اِس قلعہ کے بچانے کا سہرا وہان کے بڑے بہادر حاکم فلنٹ کے سر رہا +

۳۶ - گورنر جنرل کو بنگالہ سے مدراس کیطرف کمک بہیجتے وقت ایک یہہ دقت پیش آئی کہ ہندوستانی سپاہی یہہ سمجہتے تہے کہ سمندر کا سفر کیا نہین اور دہرم گیا نہین اِسلئے اُسنے خشکی کے رستہ فوج بہیجنے کا ارادہ کیا - یہہ سات سو میل کا سفر تہا اور جس مُلک مین گاڈرڈ نے کلکتہ سے سورت کا مشہور[1] سفر کیا تہا وہ تو خراب تہا ہی مگر یہہ مُلک اُس سے بہی سوا خراب تہا چنانچہ کرنیل پیئرس کلکتہ سے چلکر چھہ مہینے مین پلیکٹ پہنچا اور چھہ مہینے بعد کوٹ بہی اِس فوج سے آملا +

[1] پانچوین باب کی ۲۳ دفعہ دیکھو +

۴۷ - بیلی کو پالی تور پر جس تاریخ شکست ہوئی تھی قمری حساب سے
دوسرے برس اسی تاریخ اسی جگہہ حیدر اور کوٹ کا آمنا سامنا ہوا
حیدر کو اسکے نجومیون نے باغ سبز دکھا رکھا تھا کہ ابکے بھی تمہاری ہی
نام فتح ہی مگر یہان قضیہ منعکس ہوا کہ حیدر نے شکست کھائی اور بڑا
نقصان اٹھایا *

۴۸ - کوٹ حیدر کو اول پورٹو نووو پر پھر پالی تور پر تو شکست پر شکست
دے ہی چکا تہا اب ولور کے قریب سولن گڑہ پہ اسنے حیدر کو ایک اور بڑی
بھاری شکست دی - اس معرکہ مین حیدر کے پانچ ہزار سپاہی مارے گئے
اور انگریزون کے صرف سو جوان کام آئے *

۴۹ - اب ولندیزون سے بھی انگریزون کی لڑائی چھڑ گئی اسلیے مدراس
کے گورنر نے ناگ پٹم پہ جو انکی بڑی بستی تھی منرو کے ساتھ فوج بھیجی اور
یہہ مقام فوج بحری کی مدد سے سر ہو گیا - اسکے بعد سنگلدیپ مین
بندرگاہ ترنکو ملی پر بھی انگریزونکا تسلط ہو گیا اور مقام ورسیلز کی صلح
کے بموجب یہہ شہر انگریزون ہی کے قبضہ مین ہی *

۵۰ - اب انگریزونکی حیدر سے اس طرح کی لڑائی رہی کہ کبھی وہ غالب
ہو جاتے تھے اور کبھی یہہ ظفرمند چنانچہ اول حیدر نے کڈلور پر قبضہ کر لیا -
پھر کوٹ نے وندواش کو اسکے محاصرہ سے چھڑایا مگر اسکے تھوڑے
ہی دن بعد کوٹ بیمار ہو کر فوج سے رخصت ہوا اور اسکی سپاہ محبت
اور افسوس سے اسکو مدت تک یاد کرتی رہی ہر چند وہ دوسرے برس

پہر فوج مین آگیا لیکن اُسکی عمر نے وفا نہ کی اور جہانِ فانی سے انتقال کر گیا ؛

۱۳۲ - اِسی زمانہ مین جب فوج نے ناگ پٹم کو ولندیزون سے فتح کیا تھا اُسمین سے ایک دستہ کرنیل تربیٹ ویٹلی کے ساتھہ آرہا تہا اُسکے رہبرون نے جو حیدر سے ملے ہوئے تھے نمکحرامی کرکے دہوکے سے اُسکو ایسی جگہہ جا پہنسایا کہ حیدر کی ایک بے شمار سپاہ نے دریاے کولرون کے پاس اُنکو آلیا انگریز ۲۶ گہنٹے تک تو خوب لڑتے رہے مگر آخر حیدر کی فوج نے اُنکو مغلوب کر لیا - حیدر کی فوج مین اکثر افسر فرانسیس تھے اُنہون نے یہہ انسانیت کی کہ انگریزونکو لڑائی کے بعد قتل نہونے دیا - انگریزون پر جو کولرون مین یہہ حادثہ ہوا تہا اِسکی تلافی یون ہوئی کہ جو انگریز ٹیلی چری مین اٹہارہ مہینے سے محصور تھے اُنہون نے قلعہ سے نکلکر اپنے محاصرین پر حملہ کیا اور حیدر کے بارہ سو سپاہی گرفتار کر لئے اور جتنا گولا بارود اُنکے پاس موجود تہا سب منگوا لیا اِس معاملہ سے کورگ اور ملیبار کے لوگون کی بھی جرأت بڑہ گئی اور وہ سب کے سب حیدر سے لڑنے کو اٹھہ کہڑے ہوئے ؛

۱۳۳ - حیدر کا یہہ بڑا سردار گو بڑا ہمت والا آدمی تھا مگر اب اسکے بہی اوسان خطا ہونے ہی کو تھے کہ اتنے مین فرانسیسونکا ایک زبردست بیڑا اُلیکٹ نام مین اُسکی مدد کو آن پہنچا اِس سے اُسکی ڈہارس بندہ گئی اور کمر مضبوط ہو گئی - انگریزی بیڑے نے ہر چند اِس بیڑے کا

مقابلہ کیا مگر فرانسیسی میر البحر نے تین ہزار فوج ٹوڑ لوٹو کو پرا تار ہی دی
پہر دریا مین اور خشکی پر کئی لڑائیان ہوئین لیکن کیسیکی ہار جیت صاف
ظاہر نہین ہوئی - اِن لڑائیونمین سے ارنی کی لڑائی بڑی تھی +

حیدر کی رحلت

۳۳ - انگریزونکو اپنے بیڑے کے آنے سے کمک کی امید تھی مگر یہہ بیڑا
مدراس مین چار ہزار فوج اُتار کر آپ وہان نہ ٹہیر اکسیطرف چلاگیا - اِسوقت
مدراس مین بڑا سخت کال پڑا ہوا تھا اور انگریزونکی بد اقبالی کے آثار نمایان
تھے اِتنے ہی مین یہہ خبر لگی کہ حیدر نے دنیا سے رحلت کی - یہہ واقعہ
۱۷۸۲ء مین ہوا اسوقت حیدر کی عمر اسّی برس کی تھی - حیدر جاہل اور
بیرحم شخص تہا مگر چونکہ فن سپاہگری سے خوب ماہر اور نہایت چُست و چالاک
اور اپنے ارادہ کا بڑا مضبوط تھا اسلئے اُسکو ایسی بڑی حکومت حاصل
ہوگئی تھی +

ٹیپو سلطان

۳۴ - دربار میسور کے دو ہوشیار برہمن اہلکارون نے جنکا نام پورنیا
اور کرشن راؤ تہا حیدر کے انتقال کا حال اس نظر سے کہلنے نہ دیا کہ مبادا
ٹیپو کے موجود نہونے کے باعث بے انتظامی ہو جائے کیونکہ ٹیپو اسوقت
چار سو میل کے فاصلہ پر ساحل ملیبار پر تہا - اِن اہلکارون نے حیدر کے
مرتے ہی اُسکے پاس خبر بہیجی اور وہ سنتے ہی اسطرف روانہ ہوا اور
ساحل کارومنڈل کیطرف جو فوج پڑی تھی اسمین آن پہنچا - اسوقت
جب ٹیپو گدّی پر بیٹھا تو خزانہ مین تین کروڑ روپیہ نقد اور بہت سا
جواہر اور بیش قیمت اسباب موجود تہا اور ایک لاکہ فوج قلمبند اُسکے

زیر حکم تھی *

۳۵ - ٹیپو پھر تھوڑے ہی دن کے بعد ساحل ملیبار کیطرف روانہ ہوا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہی بڑی خطرہ کی جگہہ ہے - وہانکا یہہ حال تھا کہ ایک انگریزی نے کالی کٹ کو فتح کر لیا تھا اور دو نے پونانی مین رہ مانده رکھی تھی - ایک اور انگریزی جرنیل نے ہونا ور پر قبضہ کر لیا تھا - ٹیپو کے پانچ بڑے جہاز بھی انگریزون نے چھین لئے تھے - بیدنور لڑے بھڑے بغیر ہی انگریزون کے ہاتھہ آگیا تھا - غرض اس خبر کے سنتے ہی ٹیپو اپنی ساری فوج لیکر وہان آن پہنچا اور آتے ہی سنے اول بیدنور اور پھر منگلور کو فتح کر لیا - انگریزون نے انکے بچانے مین ہرچند بہت کچھہ جوانمردی کی لیکن کچھہ فائدہ نہوا مگر ان محاصرون مین ٹیپو کی آدھی فوج ضائع ہوئی *

۳۶ - مدراس مین سر آئر کوٹ کی جگہہ جرنیل سٹوارٹ انگریزی فوج کا افسر مقرر ہوا تھا مگر وہ شاید اس قابل نہ تھا کہ اسکے باعث کرناٹک مین انگریزونکا اقبال پھر جاگتا - اسوقت بوسے جو بڑا جنگ آزمودہ فرانسیسی سردار تھا بہت سی فرانسیسی اور ہندوستانی فوج لیکر کڈلور مین وارد ہوا - ادہر سے جنرل سٹوارٹ نے اسکے محاصرہ پر کمر باندہی - سمندر مین بھی انگریزی اور فرانسیسی بیڑون مین لڑائی ہوئی مگر اسپر کچھہ نتیجہ مترتب نہوا - اسی اثنا مین حسن اتفاق سے یہہ خبر پہنچی کہ ولایت مین عہدنامۂ ورسیلز کے باعث انگریزون اور فرانسیسون مین صلح ہوگئی ہے یہہ سنتے ہی بوسے نے لڑائی سے ہاتھہ کھینچا اور ٹیپو کی فوج مین جو فرانسیسی افسر تھے انکو بھی بلالیا *

انگریزون کا میسور پر دوسرا حملہ

۲۷ - اب گورنمنٹ مدراس نے کرنیل فلرٹن کو فوج کے ہمراہ ملک میسور کے عین وسط مین بہیجا اور وہ گرودرا اور دندیگل اور پالگہات اور کوئمبتور کو فتح کر کے سری رنگ پٹن کیطرف چلنے ہی کو تہا کہ اتنے مین لارڈ مکارٹنے گورنر مدراس نے صلح کے واسطے ٹیپو کے پاس ایلچی بہیجے اول تو یہی نہایت نادانی کی بات تہی کہ ایسی ظفرمندی کے وقت صلح کی درخواست کیجائے پہر اسپر طرہ یہہ ہوا کہ ہیسٹنگز جو اب ہند مین چند روز کا مہمان تہا اور اور حاکم بہی مکارٹنے کو بہیر اہی منع کرتے رہے مگر اسنے کسیکی نہ سنی اور صلح کے لئے ایسی جلدی مچائی کہ ٹیپو نے لوگون کے سامنے اسکو اسطرح تعبیر کیا کہ مجہکو تو کچہہ ایسی غرض نہین مگر انگریز میرے پیرون پڑتے ہین کہ ہم سے صلح کرلو ۔

عہدنامہ منگلور

۲۸ - ٹیپو کے قید خانہ مین جو انگریز اسوقت زندہ موجود تہے اور اسکی بیدادیان اور بدسلوکیان پڑے سہتے تہے اب ان بیچارون کی جان عذاب سے چہوٹی اور انہون نے قید سے رہائی پائی مگر بیلی اور کئی اور بڑے بڑے بہادر انگریزون کا خون یہہ سنگدل پہلے ہی بہا چکا تہا - اس صلح سے یہہ بہی قرار پایا کہ جتنے ملک لڑائی مین فتح ہوئے ہین وہ ایک دوسرے کو واپس دیدے غرض میسور کی دوسری لڑائی منگلور کے عہدنامہ سے ۱۷۸۴ء مین ختم ہوئی مگر اس عہدنامہ سے گورنمنٹ مدراس نے ذلت اور خفت اٹھائی - جسدن اس عہدنامہ پر دستخط ہوئے ٹیپو نے اپنے دوست فرانسیسون سے برملا کہا کہ دیکہنا کوئی دن جاتا ہی کہ انگریزون پر پہر حملہ کرتا ہون ۔

تیسری فصل

لارڈ کارنوالس گورنر جنرل

۱۷۸۶ء سی ۱۷۹۳ء تک کا حال

۳۹ - لارڈ کارنوالس جسکی لیاقت پر پٹ اور ڈنڈاس دونوکو اعتماد کلی تہا گورنر جنرل مقرر ہوکر آیا - اِسنے استقلال و استحکام کے ساتھ حکومت کی اور ہند کی قلمرو انگریزی کو بہت استوار کردیا - غرض جو سلطنت کلائیو اور ہیسٹنگز نے قائم کی تھی اُسکو کارنوالس نے استحکام و انتظام بخشا ❊ لارڈ کارنوالس گورنر جنرل

۴۰ - اِس گورنر جنرل کے زمانہ مین بڑی واقعات یہہ ہوئے ہین - اول سیندہیا کو عروج ہوا اور مرہٹون نے دلّی مین اقتدار پایا - اِسکا ذکر پانچوین باب مین دفعہ ۳۷ سے ۴۷ تک آچکا ہی - دوسرے ہند کے انتظام واخلی مین بڑی بڑی اصلاحین ہوئین - تیسرے ٹیپو سلطان سے معرکہ آرائی ہوئی ❊ بڑی واقعات

۴۱ - گورنر جنرل نے اول تو اِس باب مین بڑی کوشش کی کہ سرکاری ملازمونکی نیتون مین جو فرق آگیا ہی وہ رفع ہو جائے - بات یہہ تھی کہ اسوقت کمپنی کے ملازمونکو تنخواہ قلیل ملتی تھی اور دولت حاصل کرنے کے موقعی بہت تھے اِسلئے اُنکا لالچ مین آکر ہر طرح لبنے منصب کو لوگونکی لوٹنے اور اپنا گھر بہرنے کا ذریعہ بنانا کچھہ تعجب کی بات نہ تھی - گورنر جنرل نے اِسکی قرار واقعی اصلاح کی کئی تدبیرین کین مگر اصل تدبیر اول یہہ تھی کہ اسنے ہر افسر سرکاری کی اِسقدر تنخواہ مقرر کردی کہ اسکو تجارت کرنے یا کسی ❊ اصلاحین

ناجائز طریق سے روپیہ کمانے کا بالکل عذر باقی نرہا۔ ادہر تو گورنر جنرل نے یہہ بندوبست کیا اور اُدھر یہہ قاعدہ باندھا کہ جہان کسی افسر نے کوئی سرکاری کام اپنے ذاتی فائدہ کیواسطے کیا یا اپنے دوستون اور آوردونکی رعایت کی ویہین بیدہڑک اسکو ڈانٹا اور کبہی درگزر نہ کی اور جب کسی نے کچھہ دغابازی کی اُسکو سزا دیئے بغیر نہ چھوڑا۔ اسطرح سے تھوڑے ہی دنون مین ہند کے انگریزی افسرونکی پاکبازی اور نیک نیتی سب پر ایسی روشن ہوگئی جیسے پہلے اُنکی بدنیتی ہویدا تھی ؞

گنٹور سرکار کا قلمرو انگریزی میں شامل ہونا

۴۴ - صلابت جنگ کے انتقال کے بعد نظام نے علاقۂ گنٹور سرکار انگریزون کے نام کردیا تہا مگر ابتک اُنکا اسپر قبضہ نہین ہوا تہا اسلیئے گورنر جنرل نے اب نظام کو لکہا کہ وہ ملک فی الفور بے حیلہ و حجت سرکار انگریزی کے حوالہ کردو۔ نظام نے مُلک تو بے عذر حوالہ کردیا مگر یہہ درخواست کی کہ ٹیپو نے میرا بالاگہاٹ کا علاقہ دبا لیا ہی اور مین اُس سے لڑنے کا ارادہ رکہتا ہون سرکار انگریزی مجہکو اِس لڑائی مین فوج سے مدد دے گورنر جنرل نے اُسکی یہہ درخواست تو منظور کی مگر یہہ کہلا بہیجا کہ جس والی ملک سے سرکار انگریزی کا اتحاد ہی اُس سے انگریزی فوج نہ لڑیگی اور جن راجاؤن اور نوابون کے ساتھہ سرکار کا اتحاد تھا اُنکی ایک فہرست تیار کر کے اُسکے پاس بہیجدی لیکن اُسمین ٹیپو کا نام نہین تہا۔ اِسپر ٹیپو نے عہدنامۂ منگلور کو توڑ دیا۔ ہرچند اِسکی اصل وجہ تو کچھہ اَور ہی تہی مگر ظاہر اُسنے اِسی امر کو حجت پکڑا ؞

۴۳ - منگلور کا عہدنامہ ایک حماقت کا معاملہ تھا اُس سے اتنا بھی فائدہ نہوا کہ ٹیپو نے جو منصوبے انگریزونکی عداوت یا اپنی کمال بلند پروازیون کے سبب باندہ رکھے تھے اُنسے رُک جاتا بلکہ وہ باوجود عہدنامہ کے خاصی طرح اپنی تدبیرونکی بحث و پیز کر سکتا تھا چنانچہ اول تو اُسنے دو حملے کئے ایک کاٹرا پر دوسرا کورگ پر اور وہان سے ایک لاکھ سے زیادہ ہندو پکڑ کر لیگیا اور اُنکو زبردستی مسلمان کرکے اپنے قلعون کی سپاہ مین بانٹ دیا - اسکے بعد وہ ٹیپو سے ٹیپو سلطان بنا یعنی لقب بادشاہی اختیار کیا جو بادشاہ دہلی کے سوا کسیکو سزاوار نہ تھا - اسیوجہ سے ابسے وہان شاہ عالم کی جگہہ ٹیپو کا نام خطبہ مین پڑھا جانے لگا ؛

۴۴ - اسوقت ٹیپو کو ایک بڑی خطرناک لڑائی پیش آئی اسلئے کہ نظام اور مرہٹون کے سردار نانا فرنویس نے آپسمین یہہ ایکا کیا کہ اسکو زیر کرکے اسکا ملک آپسمین بانٹ لین مگر ٹیپو انسے کب دبتا تھا بے تحاشا اپنی فوج لے اُن ضلعون پر جا چڑھا جو دریاے تنگ بھدرا کے شمال مین ہین - اور اپنے مخالفون کو ایسی آنکھین دکھائین کہ اُنہون نے صلح کر لی - اسوقت ٹیپو نے تو یہہ اقرار کیا کہ جو خراج چڑھ گیا ہے وہ مین ادا کردونگا اور جو شہر مینے فتح کر لئے ہین وہ بھی واپس دیدونگا اور نظام اور مرہٹون نے اسکے عوض یہہ کیا کہ ایک تو لڑائی موقوف کر دی اور دوسرے دریاے تنگ بھدرا تک جو ملک واقع ہے اُس کا ٹیپو کو حاکم بلاشرکت تسلیم کیا ؛

۴۵ - اب تو ٹیپو کا یہہ حال تھا کہ شیخی کے مارے زمین پر قدم نہین دیتا تھا

چنانچہ اُسنے غرور مین آکر ضلع ملیبار پر یورش کی ور نایر لوگون سے یہہ کہا کہ یا تو اسلام قبول کرو نہین تو تلوار ہے اور تم ہو - آخر بہتیرے تو مسلمان ہوگئے اور بہتیرے مُلک چھوڑکر بہاگ گئے - اور خود اُسکا قول ہے کہ مینے یہان آٹھہ ہزار مندر مسمار کئے - اُسکا یہہ بہی ارادہ تہا کہ لوگون سے اپنے تیئن نبی کہوائے ٭

ٹیپو کا ٹراونکور پر حملہ

۴۶ - ٹراونکور کا ملک لڑائی کی خوفناک آفتون سے اِتنک محفوظ رہا تہا اور راجہ ٹراونکور نے چند سال سے انگریزون سے دوستی پیدا کرکے یہہ عہد کرا لیا تہا کہ مجھپر کوئی دشمن چڑہ آئے تو تم مدد دینا اور تم پر کوئی غنیم حملہ کرے تو مین حاضر ہون ٹیپو نے اب کئی شکایتین پیش کرکے راجہ سے لڑنے پر کمر باندہی چنانچہ اُسنے ٹراونکور کی دیوار سرحدی پر حملہ کیا لیکن حریف کے مقابلہ سے اُسکے قدم اُکہڑ گئے اور بہت سا نقصان اُٹہایا - آخر وہان سے اپنی جہری جان لیکر بہاگا اُسکی پالکی اور سارا زیور اور مُہرین اور انگوٹہیان سب دشمن کے ہاتھہ لگین مگر یہہ زک اُٹہا کر وہ بہت برہم ہوا اور یہہ عہد کیا کہ جبتک بخوبی بدلا نہ لیلونگا یہان سے نہ ہلونگا - اِسکے بعد وہ تین مہینے تک انگریزون سے بالکل خفیہ تیاریان کرتا رہا اور پہر کمر باندہ کر لڑنے کو اُٹھہ کھڑا ہوا اور تہوڑے ہی عرصہ مین اُس دیوار کے اندر داخل ہوگیا ٭

ٹیپو کی تیسری لڑائی

۴۷ - اب گورنر جنرل نے اُسمین دخل دینا چاہا - چنانچہ جب نظام کیطرف سے گنٹور سپرد کئے جانے کی بابت عہدنامہ تیار ہوا تو اُسمین ایک یہہ بہی شرط ہوئی کہ ٹیپو کے مقابلہ مین نظام سرکار انگریزی کا ساتہہ دے اور جو ملک ہاتھہ لگے اُسمین سے اُسکو بہی حصہ ملے - گورنر جنرل نے مرہٹون کو

بہی لکہا کہ اگر تم بھی ہماری مدد کرو تو جو کچھہ ہمارے ہاتہہ آئیگا اُسمین سے تمکو بہی حصّہ دیا جائیگا - نانا فرنویس کو ہرچند انگریزونکا ساتھہ دینا ناگوار معلوم ہوتا تہا لیکن ٹیپو سے وہ ایسا ڈرتا اور اِسقدر جلتا تہا کہ اُسکے برخلاف انگریزون کے ساتھہ ہوکر لڑنا اُسنے منظور کرلیا ✣

۴۸ - جب یہہ معاملہ خوب پک چکا تو گورنر جنرل نے ٹیپو کو لکہہ بہیجا کہ تم نے جو سرکار انگریزی کے ایک دوست پر حملہ کیا اِسلئی تم سرکار کے دشمن ہو اور یہہ لکہتے ہی گورنر جنرل خود فوج کی سپہ سالاری کے لئی کلکتہ سے آگیا - اِسوقت انگریزی فوج دکہاوے کو امبور کیطرف کوچ کرکے ٹیپو کو مغالطہ دے جہٹ پٹ درۂ مغلی سے گزر مشرقی گہاٹ پر جا پہنچی - اور تہوڑے ہی عرصہ مین بنگلور فتح کرلیا - یہہ سنکر ٹیپو اپنے دار الخلافہ کی حفاظت کیو اسطے چلا اور سری رنگ پٹن سے تہوڑے ہی فاصلہ پر ایک مقام مین جسکا نام اریکیرا ہی اُسکا انگریزون سے مقابلہ ہوا اور یہان اُسنے شکستِ فاش کہائی ✣

۴۹ - اِسوقت سری رنگ پٹن بھی فتح ہو جاتا مگر فوج انگریزی اور سپاہ نظام دونو کے پاس ہرطرح کا سامان ضروری ہوچکا تہا اِسلئی گورنر جنرل ناچار مدراس کیطرف ہٹ آیا - جسدن یہہ یہان سے روانہ ہوا اُسکی دوسرے دن مرہٹے پہنچے - اگر مرہٹے دیر نہ لگاتے تو اِس جنگ مین ناکامی نہوتی - مرہٹونکی سردار ہری پنت کا صرف یہہ مطلب تہا کہ کسیطرح لوٹ پر ہاتہہ مارلے ✣

سری رنگ پٹن کا محاصرہ

۵۰ - اِسکے بعد گورنر جنرل نے بارہ محال بالکل فتح کرلیا اور ٹیپو کے جن قلعوں کو میسور کے لوگ فولاد کی مانند سمجھتے تھے اُنکو انگریزی فوج نے بے وقت سر کرلیا - پھر جب سری رنگ پٹن کے محاصرہ کا سارا انتظام درست ہوگیا تو انگریزی فوج ساز و سامان سے بخوبی آراستہ ہوکر ایسی ہوم ہام سے جنگ کو چلی کہ سارے ہند کے لوگ دیکھکر حیران ہوگئے - اب محاصرہ شروع ہوا - ٹیپو نے سری رنگ پٹن کو مستحکم کرنے مین کوئی دقیقہ باقی نرکھا تھا - تہری تہری فصیل تھی اور اُنپر تین سو توپین چڑھی ہوئی تھین اور کچی فصیل پر تمام جہاڑ ہی جہاڑ تھے جسکے سبب ممکن نہ تھا کہ آدمی اسپر قدم دھر سکے لیکن گورنر جنرل نے راتون رات ہلا کرکے اِس فصیل کو لیلیا اِسمین ٹیپو کے بہت آدمی کھیت رہے -

اول فصیل کو فتح کرکے گورنر جنرل نے محاصرہ پر اَور زور ڈالا - آخر ٹیپو نے تنگ آکر اپنے سردارون کی صلاح سے عہدنامہ کرنا منظور کرلیا اور جو شرطین گورنر جنرل نے ٹھہرائین اُنکو مان لیا - وہ شرطین یہہ تھین کہ ٹیپو اپنا آدھا ملک اور تین کروڑ روپیہ تو انگریزونکو دے اور تین ۳ لاکھ روپیہ مرہٹون کی نذر کرے اور اپنے دو بیٹے اول مین دے - انگریزون نے جو ملک مانگا تھا اُسمین کورگ بھی داخل تھا یہہ بات سُنکر ٹیپو عہدنامہ سے انکار کرنے ہی کو تھا مگر گورنر جنرل کو جو دیکھا کہ محاصرہ پر کمر باندھے ہوئے مستعد موجود ہی تو مرتا کیا نہ کرتا اُسنے اِسکو بھی منظور کرلیا ‌‌‌●

[illegible]

۵۱ - ہرچند نظام اور مرہٹون نے انگریزونکو کچھہ مدد نہین دی بلکہ دشمن کے ساتھہ خط کتابت کی لیکن پھر بھی گورنر جنرل نے ٹیپو سے جو ملک حاصل کیا

اور نقصان کی عوض روپیہ لیا اُسمین سے اِنکا جتنا حصہ ہوتا تھا بڑی بامیت داری سے اِنکو بانٹ دیا - اِس ملک مین سے انگریزون کے حصہ مین یہہ علاقے آئے (۱) ضلع ڈنڈیگل (۲) بارہ محال (۳) ضلع ملیبار جسکو جنرل ایبر کرومبی نے فتح کیا تھا - کورگ کا ملک گورنر جنرل نے وہان کے راجہ کو دیدیا *

میسور کی تیسری لڑائی اِسطرح ظفر مندی کے ساتھہ ختم ہوئی *

۵۲ - گورنر جنرل مدراس احاطہ مین دو برس تک اِس لڑائی کی سپہ سالاری مین مصروف رہا - مگر جب یہہ لڑائی ختم ہوئی اور ملک انگریزون کے ہاتھہ آیا تو ولایت سے گورنر جنرل پر بجاے تحسین کے عتاب ہوا لیکن پھر بھی اہل انگلستان نے عموماً لارڈ کارنوالس کی کارروائی کو پسند کیا اور اُسکے صلہ مین اُسکو مارکوئس خطاب ملا - لڑائی کی لوٹ مین سے پانچ لاکھہ روپیہ اُسکے حصہ مین آیا تھا مگر اُسنے اپنی دریا دلی سے اَورونکو بانٹ دیا اور جنرل میڈوز نے بھی ایسا ہی کیا -

۵۳ - اِس گورنر جنرل کا نام اِسوجہ سے خاصکر مشہور ہی کہ اِسنے سنہ ۱۷۹۳ع مین مالگزاری کا دوامی بندوبست کیا -

ہند مین جتنے بادشاہی خاندان گزرے اُن سب کے عہد مین آمدنی کا بڑا دارومدار زمین کے محاصل ہی پر رہا - سلاطین مغلیہ کے عہد مین جو لوگ بنگالہ مین اِس آمدنی کو تحصیل کرتے تھے وہ ہوتے ہوتے اپنے اپنے علاقہ کی زمینون کے مالک بن بیٹھے تھے اور یہانکی عدالت و انتظام فوج بھی اُنہی کے ہاتھہ تھا - اِنمین سے بہت سے وہین کے امراے قدیم

کی اولاد تھے - سرکار انگریزی نے اول اول تو ان لوگون کے منصبون کو تسلیم نہ کیا مگر بعد کمپنی نے گورنر جنرل کو لکہا کہ مصلحت ملکی کا مقتضی یہی ہے کہ مالگزاری کے سارے معاہدے زمینداران سے کئے جائین اسوقت یہہ تجویز ہی ہو کہ یہہ بندوبست اول دس برس کے واسطے کیا جائے پھر جب حسب مراد معلوم ہو تو یہی بندوبست دوامی ہو جائے - چنانچہ لارڈ کارنوالس نے ۱۷۹۳ء مین بعض آئین جاری کر کے ان زمینداروں کو زمین کا مالک مطلق تسلیم کیا اور کاشتکارونکو انکی رعیت قرار دیا - اس بندوبست مین ایک یہی سقم رہا کہ زمیندارونکو کاشتکارون پر حد سے زیادہ اقتدار حاصل ہو گیا - پٹ اور ڈنڈس اور چارلس گرنٹ اور گورنر جنرل کی بالاتفاق یہہ راے ہوئی کہ یہہ بندوبست دوامی ہونا چاہئے مگر شور اس راے کے خلاف تہا ۔

عدالت دیوانی و فوجداری کی اصلاح

۵۴ - اسکے بعد گورنر جنرل نے عدالت دیوانی و فوجداری کی اصلاح کیطرف توجہ کی سترالایجا امپے چیف جسٹس نے جو قاعدے اول مرتب کئے تھے انکو سر جارج بارلو نے کچہہ زیادہ کر کے ایک مجموعہ قوانین بنا دیا اور دیوانی کی عدالتونکا وہ انتظام و ضابطہ مقرر ہوا جو کچہہ متغیر ہو کر آج کے دن تک قائم ہی مگر اس انتظام مین سب سے بڑا نقص یہہ تہا کہ اسکے سبب پولیس کو رعایا پر ظلم کرنیکا اختیار حاصل ہو گیا تہا - اس انتظام کے بموجب اہل ہند عدالتون کی حکومت سے محروم تھے اور نہایت ادنی ادنی خدمتون کے سوا انکو کوئی سرکاری عہدہ نہ پا سکتے تھے - مگر کچہہ عرصہ بعد یہہ نقص رفع ہو گیا

۵۵ - اب لارڈ کارنوالس انتظامِ مملکت نہایت کامرانی کے ساتھہ کرکے ہند سے رخصت ہوا - ولایت مین ولیم پٹ کا ڈکلیریٹری ایکٹ (قانونِ تصریحی) جاری ہوگیا تھا اِس سے اِس امر کی تصریح ہوئی کہ ۱۷۸۴ء مین جو ہند کا قانون پٹ نے مرتب کیا تھا اُسکا منشا یہہ تھا کہ معاملاتِ ہند کا اصل اختیار کمپنی سے منتقل ہوکر بادشاہِ انگلستان کے ہاتھہ مین آجائے *

چوتھی فصل

سر جان شور جسکو بعد لارڈ ٹینمث خطاب ملا
۱۷۹۳ء سے ۱۷۹۸ء تک کا حال

۵۶ - پٹ اور ڈنڈس نے کارنوالس کے بعد شور کو گورنر جنرل مقرر کیا یہہ شخص کمپنی کے ملکی ملازمون مین سے تھا اور دوامی بندوبست کے معاملہ مین اُسکی لیاقت کی بڑی تعریف ہوئی تھی - اِسنے یہہ عہد کرلیا تھا کہ مین اپنے عہدِ حکومت مین ہند کی ریاستون کے معاملات مین دخل نہ دونگا اِسلئے اِسکے عہد مین انگریزونکا رعب داب کم ہوگیا اور ٹیپو اور مرہٹون کو اپنی دل کی ہوس نکالنے کا خوب موقع ملا - چنانچہ ٹیپو تو انگریزون سے ایک بڑا اخیر معرکہ کرنے کی تیاریان کر رہا تھا اور مرہٹون نے جب دیکھا کہ یہہ گورنر جنرل کسیکے قضیے ٹنٹے مین نہین بولتا سب سے

۱؎ دفعہ ۱۲ دیکھو *

الگ تھلگ ہتا ہی تو اُنکو نظام کے ملک پر یورش کرنیکی جرأت ہوگئی آخر اُنہوں نے نظام کو گردلا کے میدان میں شکست دیکر اُسکا زور توڑ دیا ۔ مرہٹوں میں نانا فرنویس اسوقت بڑا ممتاز آدمی تھا اور اُنکی تاریخ گویا اِسی شخص کا کارنامہ ہی اور پانچویں باب میں دفعہ ۷۷ سے ۸۰ تک درج ہی *

نواب کرناٹک کا قرضہ

۵۷ ۔ جب محمد علی نواب کرناٹک نے انتقال کیا تو اُسکی جگہہ اُسکا بیٹا مسند نشین ہوا نواب بڑا بھاری قرضہ ذمہ چھوڑکر مرا تھا اور لوگوں نے طرح طرح کی بے ایمانیاں کرکے اُسکو اَور بھی بڑھا دیا تھا ۔ اُسکے قرضخواہ اکثر کمپنی کے ملازم تھے اور گورنمنٹ مدراس نے یہہ تجویز کی کہ نواب کا کچھہ علاقہ اُسکا قرض ادا کرنے کے لئے علٰحدہ کردیا جائے لیکن یہہ تدبیر منظور نہوئی اِسلئے یہہ معاملہ یونہی رہا ۔ قرضخواہوں کے دعووں کی تحقیقات ہوتے ہوتے ساٹھہ برس گزر گئے اور کروڑوں روپئے خرچ ہوگئے آخر یہہ ہوا کہ لارڈ وِلزلی کے عہد میں نواب نے حسبِ قاعدہ اپنا علاقہ سرکارِ انگریزی کے سپرد کردیا اور اُسکی عوض ایک بیش قرار پنشن منظور کرلی ۔ یہہ علاقہ مدراس احاطہ میں شامل ہوگیا اور اِسیوجہ سے اِس زمانہ میں مدراس احاطہ اِسقدر وسیع ہی *

معاملات اودہ (م) وزیر علی کی معزولی

۵۸ ۔ اِسی زمانہ میں آصف الدولہ نواب اودہ نے رحلت کی اِسکی تمام عمر بڑی عیاشی میں گزری اور اِسکی عقل مرتے دم تک بالکل بچوں کی سی رہی اِسکو بہتیرا ہی سمجھایا کہ اپنی ریاست کی بہبود کیطرف کچھہ التفات کرے مگر اِسکے کان پر جوں بھی نہ چلی اور خوابِ غفلت سے ذرا ہوشیار نہوا

غرض اُسکے بعد وزیر علی جو اُسکا بیٹا کہلاتا تھا مسند نشین ہوا مگر جب یہہ کھلا کہ یہہ نواب کی منکوحہ بیوی سے نہین ہی اور اسکا چال چلن بھی بُرا ہی تو گورنر جنرل نے اسکو اُتار کر آصف الدولہ کے بھائی سعادت علی کو مسند پر بٹھا دیا - سعادت علی اُس زمانہ مین بنارس رہا کرتا تھا چنانچہ وہانکے رزیڈنٹ چیری نے اُس سے عہد پیمان کیا اور کچھہ دن بعد سعادت علی لکھنو روانہ ہوا اور گورنر جنرل کا لشکر بھی وہین پڑا تھا جان شور کو ہرچند وزیر علی کی لُٹیری سپاہ سے بڑا کھٹکا تھا مگر وہ نہایت خاطر جمعی اور اطمینان کے ساتھ وہان جما رہا اور نواب سعادت علی کو مسند پر بٹھا کر وزیر علی کو بنارس بھیجدیا وزیر علی نے وہان رزیڈنٹ کو مروا ڈالا اور بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا مگر چند ہی روز مین شکست کھا کر قید ہوگیا ؛

اسکے بعد سر جان شور لارڈ ٹینمث خطاب پاکر ہند سے ولایت روانہ ہوا

پانچوین فصل

مارکوئیس ولزلی

۱۷۹۸ع سے ۱۸۰۵ع تک کا حال

۵۹ - مارکوئیس ولزلی جسکا اگلا خطاب لارڈ مارننگٹن تھا پٹ اور ڈنڈس کا دوست تھا اور چار برس تک ولایت مین بورڈ آف کنٹرول کا (کمیٹی اہتمام معاملات ہند) کارکن بھی رہ چکا تھا - غرض اب ولزلی جو تھا گورنر جنرل مقرر ہوکر ہند مین آیا - یہہ گورنر جنرل بڑا ذہین اور زندگی

اور عالم و فاضل اور معاملات ملکداری مین بڑا ہوشیار تھا - اسکا عہد
گورنری اور گورنر جنرلون کے زمانہ کی نسبت بہت زیادہ نامور اور کامران
ہوا --- یہہ گورنر جنرل اس قاعدہ کا مطلق پیرو تھا کہ یہان کے والیان ملک
کے معاملات مین سرکار انگریزی کو دخل دینا مناسب[۵] نہین ہی - بلکہ اسنے
ہند کی ریاستون سے اس قاعدہ کے عہد نامے کئے جو سب سڈی ایری سسٹم
کے نام سے مشہور ہی +

ولزلی کی لڑائیون کا خلاصہ

۶۰ - لارڈ ولزلی کے عہد مین یہہ واقعات مشہور ہوئے ہین میسور کی
چوتھی لڑائی اور مرہٹون کی دوسری اور تیسری لڑائی --- مرہٹون کے
مغلوب ہونیکا حال عہدنامہ بسین سے لیکر اُسوقت تک جبکہ سیندھیا
اور ہلکر سرکار انگریزی کے بالکل مطیع ہوگئے پانچوین باب کی دفعہ ۸۷ سے
لیکر دفعہ ۱۰۱ تک بیان ہوچکا ہی - اور لارڈ لیک کے وسیلہ سے مرہٹون کے
پنجہ سے شاہ عالم ثانی کے رہائی پانے اور بھرت پور کے جاٹون سے انگریزونکی
معرکے ہونیکا حال بھی اُسی جگہہ مذکور ہی +

عہد و پیمان سب سیڈی ایری

۶۱ - سرکار انگریزی اور ہند کے والیان ملک کے باہم عہد پیمان کا جو طریق
سب سڈی ایری سسٹم کے نام سے مشہور ہی اُسکا کچھہ مختصر حال اس موقع
پر بیان کرنا مناسب ہی - یہہ قاعدہ اول اُسوقت جاری ہوا جبکہ لارڈ ٹین متھ
نے نواب اوده کے ساتھہ عہد پیمان کیا تھا - اب ولزلی نے جب کسی ہندوستانی
ریاست کے ساتھہ عہد پیمان کیا اسی طریق پر کیا - اس قاعدہ کو جب

ف۵ دفعہ ۹۱ دیکھو +

کوئی ریاست عہدنامہ کی رو سے منظور کرتی تھی تو وہ سرکار انگریزی کی حکومت کو ہند مین سب پر غالب مانتی تھی اور اسکی عوض سرکار اُس ریاست کی حفاظت اور سلامتی کی ذمہ وار ہوجاتی تھی اسکے علاوہ وہ ریاست عہد کرتی تھی کہ سرکار انگریزی کی اجازت بغیر کوئی لڑائی یا صلح نہ کیجائیگی اور کسیقدر انگریزی فوج جو کنٹنجنٹ کہلاتی ہے اپنے ہان رکھیگی - اور اُسکا خرچ ادا کرتی رہیگی اور جب سرکار انگریزی کو ضرورت پڑیگی تو اُسی فوج سے سرکار کی مدد کریگی - اس طریق کے عہد و پیمان کی یہہ بڑی شرطین تھین مگر جیسا موقع و محل ہوتا تھا اُسکے موافق تغیر و تبدل بھی ہوجاتا تھا - غرض لارڈ کارنوالس اور سر جان شور ہندوستانی ریاستون کے ساتھہ جو طریق برتتے تھے وہ اب بالکل متروک ہوگیا اور یہہ نیا دستور اُسکی جگہہ جاری ہوا - اگلی طرز کا اصل منشا یہہ خیال خام تھا کہ ہند کے کل راجاؤن نوابون کی قوت و طاقت آپسمین تُلی ہوئی ہے اور انمین سے کسیکا پلہ حد سے زیادہ زبر نہونے پائے ؛

۶۲ - جب ولزلی ہند مین آیا ہے اُسوقت یہانکی انگریزی حکومت کو بڑا خطرہ تھا اسلئے کہ ٹیپو اور نظام اور سیندھیا یہہ سب کے سب فرانسیسون کے کہنے مین تھے اور انکی فوج کے بہت سے افسر بھی فرانسیس ہی تھی اسکے سوا ایک اور بھی دغدغہ تھا کہ زمان شاہ اُس احمد شاہ ابدالی جیسی زبردست کا پوتا جسنے پانی پت کے میدان مین مرہٹون کا مار پلیتہن نکال دیا تھا پہر ہندوستان پر حملہ کرنے کو کمر باندھے بیٹھا تھا اور ٹیپو بھی

ٹیپو سلطان [illegible]

اُسکی سازش ہو گئی تھی +

۶۳ - جب سے مرہٹون نے کُردلا[ا] کے میدان پر نظام کو شکست فاش دی تھی اُسوقت سے وہ انگریزونکی صورت سے بیزار تھا کیونکہ انہون نے ایسے اڑے وقت مین اُسکی دستگیری نہین کی تھی اور انگریزون سے کشیدہ ہو کر اُسنے فراسیسونکا دامن پکڑ لیا تہا مگر اب گورنر جنرل اُس سے عہد پیمان کے لئے سلسلہ جنبانی کر کے اُسکو ایسا راہ پر لایا کہ اُسنے سب سیڈی ایری طریق کا عہد پیمان منظور کر لیا اور جسقدر فراسیسی سپاہ اُسکے ہان تھی سبکو یکقلم جواب دیکر اُسکی جگہہ انگریزی فوج رکہہ لی - اِسکے افسر انگریز تھے اور ساری فوج کی تنخواہ نظام کے ذمہ تھی - غرض نظام تو یون راہ پر آگیا مگر پیشوا نے نانا فرنویس کی صلاح سے اِس طریق کا عہد نامہ منظور نہ کیا اور اُسکی دیکہا دیکہی اور مرہٹون نے بھی اِس سے کانون پر ہاتھ دہرے - مگر تاہم ظاہر مین انگریزونکی دوستی کا دم بھرتے رہے +

۶۴ - انگریزون مین اور ٹیپو مین چہہ برس سے صُلح تھی اِس عرصہ مین ٹیپو نے اپنی قوت کو خوب بڑہا لیا اور اپنی فوج کو چند فراسیسی سپاہیونکی ذریعہ سے قواعد مین اچھی طرح رواں کرکے اُسکا ساز و سامان بھی خوب درست کر لیا - ٹیپو کی اِن تیاریون سے جس طوفان کی آمد آمد کا اندیشہ لگ رہا تہا وہ آخر ٹوٹ پڑا - اِسکی تفصیل یہہ ہے کہ جزیرہ ماریشس کے فراسیسی گورنر نے

ا - پانچوین باب کی دفعہ ۹، دیکھو +

ایک نخوت آمیز اشتہار جاری کیا کہ سلطان میسور نے ہمارے پاس سفیر بھیجکر درخواست کی ہے کہ ہم انگریزونکو ہند سے نکالدینے مین اُسکو مدد دین اِسپر لارڈ ولزلی نے ادہر تو ٹیپو سے اِس مخالفانہ باتون کی وجہ پوچھی اور اُدہر جھٹ پٹ لڑائی کی تیاریان کردین - اِسی اثنا مین کچھہ فرانسیسی افسر ٹیپو کی کمک کو اُڑ آ پہنچے تھے اور اُسنے کچھہ جنون مین آکر اپنے تئین فرانس کی سلطنت جمہور کا ایک فرد یا رئیس قرار دیا تہا - جب فرانس کا مشہور سپہ سالار نپولین بونا پارٹ ملک گیری کے ارادہ سے مصر مین پہنچا تو وہان سے اُسنے ٹیپو کا اطمینان کیا کہ خاطر جمع رکھو مین تمہاری مدد کرونگا ٭

چوتھی میسور کی لڑائی

۶۵ - جب لارڈ ولزلی نظام سے عہدنامہ سب سڈیری مکمل کر کے اُس سے اپنی قوت کو خوب ساز وار پہنچا چکا تو اُسنے اپنے بھائی کرنیل ولزلی کو جسنے پیچھے ڈیوک آف ولنگٹن خطاب پایا مدراس بھیجا اور پھر تھوڑے ہی دن بعد آپ بھی وہان جا پہنچا - مدراس پہنچکر گورنر جنرل نے ٹیپو سے مصالحت کے لئے کچھہ خط کتابت کی مگر اِس سے کچھہ فائدہ نہوا آخر ہنگامہ کارزار خوب گرم ہوا اُسوقت جنرل ہیرس کرناٹک کی انگریزی فوج کا سپہ سالار تہا اور کرنیل ولزلی اور کپتان مالکم جو نظام کی فوج کمکی کے افسر تھے اُسکے ماتحت تھے - جنرل اسٹوارٹ کچھہ بمبئی کی فوج لئے ملیبار کیطرف سے آرہا تہا کہ ٹیپو نے بڑی پھرتی سے کوچ کر کے اِس فوج کو رستہ ہی مین سیدا سیر پر جالیا اور اِس لڑائی مین انگریزونکا ٹیپو سے

یہہ پہلا میدان ہوا جسمین ٹیپو نے شکست کہائی اور اُسکے دو ہزار آدمی کہیت رہے ٭

۶۶- اسکے بعد جنیل ہیرس بہت آہستہ آہستہ کوچ کرکے رائکوٹ آیا اور وہان سے ملاویلی مین جو سری رنگ پٹن سے چالیس میل ہی آپہنچا یہان ٹیپو کی فوج سے اُسکا مقابلہ ہوا اور کرنیل ولزلی نے اپنی گوروں کی پلٹن سے حملہ کرکے فوراً اُسکو میدان سے بہگا دیا- ابتو ٹیپو کو تسلی ہوئی کہ انگریز کہین سری رنگ پٹن پر دہاوا نکرین اور انکو اُدہر سے روکنے مین بڑی کوشش کی مگر جس رستہ ٹیپو کو یقین تہا جرنیل ہیرس اُس رستہ نہ گیا بلکہ ایک اَور راہ چلا اور سرے رنگ پٹن کے جنوب کیطرف دریا کاویری سے عبور کرکے اُسکے جنوبی کنارے ہولیا اور قلعہ کے آگے مورچے جا باندہے- اسکے چند روز بعد جرنیل سٹوارٹ بھی بمبئی کی فوج لیکر آپہنچا ٭

ملاویلی کا معرکہ

۶۷- معلوم ہوتا ہی کہ اسوقت ٹیپو کے اوسان بالکل خطا ہوگئے اور اُسکے دل پر خوف ہراس چہا گیا چنانچہ وہ کہین تو فال کہلواتا اور پنڈتوں نجومیوں سے پوچہتا تہا اور کہین مسجدونمین دعائین منگواتا اور مندرونمین پوجا کرواتا تہا اور وہ دن بہول گیا تہا کہ ہندوونکو کیسی کیسی تکلیفین دیتی تہین پہر اُسنے ایلچی بہیجکر صُلح کرنی چاہی مگر ہیرس نے جو شرطین لکہین انکو منظور نہ کیا- ایسا معلوم ہوتا ہی کہ وہ اسوقت سارے فنون سپاہگری اور عہد پیمان کے ڈہنگ بہول گیا تہا اور جسقدر عقل عموماً آدمی مین

سری رنگ پٹن کا محاصرہ

ہوتی ہی اُسقدر بھی اُسمین نرہی تھی +

سری رنگ پٹن کا محاصرہ

۶۸ - جنرل ہئیرس نے اِسی اثنا مین سریرنگ پٹن کے قلعۂ عظیم الشان پر ایسا زور شور سے گولا برسایا کہ چند روز مین فصیل قلعہ اِسقدر شکستہ ہوگئی کہ فوج حملہ کرکے اُسمین داخل ہوسکتی تھی - دوسرے روز دن نکلنے سے پہلے جنرل بیرڈ نے جو چار برس تک وہان قید رہ چکا تھا فوج کو ساتھہ لیکر قلعہ پر ہلا کیا اور چٹکی بجاتے مین انگریزی جھنڈا اُنکا فصیل کے اوپر جا گاڑا - انگریزی فوج کے دو پرے تھے یہہ دونو دو طرف سے بہت سی مشکلات کو طے کرکے اور فوج میسور کے ایک دو اور گروہ کو مغلوب کرکے قلعہ کے مشرقی دروازہ پر ملگئے اور شہر پر انگریزونکا تسلط ہوگیا +

ٹیپو کی وفات

۶۹ - ٹیپو اِس لڑائی مین مقتول ہوا اور اُسکی لاش ایک محرابدار دروازہ کے تلے کشتون کے پُشتہ کے نیچے ایک پالکی مین پڑی ہوئی ملی انگریزون نے دوسرے دن اُسکو فوج کی رسوم تعظیم و تکریم کے ساتھہ لال باغ مین ایک خوبصورت مقبرہ کے اندر دفن کرادیا اب معلوم ہوا کہ اِس ظالم نے جتنے انگریز محاصرہ مین قید کئے تھے اُن سب کو جان سے مروا ڈالا تھا اور اِسیسے اُسپر اگر کچھہ ترس آتا بھی تو اب نہین آتا +

میسور کا بندوبست

۷۰ - اِسکے بعد سلطنتِ میسور کے دونو بڑے سردارون پورنیا اور قمرالدین اور اَور سب سے بڑے ارکانِ دولت نے ٹیپو کے بڑے بیٹے کے ساتھہ اپنے تئین انگریزون کے حوالہ کردیا - شہر کا نظم و نسق کرنیل ولزلی کے سپرد ہوا - اِسنے تھوڑے ہی دنون مین اُنکا سب انتظام درست کردیا اور

رعایا کو بھی اطمینان ہو گیا - اِسکے بعد گورنر جنرل نے ملک مفتوحہ کا بندوبست اِسطرح کیا کہ جو ضلعے حیدرآباد کے قریب تھے وہ نظام کو دئے - کا نڑا - گوا - ہنوز اور وینا ڈ اپنے پاس رکھے اور ٹیپو کے خاندان کو معزول کرکے اُسکے لئے ایک معقول پنشن مقرر کر دی اور ویلور اُسکے رہنے کے لئے تجویز کیا - اِسکے بعد میسور کے قدیم راجاؤن کے خاندان کا ایک لڑکا پانچ برس کی عمر کا جو گدّی کا حقدار تھا اپنی ماں کے ساتھ اِسطرح رہتا تھا کہ کوئی یہہ بھی نہ جانتا تھا کہ یہہ کون ہی اُسکو گورنر جنرل نے میسور کی گدّی پر بٹھا دیا

انتظام مابعد

۱۷ - جبتک یہہ راجہ نابالغ رہا پورنیا جو ایک بڑا لایق اہلکار تھا ریاست کا کاروبار کرتا رہا اور جنرل ولزلی جب میدان جنگ سی فرصت پاتا تھا میسور کی کمشنری کیا کرتا تھا - اِسمین کچھہ شک نہین کہ سری رنگ پٹن کے فتح ہونے سے دکھن مین انگریزون کی حکومت غالب ہو گئی *

معاملات اودہ

۱۸ - اِسی زمانہ مین گورنر جنرل نے اودہ کے معاملات مین اپنا قدم ڈالا - اِسکی وجہ یہہ تھی کہ سعادت علی اور اُسکے وزیر نے اودہ مین بڑی بے انتظامی اور ظلم کر رکھا تھا - اور سب سے بڑی یہہ بات تھی کہ عہدنامہ کے موافق فوج کنٹنجنٹ جیسی مستعد اور قواعددان ہونی چاہئے تھی ویسی نہ تھی اِسلئے گورنر جنرل نے نواب کو دبایا کہ اِس بے انتظامی کا تدارک کرے اور فوج کے خرچ کے واسطے کچھہ علاقہ سرکار کے سپرد کر دے چنانچہ اُسنے کچھہ ضلعے سرکار کے حوالہ کر دئے اور اب ممالک مغربی و شمالی کے اکثر ضلعے یہی ضلعے ہین *

۴۳۷ - ولزلی کے عہد مین اس بات پر برابر بحث رہی کہ آیا اہل انگلستان مین سے ہر ایک کو ہند مین تجارت کرنیکی اجازت ملنی چاہئے یا نہین جب ۱۷۹۳ء مین کمپنی کو نئی سند ملی تہی اُسوقت اُسنے منظور کرلیا تہا کہ چوراسی ہزار من دساور سالانہ کی تجارت اَور اہل انگلستان بہی کیا کرین مگر چند ہی روز بعد لوگ اس سے زیادہ تجارت کرنے لگے - لارڈ ولزلی کی مرضی یہہ تہی کہ کسی انگریز کو تجارت کی روک ٹوک نرہے مگر چونکہ یہہ رائے کمپنی کے حق مین مضر تہی اسلئے کمپنی اُس سے ناراض ہوئی اور گورنر جنرل نے جو بعض مصارف کے لئے کچہہ رقمین منظور کی تہین اُنمین کمپنی نے تخفیف کردی اور گورنمنٹ مدراس کے بڑے لائق سکتر وِب کو اسکام سے علحدہ کردیا - اور گورنر جنرل کے حقوق مین دست اندازیان کرکے اُسکو اسطرح دق کرنا شروع کیا کہ اُسنے تنگ آکر لکہہ بہیجا کہ مین اسی سال ولایت واپس آنا چاہتا ہون - لارڈ کلائو جسکا نام ہند مین مشہور ہے اِسوقت اُسکا بیٹا مدراس کا گورنر تہا اُسنے بہی اِسی سبب سے استعفا دیدیا اور اُسکی جگہہ لارڈ ولیم بنٹنگ مقرر ہوا - مگر لارڈ ولزلی کہنے سُننے سے ایک سال اَور ہند کا گورنر جنرل رہا اور اسی سال وہ مشہور معرکے پیش آئے جنسے ہند کی سلطنت انگریزونکی ہاتہہ آئی یعنی مرہٹونسے انگریزونکی دوسری لڑائی ہوئی

۴۳۸ - لارڈ ولزلی کے عہد حکومت کے اخیر سال مین جو مرہٹون سے لڑائیان پیش آئین اُنکا ذکر پانچوین باب مین دفعہ ۸۸ سے ۱۰۱ تک آچکا ہے - اِسکے بعد یہہ لائق گورنر جنرل بڑی کامرانی اور شان و شوکت

کے ساتھ حکومت کرکے ۱۸۰۵ء مین ہند سے رخصت ہوا۔ ہرچند کمپنی کے ڈائرکٹر اُسکی طرز حکمرانی کو خاک مین ملانے پر آمادہ تھے مگر پھر بھی اُنھون نے اِسکی تعریف مین یہہ لکھا کہ لارڈ ولزلی نے ہند کی بہبود وآسودگی کو ترقی دینے اور سلطنت انگریزی کے فائدہ اور عزت کو قائم رکھنے مین جو عرقریزی اور سرگرمی کی وہ تحسین وآفرین کے لائق ہی اور اِسکے صلہ مین اُسکو دو لاکھہ روپے انعام دئے اور اُسکا لعبت بنواکر اپنے دربار کے مکان مین نصب کیا ٭

چھٹی فصل

لارڈ کارنوالس کا دوسرا عہد اور سر جارج بارلو کا زمانہ ۱۸۰۵ء سے ۱۸۰۷ء تک کا حال

۷۵ - ولایت مین جو فریق لارڈ ولزلی کے دلیرانہ انتظام کے خلاف تھا اب اُسکا پاسا زبر ہوگیا اور اُنھون نے لارڈ ولزلی کی جگہہ لارڈ کارنوالس کو دوبارا گورنر جنرل مقرر کرکے ہند مین بھیجا - یہہ اِس بات کا بیڑا اُٹھاکر چلا تھا کہ ولزلی کے انتظام کا طریق پلٹ ڈالونگا اور جسطرح ہو سکے گا جاتے ہی سیندھیا اور ہلکر سے صلح کرونگا چنانچہ اُسنے آتے ہی بسین کے عہدنامہ کو نامنظور کیا اور جہان لارڈ لیک لڑرہا تھا وہان جانے پر

لارڈ کارنوالس کا دوبارہ گورنر جنرل ہوکر ہند مین آنا

۱ پانچوین باب کی دفعہ ۱۰۱ کو دیکھو ٭

آمادہ ہوا کہ لڑائی پر خاک ڈالکر جسطرح بنے صلح کرے مگر اُسکا یہہ ارادہ پورا نہوا اور غازی پور مین اُسکا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا ٭

سر جارج بارلو

۷۶ - لارڈ کارنوالس کے بعد سر جارج بارلو جو کونسل کا ممبر اعلی تہا ہند کا گورنر جنرل مقرر ہوا اُسکو اس امر کا بڑا خیال تھا کہ جو طریق صلح لارڈ کارنوالس نے اختیار کیا تہا مین اُسکو پورا کرون چنانچہ لیک نے ہر چند اسکو منع کیا مگر اُسنے ایک نہ مانی اور ہلکر سے جسکو تاب مقابلہ باقی نہین رہی تھی ایسی شرطون پر صلح کر لی جو اُلٹی ہلکر ہی کے حق مین مفید تہین - اسکا مفصل حال پانچوین باب کی دفعہ ۱۰۱ مین درج ہی - مرہٹون سے جو عہدنامہ اسوقت ہوا اُسمین نہایت شرم کی بات یہہ تھی کہ ہلکر اور سیندہیا کو انگریزون کے بڑے وفادار دوست راجپوتون سے اپنا انتقام لینے کی ممانعت نہ تہی کیونکہ گورنر جنرل نے برملا کہدیا تہا کہ سرکار اب ہندوستانی رئیسون کے جہگڑون مین نہ بولیگی ٭

ویلور مین ہندوستانی فوج کا فساد

۷۷ - اسوقت مدراس احاطہ مین جہان لارڈ ولیم بنٹنک گورنر تہا ایک تازہ گل کہلا کہ وہان کے ہندوستانی سپاہیون نے اپنی وردی کی ٹوپی کی وضع بدل جانے کے باعث ویلور مین بغاوت کی - لوگون نے یہہ اُڑا دی تہی کہ یہہ ٹوپیان انگریزون کی سی ہین اسپر جاہل اور بہولے بہالے سپاہیون کو یہہ یقین ہو گیا کہ سرکار ہم کو زبردستی عیسائی کرنا چاہتی ہی ٹیپو کے بیٹون نے اس آگ پر اَور تیل ڈالا اور خوب اُنکو بہڑکایا - یہہ ویلور مین رہا کرتے تھے اور وہان انکے لئے

کچھ ایسی رک ٹوک نہ تھی جہان چاہتے تھے پھرتے تھے - بڑی بڑی تنخواہین مقرر تھین - نوکر چاکر بہت سے پاس تھے - دوست آشنا اُنکا ایک جمگھٹا رہتا تھا - القصہ ویلور کے سپاہی بغاوت پر آمادہ ہوگئے - یہان کے قلعہ مین ہندوستانی فوج بہت تھی اور گورونکی صرف دو کمپنیان تھین رات کے دو بجے ہونگے کہ ان باغی سپاہیون نے گورونکو سوتے ہوئے جا دبایا اور ایک سو تیرہ جوانونکو مار ڈالا - اسوقت کرنیل گلسپی جو یہان سے سولہ میل پر ارکاٹ مین تہا یہہ سنتے ہی تھوڑی سی فوج ساتھ لیکے جھٹ پٹ روانہ ہوا اور دھاوا کرکے قلعہ چھین لیا - باغی سب تتر بتر ہوگئے اور جتنے ہاتھ لگے اُنکو جھٹ پٹ سزا دیگئی *

۷۸ - اب سر جارج بارلو کی جگہہ لارڈ منٹو گورنر جنرل مقرر ہوا یہہ پہلے جزیرہ کورسکا کا گورنر تہا - اسکے بعد بورڈ آف کنٹرول کا میر مجلس ہوا اور اب وہان سے ہند کا گورنر جنرل مقرر ہوکر آیا - اسکے آنے پر سر جارج بارلو گورنر ہوکر مدراس گیا *

ساتوین فصل

لارڈ منٹو گورنر جنرل

۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک کا حال

۷۹ - جب لارڈ منٹو ہند کا گورنر جنرل مقرر ہوا تھا تو ولایت مین اسکو بہت تاکید کی گئی تھی کہ اگلے دونو گورنر جنرلون کی طرح طریق مصالحت کو ہمیشہ مدنظر رکھے چنانچہ اول اول اُسکی طبیعت بھی اسطرف بہت راغب ہی

مگر تھوڑے ہی دن مین اُسکو یہہ ثابت ہوا کہ ہندوستانی ریاستون مین
بعض اوقات دخل دیئے بغیر ہرگز کام نہین چلتا چنانچہ مجبور اُسکو
امیر خان کے مقابلہ مین راجۂ برار کو مدد[۵] دینی پڑی اور پیشوا اور نظام
کے معاملات مین بھی دخل دینا ضرور ہوا ٭

ٹراونکور

۸۰ - پھر ٹراونکور کی ریاست مین اس سے بڑھکر مداخلت کرنی پڑی
یہان جب رزیڈنٹ نے دیوان ریاست کو غبن اور ظلم سے روکا تھا اسپر فساد
برپا ہوگیا اور مفسدون نے بعضی انگریزی رعایا کو بندرگاہ الیپی مین
جو کوچین اور کولم کے مابین واقع ہی قتل کرڈالا اور کولم مین رزیڈنٹ
کی کوٹھی پر چڑھ آئے اس بغاوت کے سبب انگریزی فوج نے علاقۂ
ٹراونکور پر تسلط کرلیا اور اس ملک مین کئی برس تک انگریزی حکومت
رہی ٭

ماریشس وغیرہ

۸۱ - بحر ہند مین ماریشس اور بوربون اور راڈریگز ٹاپو جو فرانسیسون
کے پاس تھے یہان سے اُنکے جنگی جہاز آکر انگریزی تاجرون کو دق
کیا کرتے تھے اسلئے وہان فوج بھیجی گئی اور یہہ ٹاپو اُن سے چھین
لئے گئے انمین سے ماریشس تو ابتک انگریزون کے پاس ہی مگر
بوربون پھر فرانسیسون کو دیدیا - اسی زمانہ مین ولندیزون کا زرخیز
جزیرہ جاوا بھی انگریزون کے ہاتھ آگیا ٭

---

[۵] پانچوین باب کی دفعہ ۱۰۴ اور ۱۱۰ کو دیکھو ٭

مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ساتھ عہد و پیمان

۴۸ - ۱۸۰۹ء مین پٹیالہ اور جیند کے سرداروں نے مہاراجہ رنجیت سنگھ
والی پنجاب کی دست اندازیون سے تنگ آکر گورنر جنرل سے درخواست
کی کہ آپ ہمکو اپنے سایۂ حفاظت مین لین اسلئے گورنر جنرل نے مٹکاف
کو سفیر کرکے لاہور بہیجا - یہہ وہی افسر تھا جو کچھہ عرصہ بعد لارڈ مٹکاف کے
خطاب سے ممتاز ہوا - غرض مٹکاف کی معرفت مہاراجہ رنجیت سنگھ
سے عہدنامہ ہوا اور یہہ قرار پایا کہ مہاراجہ کیطرف سے شتلج کے اس پار کی
ریاستوںمین دست اندازی عمل مین نہ آئیگی اور سرکار انگریزی کے ساتھہ
رابطۂ اتحاد مستحکم کیا جائیگا - اسوقت مٹکاف کی عمر اکیس برس کی
تھی - مہاراجہ اس سے بہت خوش ہوا اور اسوقت سے انگریزوں کی
خوبیان اسکے دل مین ایسی کہب گئین کہ پہر کوئی اسکو سکہا پڑہا کر اس
عہدنامہ کے توڑنے پر آمادہ نہ کرسکا *

مہاراجہ رنجیت سنگھ کی آغاز عملداری کا حال

۴۹ - اس موقع پر مہاراجہ رنجیت سنگھ کا کچھہ ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا
ہے *
۱۷۳۹ء مین جب نادرشاہ نے ہند پر حملہ کیا تو وہ اپنی فوج کے ساتھہ
پنجاب مین سے گذرا - پہر جب افغانوں کے سردار احمد شاہ ابدالی نے
ہند پر کئی بار یورش کی تو وہ بھی اپنی فوج لیکر اسی رستہ آیا اور ۱۷۵۲ء
سے صوبۂ پنجاب سلطنت مغلیہ سے علحدہ ہوکر کابل کے دُرّانی بادشاہوں
سے کم و بیش متعلق رہا اور یہان دُرّانیون ہی کی عملداری تھی کہ ۲ نومبر ۱۷۸۰ء
کو رنجیت سنگھ گوجرانوالہ مین پیدا ہوا اور اسکی عمر ۱۸ برس کی تھی

۹۱ تیسرے باب کی دفعہ ۱۴۳ سے ۱۵۰ تک دیکھو *

کہ احمد شاہ درّانی کے پوتے زمان شاہ نے اُسکو حاکم لاہور مقرر کردیا
اِسکی وجہ یہہ ہوئی کہ جب زمان شاہ یہان آیا تو اُسکی توپین دریای جہلم مین
بہ گئی تھین اور رنجیت سنگہ نے مدد کر کے اُنکو نکلوا دیا تھا اِس سے
خوش ہوکر زمان شاہ نے اِسکو ۱۷۹۹ء مین یہہ منصب عطا کیا - اب سے
رنجیت سنگہ نے اپنی عمدہ لیاقت کو فوج کے بنانے اور ملک کے بڑھانے
مین صرف کیا - اب لارڈ ولیم بنٹنک کے عہد مین رنجیت سنگہ کا ذکر
پھر آئیگا ٭

۸۴ — اِس زمانہ مین اِس بات کا بڑا دغدغہ تھا کہ ہند کی شمال مغربی
سرحد پر ملک ایران و افغانستان مین فرانسیس اور روسی جو سازشین
کر رہے ہین مبادا اُنسے ہند کے امن و عافیت مین کسی طرح کا خلل
پڑجائے - اِسلئے گورنر جنرل نے مہاراجہ رنجیت سنگہ سے رابطۂ اتحاد
پیدا کرنے ملک سندہ مین سفیر بھیجا چنانچہ امیران سندہ نے سرکار انگریزی
سے عہد کیا کہ ہم فرانسیسون کو اپنے ہان نہ آنے دینگے - جب اِدہر
سے اطمینان ہوگیا تو گورنر جنرل نے اِلفنسٹن کو سفیر کرکے کابل
بھیجا اور وہان احمد شاہ ابدالی کے پوتے اور زمان شاہ کے بھائی
شاہ شجاع درّانی والی کابل سے بھی عہد نامہ ہوگیا - اِسی وقت سرجان ملکم
ایران کی سفارت پر مامور ہوا اور شاہِ ایران نے بھی یہہ اقرار کرلیا
کہ مین کسی فوج کو جو انگریزون کے دشمنون کی ہو اپنے ملک سے ہند کی
طرف گذرنے نہ دونگا - یہہ تینون انگریز یعنی منکاف اور الفنسٹن اور ملکم

سندہ و کابل اور ایران سے عہد و پیمان

ہند مین نہایت مشہور مدبرون اور سفیرون مین سے گزرے ہین +

۸۵ - اِسکے بعد جب لارڈ منٹو ہند سے ولایت واپس گیا تو اُسکو حسن خدمات کے صلہ مین اَرل خطاب ملا مگر افسوس ہی کہ اُسکی عمر نے وفا نہ کی اور اُسی سال قضا گریبان گیر ہوئی - لارڈ منٹو ہند کے نہایت لائق گورنر جنرلون مین سے سمجھا جاتا ہی +

۸۶ - سنہ ۱۸۱۳ء مین بادشاہ انگلستان کیطرف سے جو کمپنی کو بیس برس کے لئے سند جاریہ عطا ہوئی تھی اُسوقت اُسکی میعاد گزرنے پر آئی اِسلئے اُسپر پھر غور کرنی ضرور ہوئی آخر یہہ ہوا کہ کمپنی کا اجارہ ٹوٹ گیا اور کمپنی نے لاکھہ جتن کئے کہ یہہ تجویز منظور نہو مگر اُسکی ایک پیش نہ گئی - غرض اب ہند کی تجارت کے لئے کسی انگریز کو روک ٹوک نرہی مگر چین کی تجارت اب بھی بدستور کمپنی کے نام رہی +

آٹھوین فصل

مارکوئس ہیسٹنگز (لارڈ موائرا) گورنر جنرل

سنہ ۱۸۱۳ء سے سنہ ۱۸۲۳ء تک کا حال

۸۷ - لارڈ منٹو کے بعد اَرل موائرا جسکو بعد مارکوئس ہیسٹنگز خطاب ملا گورنر جنرل ہوکر ہند مین آیا اور یہان آکر اُسنے دیکھا کہ سرکار کی آمدنی قلیل ہی اور خرچ کثیر - اور ہندوستانی ریاستون سے بہت سی جھگڑے قضیے درپیش ہین - پہر نو برس تک اُسنے بڑے استقلال اور کامرانی

کے ساتھہ انتظام کیا اور جب یہان سے گیا ہی تو قلمرو انگریزی بہت
بڑہی لہر بہر تہی - یہہ گورنر جنرل میدان جنگ مین بڑا دلاور اور
انتظام ملکی مین بڑا تجربہ کار مدبر تہا اور اسکے برتاوے دلکش اور
خصلتین عمدہ تہین *

۸۸ - اس گورنر جنرل کے عہد کے یہہ دو واقعات مشہور ہین ایک نیپال
کی لڑائی دوسرے مرہٹون کے معاملات - انمین سے مرہٹون کے
معاملات پانچوین باب مین دفعہ ۱۰۷ سے ۱۲۱ تک بیان ہو چکے ہین
اور اکثر ان مقدمات سے متعلق ہین - اول - باجی راو ثانی کی دغابازی
اور زوال - دوم - پنڈارون سے سرکار انگریزی کی لڑائی -
سوم - آپا صاحب راجۂ ناگپور کی دغابازی اور زوال - چہارم - راجۂ
ستارہ کی دوبارہ مسندنشینی - پنجم - سیندہیا اور ہلکر سے اخیر عہد پیمان
اور مرہٹون کے معاملات کا عموماً انتظام *

۸۹ - نیپال کی لڑائی کی افتادیون ہوئی کہ کچھہ مدت پہلے گورکہون
کی طاقتور اور جنگجو قوم نے نیپال مین خوب پیر جمالئے تہے اور پہر
بڑہتے بڑہتے کوہ ہمالہ کی قطار زیرین کے کوہستانی ملکون کو بالکل
تسخیر کرلیا تہا اور اس سے بہی پیٹ نہ بہرا تو ہندوستان کے جو حصے
انکے جنوب مین واقع تہے اب انکی طرف بہی قدم بڑہانا چاہتے تہے
چنانچہ نیپال کے راجہ نے زمیندار رہوتوال کو قید کرکے اسکا علاقہ
چہین لیا تہا اور پولس کے اٹہارہ عہدہ داران انگریزی کو جو اس ضلع

مین تھے قتل کر ڈالا تھا اِسوجہ سے گورنر جنرل نے گورکھونکی قرار واقعی گوشمالی پر کمر باندہی اور فوج کو حکم دیا کہ چار کپو ہو کر چار رستون سے نیپال پر چڑہ جائے ✦

۹۰ - اِس فوج کے افسر جرنیل گلیسپی اور جرنیل اختر لونی تھے - جرنیل گلیسپی نے بڑی جوانمردی سے قلعہ کلنگا کو تسخیر کرنا چاہا مگر ناکام رہا بلکہ خود وہین کام آیا اور اُسکی فوج نے کئی بار زک اُٹھائی آخرکار جرنیل اختر لونی نے گورکھون کے سردار امر سنگہ کو قلعہ رامگڑہ سے جو ایک حصن حصین تھا نکالدیا اور بلاسپور کے راجہ نے والی نیپال کا ساتھ چھوڑکر انگریزونکا دامن پکڑا اور صوبہ کماؤن بھی فتح ہو گیا - انجام میں امر سنگہ قلعہ مالون مین گھر گیا اور وہان ٹک سکا ایسا قافیہ تنگ ہوا کہ ناچار اُسنے جرنیل اختر لونی سے صلح کی اور جمنا اور ستلج کے مابین جتنے قلعے تھے وہ سب سرکار کی نذر کئے اور گڑھوال خالی کر دیا ✦

۹۱ - جب اِسطرح گورکھونکو زک پر زک ہوئی تو راجۂ نیپال پر بھی خوف چھا گیا اور اُسنے بھی صلح کا پیغام ڈالا مگر نیپالیون نے جو ترائی کے بعض ضلعے سرکار کو دینے منظور نہ کئے اِس سبب سے صلح ہوتے ہوتے رہگئی یہہ دیکھکر جرنیل اختر لونی نے پہر لڑائی شروع کی اور کئی میدان مارے - آخرکار والی نیپال کے خوب ذہن نشین ہو گیا کہ وہ انگریزون سے کبھی عہدہ برآ نہو سکیگا اِسلئے اپنے کل اضلاع مفتوحہ اُسنے انگریزون کو دینے منظور کر لئے اور باہم صلح ہو گئی ✦

۹۲ - گورنر جنرل جب ان جھگڑون سے نبٹ چکا تو اکثر وسط ہند کے معاملات
مین مصروف رہا جسکا مفصل حال پانچوین باب مین بیان ہو چکا ہی ۱۸۲۳ع
مین لارڈ ہیسٹنگز ہند سے رخصت ہو کر ولایت واپس چلا گیا اور سب
لوگ اس سے خوش اور اسکے انتظام کے مدّاح رہے ؀

نوین فصل

لارڈ آمہرسٹ گورنر جنرل

۱۸۲۳ع سے ۱۸۲۸ع تک کا حال

۹۳ - لارڈ ہیسٹنگز کے بعد کیننگ کے لئے گورنر جنرلی کا عہدہ تجویز ہوا
مگر اسنے منظور نہ کیا اسلئے لارڈ آمہرسٹ گورنر جنرل مقرر ہوا مگر جبتک
وہ ہند مین پہنچکر اپنا کام سنبہالے آدم اسکی جگہہ کام کرتا رہا اسنے
چھاپہ خانون پر بعضی بڑی سخت قیدین لگائین اسلئے لوگ اس سے
بہت ناخوش رہے ؀

۹۴ - برہما والون کی رعونت کے سبب مدت سے کہٹکا تہا کہ کہین
انگریزون کے انسے دو دو ہاتھہ نہون چنانچہ وہ دن آپہنچا اور جنگ و
پیکار کے اسباب پیدا ہو گئے - اسکی تفصیل یہہ ہی کہ کچھہ عرصہ پہلے شاہ
برہما کا علاقہ ارکان اور آسام کیطرف سی بنگالہ کی سرحدون سی آملا تہا
۱۸۱۸ع مین شاہ برہما نے بیجائی سے بنگالہ کے بعضے مشرقی ضلعون کا
دعوی کیا کہ یہہ ضلعے ارکان کی قدیم ریاست سے متعلق ہین اسلئے

ہمارے سپرد ہونے چاہئین مگر یہہ دعویٰ محض فضول تہا اسلئی گورنر جنرل
نے ہنسکر ٹالدیا اب پانچ سال بعد جب جزیرہ شاہ پوری مین رعایاے
انگریزی کی محافظت کے لئے تیرہ سپاہی مقرر ہوئے تو برہما
کے ایکہزار سپاہیون کی جمعیت نے انکو وہان سے نکالدیا - پہر کچہار پر
حملہ کیا اور وہان کا راجہ بہاگ گیا اسپر انگریزی فوج اسکی کمک کو گئی اور
اب گورنر جنرل برہما پر فوج کشی کرکے شاہ آوا کی گوشمالی پر آمادہ ہوا +

برہمن کی لڑائی

۹۵ - القصہ بنگالہ اور مدراس احاطہ سے انگریزی فوج سر آرچی بالڈ کیمبل
کے ساتہہ برہما پر چڑہائی کرنے کو روانہ ہوئی اور دریاے رنگون کے
دہانہ پر جا پہنچی یہان بارش کی شدت اور کمسریٹ کے ناقص انتظام سے
ہرچند فوج نے بڑی مصیبتین اٹہائین مگر پہر بہی کئی لڑائیان مارین اور بہت
کامران اور ظفرمند ہوئی - مہا بندولا جو فوج برہما کا نہایت نامور جرنیل تہا
ڈونے بو کی تسخیر کے وقت مارا گیا پہر تو شہر بر شہر فتح ہونے لگے اور
آخرکار رنگیہون پر برہما کی ایک بڑی فوج کو شکست ہوئی - اس شکست
کے ہوتے ہی شاہ برہما کی آنکہین کہل گیئن اور یا تو اسکی ہٹ دہرمی
سے دو دفعہ صلح ہوتے ہوتے رہ گئی تہی یا اب یہہ ہوا کہ جتنے انگریز اسکے ہان
قید تہے اُسنے اُن سب کو چہوڑ دیا اور صلح کی سلسلہ جنبانی کرنے لگا +

ینڈبو کی صلح

۹۶ - جب انگریزی فوج بڑہتے بڑہتے ینڈبو پر پہنچی اور برہما کا پایہ تخت
آوا صرف چار میل رہگیا تو عہدنامہ پر دستخط ہوئے اور بادشاہ نے
یہہ اقرار کیا کہ مین آسام اور کچہار اور جنتیا سے کچہہ سروکار نہ رکہونگا

اور آبنزیکان اور کئی اور سیر حاصل ضلعے انگریزونکی نذر کرونگا اور ایک کروڑ روپیہ نقد دونگا تاکہ اس لڑائی کے خرچ کا کسیقدر معاوضہ ہو ٭

۹۷ — جب برہما کی لڑائی کے واسطے سپاہ بہیجی جا رہی تھی اُسوقت بارکپور کی چہاؤنی مین سے ۴۷ نمبر کی ہندوستانی پلٹن کو بھی کوچ کا حکم ہوا مگر اُسکو چند روز کے لئے جو تہوڑی سی تکلیف اُٹہانی پڑی تو وہ اُسکی متحمل نہوکر صاف بغاوت پر اُتر آئی - کمانڈر انچیف کو جو مین یہہ پرچہ لگا فوراً وہان آموجود ہوا اور آتے ہی باغیونکو گہیر لیا اور جب وہ اپنی ضد سے باز نہ آئے تو اُسنے توپخانہ کو حکم دیدیا کہ بے دہڑک اُن پر فیر کرے - اب اُنکے پانو کہان تھے کہ مقابلہ مین ٹہیر سکتے فوراً تتر بتر ہوکر بہاگ گئے - اُنمین سے چند سپاہی جو گرفتار ہوگئے تھے اُنکو پہانسی ملی پلٹن ٹوٹ گئی اور اُسکا نمبر فہرست سے خارج ہوگیا ٭ ہندوستانی پلٹن کی بغاوت

۹۸ — اس گورنر جنرل کے عہد کا ایک مشہور واقعہ یہہ بھی ہے کہ بہرت پور کا قلعہ جسپر لارڈ لیک[۱] نے ۱۸۰۵ء مین زور مار کر بیٹہہ رہا تہا اور سر نہو سکا تہا اب فتح ہوگیا اور اس سے سارے راجاؤن اور نوابون کو یقین ہوگیا کہ کیسا ہی مستحکم قلعہ کیون نہو انگریزون کے ہاتھ سے ہرگز نہین بچ سکتا - اس اجمال کی تفصیل یہہ ہے کہ اسوقت بہرت پور کے راجہ نے رحلت کی اور اُسکا کوئی بیٹا نہ تہا جو اُسکا جانشین ہوتا اسلئے جیسا کہ اکثر ہوتا ہی گدی کے لئے بہرت پور کا قلعہ

---

[۱] پانچوین باب کی دفعہ ۱۰۰ کو دیکھو ٭

جھگڑے قضیے ہوئے آخر وہان کے رزیڈنٹ سر ڈیوڈ اختر لونی نے بلدیو سنگہ کو مسند نشین
کرکے اُن سب قضیون پر خاک ڈالی مگر قضاے کردگار سے یہہ راجہ ایک کم سن
بیٹا چہوڑکر تہوڑے ہی عرصہ مین مرگیا اور ایک شخص دُرجن سال نامی
جسنے پہلے بھی گدّی کا دعوی کیا تہا اب میدان خالی پاکر قلعہ پر قبضہ کربیٹہا
چونکہ اُسکی چہاتی خوب ٹہک ہی تھی کہ گورنر جنرل والیانِ ملک کے معاملات
مین دخل دینا پسند نہین کرتا اور بہرت پور کا قلعہ بھی لوہا لاٹھہ ہے اسلئے
اُسنے راجۂ نابالغ کو قید کرلیا اور اُسکے ماموکو جو اُسکا سرپرست تہا مارڈالا۔
اختر لونی بہرت پور پر فوج کشی کرنے کے لئے آمادہ ہوگیا مگر گورنر جنرل نے
اس تجویز کو منظور نہ کیا اس سے وہ ایسا ناراض ہوا کہ اُسنے نوکری سے
استعفا دیدیا اور پہر تہوڑے دن بعد مرگیا۔ اُسکے بعد سر چارلس مٹکاف
رزیڈنٹ مقرر ہوا اور اُسنے رفتہ رفتہ گورنر جنرل کے ذہن نشین کردیا کہ
دُرجن سال غاصب کی اس گستاخی اور ہیکڑی سے انگریزون کے رعب داب
اور انصاف مین بڑا بٹا لگا ہے اور اس بدنامی کے داغ کو مٹانے کے
واسطے دُرجن سال کو سزا دینی ضرور چاہئے۔ گورنر جنرل نے یہہ تجویز منظور
کی اسلئے لارڈ کومبرمیئر کمانڈر انچیف نے ایک جرّار فوج لیکر بہرت پور پر حملہ کیا
اور اُسکا محاصرہ کرکے ۱۸۲۶ء مین قلعہ فتح کرلیا اور نوجوان راجہ کو پھر
گدّی پر بٹہا دیا *

۹۹ - اسکے بعد لارڈ امہرسٹ ہند سے رخصت ہوا - اس گورنر جنرل نے
کچھہ ایسا نام نہین پایا - اسکے بعد دوسرے گورنر جنرل کے آنے تک

بٹر ورث بیلی قائم مقام گورنر جنرل رہا۔ یہہ شخص ہے بزرگون کے اُس نامی جرگہ مین سے تہا جنہون نے لارڈ ولزلی کی آنکہین دیکہی تہین ٭

دسوین فصل

لارڈ ولیم کیونڈش بنٹنک گورنر جنرل
۱۸۲۸ء سے ۱۸۳۵ء تک کا حال

۱۰۰ - لارڈ ولیم بنٹنک پہلے مدراس کا گورنر تہا مگر ویلور مین بغاوت ہو جانے سے کمپنی نے اُسکو ہند سے بلا لیا تہا اسلئے اُسکو بڑی امنگ تہی کہ ہند کا گورنر جنرل ہو جاؤن تو اگلی بدنامی کا داغ اپنے دامن سے دہونے مین کوشش کرون چنانچہ اُسکی مراد بخوبی آئی کیونکہ وہ گورنر جنرل مقرر ہوا اور اُسکے عہد مین اگرچہ کوئی بڑی جنگی مُہم پیش نہین آئی مگر جو اصلاحین اور ترقیان زمانہ امن و امان مین ہوا کرتی ہین وہ خوب شد و مد سے ظہور مین آئین چنانچہ انتظام مصارف و عدالت اور طریق معاشرت مین بہت سی بڑی بڑی مفید اور اہم اصلاحین ہوئین جنکے باعث لارڈ بنٹنک کا عہد بڑا مشہور ہوا ہے ٭

۱۰۱ - جب ریاست میسور کے لائق و فائق وزیر پورنیا کا انتقال ہو گیا تو وہان کے راجہ نے ریاست کا انتظام بہت درہم برہم کر دیا تہا اسلئے وہان کا نظم و نسق ایک افسر انگریزی کے سپرد ہوا۔ اور اسوقت سے اس ملک مین بڑی لہر بہر ہو گئی - پہر کچہہ عرصہ بعد جب وہان کے راجہ کا انتقال ہو گیا تو سرکار انگریزی نے

اُسکے متبنّٰے بیٹے کو اُسکا جانشین تسلیم کیا ؛

۱۰۳ - میسور کی سرحد پر ایک قدیم ریاست ہی جو کورگ کے نام سے مشہور ہی یہہ اوّل اوّل تو ٹیپو کے ظلم و ستم سے بہت خراب خستہ ہو گئی تھی مگر راجہ ویر راجندر کے عہد مین جو بڑا عقلمند اور شجاع تہا - پہر کچہہ کچہہ پنپ گئی تھی - جب اِس راجہ کا انتقال ہوا تو اُسکا بہتیجا گدّی پر بیٹہا مگر یہہ شخص ظلم اور بےرحمی سے مجسّم تہا - اِسنے راجہ کے گہرانے کے آدمیونکو چُن چُن کر مارا اور رعیت کے ساتھہ ایسی بیدردی سے پیش آیا جسکی کیفیت سُننے سے دل لرزتا ہی - واقع مین یہہ شخص کچہہ دیوانہ تہا - اور آخر یہانتک نوبت پہنچی کہ وہ سرکار انگریزی کا سامنا کرنے لگا اِسپر گورنر جنرل نے اُسکو گدّی پر سے اُتارنیکا ارادہ کیا چنانچہ دس روز لڑائی رہی اسکے بعد ریاست کورگ کا پایہ تخت مرکارا فتح ہو گیا - راجہ قید ہو کر بنارس بہیجا گیا اور ساری ریاست سرکار انگریزی کے قبضہ مین آگئی ؛

۱۰۴ - اِس گورنر جنرل نے صیغہ ملکی و جنگی مین کفایت خرچ کی نظر سے کئی بڑی بڑی اصلاحین کین - فوج مین یہہ قاعدہ بندھا ہوا تہا کہ جب سپاہ نوکری پر ہوتی تھی تو اُسکو تنخواہ کے علاوہ ڈبل بہتا ملا کرتا تہا لارڈ ولیم بنٹنک نے جہان اَور تخفیفین کین وہان اِس ڈبل بہتّے کے قاعدہ مین بھی تخفیف کی مگر اِس حکم سے لوگ بکمال ناراض ہوئے اور مقابلہ کرنے پر آمادہ ہو گئے - عدالت کے انتظام مین بھی اِسنے بہت عُمدہ عُمدہ اصلاحین کین جنمین سے ایک یہہ بھی تھی کہ بہت سے

اہل ہند عدالت کے معزز اور ممتاز عہدون پر مقرر کئے جائین چنانچہ
اسوقت سے یہان کے لوگ منصف اور صدر امین وغیرہ مقرر ہونے لگے ؛

۱۰۴ - اس گورنر جنرل نے سب سے بڑا کام یہہ کیا کہ ستی ہونے کا دستور موقوف کیا جس سے اسنے بڑا نام پایا - ہند مین یہہ وحشت انگیز دستور مدت سے چلا آتا تہا کہ بیوہ عورتین اپنے خاوندون کی چتا پر اپنے تئین جلا کر خاکستر کر دیتی تہین اور ہر چند کئی عالم و فاضل یہہ کہتے تھے کہ شاستر مین اسکی اجازت نہین ہی مگر یہہ رسم کسیطرح موقوف نہوتی تھی آخر اس گورنر جنرل نے بیلی اور منکاف کے مشورہ اور اعانت سے ۱۸۲۹ء مین یہہ قانون جاری کیا کہ جو کوئی ستی ہونے مین مدد و اعانت کریگا اسکو سخت سزا ملیگی - اسوجہ سے یہہ وحشیانہ دستور اب ہند سے تقریباً بالکل اٹھگیا ہی ؛

رسم ستی کا انسداد

۱۰۵ - گورنر جنرل جب اس مہم سے فارغ ہوچکا تو ٹھگون کا تدارک کرنے پر متوجہ ہوا اور میجر سلیمن کو یہہ کام سپرد کیا - ان سیاہون کے گروہ کے گروہ ہوا کرتے تھے اور طرفہ یہہ کہ وہ قزاقی کو فرض مذہبی سمجھتے تھے انکی رہزنی کا ڈہنگ یہہ تہا کہ جن بیچارے مسافرونکو تنہا اور غیر محفوظ دیکھتے تھے انکے ساتھہ ہولیتے تھے اور رفتہ رفتہ انکو اپنے دام تزویر مین پہنسا کر جہان کہین موقع پاتے اپنی پگڑی یا کوئی رسّی انکے گلے مین ڈالکر پہانسی دیدیتے تھے اور جو کچھہ انکی گانٹھہ گرہ مین نکلتا لے لوا کر چلدیا کرتے تھے - انکا زور شور خاصکر وسط ہند کے جنگلونمین تھا - غرض اس حرکت سے انکے دو مطلب نکلتے تھے

ٹھگون کا انسداد

یعنی پیٹ کا پیٹ پلتا تھا اور عبادت کی عبادت ہوتی تھی - مگر رعایا کی ترقی کہ ہیئر سلیمن اور اسکے مددگارون کی بڑی کوشش و سعی سے اس جرم قبیح کا بخوبی انسداد ہوگیا ؛

مکالی کا منٹ

۱۰۶ - مکالی جو ایک فاضل عصر اور علامۂ دہر تھا اور پیچھے لارڈ مکالی کے نام سے مشہور ہوا گورنر جنرل کی کونسل کا قانونی ممبر تھا - اس سے تعلیم کے باب مین یہان کے لوگون کو بڑا فیض پہنچا ہے کیونکہ یہان ابتک سرکاری مدرسون مین صرف سنسکرت اور عربی فارسی کتابین پڑھائی جاتی تھین انگریزی کا کہین نام نہ تھا - اب یہہ حکم جاری ہوا کہ انکی جگہ انگریزی زبان اور مغربی علوم پڑھائے جائین - یہہ عمدہ انتظام خاص کر مکالی کی سعی کا نتیجہ تھا - اسکے بعد لارڈ آکلنڈ کے زمانہ مین مدارس کی تعلیم کا ڈھنگ بدل گیا پلٹ گیا اور یہہ قید اٹھ گئی کہ انگریزی کے سوا نہ کوئی زبان پڑھائی جائے اور نہ علوم سکھانے مین کام آئے - حقیقت یہہ ہے کہ جسقدر علوم آجکل دنیا مین موجود اور جاری ہین انکے حاصل کرنے کے لئے انگریزی زبان جاننی ضروری ہے اسلئے گورنمنٹ نے یہہ خیال کیا کہ اہل ہند کی تعلیم و ترقی صرف انگریزی زبان ہی کی وساطت سے ہوسکتی ہے - اب اہل ہند مین سے جن لوگون نے اعلی درجہ کی انگریزی تعلیم پائی ہے انکو چاہئے کہ اپنی دیسی زبان کے علم ادب کے اجڑے باغ کو پھر سرسبز کرین اور اسمین طرح طرح کے علوم جدیدہ کے بارور درخت لگائین تاکہ اس ملک مین عوام کے لئے بھی تعلیم مفید کا ذریعہ پیدا ہوجائے کیونکہ کل اہل ہند کو ان علوم سے اسی طرح

نفع پہنچ سکتا ہی جب وہ انکی زبان مین آ جائین ⁂

۱۰۷ - ہند سے انگلستان جانیکا ایک رستہ اُوورلانڈ رُوٹ[1] کہلاتا ہی - یہہ وہ رستہ ہی جو بحرِ قلزم اور مصر سے ہوکر انگلستان جاتا ہی اگرچہ اب نہرِ سوئز کے سبب اِس رستہ جہاز اِس سرے سے اُس سرے تک سمندر رہی سمندر جا سکتا ہی مگر پہلے کسیقدر خشکی بھی پڑتی تھی کیونکہ ملکِ مصر بیچ مین آتا تہا - اِس رستہ مین دُخانی جہاز کی آمد و رفت پہلے پہل اسی زمانہ مین ہوئی - رام موہن راے جو بنگالہ مین ایک مشہور عالم اور اپنے ہان کے مذہب اور رسم و رواج کا اصلاح دینے والا گزرا ہی اسوقت شاہ دہلی کیطرف سے جسکی بادشاہی صرف نام کی رہ گئی تھی مختار ہوکر انگلستان گیا اور وہین شہر برسٹل مین فوت ہوا ⁂

۱۰۸ - جبتک لارڈ ولیم بنٹنک ہند مین گورنر جنرل رہا روسی ہند کی شمال مغربی سرحد کے ملکون مین انگریزون کی بیخ کنی کرنے سے باز نہ آئے چنانچہ اسکے تدارک کے لئے انگریزون نے بہی امیرانِ سندہ اور نواب بہاولپور اور مہاراجہ رنجیت سنگہ سے عہد و پیمان کئے اِن عہد پیمانون سے ایک یہہ بھی غرض تہی کہ دریاے سندہ کے رستہ سے جو انگریزی تجارت ہوتی ہی اُسکی محافظت ہو جاے - پہر ۱۸۳۱ء مین ستلج کے کنارے روپڑ مین لارڈ ولیم بنٹنک اور مہاراجہ رنجیت سنگہ کی بڑی کرّ و فر سے ملاقات ہوئی اور اِس موقع پر گورنر جنرل نے رنجیت سنگہ کو شاہ شجاع دُرّانی والی افغانستان کی طرفداری اور مددگاری پر آمادہ کیا کیونکہ شاہ شجاع کو اُسکی

[1] وہ رستہ جسمین خشکی پڑتی ہی -

بہائی محمود نے ملک سے نکال دیا تہا مگر بعد وہ ظالم بھی اپنی سزاے اعمال کو پہنچگیا کہ اسکو افغانون کی قوم بارکزئی نے مار ڈالا اس قوم مین سب سے بڑا مگر زبردست سردار دوست محمد خان تہا جس نے کابل اور غزنین پر قبضہ کر رکہا تھا - کچہہ مدت بعد شاہ شجاع نے بڑے سامان اور انتظام کے ساتہہ اپنی سلطنت پہر لینی کا عزم کیا مگر دوست محمد خان کی کاردانی اور بہادری کے آگے اسکی کچہہ پیش نہ چلی ناچار الٹا ہٹ آیا - اب آیندہ باب مین شاہ شجاع کا اور ذکر آئیگا ؛

فرزر کا مارا جانا

۱۰۹ - اسی سال کی بات ہے کہ ایک شخص نے دلی کے رزیڈنٹ فرزر کو شمس الدین خان نواب فیروزپور کے اشارہ سے مار ڈالا - وجہ یہہ تھی کہ رزیڈنٹ کی کسی بات سے نواب کو رنج پہنچا تہا اسلیے وہ اسکی جان کے درپے ہو گیا تہا - اسکی سزا مین نواب اور اصل قاتل کو دلی مین پہانسی ملی ؛

کمپنی کی تجارت موقوف ہونا

۱۱۰ - ۱۸۳۳ء مین کمپنی کو شاہ انگلستان کیطرف سے پہر نئی سند ملی اس سے تجارت کے رہے سہے حق بھی کمپنی کے ہاتہہ سے جاتے رہے کیونکہ اب چین کی تجارت کا اجارہ بہی اس سے چہن گیا اسلیے آیندہ کمپنی بابت ملک کی خالی حکومت ہی رہگئی - اسی زمانہ مین ایک چوتہا احاطہ مقرر ہوا اور آگرہ اسکا صدر مقام ٹہیرا - اس احاطہ کا پہلا گورنر سر چارلس مٹکاف ہوا مگر برس ہی دن مین اس انتظام کا رنگ بدل گیا یعنی ایسا احاطہ نرہا بلکہ صوبۂ ممالک مغربی و شمالی ہو گیا اور گورنر کی جگہہ لفٹننٹ گورنر مقرر ہونے لگا

۱۱۱ - اب لارڈ ولیم بنٹنک عنانِ حکومت ہاتہہ سے چہوڑ کر ولایت رخصت ہوا

اور دوسرے گورنر جنرل کے آنے تک سر چارلس مٹکاف قائم مقام گورنر
جنرل رہا۔ اخبارون کی آزادی کی نسبت جسقدر ناحق کی روک ٹوک تھی
وہ سب مٹکاف کے عہد مین جاتی رہی اور اس امر مین مکالی اسکا مشیر
تھا*

گیارھوین فصل

لارڈ آکلنڈ گورنر جنرل

۱۸۳۶ء سے ۱۸۴۲ء تک کا حال

۱۱۲ - لارڈ آکلنڈ دسوان گورنر جنرل ہوکر ہند مین آیا اسکے عہد کا بڑا مشہور
واقعہ یہہ ہی کہ جو انگریزی فوج افغانستان پر یورش کرنے گئی تھی اُسپر بڑی
سخت مصیبت پڑی اسکے علاوہ یہہ واقعات بھی اس عہد مین پیش آئے۔
(۱) اودہ مین فساد برپا ہوا (۲) ستارا کا دغاباز راجہ معزول ہوا[1] اور اُسکی
جگہہ اُسکا بھائی مسند پر بیٹھا۔ (۳) شاہ چین سے پہلی مرتبہ لڑائی ہوئی*

۱۱۳ - نصیر الدین حیدر شاہ اودہ کے انتقال کے بعد مسند نشینی کی بابت
تکرار ہوئی رزیڈنٹ تو نواب کے چچا ناصر الدولہ کا طرفدار تھا اور بادشاہ بیگم
ایک اور شخص کو مسند پر بٹھانا چاہتی تھی یہہ شخص شاہ متوفی کا بیٹا مشہور تھا۔
مگر منکوحہ بیوی کے پیٹ سے نہ تھا غرض بیگم نے اُسکی طرف ہوکر فساد برپا کیا
مگر وہ تھوڑے ہی عرصہ مین فرو ہوگیا*

۱۱۴ سرکار انگریزی اور دوست محمد خان والی افغانستان مین جو باہم
راہ و رسم تھی آجکل اُسکی صورت بہت بگڑی ہوئی تھی شاہ شجاع درانی

[1] پانچوین باب کی دفعہ ۱۳۱ دیکھو*

جو کابل سے نکالا گیا تھا لدھیانہ مین بیٹھا انگریزونکی طرف سے پنشن کہاتا تھا اس زمانہ مین اُسنے ایکبار پھر اپنی سلطنت لینی کا ارادہ کیا مگر ناکام رہا۔ اب گورنر جنرل نے لفٹننٹ برنز کو جسکو پیچھے سر الگزینڈر برنز خطاب ملا سفیر کرکے دوست محمد خان کے پاس بھیجا مگر برنز اُسکو اپنی راہ پر نہ لاسکا ؎

ایرانیونکا ہرات پر حملہ

۱۱۵ - اِسی اثنا مین شاہ فارس نے روسیون کے ورغلانے سے ہرات کا دعوی کیا - اور یقیناً اُسکو یہہ اُمید تھی کہ اسطرح افغانستان بھی میرے ہاتھہ آجائیگا - اسوقت ہرات سلاطین دُرّانیہ کے خاندان مین سے ایک شخص کے قبضہ مین تہا - اور جب ایرانیون کی چالیس ہزار سپاہ نے اُسپر حملہ کیا تو ہرات والون نے ایک کاردان اور بہادر انگریزی افسر پاٹنجر کی مدد سے اپنے دشمنون کے مقابلہ مین شجاعت کی خوب داد دی - اور شہر کو ہاتھہ سے نہ چھوڑا - اسپر ایرانی اپنا سا منہہ لیکر ذلت کے ساتھہ اپنی ملک کیطرف اُلٹی پھر گئے - اِسی اثنا مین اُنکو خبر لگی کہ انگریزونکا ایک جنگی بیڑا خلیج فارس کیطرف آتا ہی اس سے وہ اور بھی گھبراکر بھاگے ؎

تین برس اُنکو اسمین عہدنامہ

۱۱۶ - اِسمین توکسیکو کلام نہ تہا کہ شاہ شجاع دوست محمد خان کی نسبت ملک کابل کا زیادہ حقدار ہی مگر انگریزون کو یہہ بھی تیقین ہوگیا تہا کہ افغانستان مین دوست محمد خان کی نسبت شاہ شجاع کے طرفدار بھی زیادہ ہین اسلی جس زمانہ مین ہرات کا محاصرہ ہو رہا تہا گورنر جنرل نے شاہ شجاع کو کابل کے

سلہ دفعہ ۱۰۸ دیکھو ؎

تخت پر بٹھا دینے کا ارادہ کیا اور اسی نظر سے مہاراجہ رنجیت سنگہ اور شاہ شجاع اور سرکار انگریزی کے باہم عہدنامہ ہوا اور افغانستان پر یورش کرنے کو فی الفور فوج جمع ہوئی یہہ سپاہ فوج دریای سندہ کہلاتی ہی آخرکار اسکا سپہ سالار سرجان کین مقرر ہوا اور ولیم مکناٹن شاہ شجاع کے دربار مین انگریزون کی طرف سی سفیر مقرر ہوکر اس فوج کے ہمراہ ہوا ✣

۱۱۷ - چونکہ ایرانی ہرات سے لشکر ملے گئے تھے اور اب کچھ ایسا خطرہ نہین رہا تہا اسوجہ سے کین کی فوج مین تخفیف ہوگئی مگر یورش کا عزم فسخ نہین ہوا چنانچہ انگریزی فوج دریای سندہ سے اُتر کر درۂ بولان اور بلوچستان کی راہ سے قندھار پہنچی اور یہان سارے دستے آکر جمع ہو گئے - جو فوج بلوچستان کے پہاڑون مین سے گزر کر آئی اُسکو بڑا دور دراز اور دشوار گزار رستہ طے کرنا پڑا اور رستہ کی سختیون اور کہانے پینے کا سامان نہ ملنے سے سخت مصیبتین پیش آئین - اسی اثنا مین انگریزون کی بحری فوج نے کرانچی بندر مین اپنا عمل دخل کر لیا - اس فتح سے امیران سندہ پر رعب چہا گیا اور وہ سیدھی ہو گئے ✣

۱۱۸ - جب فوج قندھار پہنچی تو شاہ شجاع کو بڑی دہوم دہام سی تخت پر بٹھایا گیا مگر اسوقت یہہ دیکھنے مین آیا کہ جو افغان کسی پایہ کے تھے اُنمین سے کچھ تھوڑی ہی سے اس تقریب مین شریک ہوئے - اسی اثنا مین یہہ خبر لگی کہ شیر نیستان پنجاب مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ماہ جون ۱۸۳۹ء مین اس جہان سے رحلت کی - یہہ حادثہ شاہ شجاع کے حق مین بڑا مضر ہوا ✣

غزنین کا فتح ہونا

۱۱۹ - انگریزی فوج کابل کی سیدھ باندھکر قلعۂ غزنین پر پہنچی لیکن اسکو جیسا سمجھی ہوئی تھی اس سے کہین بڑھکر مضبوط پایا اور قلعہ شکن توپین اسکے ساتھہ نہ تہین اسلیے قلعہ کے سر کرنے مین ایک مدت لگتی مگر چند بہادر انجنیروں نے قلعہ کے دروازہ کو بارود سے اڑا دیا دروازہ کا اڑنا تھا کہ فوج جرنیل سیل اور کرنیل ڈنی کے ساتھہ ہلا کرکے قلعہ مین در آنا گہس گئی اور بات کی بات مین فتح کرلیا ۔

کابل پر انگریزوں کا قبضہ

۱۲۰ - اب سر جان کین غزنین سے کابل کیطرف روانہ ہوا اور چونکہ دوست محمد خان پہلے ہی بخارا کیطرف بہاگ گیا تہا اسلیے کابل بے انگریزوں کے ہاتھہ آگیا پہر ہند سے کچھہ اور فوج کمک کو چلی اور درۂ خیبر مین ہو کر علی مسجد و جلال آباد کے ناکون کو فتح کرتی ہوئی کابل پہنچی اور کین کی فوج سے جا ملی ۔

انگریزی فوج کی واپسی ہندوستان کو

۱۲۱ - انگریزی فوج جو کابل کی مہم پر تھی ظاہرا وہ اب اپنا کام کر چکی اور اسکا مقصود پورا ہوگیا کہ شاہ شجاع کو اسکی سلطنت ملگئی اسلیے صرف جرنیل نوٹ اور جرنیل سیل بنگال حاطہ کی تہوڑی سی فوج لیکر افغانستان کی حفاظت کے لئے رہگئے اور باقی ساری فوج کو ہند کیطرف کوچ کا حکم ہوگیا

خدمات کا صلہ

۱۲۲ - اب سرکار انگریزی نے افسروں کو انکی جانفشانیوں کے صلہ مین جی کہولکر خطاب دیے - چنانچہ گورنر جنرل کو ارل خطاب ملا اور سر جان کین کو لارڈ کین آف غزنین اور مکناٹن اور پاٹنجر کو بیرونیٹ اور سیل اور برنز وغیرہ کو نائٹ ۔

۱۲۳ - چونکہ فوج بمبئی کے قندھار جاتے وقت خان قلات اسکے ساتھہ

مخالفانہ پیش آیا تہا اسلیئے جرنیل ول شیر نے جو بمبئی احاطہ کی فوج کا افسر تہا اودہر سے پہرتے وقت قلات کو فتح کر لیا - افغانستان مین جو فوج رہگئی تہی - اُسکو کئی سخت معرکے پیش آئے اور اکثر اوقات اُنمین بڑا نقصان بھی ہوا جب جاکرکہین ملک قرار واقعی قابو مین آیا - اخیر معرکہ پاجشوگہاٹی مین درۂ غوربند کے قریب مقام پروان پر ہوا اسکے بعد دوست محمد خان نے اپنے تئین سر ولیم مکناٹن کے سپرد کر دیا اور انگریزون نے اُسکو قید کرکے ہندوستان بہیجدیا ۞ پروان کی لڑائی

۱۳۴ - اب ایک برس کابل مین بظاہر امن امان رہا مگر یہ امن نری دہوکے کی ٹٹی تہا کیونکہ سر ولیم مکناٹن بمبئی کا گورنر مقرر ہوکر وہان جانے کو پا برکاب بیٹہا تہا کہ اِتنے مین سرداران غلجی نے فساد برپا کیا اور سر رابرٹ سیل جلال آباد جاتا تہا کہ رستہ مین مفسد اُسپر آن گرے اور گو اُنہون نے اُسپر بار بار حملے کیئے اور اُسکو کمال تکلیف پہنچائی مگر پہر بہی وہ لڑتا بہڑتا درۂ خرد کابل سے گزر کر جلال آباد جا پہنچا - اِس شہر کی فصیل اسوقت بودی اور کہنڈر پڑی ہوئی تہی غنیم کے حملہ کا اُس سے بچاؤ نہ تہا اسلیئے سیل نے اُسکو جہٹ پٹ جسقدر ہوسکا مستحکم کیا ۞ تحصن سیل

۱۳۵ - سیل ہنوز جلال آباد نہ پہنچا تہا کہ سارا افغانستان یکلخت بگڑ گیا - اِس فساد کا آغاز اول کابل سے ہوا کہ وہان ایک دن صبح کے وقت ایک بڑا ہنگامہ برپا ہوا اور مفسدون نے سر الکزنڈر برنز اور اُسکی بہائی اور اَور کئی افسرون کو جو فوج سے الگ ایک مکان مین رہتے تہے کابل کا فساد

مارڈالا اور پہر شہر مین کہلم کہلا بغاوت کا جہنڈا بلند کیا *

لاحاصل مشورے

۱۳۶ - جرنیل الفنسٹن جو فوج کا کمانیر تہا بڑہاپے اور بیماریون کے سبب اپنے کام کے لائق نرہا تہا اور اسکے نائب جرنیل شیلٹن کی یہہ آرزو تھی کہ جلال آباد کو لَوٹ چلیے مگر سر ولیم مکناٹن یہہ چاہتا تہا کہ کابل پر قبضہ کیے پڑے رہین غرض اسوقت حکام فوج پر ایک عجیب بے ہمتی و بےپروائی چہاگئی تھی - یہان تو اس تذبذب و اختلاف راے کے سبب انگریزی فوج یونہی ہاتہہ پر ہاتہہ دہرے بیٹھی رہی اور اُدہر دشمنون نے چارطرف سے گہیرنا شروع کیا اور اب دن پر دن خوف و خطر زیادہ ہونے لگا

میکناٹن کا قتل ہونا

۱۳۷ - انگریزون نے اب مفسدون کے سردارون سے صلح کا پیغام ڈالا اور مکناٹن دوست محمد خان کے بیٹے اور مفسدون کے سرغنہ اکبر خان سے بات چیت کرنے پر آمادہ ہوا کیونکہ اکبر خان نے از راہ فریب یہہ کہلا بہیجا تہا کہ اگر مجہکو بہت سا روپیہ اور شاہ شجاع کی وزارت ملجائیگی تو مین اس فتنہ و فساد کو فرو کردونگا - آخر جب مکناٹن گفتگو کرنے آیا تو اکبر خان نے دغا سے گولی مار کر اسکا کام تمام کیا اور تین افسر جو اسکے ساتھ تہے اُنکو قید کرلیا اور پہر اُنمین سے بھی ایک کو مار ڈالا *

فوج کی مصیبتناک مراجعت

۱۳۸ - افغانون کیطرف سے یہہ یہہ کچہہ زیادتیان ہوئین مگر افسران فوج نے اب بہی کچہہ کمر ہمت نہ باندہی بلکہ اپنی فوج کو صحیح سلامت واپس لے آنے کے لیے دشمنون سے نہایت ذلّت کے ساتھ صلح کرکے بند کار استہ لیا اور اب وہ سفر شروع ہوا جسمین انگریزون پر کمال مصیبت

اور نقصان پڑا - شاہ شجاع کو انگریز کابل ہی مین چھوڑ آئے تھے اور یہہ
ایک عجیب بات تہی کہ اول اول تو افغانون نے اُسکو اپنا بادشاہ سمجھا پر تین
مہینے بعد اُنہون نے اُسکو مار ڈالا اور اُسکی لاش ایک خندق مین ڈالدی
انگریزی فوج جو کابل سے ہندوستان کیطرف چلی تہی تہوڑے ہی دن بعد
اُسکا حال کچھہ ایسا ابتر ہوا کہ بن سری فوج کی سی کیفیت ہوگئی - اِدہر برف
کی گھاٹیون کی سخت سردی اُدہر کہانے پینے وغیرہ کا سامان موجود نہین
پھر اُسپر افغانون کے لگاتار حملے غرض ان چند در چند آفتون کے مارے
کیا گورے اور کیا کالے سب نہایت خستہ حال ہوگئے تہے - پھر درہ خرد کابل
مین غلجیون نے اوپر کے پہاڑون سے ایسی گولی برسائی کہ قلمبند تین ہزار
آدمی ایک اسی مصیبت ناک گھاٹی مین ہلاک ہوگئے - اس مقام پر وہی
خونی اکبر خان پھر آموجود ہوا اور کہنے لگا کہ میمون اور اُن انگریزون
کو جنکی بیویان ہین میرے سپرد کردو تو مین انکو جلال آباد پہنچا دونگا
اور کسیکا بال بیکا نہوگا چونکہ انگریزون کو بچنے کی کوئی صورت نظر نہ آتی
تہی اسلئے مرتا کیا نہ کرتا ناچار جرنیل الفنسٹن اور اَور کئی افسرون نے سیل
مکنائٹن اور اَور کئی انگریزی افسرونکی میمون سمیت اپنے تئین اکبر خان
کے حوالہ کردیا مگر اُسنے اپنے قول قرار پر خاک ڈالکر اُنسے قیدیون کے طور
پر سلوک کیا - جو مصیبت زدہ فوج باقی رہی تہی وہ جون تون مرتی کہپتی
بڑہی چلی گئی مگر جلال آباد تک صرف ایک انگریز جسکا نام ڈاکٹر برائیڈن تہا زندہ
پہنچا اور اُسنے آکر فوج کی سراسر تباہی بربادی کی وحشت انگیز خبر دی

سچ تو یہہ ہی کہ انگریزی فوج کو ایسا ہولناک صدمہ ہند مین کبھی پیش نہ آیا
تھا +

جلال آباد و قندہار

۱۳۹ - اِس عرصہ مین جرنیل سیل نے جلال آباد مین اور جرنیل نوٹ نے
قندھار مین نہایت جوانمردی سے اپنا قدم جمائے رکھا - اب جرنیل پالک
کو حکم ہوا کہ فوج لیکر افغانستان جائے اور انگریزون پر جو حادثہ ہوا ہی اسکا
انتقام لے اور سیل اور نوٹ کو محاصرین کے ہاتھہ سے چھڑا لائے - پالک
اسوقت پشاور مین تھا اور یہہ دیکھہ رہا تھا کہ کب فوج کی کمک آئے اور یہان
کا موسم شروع ہو اور کب مین کابل کے پہاڑون کیطرف قدم بڑھاؤن
چونکہ یہہ مہم لارڈ النبرا کے عہد مین ہوئی ہی اِسلیئے آگے کی فصل مین اسکا
ذکر آئیگا +

چین کی پہلی لڑائی

۱۴۰ - اسی زمانہ مین فغفور چین سے بھی انگریزونکی لڑائی ہوئی اور یہہ چین
کی پہلی لڑائی کہلاتی ہی بات یہہ تھی کہ بعضے آدمی چوری چوری ہند
سے چین مین افیون لیجایا کرتے تھے اور اِس ناجائز تجارت کے روکنے
کے لیئے کئی انگریزی جہاز مقرر تھے - چین کے سردارون نے ان
جہازون پر ہاتھہ ڈالا اور اُنمین جو انگریز تھے اُنپر بھی کچھہ زیادتی کی
اِسلیئے اُنکی تنبیہہ کے واسطے سر ہیو گوف انگریزی فوج ہند سے لیکر چین گیا
اور وہان اُسنے کئی نمایان معرکے کیئے اور میدان مارے - آخر یہہ ہوا
کہ چینیون نے ایک بڑی منفعت کا جزیرہ جسکا نام ہانگ کانگ ہی انگریزون
کی نذر کیا اور اُنکو چار بندرگاہون مین تجارت کرنیکی اجازت دی +

۱۳۱ - اب لارڈ آکلنڈ ہند سے رخصت ہوا - چونکہ کابل کی یورش کا حکم اسی نے دیا تہا اور اس لڑائی مین بہت سا نقصان ہوا اسلئے اس کی نیکنامی مین دہبا لگ گیا ہان اگر افغانستان کا واقعہ پیش نہ آتا تو اسکا انتظام ضرور اسکی عزت وعظمت کا باعث ہوتا اسکی لیاقت کے عمدہ ہونے مین کلام نہین اور کابل کی لڑائی سے پہلے اسکی حسنِ انتظام سے ملک کی آمدنی بڑی ترقی پر ہوگئی تہی ؞

بارہوین فصل

لارڈ النبرا - گورنر جنرل

۱۸۴۲ء سے ۱۸۴۴ء تک کا حال

۱۳۲ - لارڈ النبرا جو ولایت مین بورڈ آف کنٹرول کا میر مجلس تہا لارڈ آکلنڈ کے بعد ہند کا گورنر جنرل ہوکر آیا اسکے عہد کے یہہ واقعات خاصکر مشہور ہین اول انتقام کے لئے افغانستان پر فوج کشی - دوم - ملکِ سندہ کی فتح - سوم سیندہیا کے ساتھہ وہ معرکہ جس سے تہوڑے ہی دنمین جھگڑا طے ہوگیا ؞

۱۳۳ - قلعہ غزنین مین جو انگریزی فوج تہی وہ شامتِ نصیب سے قلعہ کو خالی کر ہند کیطرف چل کہڑی ہوئی تہی اور تقریباً سب کی سب رستہ ہی مین ہلاک ہوگئی تہی مگر جرنیل سل کی نامور فوج قلعہ جلال آباد پر ڈٹی رہی اور ان گنت تکلیفین جہیلتی اور بیشمار دشمنون سے مقابلہ کرتی رہی - یہہ مصیبتین تو تہین ہی - ایک اندازغیبی گولا دلاورونکی اس چھوٹی سی

گروہ پر یہہ آنکر لگا کہ مشیتِ ایزدی سے ایک ایسا بہونچال آیا جسکے صدمہ سے
اُنہون نے جو فصیل بڑی جان کہپا کر بنائی تہی وہ جہان تہان سے
بیٹہہ گئی اور اُسکے سبب اُنکو جو کچہہ تہوڑا بہت امن چین تہا اُسمین
بہی رخنہ پڑگیا مگر اُنکی ہمت نے اب بہی جواب نہ دیا - پہر سب کے سب پل گئے
اور تُرت فصیل کے کہنڈرون کو بہر دیا - پہر یہی نہین کہ اندر ہی بیٹہے بیٹہے
شہر کو بچاتے ہون بلکہ میدان مین نکل آئے اور اکبر خان اور سارے
محاصرین کو شکست دیکر اُنکے لشکر مین آگ لگا دی - اِس مقام پر اُنکو
فتح تو بیشک ہوئی مگر ساتہہ ہی اُنہون نے ایک بڑا داغ بہی کہایا وہ یہہ تہا
کہ کرنیل ڈِنی جو اِس گروہ کے نہایت جری افسرونمین سے تہا اِس
معرکہ مین مارا گیا - کپتان ہیولاک جو آیندہ سر ہنری ہیولاک کے خطاب
سے سرفراز ہوا اُسنے بہی اِس محاصرہ مین خوب دادِ شجاعت دی - آخرکار
جرنیل پالک درۂ خیبر سے گزر جلال آباد آپہنچا اور سیل اور اُسکے بہادر
ہمراہیونکو دشمنون کے پنجہ سے چہڑا کر دلشاد ہوا ؀

قندہار کے محصورین کی مدد اور خلاصی

۱۸۴۲ - جسطرح جرنیل سیل جلال آباد کو بہادری سے تہامے رہا تہا اُسیطرح
جرنیل نوٹ اب تک قندہار پر بڑی جوانمردی سے اڑا رہا - اور محاصرین
کو قلعہ نہ دیا آخر اُسکی مدد اور خلاصی کے لئے ایک اَور فوج درۂ بولان کے
رستہ جرنیل انگلنڈ[سلہ] کے ساتہہ روانہ ہوئی - پہلی دفعہ جو اُس نے سیستان
کے پہاڑون سے گزرنے کا قصد کیا تو وہ ناکام رہی مگر پیچہے اُسکو اُدر

سلہ دفعہ ۱۹۳ کو دیکہو ؀

کمک پہنچگئی اور اب وہ اپنے سارے سامانِ سد کے ساتھہ اُن پہاڑون سے گزر کر قندہار جا پہنچی اور رستہ مین کچھہ ایسا نقصان نہین ہوا +

جرنیل پالک اور جرنیل نوٹ کا کابل پر قبضہ

۱۳۵ - اب پالک اور نوٹ کے یہہ صلاح مشورے ہوئے کہ دونو اپنی اپنی فوجین لیکر کابل پر یورش کرین چنانچہ پالک جلال آباد سے چل کھڑا ہوا اور اِس سفرِ دُور و دراز مین جگہہ جگہہ لڑتا بھڑتا اور برابر فتح پاتا ظفرمندی کے سہرون سے لدا پھندا شہرِ کابل مین پہنچکر گھوڑدوڑ کے میدان مین خیمہ زن ہوا *

جرنیل نوٹ کا غزنین کو سر کرنا

۱۳۶ - جرنیل نوٹ بھی قرارداد کے موافق ساتھہ ہی قندہار سے چل پڑا اور کابل مین پالک سے آملا - رستہ مین اسکو بھی شمس الدین افغان حاکم غزنین کے ساتھہ کئی سخت معرکے پیش آئے اور آخر اُسنے قلعۂ غزنین کو سر کرکے بالکل تباہ اور برباد کردیا اور آٹھہ سو برس پہلے جو محمود غزنوی سومناتھہ کے مندر سے چندن کے کواڑ اُتار کر لیگیا تھا نوٹ کی ظفرمند فوج اُن [ل] کو محمود کے مقبرہ مین سے اُتار کر لے آئی اور یہان یہہ کواڑ قلعۂ اکبرآباد مین رکھے گئے *

انگریزون کا چھوٹنا

۱۳۷ - جن انگریزون نے اکبرخان کے قول و قرار پر بھروسا کرکے اپنے تئین اُسکے سپرد کردیا تھا اُنکی نسبت اب اُس بیرحم نے یہہ حکم دیا کہ اُنکو ترکستان کے جنگلون مین لیجاکر بیچڈالو مگر انگریزون نے اپنے

ل دوسرے باب کی دفعہ ۱۰ کو دیکھو *

محافظ صالح محمد خان کو کچھ دینا کرکے اپنے تئین افغانون کے پنجے سے چھڑا لیا
چنانچہ سر رابرٹ سیل کچھ تھوڑی سی سپاہ ساتھ لے درہ ارغندی
پر آ گیا اور وہان اپنی بیوی اور بیٹی کو مع اور سارے انگریزون کے جو اس
مصیبت مین انکے ہمراہ تھے افغانون سے لیکر نہایت باغ باغ ہوا۔
مگر بیچارہ ضعیف جرنیل الفنسٹن جو سختیون کے جھیلنے کی طاقت نرکھتا تھا
اسکا کام قید ہی مین تمام ہو چکا تھا ٭

استالف پر فوج کا حملہ اور فتح

۱۳۸۔ بہت سے افغان شکست کھا کر قلعہ استالف مین جا چھپے تھے
اسلئے انگریزون نے اس قلعہ پر حملہ کرکے اسکو فتح کر لیا اور افغانون نے
جو انگریزونکو کابل مین قتل کرکے انکا بہت سا مال متاع وہان اکٹھا کیا
تھا وہ سب لے لیا ٭

انگریزونکا کابل سے جانا

۱۳۹۔ چونکہ شہر کابل مین انگریزون پر بڑے بڑے ظلم و ستم ہوئے
تھے اسلئے فوج انگریزی نے اسکے بڑے بازار کو جلا کر بالکل خاک مین
ملا دیا۔ غرض اب فوج انگریزی کی ان بہادریون سے بدنامی کے پہلے
دھبے سب دہوئے گئے اور سپاہ سرخرو ہوکر اطمینان کے ساتھ کابل
سے الٹی پھری اور پنجاب کی راہ فیروزپور آ پہنچی۔ اب دوست محمد خان
وغیرہ افغان قید سے رہا کئے گئے اور پھر سرکار انگریزی نے افغانستان
کے معاملات مین مداخلت کرنے کا کبھی خیال نہین کیا ٭

سندھ کی لڑائی کی ابتدا

۱۴۰۔ افغانستان کی لڑائی موقوف ہوئے تھوڑے ہی دن گزرے
تھے کہ گورنر جنرل کو ملک سندھ کے معاملات کیطرف توجہ کرنے کی

ضرورت ہوئی کیونکہ جب سے کابل کی لڑائی شروع ہوئی تھی امیران سندہ
سرکار کے سخت مخالف ہو رہے تھے اور اپنی حرکتون سے باز نہ آتے تھے

اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان رئیسون کا کچھہ مختصر حال
بیان کیا جائے - یہہ امیر بلوچون کی اُس قوم مین سے تھے جس نے کوئی
ساٹھہ برس پہلے ملک سندہ کو فتح کیا تھا - سندہ مین جو مضبوط منصوبہ قلعے
تھے اُنمین تو یہہ آپ رہا کرتے تھے اور رعایا جسکو اُنہون نے زیر کر لیا تھا قلعون
کے باہر چارون طرف رہتی تھی اور اُنکے ہاتھہ سے سخت ظلم و ستم سہتی
تھی - سرکار انگریزی کے ساتھہ امیران سندہ کا یہہ حال تھا کہ اُسکی طرف سے
بڑے بدظن اور اُکھڑے رہا کرتے تھے اُنکو یہہ کھٹکا تھا کہ مبادا
انگریز ہمارے ملک مین دخل دین چنانچہ وہ یہانتک بھی روادار نہ تھے کہ اُنکے
ملک مین اور انگریزی قلمرو ہند مین باہم رابطۂ تجارت قائم کیا جائے ٭

۱۸۴۱ - سر چارلس نیپیر انگریزی فوج کا سپہ سالار اور سرکار انگریزی کا وکیل
مطلق مقرر ہو کر سندہ آیا اسوقت یقین واثق تھا کہ خط و کتابت کا جو سلسلہ
اب شروع ہوا ہے اس سے صلح ہو جائیگی مگر تھوڑے ہی دن بعد معلوم
ہوا کہ امیران سندہ کا دل صاف نہین ہے بلکہ دہوکا دینا چاہتے ہین چنانچہ
وہ آخر کھل کھیلے اور بہت سی جمعیت لے میجر اوٹرم کی کوٹھی پر چڑھ آئے
یہہ وہ افسر ہے جسنے پیچھے سر جیمس اوٹرم خطاب پایا - اسکا حال اس باب
کی ۹۴ دفعہ مین مذکور ہوگا - غرض اوٹرم نے بڑی بہادری سے مقابلہ
کر کے اپنی کوٹھی کو بچایا اور انجام کار ظفرمند ہو کر وہان سے ایک

انگریزی دُخانی جہاز پر چلا گیا ٭

بیان میانی و حیدرآباد کی لڑائیان

۱۴۲ ۔ سر چارلس نیپیر نے اپنی ساری فوج کو کوچ کا حکم دیدیا ۔ سندھ کے سارے امیر اپنی سپاہ لئے حیدرآباد سے کوئی چھہ میل پر میانی کے میدان مین مورچے باندہے جمع تھے کہ انگریزی فوج نے انکو آلیا اور ہرچند انکی جمعیت انگریزی فوج کی نسبت کہین زیادہ تہی اور توپخانہ تو بہت ہی سوا تہا توبہی انگریزی سوارون نے ایسی جوانمردی سے دہاوا کیا کہ میدان انگریزون کے ہاتھہ رہا اور چھہ امیرون نے ہتیار ڈالکر اپنی تئین انگریزون کے سپرد کردیا ۔ مگر میرپور کے امیر شیر محمد کے ساتھہ ابتک بہت سی فوج تہی چنانچہ حیدرآباد سندہ مین اُس سے ایک اور لڑائی ہوئی جسمین طرفین کی سپاہ خوب جی توڑ توڑ کر لڑی آخر امیر کو شکست فاش ہوئی اور میرپور اور امرکوٹ انگریزون کے ہاتھہ آگئے اور ہوتے ہوتے سارے ملک پر تسلط ہوگیا ۔ یہہ امرکوٹ وہی مقام ہی جہان جلال الدین اکبر بادشاہ پیدا ہوا تہا ٭

سندہ کا ملک انگریزی مین داخل ہونا

۱۴۳ ۔ گورنر جنرل کی یہہ رائے ہوئی کہ امیرون نے جو سرکار سے دغا کی ہی اُسکی یاداش مین انکی ریاستین ضبط کرلیجائین اور انکو قید کرکے بنارس بہیجدیا جائے ۔ اگرچہ بعض حاکم اِس تجویز کے بڑے مخالف تھے اور ملک سندہ کو ضبط کرنا قرین انصاف نہ سمجہتے تھے مگر انجام کار سندہ کا ملک انگریزی عملداری مین شامل ہوگیا اور سر چارلس نیپیر وہانکا چیف کمشنر مقرر ہوا ۔ اُسکی دانشمندانہ انتظام سے ملک بہت جلد رونق پر آگیا ٭

۱۴۴۴ - اسی اثنا مین مرہٹونکی ریاست گوالیار مین بھی لڑائی کے اسباب جمع ہو رہے تھے کیونکہ سیندھیا کے پاس ایک زبردست فوج تھی جو کبھی نچلی نہ بیٹھتی تھی اور اُسکے اکثر افسر فرانسیس وغیرہ فرنگیون کی اولاد تھے - اِدھر لاہور مین بھی ہلچل پڑ رہی تھی - یہانکی فوج سیندھیا کی فوج سے بھی زیادہ زبردست اور فتنہ پرداز تھی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ کی آنکھ بند ہوتے ہی شُتر بے مُہار ہو گئی تھی اور ہند کی امن وعافیت مین خلل ڈالنے کے واسطے سر اُٹھا رہی تھی - اس واقعہ عظیم کا حال تو آگے ۱۴۹ دفعہ مین بیان کیا جائیگا اب یہان ریاست گوالیار کا ذکر کرتے ہین - گورنر جنرل نے جو وہان کے لچھن بگڑے ہوئے دیکھے تو اُدھر سے خوب ہوشیار ہو بیٹھا -

اس ریاست کا حال یہہ ہے کہ جب دولت راو سیندھیا نے جہان فانی سے کوچ کیا تو اُسکی مہارانی مدت تک اپنے متبنّیٰ بیٹے جنکوجی کی سرپرست رہی اور ریاست کا کاروبار آپ کرتی رہی - آخر جنکوجی نے عنان حکومت اپنے ہاتھہ مین لی اور سارا کام سنبھال لیا مگر دس برس بعد وہ لاولد مر گیا اور اُسکی کم عمر بیوہ نے راجہ کے گھرانے مین سے ایک چھوٹی عمر کا لڑکا گود لے لیا لیکن اب مہارانی اور ماما صاحب مین جو جنکوجی کا ماموتھا اس بات مین تکرار ہوئی کہ ریاست کا انتظام کسکی سپرد ہو اسپر رزیڈنٹ نے ماما صاحب کے سر پر ہاتھہ دھرا اور ریاست کا انتظام اُسکے سپرد کرنا چاہا مگر مہارانی کے طرفدارون نے جلکر اُسکو

ریاست سے نکالدیا ❊

۱۴۵ - اب گورنر جنرل کو یہہ معلوم ہوا کہ اس ریاست مین فی الفور دخل دیے بغیر کام نہ چلیگا چنانچہ سر ہیو گوف فوج لیکر جھٹ پٹ دریاے چنبل سے اُتر مرہٹون کے علاقہ مین جا پہنچا اور گورنر جنرل خود بھی اُسکے ساتھہ گیا - ان دونو کو یہہ خیال تھا کہ انگریزی فوج کو دیکھکر گوالیار کے اہلکار اور سردار سب کان دبا کر جھکے بیٹھہ جائینگے مگر جب مہاراجپور پر گوالیار کی فوج یکایک برسر مقابلہ آئی تو حیران رہگئے - غرض یہان ایک معرکہ ہوا جسمین انگریزونکو فتح کامل ہوئی مگر نقصان بھی بہت ہوا ❊

(حاشیہ: مہاراجپور کی لڑائی)

۱۴۶ - جنرل گرے کو حکم ہوا تھا کہ ایک اور رستہ سے جا کر گوالیار پر یورش کرے چنانچہ جسروز مہاراجپور پر لڑائی ہوئی ہے اُسی روز وہ پنیر کے میدان پر فوج گوالیار کے دوسرے دستہ سے معرکہ آرا ہوا اور مرہٹون کے پاس جسقدر توپین اور گولہ بارود اور خزانہ تھا سب کا سب ان دونو لڑائیون مین انگریزون کے ہاتھہ آیا - اب مرہٹونکو اسکے سوا کچھہ چارہ نرہا کہ انگریزون کے سامنے گردن جھکائین اور اُنکی اطاعت کا جوا اپنے کندھے پر رکھین چنانچہ گورنر جنرل نے جو جو شرطین پیش کین وہ سب اُنہون نے منظور کرلین اور راجہ کے سن بلوغ تک ریاست کا انتظام چند اہلکارون کے سپرد ہوا - اب بالکل خرخشہ مٹ گیا اور اسوقت سے مہاراجہ گوالیار سلطنت انگلشیہ کا برابر مطیع و وفادار چلا آتا ہے ❊

(حاشیہ: پنیار کی لڑائی)

۱۴۷ - لارڈ ایلنبرا اور کمپنی کے ڈائرکٹرون کے باہم کئی معاملون مین اختلاف

(حاشیہ: [illegible] ۱۸۴۴ع)

رے ہوا تہا اسلیے گورنر جنرل گوالیار سے پہر کر کلکتہ پہنچا ہی تہا کہ دفعتہً
اُسکے نام حکم آیا کہ تم ولایت چلے آؤ ٭

تیرہوین فصل

لارڈ ہارڈنگ گورنر جنرل

۱۸۴۴ء سے ۱۸۴۸ء تک کا حال

۱۴۸ - لارڈ النبرا کی جگہہ سر ہنری ہارڈنگ گورنر جنرل مقرر ہوا اِس آزمودہ کار اور بہادر افسر کے کارنامۂ شجاعت کا خلاصہ یہہ ہی کہ لارڈ ولزلی کا بہائی جنرل ولزلی جبسنے میسور کی لڑائی مین بڑا نام پایا تہا اب ولایت مین ڈیوک آف ولنگٹن کے خطاب سی مشہور و معروف تہا - اُسنے معرکہ آرائی اور تہمتنی مین ایسا نام پیدا کیا تہا کہ جب ہوسِ جہانگیری نپولین بونا پارٹ حاکمِ فرانس کی دامنگیر ہوئی اور یوروپ مین جہان تہان ہنگامۂ کارزار گرم ہوا تو انگریزون نے بہی اہلِ فرانس کا زور بل توڑنے کے لئے اپنی فوج یوروپ کو بہیجی اور اس فوج کی سپہ سالاری ولنگٹن کے نام ہوئی - یہہ فوج اول سلطنتِ ہسپانیہ و پرتگال کے جزیرہ نما مین مدت تک اہلِ فرانس سے لڑتی رہی - اِن معرکون مین سر ہنری ہارڈنگ نے ولنگٹن کے زیر حکم اپنی شجاعت سے بڑا نام پایا - پہر اِسکے بعد واٹرلو کے معرکہ مین جب ولنگٹن نے بونا پارٹ کو بڑی بہاری شکست دیکر اُسکا زور بالکل توڑ دیا تو اُسوقت بہی ہارڈنگ نے میدانِ رزم مین جوہرِ شجاعت دکہا کر

قدم پایا اور اسی لڑائی مین اُسکا ایک ہاتھ اُڑ گیا تہا - القصہ جب ہم
[illegible] ہوا تو سکہون سے لڑائیان پیش آئین اور اسکے علاوہ اِسنے
[illegible] نے تمدن اور معاشرت مین بہی کئی عمدہ عمدہ اصلاحین کین جیسے
[illegible] کی رسم بند کی اور ہند کی بعض اصلی قومون مین جو آدمیون کے
قربان کرنے کا دستور تہا اُسکو بہی موقوف کیا ؛

مہاراجہ رنجیت سنگہ کے انتقال کے بعد پنجاب کی کیفیت

۱۴۹ - مہاراجہ رنجیت سنگہ نے ۱۸۳۹ء مین انتقال کیا چنانچہ اسکا ذکر دفعہ ۱۰۱ مین آچکا ہی - اسکا آنکہہ بند کرنا تہا کہ پنجاب مین تلاطم پڑ گیا اور سخت بے انتظامی پہیل گئی - دہیان سنگہ جو رنجیت سنگہ کا منہہ چڑہا سردار تہا وہ بہی اس فساد کا سرغنہ ہو گیا - اب رنجیت سنگہ کے بیٹے کہڑک سنگہ کو گدی پر بٹہایا مگر یہہ شخص بیوقوف تہا اور چار مہینے برائے نام فرمانروا رہکر یکایک مر گیا لیکن قرینہ سے معلوم ہوتا ہی غالباً اُسکو کسی نے زہر دیکر مار ڈالا - اُسکے بعد اُسکا بیٹا نونہال سنگہ مسندنشین ہوا لیکن اس نامراد کے سر پر اُسیدن چہت کا شہتیر گر پڑا جسکے صدمہ سے اُسنے قضا کی اسمین شک نہین کہ یہہ واقعہ بہی مفسدونکی کارسازی سے ہوا - اب سردار دہیان سنگہ نے شیر سنگہ کو گدی پر بٹہایا مگر تہوڑے ہی دن بعد راجہ اور دہیان سنگہ مین کچہ ان بن ہو گئی - دہیان سنگہ کا پلہ بہت زبردست تہا اسلئے اُسنے شیر سنگہ اور اُسکے بیٹے کو ۱۸۴۳ء مین قتل کروا ڈالا - اب دہیان سنگہ کی ناؤ بہی بہت سے بہر کر ڈوبنے پر آئی چنانچہ ایک شخص نے اُسپر ہاتہہ صاف کیا - پہر تو یہانکی بے انتظامی اَور بہی حد سے گزر گئی اور خوب غدر مچگیا - آخر کار

اِسی حالت مین دلیپ سنگہ جو رنجیت سنگہ کی بڑی محبوب رانی جند کور کے بطن سے تہا گدّی پر بیٹہا اور انتظام کے واسطے بڑے بڑے گہیا سکہہ سرداروں کی ایک کونسل مقرر ہوئی اور ساری ریاست کا نام سلطنتِ خالصہ قرار پایا ٭

۱۵۰- ۱۸۴۵ء تک بے انتظامی اور آپسکی پہوٹ کی کیفیت وہی رہی - اسوقت بڑے سردار یہہ لوگ تہے - مہارانی جند کور اور لال سنگہ جو اُسکا آشنا مشہور تہا اور رانی کا بہائی جواہر سنگہ اور گلاب سنگہ والی جمون اور تیجر سنگہ سپہ سالارِ فوج خالصہ انجام کار بڑی لڑائی جہگڑون کے بعد لال سنگہ سب پر غالب آکر وزیر مقرر ہوا - فوجِ خالصہ جو بڑی پر دست اور خود سر ہو گئی تہی اسوقت اُسکے تیور بگڑے ہوئے نظر آتے تہے اور فساد کے آثار اُسکی پیشانی سے جہلکتے تہے اِسلئے سکہہ سردارون نے اسی مین مصلحت سمجہی کہ فوج کو انگریزی علاقہ کیطرف جہونک دین اور اپنے سر سے وبال ٹالین ٭

۱۵۱- گورنر جنرل یہہ نہین چاہتا تہا کہ فتنہ و فساد برپا ہو اور امن و امان مین خلل پڑے اِسلئے اُسنے اول صرف ضروری احتیاط کرکے سرحد پر میرٹھ اور ستلج کے مابین ایک جرّار فوج ڈالدی تہی آخر کار ۱۱- دسمبر ۱۸۴۵ء کو مخالف بپا ئے خود آمد بگور ٭ یعنی فوجِ خالصہ ستلج سے اُتر آئی اسوقت گورنر جنرل نے ایک اشتہار جاری کیا کہ سکہون نے انگریزی علاقہ پر ناحق اور بے وجہ چڑہائی کی ہے جو رئیس سرکار انگریزی کے سایہ حمایت مین ہین انکو اسوقت لازم ہے کہ جن لوگون نے ملک کے امن و عافیت مین

خلل ڈالا ہی سرکار انگریزی کے ساتھ ہو کر اُنسے لڑین ٭

مدکی کی لڑائی

۱۵۲ - سکھہ فیروز پور کے قریب آکر جمے اور انگریزون سے اُنکی پہلی لڑائی مُدکی کے میدان مین فیروز پور سے بیس میل کے فاصلہ پر ہوئی سر ہیو گوف اسوقت انگریزی فوج کا سپہ سالار تہا - سکھہ ہر چند انگریزون سے کہین زیادہ تھے مگر پہر بہی انہون نے شکست کہائی - اس لڑائی مین انگریزونکا بڑا نامی افسر سر رابرٹ سیل جس نے جلال آباد مین بڑی بہادری کی تہی کام آیا ٭

فیروز شہر کی لڑائی

۱۵۳ - مدکی کی لڑائی کے دوسرے ہی دن گورنر جنرل بہی معرکہ کار آ مین آموجود ہوا اور ہر چند کمانڈر انچیف سی اعلی منصب کہتا تہا مگر اسوقت اُسنے کمانڈر انچیف سے دوسرے درجہ پر رہنا منظور کیا - اب سکھون نے مُدکی اور فیروز پور کے بیچون بیچ فیروز شہر کے قریب بڑے مضبوط مورچے باندھے - یہان اِنکے پاس سو توپین بہت عمدہ کام دینے والی موجود تہین جنکی گولہ اندازی بہی گارڈ آف آنر تہی یہ توپین بشکل نعل مورچون پر لگی ہوئی تہین - کمانڈر انچیف کے پاس جرنیل لٹلر کے ہمراہ پانچہزار فوج فیروز پور سے آ گئی تہی اُسنے دن چھپنے سے گہنٹہ بہر پہلے ہلا کیا لیکن ابہی کسیکی ہار جیت نہین ہوئی تہی کہ اندہیرا چہا گیا اور رات بہر انگریزون اور سکہون کے لشکر دونو میدان جنگ مین گڈمڈ رہے اور گورنر جنرل اور افسرون سمیت اُس کڑکڑاتے جاڑے مین بہوکا پیاسا ساری رات بہر خیمون ڈیرون سے باہر کمر باندہے میدان مین پڑا رہا - دن نکلتے ہی کمانڈر انچیف میمنہ لشکر مین قائم ہوا اور گورنر جنرل نے

تیسرہ سنبھالا اور دھاوا کرکے ساری فوج خالصہ کو مورچونمین سے نکال کر
فیروزشہر سے پرے بھگا دیا - اس فتح مین ۷۳ توپین انگریزون کے
ہاتھہ آئین مگر انکا بھی بڑا نقصان ہوا - فوج کا ساتوان حصہ مقتول اور مجروح
ہوا - اسی وقت تیج سنگہ سکھون کی ایک اور فوج لیکر آموجود ہوا اور قریب تھا
کہ تھکی ماندی انگریزی فوج پر آ پڑے مگر اُسکو جو مقابلہ پر آمادہ و مستعد پایا
تو ڈرکر اُلٹے پیرون پیچھے ہٹ گیا - اسوقت انگریزون کے پاس بارود گولا
اور سامان سد ہوچکا تھا اسلئے کمانڈرانچیف اس بڑی نامی فتح کے بعد
سکھونکا پیچھا نہ کرسکا اور بچی کھچی خالصہ فوج اپنی جان بچاکر ستلج کے پار
اُتر گئی ؞

۱۵۴ - انگریزونکے پاس جو گولا بارود وغیرہ میگزین نہ رہا تھا اسوجہ سے
انکی فوج کو کوئی مہینا بھر تک ہاتھہ پر ہاتھہ دھرے بیٹھا رہنا پڑا - اس
عرصہ مین سکھہ ایک بڑی جمعیت اور بہت سی توپین لیکر ستلج سے پھر
اُتر آئے اسلئے سر ہیری سمتھ تھوڑی سی فوج کے ساتھہ آگے بڑھا
اور بدووال پر فوج خالصہ کی جمعیت کثیر سے اُسکی مٹ بھیڑ ہوئی مگر
انگریزی فوج حملہ کرنے کے قابل نہ تھی اور چونکہ دشمنون نے اُسپر گولہ باری
کی اسلئے سمتھ کی فوج کا نقصان ہوا اور سکھہ اس معرکہ کو اپنی فتح سمجھے -
مگر اتنے ہی مین سمتھ کے پاس کچھہ کمک آپہنچی - پھر تو وہ دشمنون پر مقام
علی وال مین حملہ کرنے کے لئے آگے بڑھا اور انگریزی پلٹنون کے سپاہی
سکھون پر حملہ کرکے قدم آگے ہی کو اُٹھاتے چلے گئے اور دشمنونکو

علی وال ۱۸۴۶ء

ریلتے ریلتے دریا مین ڈالدیا - اس لڑائی مین سکھونکی ۶۷ توپین اور بہت سا
میگزین اور ہر قسم کا ذخیرہ انگریزون کے ہاتھہ لگا - سکھون کے دماغ مین اول
سے یہہ سما ہی تہی کہ اخیر مین فتح ہمارے ہی نام رہیگی مگر اب آس ٹوٹ گئی
اسلئے گلاب سنگہ سکھون کیطرف سے انگریزون سے عہد پیمان کے لئے لکھا پڑہی
کرنے لگا اور این رو سے ستلج کے رئیس بہی اب فوراً سرکار انگریزی کیطرف
ہوگئے ۔

سوبراؤن کی لڑائی

۱۵۵ - اب سمتھ اپنی فوج لیکر کمانڈر انچیف کے لشکر مین آملا اور کمانڈر انچیف
کا یہہ ارادہ ہوا کہ بزور شمشیر ستلج سے اُتر کر پنجاب پر تسلط کر لیجے - سکھون نے
سوبراؤن کے قریب فیروزپور کے شمال کیطرف دریاے ستلج کے دونو
کنارون پر مورچے باندہ رکھے تھے لیکن کمانڈر انچیف کے پاس بھی
دلّی سے قلعہ شکن توپین آگئی تہین اور بہت سا گولہ بارود اور سامان رسد
اکٹھا ہوگیا تھا چنانچہ اب اُسنے سکھون کے سامنے بشکل ہلال اپنی فوج
کی صف بندی کی اور دن نکلنے سے پہلے دھاوا کر دیا - اول تو تین گھنٹے
کامل دونو طرف سے ہیبت ناک گولہ چلتا رہا پہر کمانڈر انچیف نے دشمن کے مورچون
پر ہلا بولدیا - اسپر تیج سنگہ تو میدان سے کافور ہوگیا مگر بوڑہے سردار
شام سنگہ نے سفید لباس پہنے ہوئے اپنے گرو کے واسطے جان دینے کے لئے
اپنے تئین اُس آگ مین جہونک دیا اور جہان سکھون کے اور کشتون کے
پشتے لگے ہوئے تھے وہان آپ بہی ڈہیر ہوگیا - اس معرکہ مین ہزارون
سکھہ جوانمردی سے لڑ لڑ کر اور کٹ کٹ کر مرے پر منہہ نہ پہیرا - اور

جبتک دو گہنٹے کامل خوب سینہ بسینہ لڑائی ہوتی سکہونکی پسماندہ خستہ حال فوج میدان سے نہ ٹلی - مگر آخر اُنکے پیر اُکہڑ گئے اور انگریزی توپخانہ کی آتش افشانی سے اوسان باختہ ہوکر ستلج کے پار بہاگ گئی *

۱۵۶ - تین روز کے بعد ساری انگریزی فوج ستلج کے پار اُتر گئی اور گورنر جنرل نے اشتہار جاری کرکے سرکار انگریزی کا منشا جو صلح پر مبنی تہا مشتہر کردیا - اسکے بعد خالصہ کے منتخب وکیل گلاب سنگہ اور بڑے بڑے سکہہ سردارونکی گورنر جنرل سے قصور مین ملاقات ہوئی اور آخرکار نوعمر مہاراجہ دلیپ سنگہ نے بذاتِ خود انگریزونکی اطاعت قبول کی - اب قلعہ لاہور مین انگریزونکا عملدخل ہوگیا اور گورنر جنرل نے جوجو شرطین پیش کین وہ سب سکہون نے مان لین اوّل شرط یہہ تہی کہ ستلج اور بیاس کے بیچ مین جو دوآبہ جالندہر ہی وہ انگریزی عملداری مین شامل ہوجائے - دوسری یہہ کہ مہاراجہ دلیپ سنگہ لاہور کی گدی پر بٹہایا جائے اور جبتک وہ صغیرسن رہی ملک کے انتظام کے واسطے سردارون کی ایک کونسل مقرر ہو اور ایک انگریزی رزیڈنٹ رہی جسکو ریاست کے ہر معاملہ مین ہدایت اور مداخلت کا کامل اختیار ہو - تیسری یہہ کہ پنجاب کی لڑائی مین جوکچہہ انگریزونکا خرچ ہوا ہی وہ سب سکہہ ادا کرین - چوتہی یہہ کہ اس نئی حکومت اور انتظام کے قائم رہنے کے واسطے انگریزی فوج لاہور مین رہی - اس عہدنامہ کے بعد جب سکہون سے انگریزونکی نقصان کا جسقدر روپیہ چاہئے تہا وہ ادا نہو سکا تو اُسکی عوض کشمیر اور ہزارہ انگریزون کے ہاتہہ آیا اور گلاب سنگہ والئی جمون نے

ایک کروڑ روپیہ دیکر کشمیر انگریزون سے لے لیا اور اپنی جدی ریاست قائم کرلی ٭

۱۵۷ - یہہ پختہ انتظام گورنر جنرل نے ۲۶ دسمبر ۱۸۴۶ء کو منظور کیا - اب یہہ گڑہ فتح ہوگیا اور لڑائی کا خاتمہ ہوا - اِسکے صلہ مین پارلیمنٹ کے اجلاس اعلی واد نی دونون نے فوج کی تحسین و آفرین کی اور سال بہر کا بہتا سرکار سے انعام مین ملا - گورنر جنرل و کمانڈر انچیف خطاب امارت سے سرفراز ہوئے اور سر ہیری سمتھ نے بیرونیٹ خطاب پایا ٭

۱۵۸ - اِسکے بعد کشمیر مین ایکبار کچہہ سرکش لوگ گلاب سنگہ کے مقابلہ پر اُٹھہ کہڑے ہوئے - اور لال سنگہ بھی اِس فتنہ پردازی مین شریک تہا اِسلیے اُسکو قید کرکے آگرہ کے قلعہ مین بہیجدیا اور چونکہ رانی جند کور بہی ہمیشہ فساد اُٹھاتی رہتی تہی اِسلیے وہ بہی لاہور سے بحیثیت میل پر شیخو پورہ مین قید ہوئی ٭

۱۵۹ - جب ملک سندہ اور گوالیار اور پنجاب کی فوجین ان بڑے بڑے کُشت و خون کے معرکون مین غارت ہوچکین اُسوقت کہین جاکر ہند کو دو برس تک امن و امان نصیب ہوا اور اب گورنر جنرل نے ملک کی اصلاح کیطرف توجہ کی اور جو جو خراب رسمین ملک مین چلی آتی تہین اُنکو موقوف کرکے بڑی عزت اور نام حاصل کیا - ہرچند اگلے حاکمون نے ٹہگی - بچہ کُشی - انسان کی قربانی اور ستی ہونے کی ہولناک رسمون کے مٹانے مین بہت سی کوشش کی تہی مگر یہہ قبیح رسمین ہند مین ابتک کئی جگہہ جاری تہین - منجملہ اِنکے آدمیون کو قربان کرنے کا دستور

یہان کے اصلی باشندون مین بہت تہا اور یہہ لوگ اِسکو اپنی زبان مین میریاہ کہا کرتے تہے - کہونڈ قوم جو گومسر علاقہ مدراس احاطہ مین رہتی ہے اُسمین اور وسطِ ہند کے پہاڑون اور جنگلون کے رہنے والون اور اڑیسہ اور گونڈوانہ کے باشندونمین یہہ بے رحمی کا دستور ابتک جاری تہا مگر کپتان میکفرسن اور کرنیل کیمبل کی حُسن سعی سے اب موقوف ہو گیا -

۱۶۰ - ہند کے بعضے بڑے شہرونمین جب کہانے پینے کی چیزین اور اَور دِسا وری مال باہر سے آیا کرتا تہا تو اُسپر محصول لیا کرتے تہے اِس گورنر جنرل نے یہہ محصول معاف کر دیا اور اِسسے سوداگری کو بڑی ترقی ہوئی

۱۶۱ - ممالک مغربی وشمالی کے نیک نیت اور سرگرم لفٹنٹ گورنر طامسن نے رُڑکی مین فنِ انجنیری کی تعلیم کے واسطے مدرسہ بنانے کی تجویز کی اور گورنر جنرل نے اِس کام مین بڑی مدد دی اِس گورنر جنرل کو روضۂ تاج گنج وغیرہ اگلے زمانہ کی عمدہ عمدہ عمارتون اور یادگار چیزونکی مرمت اور حفاظت کا بہی بڑا شوق تہا ؛

۱۶۲ - ۱۸۴۸ء مین لارڈ ہارڈنگ ہند سے رخصت ہوا ہر چند یہہ گورنر جنرل اِس ملک مین بہت مدت تک نہین رہا مگر اِس تہوڑے ہی سے عرصہ مین اپنے ہر قسم کے لوگون کے دل تسخیر کر لئے - یہہ گورنر جنرل فنِ حرب سے خوب ماہر اور میدانِ جنگ مین بڑا دلاور اور انتظام ملک مین بڑا لائق اور نیک رائے تہا - اِسلئے اِسکا نام ہمیشہ تعظیم کے ساتہہ زبان پر آئیگا ؛

چودھوین فصل

ارل ڈلہوزی گورنر جنرل

۱۸۴۸ء سے ۱۸۵۶ء تک کا حال

لارڈ ڈلہوزی کے انتظام کا خلاصہ

۱۶۳ - لارڈ ہارڈنگ کے بعد لارڈ ڈلہوزی ہند کا گورنر جنرل مقرر ہو کر آیا یہہ تیرہوان گورنر جنرل تہا اسکے عہد مین یہہ واقعات مشہور ہوئے ہین (۱) سکہون سے دوسری لڑائی - (۲) برہما کی دوسری لڑائی - (۳) اودہ انگریزی عملداری مین شامل ہوا - (۴) تنجور اور ناگپور کے رئیس جو لاولد مر گئے اِسلئے اُنکی ریاستین قلمروِ انگریزی مین داخل ہو گئین (۵) ملک کی مرفہ حالی مین بڑی بڑی ترقیان ہوئین خاصکر ریل اور تار برقی کے جاری ہونے سے مُلک مین بڑی رونق ہوئی ؀

پنجاب مین فساد برپا ہونا

۱۶۴ - انگلستان کے ارکانِ سلطنت نے جسوقت لارڈ ڈلہوزی کو گورنر جنرل مقرر کیا ہی اُسوقت اُنکو یہہ اُمید تہی کہ آگے جو ہند مین خونریزیان اور معرکے ہوئے وہ ہو چکے اب کوئی فتنہ پرداز اہلِ ہند کی راحت و عافیت مین خلل انداز نہو گا اور گورنر جنرل کو اب وہان امن امان رکہنا کچہہ بڑی بات نہین مگر کچہہ دن نہ گزرے تہے کہ سکہون کی سرکشی اور فتنہ انگیزی نے اہلِ ہند کے شیشۂ عافیت پر پتہر مارا اور انکے امن مین خلل ڈالا پنجاب مین غدر مچنے کی خبر جسوقت گورنر جنرل کو کلکتہ مین پہنچی اُسنے جان لیا کہ اب سکہون سے ایک اور لڑائی ہوئے بغیر

کام نہین چلیگا اِس موقع پر اُسنے ایک عمدہ تقریر کی جسکا خلاصہ یہہ ہی کہ مَین امن و امان چاہتا تھا - میری بکمال آرزو تھی کہ یہان امن و عافیت رہی اور مینے اِس باب مین اپنی سی بہت کوشش کی مگر مین کیا کرون کہ ہند کے دشمن چین نہین لینے دیتے اور راحت و آرام نہین دیکھہ سکتی بلکہ یہہ چاہتی ہین کہ لڑائی کی آگ بہڑکے - خیر اگر اُنکی یہہ مرضی ہی تو یہی سہی ہم بہی لڑنے کو موجود ہین - اور مین سچ کہتا ہون کہ لڑائی بہی وہ لڑائی ہوگی کہ وہ خوب اپنے کیئے کی سزا پاوینگے *

۱۶۵ - اسوقت سکہون کیطرف سی مُلتان کا صوبہ مولراج تہا مگر اُس نے ایک موقع پر یہہ کہا تہا کہ مین اِس خدمت سی علیحدہ ہونا چاہتا ہون اسلیے دربارِ لاہور کا ایک سردار کان سنگہ اُسکی جگہہ مقرر ہو کر ملتان روانہ ہوا اور وَینیز اَیگنیو اور اَنڈرسن دو انگریزی افسر اُسکے ساتھ گئے مگر یہہ دونو انگریز ملتان مین بڑی بے رحمی کے ساتھہ مارے گئے اور مولراج نے خونیون کو انعام و اکرام دیا اور مُلتان مین بغاوت کا جہنڈا اکہڑا کر لیا ملتان کا قلعہ ایک تو پہلے ہی سے مضبوط تہا اب مولراج اُسکی محافظت کے لیے اور بہی تیاریان کرنے لگا *

۱۶۶ - یہہ بغاوت جہٹ پٹ چارون طرف پہیل گئی مگر نصیب سے خان بہاولپور جسکی ریاست ملتان سے قریب تہی نہ بگڑا اور اُس کا قدم نہ ڈگمگایا بلکہ انگریزونکا دوست بنا رہا جب اِس بغاوت کی آگ بہڑکی ہی اُسوقت لفٹنٹ اِڈورڈز جسکو پیچھے سَر ہَربرٹ اِڈورڈز خطاب ملا

ملتان کے قریب لیہ مین تہا - اِس شخص مین پہرتی اور استقلال کوٹ کوٹکر بہرا تہا اور ایک اور افسر کرنیل کورٹ لنٹ ڈیرہ اسمعیلخان مین تہوڑی سی فوج کا کمانیر تہا - اِن دونونے تہوڑے سے سپاہی جنمین سے اکثر پٹہان اور بلوچ تہے بہرتی کرکے باغیون پر جا حملہ کیا اور کنیری اور سدوسام پر اُنسے دو لڑائیان خوب جمکر لڑے اور دونومین اُنکے منہہ پہیر دئے آخر مولراج نے قلعہ ملتان مین جا کر پناہ لی اسپر دلاورونکی یہہ چہوٹی سی جمعیت کمر ہمت باندہ ملتان جیسے قلعہ کے محاصرہ پر تیار ہوگئی لیکن چند روز کے بعد اِنہون نے دیکہا کہ ایسی تہوڑی سی جمعیت اور دو چار توپون سے قرار واقعی محاصرہ ہونا محال ہے*

لاہور کی سازش

۱۶۷ - اول اول انگریز یہہ سمجہے تہے کہ یہہ بغاوت صرف ملتان ہی کے اندر رہیگی مگر چند ہی روز مین یہہ آگ دور دور پہیلگئی - لاہور کے سارے انگریزونکو قتل کرنے کے لئے ایک سازش ہو رہی تہی اِنہی دنومین وہ بہی پکڑی گئی - مہارانی چند کور بہی اسمین شریک تہی اسلئے اُسکو قید کرکے بنارس بہیجدیا*

ملتان کا محاصرہ

۱۶۸ - چند روز بعد جرنیل وِش اپنی فوج لیکر ایڈورڈز کے پاس جا پہنچا اور اب اِنہون نے ملتان کا قرار واقعی محاصرہ کیا - اِسوقت یہان ایک بڑا انگریزی فوج اور بہت سی زبردست قلعہ شکن توپین موجود تہین اِسکے علاوہ سرکار انگریزی کے رفیقونکی فوج بہی بہت سی تہی مگر سکہہ سردارونمین سے شیر سنگہ یکایک انگریزونکو دغا دیکر مفسدون سے جا ملا

اور اسی زمانہ مین شیر سنگھ کے باپ چتر سنگھ نے بھی ہزارہ مین بغاوت کا جھنڈا
کھڑا کیا اسوجہ سے قلعۂ ملتان کی فتح مین توقف ہوگیا ؛

۱۶۹ - کمانڈر انچیف نے فیروزپور پر جو فوج کا لام باندھا تھا اوہ اُس فوج
کو ساتھہ لیکر شیر سنگھ اور چتر سنگھ اور اَور جتنے سکھہ سردار انگریزون کے مقابلہ
کو موجود تھے اُن سب کی خبر لینے کے لئے آگے بڑھا اور لاہور سے گذر کر
راوی کے اُس پار جا پڑا اِسوقت اپنی بڑی جمعیت لیئے رام نگر پر پڑے تھے
کمانڈر انچیف نے یہہ جی مین ٹھانا کہ اُنکو مار کر چناب کے اُس پار بھگا دے
اُن پر حملہ کیا اور دریا کے پار بھگا دیا - اِس لڑائی
مین دو بڑے انگریزی افسر کام آئے مگر انگریزی سوارون نے خاصکر دشمنون
پر حملہ کرنے مین بڑی شجاعت اور مردانگی دکھائی ؛

۱۷۰ - ملتان پر بہت عرصہ تک بڑی گھمسان کی لڑائی ہونیکی بعد
انگریزی فوج شہر کی فصیل توڑکر اندر گھس گئی - اِسپر مولراج نے خاص قلعہ مین جاکر
پناہ لی لیکن تابکے جب چارہ نہ دیکھا تو چند روز مین ہار کر قلعہ بھی انگریزون کے حوالہ
کر دیا - اب انگریزونے اُن دونو انگریزونکی لاشین جنکا مولراج نے ناحق
خون کیا تھا قبر سے نکالین اور جس جگہہ سے فصیل توڑکر انگریزی فوج شہر
کے اندر گھسی تھی اُس جگہہ سے اُنکے جنازے بڑی شائستگی اور شان
وشوکت کے ساتھہ اندر لیگئی اور قلعہ مین جو جگہہ سب سے بلند تھی وہان
فوج کے قاعدہ کے موافق تعظیم و تکریم کے ساتھہ اُنکو دفن کیا - اِسکے بعد
میجر اڈورڈز ملتان کا حاکم مقرر ہوا اور جرنیل وہش کمانڈر انچیف کے

پاس چلا آیا ٭

چلیانوالہ کی لڑائی

۱۷۱-اِسی اثنا مین چلیانوالے پر کمانڈر انچیف کا شیر سنگہ سے مقابلہ ہوا اور دو دن بڑی بہاری کشت و خون کی لڑائی رہی - اِسکی کیفیت یہہ ہی کہ انگریزی فوج کوچ کرکے ہاری تہکی سہ پہر کو وہان پہنچی تہی اور وہ جنگل ایسا خراب تہا کہ قواعد دان فوج کی لڑائی کی مطلق گون کا نہ تہا مگر کمانڈر انچیف نے یہہ دیکہا کہ اتفاق سے انگریزی فوج دشمن کے بہت قریب آلگی ہی تو اُسکی یہہ راے ہوئی کہ فی الفور ہلا کرنا چاہئی چنانچہ فوج نے سکہون پر حملہ کیا اور اُنکو پیچہے ہٹا کر چالیس توپین چہین لین مگر انگریزونکا بڑا بہاری نقصان ہوا اور شام کو کمانڈر انچیف کو وہان سے ایک میل ہٹکر ایک آبیائش کی جگہہ قیام کرنا پڑا - یہہ فتح اِسقدر نقصان اُٹہا کر حاصل ہوئی تہی کہ انگریزونکو شکست سے کچہہ ہی کم پڑی مگر بعد معلوم ہوا کہ اُنکے بہادر حریفونکا اُنسے بہی زیادہ نقصان ہوا ہی ٭

گجرات کی لڑائی

۱۷۴-چونکہ چلیانوالے کی لڑائی مین انگریز والونکا کامل فتح نہین پائی بلکہ بہت سا نقصان ہوا اِسلیے ہندوستان اور ولایت دونو ملکونمین اِسکا بڑا چرچا ہوا ہر جگہہ لوگ مُنہہ جوڑ جوڑ کر بیٹہتے اور یہی گرفار کو ر کرتے تہے کہ کمانڈر انچیف یہان چال چوکا اور یہہ لڑائی بے سوچے سمجہے لڑا - سر چارلس نیپیر جسنے ملک سندہ کی لڑائی مین جوہر شجاعت دکہائے تہے اِسوقت ولایت مین تہا وہان اُسکو حکم ہوا کہ فی الفور ہندوستان مین جا کر لارڈ گوف سے سپہ سالاری کی خدمت لے لے مگر وہ ہندوستان مین آتا ہی رہا کہ یہان پنجاب کی ساری

لڑائی ختم ہوگئی اسکی تفصیل یہہ ہی کہ چلیانوالی کی لڑائی کے بعد سکھہ
گجرات مین جا کر جمے - یہہ قصبہ چناب اور جہلم کے مابین اُس سڑک
پر واقع ہی جو وزیرآباد سے شہر جہلم کو جاتی ہی - یہان افغانی سوارونکی بہی
ایک بردست فوج سکہونکی مدد کو آگئی تہی غرض انگریزون نے اُن پر حملہ کیا
اور انگریزی توپخانہ نے اُنکی صفین کی صفین غارت کردین - اگلے
روز دن چہپتے چہپتے ساری فوج خالصہ بہری ہوگئی اور چہاپن توپیز
اور سارا میگزین اور سازوسامان وغیرہ انگریزون کے ہاتہہ آیا اور
جرنیل گلبرٹ نے سکہونکی بہاگی ہوئی فوج کا تعاقب کیا - یہہ معرکہ ایسا
ہوا کہ سکہونکی بالکل کمر ٹوٹ گئی اور انگریزونکا کچہہ ایسا نقصان نہین ہوا
چند روز بعد شیر سنگہ نے آکر انگریزون کے آگے ہتیار ڈالدئے اور اپنے
تئین اُنکے حوالہ کردیا اور سولہ ہزار سکہونکی سپاہ جو مرکہپکر بچ رہی
تہی اُسنے بہی ہرمٹ اور راولپنڈی اور بعض اَور شہرون مین یکلخت
اپنے ہتیار ڈالدئے پہر جرنیل گلبرٹ نے دوست محمد خان کے افغانون
کو دباتے دباتے دریاے سندہ کے پار درۂ خیبر تک بہگادیا *

۱۷۲ - اسکے بعد ملک پنجاب انگریزی عملداری مین داخل ہوگیا -
۲۹ مارچ ۱۸۴۹ء کو مہاراجہ دلیپ سنگہ نے بہرے دربار مین عہدنامہ
لکہکر پنجاب کی حکومت سرکار انگریزی کے سپرد کردی اور سرکار نے
اسکی عوض مین ایک بڑی معقول پنشن اُسکے نام مقرر کردی جب سے
یہہ مہاراجہ انگلستان مین امن و امان سے رہتا ہی اور اپنی اوقات

سفید کا مونہین صرف کرتا ہی اور وہان اسنے بہت سی مینا رہی خریدلی تہی
وہ دونو انگریز جو ملتان مین قتل ہوئے تہے انکا خون مولراج پر ثابت
ہوا چنانچہ اسکی مکافات مین اُسکے لئے قصاص کا حکم ہوا مگر بعد گورنر
جنرل نے اس حکم کو بدلکر سزاے حبسِ دوام بعبور دریاے شور اسکی
واسطے تجویز کی ٭

پنجاب کا انتظام

۱۷۴ - اب پنجاب انگریزی عملداری کا ایک بے آئین صوبہ بنگیا اور اُسکا
انتظام کمشنرونکی بورڈ کے سپرد ہوا جسکا پریزیڈنٹ سرہنری لارنس تہا
اور سرجان لارنس جو اُسکے بعد ہند کا گورنر جنرل ہوا اور اب لارڈ لارنس
کے خطاب سی ممتاز ہی اس بورڈ کا دوسرا رکن مقرر ہوا - صوبہ پنجاب کی رعایا
کو حکم ہوگیا کہ سب اپنے اپنے ہتیار سرکار مین داخل کرین اور اس تدبیر کا
یہہ نتیجہ ہوا کہ پنجاب مین جرم بہت کم ہونے لگے - لارڈ ڈلہوزی
کو فتح پنجاب کے صلہ مین مارکوئس کا خطاب ملا ٭

برہما کی دوسری لڑائی

۱۷۵ - تین برس بعد برہما کی دوسری لڑائی شروع ہوئی اسکا
سبب یہہ ہوا کہ شاہ برہما بڑی عونت کرنے لگا تہا اور اُسکے اہلکارون
نے رعایاے انگریزی پر کچہہ دستِ تعدی دراز کیا تہا اسلئے انگریزون
کی بحری اور بری فوج خلیج بنگالہ سے عبور کرکے برہما مین پہنچی شاہ برہما
کو شکست ہوئی اور پیگو کا عمدہ ملک جسمین برہما کے سارے بحری ضلع
داخل ہین سرکارِ انگریزی کی عملداری مین شامل ہوگیا اور پہلے جو
ملک برہما مین سے انگریزون کے ہاتہہ آیا تہا اُسیکے ساتہہ اسکو بہی

شامل کر کے سارا ایک علاقہ کر دیا - یہہ سب علاقے اور کچہہ اور ملک اب برٹش ہما
کی چیف کمشنری مین داخل ہین اور رعیت شاد و ملک آباد ہی ٭

ملک ناگپور کا عملداری انگریزی مین داخل ہونا

۱۷۶ - اسکے بعد ناگپور کا راجہ جو قوم کا مرہٹہ تہا لاولد مرگیا اور اسنی کیسکو
متبنی کرنے سے انکار کیا تہا اسپر لارڈ ڈلہوزی نے یہہ اشتہار دیا کہ
ناگپور کا راجہ مرگیا اور اسکا کوئی وارث نہین ہی جو گدی پر بیٹہے اسلئی اسکا
ملک سرکار انگریزی نے جسکا وہ ماتحت تہا اپنے ممالک محروسہ مین داخل کیا
چنانچہ اس اشتہار کی رو سے ناگپور کا ملک سرکار انگریزی کے ہاتہہ آگیا -
چونکہ اس گورنر جنرل کے عہد مین اسطرح کئی ہندوستانی ریاستین قلمرو
انگریزی مین شامل ہوگئین اسلئے اسکے اس انتظام خاص کی بابت
انگریزونمین آگے بڑے بڑے مباحثے اور تکرارین ہوئی ہین - مگر حق یہہ ہی
کہ ہرچند اسکے عہد مین اس قاعدہ پر شد و مد سے عمل ہوا لیکن وہ اسکا
موجد نہ تہا ٭

کمپنی کو فرمان جدید ملنا

۱۷۷ - اسی سال کمپنی کو فرمان جدید دینے کی بابت پارلیمنٹ مین کئی مہینے
تک گفتگو ہوتی رہی اور آخر اسکو ایک فرمان جدید جو اخیر فرمان تہا ان
شرطون کے ساتہہ ملا کہ کورٹ آف ڈائرکٹرز مین تیس کی
جگہہ اب اٹھارہ رکن مقرر ہوا کرین اور انمین سے چھہ ملکہ معظمہ کیطرف سے
ہونگے - آیندہ سے ملکی ملازمان متعہدہ وہ شخص ہونگے جو امتحان مین

۱؎ پانچوین باب کی دفعہ ۱۱۷ دیکہو ٭

اچھے اُترینگے نہ سفارشی لوگ جو کمپنی کے ہیلی بری کالج کے تعلیم یافتہ
ہون - مجموعۂ تعزیرات ہند جو لارڈ مکالی کے اہتمام سے مرتب ہوا ہی
جاری ہو - صوبۂ بنگالہ کا ایک لفٹنٹ گورنر علحدہ مقرر کیا جائے اور ہر احاطہ
کے صدر مقام مین کمپنی کی صدر عدالت اور ملکۂ معظمہ کی سوپریم کورٹ ملکر
ایک ہوجائین ✣

انتظام مفید

۱۷۸- لارڈ ڈلہوزی کا زمانہ بڑی ترقی کا زمانہ تہا - ملک کی رونق
طریق معاشرت کی خوش اسلوبی اور سلطنت کی افزائش و بہبودی بہت
اچھی طرح ہوئی - ۱۸۵۳ء مین اول اول ریل اِس ملک مین جاری
ہوئی اور پہر آنا فانا ریل اور تار برقی سارے ملک مین پہیلتا گیا - تعلیم
کے باب مین بڑے بڑے انتظام ہوئے - یونیورسٹیون یعنی دار العلوم
کے قائم ہونے کا حکم ہوا - ۱۸۵۵ء مین کلکتہ مین پریزیڈنسی کالج مقرر ہوا
اور اسی سال دوست محمد خان سے جو کابل کے تخت پر پہر مسند نشین
ہوگیا تہا عہد پیمان ہوا - اور بڑے بڑے بہاری کام جو باعث رفاہ عام
تہے کئے جانے کی تجویزین ہوئین اور اُنکی تیاری کے واسطے گورمنٹ نے
بہت سا روپیہ قرض لیا - گواہونکو تنگ کرکے اور دکہہ دیکر اٹہا لینے
کی سخت ممانعت ہوگئی ✣

اودہ قلمرو انگریزی مین شامل ہوا

۱۷۹- ۱۸۵۶ء مین اودہ کا وسیع اور معمور ملک بہی انگریزی عملداری مین
شامل ہوگیا اسکی صورت یہہ ہوئی کہ ۱۸۰۱ء کے عہدنامہ کی رو سے
یہہ ریاست سرکار انگریزی کی حمایت مین آگئی تہی اور سرکار نے

شاہِ اودہ سے یہہ کہہ لیا تہا کہ جبتک تم اچھا انتظام رکہو گے اور تمہارے ملک مین امن امان رہیگا تمکو کسیطرح کی جوکہون نہین مگر اس ریاست کا یہہ حال ہوا کہ سنورنا تو رہا درکنار اور بہی رہی سہی بگڑ گئی - یہان کی بدعملی اور ظلم و زیادتی اس درجہ کو پہنچگئی تہی کہ آس پاس جو انگریزی ضلعے تھے اُنکی امن و عافیت مین بہی خلل پڑ جانے کا اندیشہ ہوگیا تہا اور رعیت سخت مصیبت مین مبتلا تھی مگر چونکہ سرکار انگریزی شاہِ اودہ کی حمایت پر تہی اسلئے کوئی سر نہین اُٹھاتا تہا - غرض اب دانشمندی اور رحم دونو اس امر کے مقتضی تھے کہ اودہ کا ملک سلطنتِ انگریزی مین شامل ہو جائے - گورنر جنرل اور اُسکی ساری کونسل نے یک زبان ہو کر ولایت کو لکہا کہ اودہ کا لیلینا مناسب ہے اور حکامِ ولایت نے بہی اس تجویز پر صاد کیا اسلئے اودہ ممالکِ محروسۂ سرکار مین شامل ہوگیا اور شاہِ اودہ کو معزول کرکے کلکتہ بہیجدیا اور اُسکی پنشن مقرر ہوگئی ؞

۱۸۰ - لارڈ ڈلہوزی آٹھ برس ہند کا گورنر جنرل رہکر ولایت روانہ ہوا اُسکی حکومت بڑی زبردست اور نامور گزری ہی - اُسپر محنتین اور فکر اسقدر پڑے تہے کہ اُسکی صحت مین بالکل فرق آگیا تہا مگر اُسکے ہاتھ سے وہ وہ کام ہوئے ہین کہ اُسکا نام ہمیشہ صفحۂ زمانہ پر یادگار رہیگا - غرض لارڈ ڈلہوزی ہند کے نہایت مشہور گورنر جنرلون مین سے تہا ؞

۱۸۵۶ء لارڈ ڈلہوزی کا ولایت کو روانہ ہونا

پندہروین فصل
لارڈ کیننگ گورنر جنرل
۱۸۵۶ء سے ۱۸۶۱ء تک کا حال

لارڈ کیننگ کے انتظام کا خلاصہ

۱۸۱ - لارڈ ڈلہاؤزی کے بعد لارڈ کیننگ ہند کا چودہوان گورنر جنرل ہوکر کلکتہ مین وارد ہوا - سپاہیونکی بغاوت اسکے عہد کا سب سے بڑا واقعہ ہے تلنگون نے ۱۸۵۷ء مین غدر مچایا اور اسکا انجام یہہ ہوا کہ ملکۂ معظمۂ انگلستان نے حکومتِ ہند کی باگ خود اپنے ہاتھہ مین لے لی اس واقعۂ عظیم کے سوا لارڈ کیننگ کے عہد مین شاہِ ایران اور فغفورِ چین سے بہی لڑائیان ہوئین ⁂

فارس کی لڑائی

۱۸۲ - محاربۂ ایران کا باعث یہہ ہوا کہ ۱۸۵۳ء[1] مین جو انگریزون نے شاہِ ایران کو ہرات پر دست اندازی کرنے سے روکا تہا اس سے شاہِ ایران انگریزون سے ابتک خفا تہا چونکہ اب اُسنے سرکارِ انگریزی کی توہین کی اسلئے ایران پر فوج کشی ہوئی اور سر جیمس اُوٹرم جو ایک بڑا دلاور افسر تہا اس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا - بوشہر سے ۴۶ میل کے فاصلہ پر برسجون مین جو فارس کی سپاہ مورچہ باندہی پڑی تہی اُوٹرم نے پہلے اسکو پسپا کیا پہر ایک جگہ ایسی لڑائی لڑا کہ فارس کی سپاہ

[1] دفعہ ۱۵۱ دیکھو ⁂

کے مار دہوین اُڑا دیے اور آگے بڑہکر اُسنے مُہمرّہ جو اصفہان کے رستے پر ایک بڑے ناکے کا مقام ہی فتح کیا اب ایرانیون نے مُہلت چاہی آخر انگریزون اور شاہ ایران مین عہدنامہ ہوگیا اور ایرانیون نے جو انگریزونکی توہین کی تہی اُسکی پوری تلافی کرنی منظور کی اور کہا کہ ہرات اور افغانستان سے ہم کچہہ سروکار نرکہینگے *

۱۸۳ - فغفور چین نے بہی انگریزونکی کچہہ گستاخی کی تہی اسلئی اُسکی تنبیہہ تادیب کے واسطے بہی اِسی زمانہ مین لارڈ الگن کے ساتھہ کچہہ فوج روانہ ہوئی - اِس مقام پر اِس مُہم کا تذکرہ کرنا اسلئی ضرور معلوم ہوتا ہی کہ جب ہندوستان مین باغیون نے غدر مچایا تو لارڈ الگن نے اُس وقت اپنی فوج مین سے کچہہ فوج گورنر جنرل کے پاس کلکتہ بہیجی تاکہ فتنہ و فساد کی آگ بُجہانے مین مدد کرے - انگریزی فوج چین مین جہان گئی ظفرمند ہوئی - آخر شاہ چین نے عہدنامہ کرکے سوداگری کے سارے حقوق یوروپ کی بڑی بڑی قومون کو دینے کا اقرار کیا اور انگریزیہہ حاکم کینٹن کو جسکے اغوا سے اُنپر دست درازی ہوئی تہی پکڑ کر کلکتہ لے آئی یہان آکر وہ اپنی قضا سے مرگیا *

۱۸۴ - ۱۸۵۷-۵۸ء مین جو تلنگون نے بغاوت کی تہی اُسکا حال ایسا تازہ ہی کہ ابہی لوگون کے دلون سے فراموش نہین اسلئی ہم اُسکے اجمالی بیان پر کفایت کرتے ہین - بنگال احاطہ کے ہندوستانی سپاہی ایک پہلے تو ہی مدت سے ناراض تھے اب ۱۸۵۶ء مین ایک اَور نیا حکم جاری ہوا کہ آیندہ سے

جنگ چین

بغاوت سپاہیان ۱۸۵۷ء

سب سپاہی ایک خاص ملک کی خدمت کی بجاے ہر جگہہ کام دینے کے لئے بہرتی ہوا کرینگے - اِس حکم کو سپاہیون نے بہت ناپسند کیا - اِسکے سوا سرکار نے جو چند روز سے ملک اودہ اپنی عملداری مین شامل کر لیا تہا اس سے لوگونکو انگریزونکی نیک نیتی کی نسبت بدگمانی ہوگئی تہی اور ان سب سے بڑہکر یہہ بات ہوئی کہ بعضے بدکردار لوگون نے یہہ لغو خبر اُڑا دی کہ سرکار کیا ہندو اور کیا مسلمان دونو کے مذہبون کو بگاڑکر اُنکو زبردستی عیسائی کرنا چاہتی ہے +

بغاوت کے اصلی شریر بانی

۱۸۵ - جن لوگون کو یہہ اُمید تہی کہ سرکار انگریزی کی عملداری مین فتور پڑنے سے ہماری خوب بن آئیگی اُنہون نے عمداً یہہ بیہودہ خبرین کہین فقیرون کے ذریعہ سے اور کہین کسی اَور ڈہب سے پہیلائین اور اودہر دلّی کے بادشاہ اور اُسکے بیٹون کے دل مین یہہ خیالِ خام سمایا کہ شاید خاندانِ مغلیہ کی گئی گزری شان و شوکت پہر ہمکو نصیب ہو جاے - ناگپور اور ستارہ کے مرہٹے رئیس جو اپنی ریاستون سے بیدخل تہے اور اَور بہی بہت سے رئیس جنکی مطلب برآری نہین ہوتی تہی اِس سازش مین شریک تہے مگر غالباً بڑے سرگرم مفسد دو شخص تہے ایک اخیر پیشوا کا متبنّیٰ بیٹا روسیاہ دہونڈو پنت جسکو نانا صاحب کہتے تہے اور دوسرا اُسکا دیوان عظیم اللہ اور کانپور مین جو انگریزونکا قتل عام ہوا وہ انہی دونو بدذاتون کا کام تہا +

بغاوت کی اول علامتین

۱۸۶ - ۱۸۵۷ء کے شروع مین ہند کی فوج کو ایک نئی قسم کی رَفل بندوقین ملین جنکو انفیلڈ رفل کہتے ہین - اِسپر جو لوگ سرکار کے خلاف تہے

اُنھون نے اِس موقع کو غنیمت جانکر فوراً یہہ لغو خبر اُڑا دی کہ یہہ نئے
کارتوس جو ملے ہین اِنمین گاے اور سوٗر کی چربی ہی اور اِس سے
غرض یہہ ہی کہ ہندو اور مسلمان دونو کے ایمان بگڑ جائین - اول اُنیسوین
پلٹن نے برہامپور کی چھاؤنی مین علانیہ بغاوت کی اِسلئے یہہ پلٹن
توڑ دی گئی پہر بارکپور کی چھاؤنی مین بہی بغاوت کے آثار ظاہر ہوئے

۱۸۷ - یہہ بغاوتین تو خیر کچھہ ایسی بڑی نہ تہین مگر ۱۰ مئی ۱۸۵۷ء کو میرٹھہ
کی چھاؤنی مین جو بغاوت ہوئی وہ بڑی بےڈھب تہی - بات یہہ
ہوئی کہ اول چند سوارون نے اُن مشتبہ کارتوسون کے کاٹنے سے انکار
کیا اِسلئے وہ قید ہوئے اِسپر ہندوستانی پلٹنین اُنکے چھڑانے کو
اُٹھہ کھڑی ہوئین اور سب نے بغاوت پر کمر باندہ لی - اِدہر بازار کے کچھہ شہدے
لُچے بہی اُنکے ساتھہ ہو لئے اور اب اُنھون نے جو فرنگی مرد عورت
بچہ اُنکے ہاتھہ لگا اُسکو بے دریغ تہ تیغ کرنا شروع کیا - اور چھاؤنی کو لوٹ
اور جلا وہان سے دلّی کو چلدئے - میرٹھہ کی چھاؤنی مین گورہ کی فوج
کچھہ کم نہ تہی اور باغیونکا مقابلہ کرتی تو اچھی طرح کرسکتی تہی مگر اِس
فوج کا جرنیل ستّر ابہتّرا اور نالائق شخص تہا اُسکی نادانی سے گورہ
کی فوج یونہی ہاتھہ پر ہاتھہ دہرے بیٹھی رہی اور سامنے انگریز قتل ہوا کئے
اِس حیرت انگیز حماقت سے باغیونکی اَور بہی جرأت بڑھہ گئی چنانچہ اُنھون نے
دوسرے دن دلّی پہنچکر وہان بہی بیدہڑک وہی حشر
برپا کیا ٭

انگریزون کی بہادری کا کام

۱۸۸ - اسوقت دلی مین بعض انگریزون نے ایک ایسی بہادری کا کام کیا جو
تاریخ ہند مین ہمیشہ یادگار رہیگا یعنی جب میرٹھ مین فتنہ برپا ہوکر فرنگیون
کے قتل ہونے کی خبر دلی مین ہوئی تو چھوٹے بڑے نو افسرون نے
کچھہ تدبیر کرکے وہان کا میگزین جو ہند کے شمال مغرب مین سب سے
بڑا تھا اُسکے دروازے اندر سے بند کرلئے اور پھر جھٹ پٹ کچھہ بچاو
کی تدبیر کرکے میگزین سے لیکر کچھہ دور تک برابر برابر باروود بچھا دی
اور باوجودیکہ کوئی جمعیت انکی مددپر نہ تھی مگر پھر بھی وہ اُس مقام کو آپ ہی
بڑی بہادری سے بچاتے رہے آخر جب باغی ٹڈی دل کی طرح
ٹوٹ پڑے اور سیڑیان لگا لگا کر لگے دیوارون پر چڑھنے اُسوقت انہون
نے باروود کو تیتم کہادی - اِس باروود کے اُڑتے ہی اِدہر تو باغیون کے
ہوش اُڑ گئے - اُدہر اُن جانبازون کی ٹکڑی زخمون سے چور بائین
دروازہ سے دریا کیطرف نکلکر راہی ہوئے - سکلی جسنے باروود مین
آگ لگائی تھی اُسکا تو پتہ کہان لگتا تھا خدا جانے کدہر جل بھنکر خاکستر
ہوگیا - نوجوان لفٹنٹ ولوبی جو اُن سب کا افسر تھا وہ جل کر لنگڑا
ہوگیا اور زخمون کے صدمہ کے مارے میرٹھہ آکر مرگیا - کئی ایک فرنگی اور
کرانی شہر سے بچ نکلے تہے مگر انہون نے باہر نکلکر بھی ایسی تکلیفین اُٹھائین
کہ جنکی دید ہی نہ شنید ہی - کچھہ دلی ہی پر موقوف نہین بلکہ اَور بہت سی
جگہہ بھی غدر کے اِس بڑے مشہور زمانہ مین انگریزون سے ایسی ایسی
جفاکشی اور بہادری کے کام ظہور مین آئے جنکے سُننے سے بڑا اچنبھا

آتا ہی*

۱۸۹- جو ہین یہہ خبر پہیلی کہ سلطنتِ مغلیہ کے پایۂ تخت دلی کا قلعہ باغی فوج کے قبضہ مین آگیا سارے بنگال احاطہ اور ممالکِ مغربی مین ہندوستانی سپاہیون کے دل بڑہ گئے اور اُنہون نے سرکشی پر کمرین باندہ لین- سخت افسوس ہی کہ یہہ باغی جہان کہین بگڑے انہون نے صرف دغا اور نمکحرامی ہی پر کفایت نہ کی بلکہ اکثر بڑی بے رحمیون سے کشت و خون بہی کیا*

۱۹۰- اِسوقت خوش نصیبی سے صوبہ پنجاب کا انتظام سرجان لارنس کے ماتحت مدبرون اور جوانمردون کے ایک ایسے کاردان جرگہ کے سپرد تہا جسکی پہرتی اور عزم نے اِس صوبہ پر کچہہ آنچ نہ آنے دی- لاہور مین سر رابرٹ منٹگمری اور سر ڈونلڈ مکلوڈ اور جرنیل کاربٹ نے جن سپاہیون کے تیور بدلے ہوئے دیکہے فوراً اُنسے ہتیار چہین لئے اور پشاور مین چیمبرلن و نکلسن و اڈورڈز وغیرہ نے بہی یہی ڈہنگ برتا- علی مردان مین ایک رسالہ نے بغاوت کی تہی مگر اُسکو اسیوقت ایسی سزا دیگئی کہ سب کے دلون پر خوف چہاگیا*

۱۹۱- پنجاب کے رئیس اور سردارون نے اسوقت بڑا عمدہ کام کیا کہ اپنے اپنے آدمیونکو مسلح کرکے سرجان لارنس کے سپرد کردیا اور اُنکی مدد سے پنجاب اور این روے ستلج کے ضلعون مین بہی خیریت رہی اور دلی پر جو فوج لڑ رہی تہی اُسکو بہی ضرورت کے وقت بڑی کمک پہنچتی رہی- غرض مہاراجہ کشمیر و کپورتہلہ و پٹیالہ و جیند اور سرداران تیج سنگہ و شمشیر سنگہ وغیرہ نے

بغاوت کا پہیلنا

پنجاب کی حفاظت سے لارنس کے حسنِ انتظام سے

ہندوستانی رئیسون کی وفاداری

کانپور مین انگریزونکا قتل

جو عہدنامے سرکار کے ساتھ کئے تھے اُنکا خوب حق ادا کیا ۞

۱۹۲ - کانپور کے قتل مین جیسی سخت دغا اور بے رحمی ہوئی شاید اُس سے بڑھ کر کبھی نہوئی ہوگی وہان کی چھاؤنی مین گورونکی تھوڑی سی فوج موجود تھی جسوقت غدر ہوا اور بے رحم باغیون کے ٹڈی دل نے اپنے سردار نانا و تانتیا ٹوپی و عظیم اللہ وغیرہ کے ماتحت اُنپر حملہ کیا تو ان گورون نے جرنیل وہیلر اور کئی اَور جوانمرد افسرون کے ساتھہ تین ہفتہ تک برابر دشمنون کا مقابلہ کیا اور بڑی بہادری سے اپنے تئین بچایا - محاصرین کے پاس توپ گولا بارود وغیرہ کثرت سے موجود تھا مگر جو بیچارے گنتی کے انگریز اُس دَل بادَل گروہ کے مقابلہ مین تھے وہ ہر طرح سے بے سروسامان تھے اور جن مکانون کے اندر سے وہ باغیونکا مقابلہ کر رہے تھے وہ بھی قسمت سے ایسے بودے اور کہنڈر تھے کہ اُنسے کچھہ بچاؤ نہ تھا آخر یہہ ہوا کہ نانا اور اُسکے صلاحکار عظیم اللہ نے انگریزون سے یہہ اقرار واثق کیا کہ ہم تم کو تمہاری بیویون بچون سمیت الہ آباد پہنچا دینگے اور تمہارا بال بیکا نہوگا اِس اقرار پر بہروسا کر کے اُن لوگون نے اپنے ہتیار ڈالدئے اور اپنی تئین انکے حوالہ کر دیا اور اِنہون نے اُنکو کشتیون پر سوار کرا دیا مگر اِسکے بعد باغی سپاہیون کو ایک اِشارہ ہوا جو یقین ہے کہ نانا کیطرف سے تھا اِس اشارہ کے ہوتے ہی سپاہیون نے اُن نہتے انگریزون پر جواُسوقت اُنکے قابو مین تھے گولی برسائی جس سے بہت سے تو کشتیون ہی مین مر گئے اور جو کچھہ بچ رہے تھے اُنکو ایک چھوٹے سے مکان مین

لیجا کر ٹکڑے ٹکڑے کرڈالا اور اُنکی قیمہ قیمہ لاشون کو ایک کوئے مین ڈالدیا - کانپور کے انگریزون مین سے صرف چار شخص محض اتفاق اور طاقتِ جسمانی کے باعث اپنے بے رحم دشمنون کے ہاتھہ سے بچے تھے *

۱۹۳ - سچ ہے اس ہاتھہ دے اس ہاتھہ لے کچھہ بہت دن نہ گزرنے پائے تھے کہ ان قاتلونکو اُنکی سزاے اعمال ملگئی - کیونکہ اسوقت دو بڑے بہادر انگریزی افسر جنہون نے اس لڑائی مین بڑا نام پایا اپنی فوج لئے اسطرف لپکے آرہے تھے انمین سے ایک کا نام جرنیل ہیولاک تہا اور دوسرے کا کرنیل نیل - ہیولاک کے پہنچتے ہی کانپور مین باغیون سے ایک بڑا میدان ہوا جسمین نانا اور اُسکے سارے بدکردار گروہ کو کامل شکست ہوئی - اب کرنیل نیل تو میمون اور بچون کے قتل کرنیوالے قسائیونکو اُنکی اعمالِ بد کی قرار واقعی سزا دینے کے لئے کانپور مین ٹہرا اور ہیولاک لکھنؤ کے انگریزونکو چہڑانے کے لئے اودہ کی طرف گیا *

۱۹۴ - بنارس مین بہی غدر ہو جانیکا بڑا خطرہ تہا مگر ٹکر اور گبنز اور اور کئی انگریزون اور ہندوستانیونکی ہوشیاری و دانائی سے وہان خیر و عافیت رہی لیکن اسوقت لکھنؤ مین ایک ایسا عظیم معرکہ ہو رہا تہا کہ شاید غدر کی کوئی لڑائی اُسکو نہ پہنچتی تہی - سر ہنری لارنس جس سے بڑہکر کوئی نیک اور بیتلف اور بہادر انگریز ہند مین نہین آیا لکھنؤ کی رزیڈنٹی مین سے باغیونکا مقابلہ کر رہا تہا

ں مراہم مین کئی نامور انگریز اُسکے مددگار رہے آخر ایک بم کے گولہ سے
وہ جان بحق تسلیم ہوا مگر اور انگریز نہایت بہادری سے اُسی جگہہ ڈٹے رہے
اور دشمنون کی روک تہام کرتے رہے - اُدہر ہیولاک کانپور سے چلکر
تین دفعہ گنگا سے اترا اور باغیون کو کئی شکستین دین آخر محاصرین سے
لڑتا بہڑتا لکہنؤ مین جا داخل ہوا - اسوقت سر جیمس اوٹرم جو بڑا بہادر شخص تہا
اس فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا مگر اُسنے اپنی بلند حوصلگی سے یہہ منظور نہ کیا
کہ جبتک ہیولاک خود اس مہم کو سر نہ کرلے اُسکی سرداری آپ سنبہالے
کیونکہ یہہ اُسکی سعی کے ثمرہ سے اُسکو محروم کرنا تہا چنانچہ جس مہم کے
واسطے ہیولاک نے اپنی تکلیفین اور دقتین اُٹہائی تہین اُسکو اُسنے آپ ہی
انجام کو پہنچایا یعنی باغیونکو شکست دیکر اُن انگریزون تک جا پہنچا جو رزیڈنٹی
کے مکان مین گہرے ہوئے باغیون سے لڑرہے تہے - یہہ مہم فتح تو ہوئی
مگر بڑا افسوس ہی کہ کرنیل نیل جیسا جوانمرد افسر اخیر دہاوے مین مارا گیا*

آرہ کا بچاؤ

۱۹۵ — غدر کی لڑائیون مین آرہ کا معرکہ ہرچند دلی اور لکہنؤ کے معرکون کے
ہم پایہ نہ تہا تاہم سخت مشکلون کے وقت دہان کے انگریزونکی بڑی بہادری
اور استقلال کے سبب سے بڑا دلچسپ گنا جاتا ہی - آرہ کے پاس دانا پور
کی جو چہاؤنی ہی اُسکی ہندوستانی فوج نے بغاوت کی اور چند انگریز اور
سکہہ ایک چہوٹے سی کہلی بنگلہ مین گہر گئے اور وہان ایک ہفتے تک تین ہزار
سے زیادہ باغیونکا مقابلہ کرتے رہے اور اُنکا قابو چلنے ندیا - ان محصورین
کی مدد کے لئے پہلی دفعہ جو کوشش کی گئی تو مخالفون کی جمعیت اسقدر

زیادہ تھی کہ کچھہ پیش نہ چلی بلکہ اُلٹا ہٹنا پڑا اور جن کشتیون مین کمک کے واسطے سپاہ گئی تھی نہ بنگال حاطہ کا ایک جوانمرد ملکی افسر میکڈآنل نام وہان ہوتا نہ وہ کشتیان بچتین کیونکہ جن رسّون سے یہہ کشتیان بندہ رہی تھین اُنکو اس افسر نے دلیری کرکے دشمن کی گولی برستے مین جاکر کاٹ دیا- آخرکار میجر آئر کی انگریزی فوج نے بی بی گنج کے پاس اس باغی فوج پر بڑی نامی فتح پائی اور اُسکو مار کر تباہ کر دیا اور پھر تھوڑے ہی دن کے اندر باغیونکو بالکل تتّر بتّر کر دیا +

۱۹۶- دلّی باغیونکی ایک بڑی جاے پناہ تھی اور ہندوستانیون کی راے مین دلّی کے نام ہی سے باغیونکو بہت کچھہ تقویت تھی مگر لکھنؤ کی فتح سے پانچ دن پہلے دلّی سر ہوگئی - ہی یہہ کہ یہانکی لڑائی غدر کی کل لڑائیونکا مرکز تھی مگر اس مختصر کتاب مین اُسکا مفصل حال رقم ہونا دشوار ہی- دلّی کی فصیل کا محیط سات میل کے قریب ہی اور پائداری مین فولاد سے کچھہ کم نہین- یہان ایک ان گنت باغی سپاہ اُمنڈ آئی تھی اور ایک ٹڈّی دل چہار رہا تھا اور سب کے سب شہر پناہ کے بچانے پر مستعد تھے میگزین بھی انکے پاس اتنا تھا کہ کبھی نہ نبڑتا اسکے علاوہ جمنا پر جو ایک مضبوط پُل بندھا ہوا تھا اُسکے رستہ باغیون کی کمک پر کمک چلی آتی تھی اور رسد بھی برابر افراط سے پہنچی جاتی تھی مگر پھر بھی سر ہنری برنارڈ نے آٹھوین جون کو ایک بڑی سخت لڑائی کے بعد دلّی کی پہاڑی باغیون سے چھین لی اور اس روز سے گویا دلّی کا محاصرہ شروع ہوا

لیکن انگریزی فوج کہین ساتوین ستمبر تک جاکر اسقدر جمع ہوئی کہ قرار واقعی
محاصرہ کیا گیا - جب سر ایچ برنارڈ کا ہیضہ سے انتقال ہو گیا تو جرنیل ولسن
اسکی جگہہ سپہ سالار ہوا اور بے آرڈ سمتھ انجنیر انکا سردار اور نکلسن اور
کئی اور ناموار افسر اسکے مددگار تہے القصہ انگریزی فوج ۱۴ ستمبر کو فصیل شہر
پر دہاوا کرکے چڑہ گئی اور چہہ دن تک برابر گہر گہر پر لڑتی رہی - آخر بیسوین
کو سارا شہر لیلیا اور فتح کا نقارہ بجگیا - لطف یہہ ہی کہ ولایت سے جو ہزارون
گورے سپاہی غدر کی خبر سنکر انگریزی حکومت برقرار و قائم رکہنے کے
لئے چلے تہے انمین سے ابتک ایک بہی ہندوستان تک پہنچنے نہ پایا تہا
۱۹۷ - میجر ہڈسن جو ایک رسالہ کا افسر تہا دلی کے کہن سال بادشاہ
کو ہمایون کے مقبرہ سے پکڑ لایا اور اسکے دو بیٹون اور ایک پوتے کو
جنہون نے دلی کی بغاوت اور قتل مین مدد کی تہی فوراً اس خیال سے مار ڈالا
کہ کہین انکو باغی نہ چہڑا لیجائین - اسکے بعد محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی
کے جرم کی تحقیقات و تجویز ہوئی کوئی ڈیڑہ مہینے تک مقدمہ چہتبار رہا
اور بادشاہ کیطرف سے بڑی دانائی کے ساتہہ جوابدہی ہوئی مگر آخر کا
عدالت کی راے مین بادشاہ پر خون اور بغاوت اور آتش زنی کے جرم
ثابت ہوئے اور اسکی پاداش مین اسکو تمام العمر برٹش برہما مین جلاوطن
رہنے کی سزا ہوئی - آخر کار اسنے رنگون مین وفات پائی اور کسیکو اسکے
مرنے کا افسوس نہوا +

۱۹۸ - دلی کا فتح ہونا حقیقت مین بغاوت کی کمر ٹوٹ جانی تہی جنا

اب انگریزی فوج کو یہہ کام رہگیا کہ باغیونکا جابجا تعاقب کرکے اُنکے قلعے
چہین لے اور نکلے ہوؤن اور خونیون کو اُنکے اعمالِ بد کی سزا دے۔
یہہ کام سیدہا تو تہا مگر بڑا سخت تہا۔ سر کالن کیمبل نے جسکو پیچہے لارڈ کلائیڈ کا
خطاب ملا لکہنؤ کو خاطر خواہ فتح کرکے جو انگریز وہان گہر رہے تہے اُنکو چہڑایا
مگر سر ہنری ہیولاک فوت ہوگیا تہا اور سب اُسکے مرجانیکا دل سے
افسوس کرتے تہے کیونکہ وہ نہایت بہادر اور عالی حوصلہ سردارونمین سے
تہا۔ غرض مارچ ۱۸۵۸ء تک صوبہ اودہ اور اُسکے دارالخلافہ پر بخوبی
تسلط ہوگیا ؎

۱۹۹۔ گوالیار کی کنٹنجنٹ فوج نے اکتوبر ۱۸۵۸ء مین بغاوت کرکے سرکار
کے وفادار دوست نوجوان مہاراجہ سیندہیا کو مسند سے اُتار دیا مگر انکا
چراغ چند ہی روز مین گل ہوگیا کیونکہ سر ہیو روز بمبئی سے وسط ہند مین
ہوتا ہوا ۱۸۵۸ء کے شروع ہوتے ہی گوالیار آن پہنچا فوج کا اُس دشوار گزار
رستہ سے آنا ایسی ہمت اور بہادری کا کام تہا کہ تاریخ مین شاید ہی اسکا
مثل اُدہر ملے سر ہیو روز کے مقابلہ مین باغیونکا نہایت زبردست سردار
تانتیا ٹوپی تہا۔ اسوقت کالپی مین باغیونکا بڑا میگزین جمع تہا اسلئے
سر ہیو روز نے اول تو اُسکو ہلا کرکے فتح کیا پہر جہانسی کے حصارِ حصین
کی خبر لی یہانکی رانی ایک دلیر عورت تہی اور اُسکے مشیرون نے اُسکو بہکا
رکہا تہا غرض اس رانی نے اپنے مضبوط قلعہ کو بڑی بہادری سے بچانا
چاہا مگر سر ہیو روز نے آخر کو فتح پائی اور رانی بہاگ گئی اور بعد گوالیار کے

محاصرہ مین مقتول ہوئی - پہر گوالیار بہی فتح ہوگیا اور سیندہیا کو پہر اُسکی ریاست ملگئی - تانتیا ٹوپی کو کرنیل ہیڈ نے گرفتار کیا اور کانپور کے قتل مین شریک ہونے کا جُرم اُسپر ثابت ہونے سے اُسکو پہانسی ملی ؛

اودہ کی زمینون کی ضبطی

۴۰۰ - بغاوت کے زمانہ مین ملکی امور مین کچہہ تغیر وتبدل کی ضرورت معلوم ہوئی تہی اسلئے اب اُسکی طرف توجہ ہوئی - اودہ کی ابتر صوبہ کا قرار واقعی انتظام کرنے کے واسطے لارڈ کیننگ نے اول یہہ اشتہار دیا کرچہہ خیرخواہ تعلقہ دارون کے علاقہ کے سوا کُل مُلک کی زمین ضبط کیگئی ؛

ہند کی حکومت کا کمپنی کی تحویل سے نکلکر ملکۂ معظمہ کی تحویل مین آنا

۴۰۱ - انگلستان مین پارلیمنٹ نے ہند کے انتظام کے لئے ایک نیا قانون تجویز کیا اور اُسکو ملکۂ معظمہ نے ۲ - اگست ۱۸۵۸ع کو منظور فرمایا اُسکی بموجب کمپنی کی عملداری ہند سے اُٹہگئی اور یہان کی عنان حکومت خود ملکۂ معظمہ نے اپنے ہاتہہ مین لی - معاملات ہند کے انتظام کے واسطے انگلستان مین ایک وزیر ہند مقرر ہوا اور اُسکی مدد کے لئے پندرہ مشیرونکی ایک کونسل مقرر ہوئی جسمین آٹہہ وہ شخص ہوتے ہین جنہون نے کم سے کم دس برس ہند مین سرکاری خدمت انجام دی ہو اسکے سوا اسوقت اَور بہی کئی بڑے جدید انتظام ہوئے چنانچہ آگے کمپنی کی جو گورے کی فوج خاص ہند کے واسطے علحدہ ہوتی تہی اَور کہین کی لڑائی بہڑائی سے اُسکو سروکار نہوتا تہا یہہ قاعدہ موقوف ہوگیا گورے کی ساری فوج بادشاہی ہوگئی اور سلطنت انگلشیہ کے جس علاقہ مین کام ہو وہان بہیجی جاسکتی ہی ؛

راجاؤن و نوابون کو سرکار انگلشیہ سے سندین ملنی

۳۰۲ - چونکہ اب ہند کی حکومت کمپنی سے منتقل ہوکر ملکہ معظمہ کے قبضہ
مین آئی اسلئی لارڈ کیننگ ہند مین قلمرو انگریزی کا پہلا وائسرای یعنی نائب سلطان ہوا
اسنے چلتے وقت جو سرکاری کام کئے انمین سے ایک یہہ ہی کہ ہند کے
جتنے راجہ اور نواب سرکار انگریزی کے ماتحت خیرخواہ اور وفادار رہی تھے
انکو اسنے سندین عطا کین جنسے وہ سلطنت انگلشیہ کے فیوڈل نوبلز[ل] قرار
پائے اور انکا اطمینان کردیا کہ تم اپنی ریاستون پر امن و امان سے بلے
کھٹکے قابض و متصرف رہوگے اور تمہارے جتنے حقوق ہین انمین سے کسی
مین کچھہ خلل نہ آئیگا اور اگر کبھی تمہاری ریاست کا وارث نرینہ نرہی تو تم کو
متبنی کرنے کا بھی اختیار رہی (اس اختیار کو رئیس بڑا عزیز سمجھتے ہین) مگر
اسکے ساتھہ یہہ شرط بھی ہمیشہ کو رہی کہ یہہ راجہ اور نواب بھی عہدنامونکی
ساری شرطین اپنی بالادست سرکار انگلشیہ کے ساتھہ وفاداری سے ادا کرین
اور اپنی شفیق و مہربان بادشاہ ملکہ معظمہ کی خیرخواہی مین ثابت قدم
رہین ٭

ملکہ معظمہ کا اشتہار

۳۰۳ - ملکہ معظمہ وکٹوریا جو برطانیہ کلان و آئرلنڈ کی ملکہ اور ہند کی شاہنشاہ
ہین انکا اشتہار ہند کی ساری زبانونمین ترجمہ ہوکر یکم نومبر ۱۸۵۸ع کو

ل فیوڈل نوبلز وہ امرا یا رؤسا کہلاتے ہین جو اپنی جاگیرون اور ریاستون پر بادشاہ
کیطرف سی اس شرط پر قابض ہوتے ہین کہ ہمیشہ اسکے خیرخواہ اور وفادار رہین اور لڑائی
کے وقت اپنی فوج سے اسکی مدد کرین ٭

ہر صدر مقام پر با آوازِ بلند سُنایا گیا اُس سے رعایا کو یہہ معلوم ہوگیا کہ اب ہند کی ساری رعایا کو ملکہ معظمہ نے اپنے ظلِ حمایت اور سایہ عاطفت مین لے لیا اور یہہ وعدہ فرمایا ہی کہ جو قواعد خیر اندیشی سدا سے عملداری انگریزی مین مرعی رہی ہین وہی رعایاے ہند کے ساتھہ بھی برتے جائینگے — اِس بات سے بیشک مفسدہ کے بعد لوگون کو بہر اطمینان ہوگیا اور اُنکو یقین ہوا کہ جسطرح انگریزونکی بہادری اور مضبوطی میدان جنگ مین سب دشمنون پر غالب ثابت ہوئی ہی اسیطرح یہہ بات بھی ہی کہ اُنکی توجہ رعایا کی بہبود اور دادرسی کیطرف مصروف ہی — اب ملکہ معظمہ کے اشتہار کے اخیر کی عبارت لکھکر اِس کتاب کو ختم کیا جاتا ہی —

جب فضلِ الٰہی سے ملک مین پہر امن و امان ہو جاے تو ہماری دلی آرزو ہی کہ جو حرفے اور صنعتین زمانہ امن مین ہوا کرتی ہین اُنکی طرف رعایاے ہند کو شوق دلائین اور جن کامون سے خاص و عام کو فیض پہنچے اُنکو ترقی دین اور ہند کا انتظام اسطرح کرین کہ ہماری ساری رعایاے ہند کو فائدہ پہنچے اُنکی مرفہ حالی ہماری سلطنت کا استحکام — اُنکی رضامندی ہمارا اطمینان اُنکی احسانمندی ہمارا نہایت عمدہ صلہ ہی — خداے قادر مطلق ہمکو اور ہمارے ماتحت افسرونکو توفیق دے کہ رعایا کے فائدہ رسانی کی جو ہماری یہہ نیتین ہین ہم اُنکو پورا کرین ٭

تمت

یہ کتاب اس تاریخ کو جو سب سے آخیر میں ڈالی گئی ہے
واپس کرنی ہے، ورنہ پانچ پیسے روزانہ کے حساب سے
ہرجانہ ادا کرنا ہوگا

~~3 APR 1969~~		
11 OCT 1971		
21 MAY 1977		